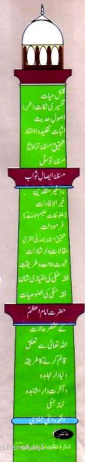


اُنشأوا لعلهم آذنتهم من رآنا خائراً فمجلد صحابہ ارضعوا  
کی تالیفات کا مجموعہ

# اشاہیر



سکر، طباعت : جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ مطابق نومبر ۱۹۹۴ء

۹۶۴م  
ہر کتاب  
طباعت  
موسسین علمی و ادبی  
آغا رفیع  
شرعیہ پریس فنان



منہ - پے

- ادارہ تبلیغات - اشرفیہ جون بوہڑگٹ ملتان
- طب اکینہی - جون بوہڑگٹ ملتان
- مکتبہ اداویہ - بیت لا اشرف بلخ حیات عکمر
- مکتبہ العلمانی - جامعہ اسلامیہ اداویہ فیصل آباد
- ادارہ اسلامیات - انارکلی لاہور
- مکتبہ رحمانیہ - اردو بازار لاہور
- مولانا محمد اقبال نعمانی - مکی مسجد کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَمِنْ نِعَمَاتِ اللَّهِ عَلَيَّ كَلِمَةً فَقَدْ أُوتِيَ  
خَيْرُ النَّاسِ

خير الناس من ينفع الناس

تلك آثارنا تدل علينا  
فانظروا لجناح اللئيم

هـ

# اجمالی فہرست — ”آثارِ خیر“

- ۱۔ نقشِ حیات ————— ۱
- ۲۔ تفسیری نکات ————— ۲۹
- ۳۔ اصولِ حدیث ————— ۱۱۸
- ۴۔ اثباتِ تقلید و اجتہاد ————— ۱۹۳ تا ۱۹۶
- ۵۔ تحفہ مسئلہ تراویح ————— ۲۲۱
- ۶۔ مسئلہ توسل ————— ۲۸۰
- ۷۔ مسئلہ ایصالِ ثواب ————— ۳۰۵
- ۸۔ ردِّ غیر مقلدین ————— ۳۱۷
- ۹۔ ارشادات ————— ۳۷۹
- ۱۰۔ خیر الافادات - یعنی - ملفوظاتِ حکیم الامتؒ ————— ۳۸۹
- ۱۱۔ فرمودات ————— ۳۸۹
- ۱۲۔ تحقیق مسئلہ جمعہ فی القرئ ————— ۳۸۹
- ۱۳۔ مقالات ————— ۳۹۳
- ۱۴۔ ثبوتِ بیعت و طریقت ————— ۳۹۵
- ۱۵۔ فقہ حنفی کی استیازی شان ————— ۳۹۸
- ۱۶۔ فقہ حنفی کی خصوصیات ————— ۵۰۰
- ۱۷۔ حضرت امام اعظمؒ کے منقرعات ————— ۵۰۳
- ۱۸۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ ————— ۵۲۷
- ۱۹۔ دنیا دار بھابھہ و آخرت دار مشاہدہ ————— ۵۳۳
- ۲۰۔ نماز حنفی ————— ۵۴۰
- ۲۱۔ الخیر دائمی جہزی ————— ۵۴۱



فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	عقائد بنیات	۱	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲	توحید و معاد	۲	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳	انبیاء و ائمہ	۳	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴	حکومت و سیاست	۴	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۵	اخلاق و معاشرت	۵	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۶	تاریخ و جغرافیہ	۶	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۷	فنون و صناعات	۷	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۸	طبیعیات و کائنات	۸	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۹	ادب و شاعری	۹	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۰	تاریخ و جغرافیہ	۱۰	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۱	فنون و صناعات	۱۱	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۲	طبیعیات و کائنات	۱۲	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۳	ادب و شاعری	۱۳	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۴	تاریخ و جغرافیہ	۱۴	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۵	فنون و صناعات	۱۵	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۶	طبیعیات و کائنات	۱۶	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۷	ادب و شاعری	۱۷	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۸	تاریخ و جغرافیہ	۱۸	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۱۹	فنون و صناعات	۱۹	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۰	طبیعیات و کائنات	۲۰	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۱	ادب و شاعری	۲۱	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۲	تاریخ و جغرافیہ	۲۲	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۳	فنون و صناعات	۲۳	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۴	طبیعیات و کائنات	۲۴	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۵	ادب و شاعری	۲۵	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۶	تاریخ و جغرافیہ	۲۶	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۷	فنون و صناعات	۲۷	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۸	طبیعیات و کائنات	۲۸	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۲۹	ادب و شاعری	۲۹	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۰	تاریخ و جغرافیہ	۳۰	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۱	فنون و صناعات	۳۱	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۲	طبیعیات و کائنات	۳۲	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۳	ادب و شاعری	۳۳	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۴	تاریخ و جغرافیہ	۳۴	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۵	فنون و صناعات	۳۵	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۶	طبیعیات و کائنات	۳۶	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۷	ادب و شاعری	۳۷	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۸	تاریخ و جغرافیہ	۳۸	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۳۹	فنون و صناعات	۳۹	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۰	طبیعیات و کائنات	۴۰	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۱	ادب و شاعری	۴۱	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۲	تاریخ و جغرافیہ	۴۲	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۳	فنون و صناعات	۴۳	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۴	طبیعیات و کائنات	۴۴	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۵	ادب و شاعری	۴۵	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۶	تاریخ و جغرافیہ	۴۶	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۷	فنون و صناعات	۴۷	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۸	طبیعیات و کائنات	۴۸	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۴۹	ادب و شاعری	۴۹	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب
۵۰	تاریخ و جغرافیہ	۵۰	حضرت ابوالفتح محمد بن علی بن ابی طالب

۳۱	دلیل عقلی الفرائض	۳۱	اشارات تسبیح	۳۱
۳۲	دلیل عقلی از ترکیب ساجد	۳۲	مسائل خطبه تسبیح	۳۲
۳۳	دلیل عقلی از اصل کتاب	۳۳	ترکیب	۳۳
۳۴	دلیل عقلی از حدیثی نبوی	۳۴	فائده	۳۴
۳۵	تفسیر	۳۵	شکل نازل	۳۵
۳۶	طریق اصطلاح اعمال فاسده	۳۶	نام	۳۶
۳۷	طریق اصطلاح لفظیه	۳۷	موضوع سوره	۳۷
۳۸	انذار انبیاوی	۳۸	تفسیر مفسرین	۳۸
۳۹	انذار افرادی	۳۹	مجموعه	۳۹
۴۰	فائده	۴۰	فرق باقیان مصلحت	۴۰
۴۱	تفسیر انبیاوی	۴۱	درجه	۴۱
۴۲	تفسیر افرادی	۴۲	نحوه	۴۲
۴۳	فائده	۴۳	ارمان الیم	۴۳
۴۴	زمان و مکان	۴۴	اشاره	۴۴
۴۵	اول نازل	۴۵	حالم	۴۵
۴۶	مجموع الفرائض	۴۶	مالک	۴۶
۴۷	ترکیب	۴۷	الاکسندریه	۴۷
۴۸	سوره فاتحه	۴۸	خطاب	۴۸
۴۹	ادب تلاوت	۴۹	تقدیم الایک	۴۹
۵۰	تعمود	۵۰	سید مخ	۵۰
۵۱	تسبیح	۵۱	الاکسندریه	۵۱
۵۲	تفسیر	۵۲	ذكر استغفار بعد الصلاه	۵۲
۵۳	نام	۵۳	درجه تقسیم	۵۳
۵۴	الله	۵۴	تحریر	۵۴
۵۵	در معانی و ترجم	۵۵	احکام	۵۵
۵۶	فرق	۵۶	تصویر الاستقیم	۵۶
۵۷	در تقدیم ارمان علی الیم	۵۷	نیر المصنوع علیهم	۵۷
۵۸	تخصیص احوال	۵۸	ولا الضالین	۵۸

طاب لحيته	رذق	١٠
سورة البقرة	نكحت مطرة وانفق	١١
تعداد حرف و كلمات	والذين آمنوا بما انزل اليك	١٢
وجه تسميه	والملة ثمة هم في قلوب	١٣
رابطا	الملك على عدلى	١٤
شأن نزول	من الذين كفروا	١٥
مفهوم الم	تقريب كمر	١٦
تمثيليه	قسم الله	١٧
ذلك الكتاب	قسم وعشوة	١٨
هدى للمؤمنين	نعم وافرار	١٩
تخصيص متضمن	تكرار على	٢٠
غايه	ظاهرة عشوة	٢١
شهادة	سبب قسم وعشوة	٢٢
بقية غايه	ومن الناس	٢٣
الذين آمنوا باليهيب	التيام خلق	٢٤
علم	لهم زكوتي	٢٥
سمرقت	استاء الله باليوم الآخر	٢٦
تحدتي	وامم برئيتي	٢٧
سورة وحيث انزل	يهدون	٢٨
دار نهات	واذكل لهم لانفسدوا	٢٩
سنة تحيير اصل قبله	في كورهم مرض	٣٠
خود روايت دين	فواوهم الله مرضا	٣١
باليهيب	لهم طاب لهم	٣٢
وجه تقديم ايمان	واذاكل لهم استوا	٣٣
بملك فعله	كيس واثق	٣٤
روحيه من الصلوة	والاقر الذين استوا	٣٥
مما رزقهم يفتقون	الامعكم	٣٦
نقشات سببه	الله يستعزى بهم	٣٧

۶۱	ہر انسانی خلیفہ	"	اولیٰ تک
"	وہلہ الا انسان	"	مشعل
"	تھہر خلافت اہم	"	ظاہر مثل اول
"	کیف تکفرون	۳	ذہب اللہ نور م
"	تخلیق آملن و نکلن کی ترتیب	"	نیا دور میں فرق
۶۵	وازا کل و یک	"	او کھسب کن الامام
"	لا نکہ کے تاکر کیو	"	ظاہر مثل ثانی
"	لا نکہ کو انسان کے تخلیق	"	دو شاہ اللہ
"	علم کیسے ہوا	"	یا ایہ الناس امبدوا
"	ظاہر سوال	۶	مبارک
۶۷	ظیفہ	"	الذی خلقکم
"	فرق حق و حقہ کی	۳	دین کشتہ کی رعب
"	سناخ قوت شعور	"	ملی
"	سناخ قوت غضب	"	مبارک
"	حق لا نکہ، حق انسان کی عظمت	"	ہمراہ
۷۰	کل انی اطم	"	من حظ
"	و علم لوم الامام	"	امرت
"	ثم عرضہم	۳	و بشر
"	الا باطلتنا	"	عمل صالح
"	قال یا لوم	"	تجری من لعلنا
"	واللہم لا یسلنا نکہ	"	ان اللہ یستجی
۷۵	وکلن کل الا فرین	"	یصلیٰ ۳ کثیر اور یصلیٰ ۳ کثیرا
"	الکس کا ایہ ہر اسجد ہوا	"	فرق دونوں میں
"	سجدہ	۳	یصلیٰ ۳ کثیر اور یصلیٰ ۳ کثیرا
"	طہر الا کسجدہ	"	الا لکاسلین
"	زباب کو آگ کی لطیفیت	۷۵	کیف تکفرون
۷۸	اسجد الامم	"	تقسیم خم
"	جواب آیتہ	"	و حکمہ اسرانا تا میا کم

۸۷	آدم مہمان الناس ہاں	۸۷	قائدہ
"	واستعجبوا بالصدور	۸۸	واللہ انکم اسکی
"	اولیٰ المؤمنین	"	انکم جو انکا جنت میں داخل
"	انی اسرائیل	۸۹	انکم طبع السلام کا طریق اختیار
۸۸	واختاروا	"	لنکون انکم الظالمین
"	واذبحہم انکم من آل فرعون	۹۰	قائدہ
۸۹	یہستحبون انکم	"	انکم اور انکم میں فرق
۹۰	واللہ انکم سوی انکم انکم	"	لنکون صحت انکم
۹۱	واللہ انکم انکم انکم	"	انکم
"	واللہ انکم سوی	"	انکم انکم انکم
۹۲	واللہ انکم سوی انکم	۹۱	انکم
"	انکم انکم	"	انکم انکم
۹۳	انکم انکم	"	صحت و صحت میں فرق
۹۴	انکم انکم انکم	"	تخلی انکم
"	انکم انکم	۹۲	انکم
۹۵	انکم انکم انکم	"	انکم انکم
"	انکم انکم انکم	"	انکم انکم انکم
۹۶	انکم انکم انکم	"	انکم انکم انکم
"	انکم انکم انکم	"	انکم انکم انکم
۹۷	انکم انکم انکم	۹۳	انکم انکم انکم
"	انکم انکم انکم	۹۴	انکم انکم انکم
۹۸	انکم انکم انکم	۹۵	انکم انکم انکم
"	انکم انکم انکم	۹۶	انکم انکم انکم
۹۹	انکم انکم انکم	۹۷	انکم انکم انکم
۱۰۰	انکم انکم انکم	۹۸	انکم انکم انکم
۱۰۱	انکم انکم انکم	۹۹	انکم انکم انکم
۱۰۲	انکم انکم انکم	۱۰۰	انکم انکم انکم
۱۰۳	انکم انکم انکم	۱۰۱	انکم انکم انکم
۱۰۴	انکم انکم انکم	۱۰۲	انکم انکم انکم
۱۰۵	انکم انکم انکم	۱۰۳	انکم انکم انکم
۱۰۶	انکم انکم انکم	۱۰۴	انکم انکم انکم

۳۷	کتاب حدیث کی دوسری تقسیم	۳۷	دانش علیہ السلام
۳۸	بیان صحاح ستہ	۳۸	قصہ مشورہ، بادرت و بادرت
۳۹	مراتب صحاح ستہ	۳۹	إلى الله الذين امنوا لا تقربوا
۴۰	فراہب اصحاب صحاح ستہ	۴۰	بالتسبیح من اہل
۴۱	جرج و قدوسی کا بیان	۴۱	بہی شیخ
۴۲	اقطاع قدوسی	۴۲	اقسام شیخ قرآن
۴۳	اقطاع جرج	۴۳	شان نزول
۴۴	تقسیم جرج و قدوسی	۴۴	دوسری قرآن مجید
۴۵	قولیت و عدم قولیت جرج و قدوسی	۴۵	علوم قرآن
۴۶	شروط قولیت جرج و قدوسی	۴۶	اقسام مشرکین
۴۷	بعض اہل حدیث میں جرج میں تحفظ ہیں	۴۷	علم الامام
۴۸	بعض اہل حدیث میں جرج میں مستند ہیں	۴۸	تعلیم الامت
۴۹	بعض اہل حدیث میں جرج میں مشکوٰۃ ہیں	۴۹	قصہ حلال
۵۰	جرج و قدوسی میں قیاس	۵۰	سیاست ملک
۵۱	لامت	۵۱	خیر الاموال
۵۲	فقہی مسائل	۵۲	اصول حدیث کی طرف
۵۳	خیر الفقہاء فی التفسیر	۵۳	اصول حدیث کی قیادت
۵۴	مختصر فقہ	۵۴	اصول حدیث کا مضمون
۵۵	پہلی شہادۃ	۵۵	حدیث کی تقسیم
۵۶	دوسری شہادۃ	۵۶	خبر واحد کی پہلی تقسیم
۵۷	تیسری شہادۃ	۵۷	خبر واحد کی دوسری تقسیم
۵۸	چوتھی شہادۃ	۵۸	خبر واحد کی تیسری تقسیم
۵۹	پانچویں شہادۃ	۵۹	خبر واحد کی چوتھی تقسیم
۶۰	شہادت و افتاء و فقہ	۶۰	خبر واحد کی پانچویں تقسیم
۶۱	مقدمہ اشہار کما	۶۱	بیان صحیح اراء
۶۲	شریعت کی جڑ ہے	۶۲	حدیث و ائمہ میں فرق
۶۳	تربہ فقہ	۶۳	بیان کتب حدیث
۶۴	تقسیم اول	۶۴	کتب حدیث کی پہلی تقسیم

۳۰	تھیر تھیر منسی دیر منسی	۳۰	حضرت مر کے قول سے
"	تھیر دیر منسی کا دیر	"	تھیر منسی کا ثبوت
۳۲	تھیر منسی کا دیر	۳۲	حضرت ابو موسیٰ اشعری کے
۳۳	ذرا اب اور میں	۳۳	قول سے تھیر منسی کا ثبوت
۳۴	تھیر منسی کا انصار	۳۴	صحابہ کرام کے قول سے
۳۵	ذرا اب اور میں تھیر	۳۵	تھیر کا ثبوت
۳۶	منسی کا انصار فضل الہی ہے	۳۶	انہیں کے قول سے تھیر کا ثبوت
۳۷	اہل کھن کے کھن سے جیت	۳۷	ہند کے رہنے والے انہیں
۳۸	ذرا اب اور میں کی آیت	۳۸	سے تھیر منسی کا ثبوت
۳۹	انہی تھیر	۳۹	اور ستوا الہند کی شہادت
۴۰	سلسلہ دلائل	۴۰	ایمان است سے تھیر کا ثبوت
"	قرآن مجید سے تھیر کا ثبوت	"	انہی معجزہ الہیہ سے تھیر کا ثبوت
"	پہلی آیت	"	نفساء و طاء کے اقوال سے
"	دوسری آیت	"	تھیر کا ثبوت
۴۱	تیسری آیت	۴۱	محدو میں کے اقوال سے تھیر کا ثبوت
۴۲	سوال	۴۲	صوفیاء کرام کے اقوال سے
۴۳	جواب	۴۳	تھیر کا ثبوت
"	دوسری آیت کہہ	"	دارالحدیث و علی کا ثبوت
۴۴	تیسری آیت کہہ	۴۴	حق الہی مذہب تھا
۴۵	چوتھی آیت کہہ	۴۵	مکرمین تھیر کے شہادت کا جواب
۴۶	پانچویں آیت کہہ	۴۶	افعال جواب
۴۷	بھٹی آیت کہہ	۴۷	تھیر کا ثبوت
"	احادیث مرفوعہ سے تھیر کا ثبوت	"	پہلا ثبوت
"	پہلی حدیث	"	جواب
۴۸	دوسری حدیث	۴۸	دوسرا ثبوت
۴۹	تیسری حدیث	۴۹	جواب
۵۰	صحابہ کرام سے کے اقوال	۵۰	تیسرا ثبوت
"	سے تھیر کا ثبوت	"	جواب





-	پہلا جواب	-	پانچواں جواب
-	دوسرا جواب	۲۳۰	پہلا جواب
۲۲۲	چوتھی حدیث	-	ساتویں جواب
-	پانچویں حدیث	۲۳۱	نکتہ
۲۲۵	چھٹی حدیث	-	تھوڑا اور تراویح کی نماز
-	ساتویں حدیث	-	اگک اگک ہیں ایک نہیں
-	آٹھویں حدیث	-	پہلی دلیل
-	نویں حدیث	۲۳۲	دوسری دلیل
-	دسویں حدیث	-	تیسری دلیل
۲۳۶	شہدہ جواب	-	چوتھی دلیل
-	راوی کی بحالیت	-	پانچویں دلیل
۲۳۷	گیارہویں حدیث	-	دسویں حدیث
۲۳۸	شہدہ جواب	۲۳۳	جواب
-	بارہویں حدیث	-	حبیبی بن یاریہ
۲۳۹	تیرہویں حدیث	۲۳۴	اسی نسخہ کا دوسرا راوی
۲۳۹	چاروں امام ہیں تراویح	-	حضرت جابر کی دسویں روایت
-	سے کم کے کا کلمہ ہے	-	جواب
۲۵۰	ظہار کے کلام سے ہیں	۲۳۵	اہل حدیث کا دوسرا راوی
-	دکھت تراویح کا ثبوت	-	تیسری حدیث
۲۵۲	قبائل و قباہٹ	-	پہلا جواب
۲۵۳	اہل حدیث علماء سے ہیں	۲۳۷	دوسرا جواب
-	تراویح کا ثبوت	-	ہیں تراویح کا ثبوت
۲۵۴	حقیق	-	مکلی حدیث
۲۵۶	ہیں رکعت کے حقیقہ سب	۲۳۹	ظہار و اشیرین کا اہل سنت ہے
-	علماء امت کے اقوال	۲۴۰	دسویں حدیث
۲۶۰	خاترہ	۲۴۱	شہدہ جواب
۲۶۱	ہیں رکعت تراویح سند ہیں	۲۴۲	تیسری حدیث
۲۶۲	آنحضرت سے کئی رکعات	۲۴۳	شہدہ

۲۸۰	خیر الویلہ		تراویح کا ثبوت ہے
۲۸۱	سوال اول کا جواب	۲۸۵	حضرت عمرؓ سے ہیں رکعت
۲۸۲	سوال دوم کا جواب		تراویح کا ثبوت
۲۸۵	حدیث شریف سے قوسل کا ثبوت	"	حضرت عمرؓ کے زمانہ میں صحابہ کا
۲۸۹	امام شافعی سے قوسل کا ثبوت		ہیں رکعات تراویح چھ
"	علامہ یحییٰ حافظ ابن حجر طبرانی		حضرت ابی بن کعب کا ہیں
	سے قوسل کا ثبوت		رکعت تراویح چھ
"	قاضی مہاض سے قوسل کا ثبوت	۲۸۹	شبہ و خواب
۲۹۰	طافل کاری سے قوسل کا ثبوت	۲۹۰	علامہ قسطلانی کی شہادت
"	علامہ مسعودی و طبرانی سے	"	حضرت علیؓ سے ہیں رکعت
	قوسل کا ثبوت		تراویح کا ثبوت
"	شہد محمد اسحاق عطوی سے قوسل کا ثبوت		حضرت عبداللہ بن مسعود سے
"	سہلہ راشدہ امیر کلکتہ سے		تراویح کا ثبوت
	قوسل کا ثبوت	۲۹۱	بمورد صحابہ سے ہیں تراویح کا ثبوت
۲۹۱	سہلہ اشرف علی قاضی سے	"	آجہین سے ہیں تراویح کا ثبوت
	قوسل کا ثبوت	۲۹۰	بعض سلف کا ہیں رکعت سے
۲۹۲	اکابر علماء دین کے حفظ		زائد تراویح چھ
	قوسی سے قوسل کا ثبوت	۲۹۱	انور اربعہ کا جواب
۲۹۳	تنبیہ	"	تجوید
"	شبہ		مسائل صلوٰۃ تراویح
۲۹۵	جواب اول	۲۹۳	تعلیل دوزخ تراویح
۲۹۶	جواب دوم	۲۹۴	مسائل تراویح
۲۹۸	استغفار کی پہلی و دوسری	۲۹۵	تراویح ہیں رکعت ہیں
	صورۃ کمرہ شریک ہے	"	ظہار و اشرفی سے ہیں تراویح کا ثبوت
۲۹۹	استغفار تیسری و چوتھی صورۃ حرام ہے	۲۹۸	ہیں تراویح، بمورد صحابہ اور
"	استغفار کی پانچویں		آجہین کا اختلاف ہے
	صورۃ ہار و جاوہر ہے	"	انور اربعہ کے نزدیک ہیں
۳۰۰	سنگ قوسل کی کج حیثیت		تراویح صحت ہے

۳۵۱	ایک غیر مقلد کی امامت کے بارے میں امام توحی	۳۰۴	دلیل ثبوت قسطل
		"	تصیل مسئل قسطل
۳۵۲	خیر البراعمین	"	سیار شرک جلی و غیر جلی
۳۸۹	خیر الکفالات	۳۰۴	سچی حالت کی حقیقت
	محرکات حکیم الامت	۳۰۵	خیر الجواب فی الیصال التواب
"	معلوم شعر ترکیب کا طے ملت شور	۳۰۶	اختیار
۳۹۰	پانڈی پ زکوات	"	پستہ مقدس
"	پ لوہے نٹ خذی رقم	۳۱۰	دو سرا مقدس
	پ زکوات و ادب نہیں	۳۱۴	ایمانی جواب
۳۹۱	ارکات خاص میں اپنے	۳۱۴	تصیلی جواب
	خصوصین کا یاد آنا	۳۱۵	غبار
"	شرقی کے اندازہ کا سیار	۳۱۷	خیر البراعمین فی رد غیر المقلدین
۳۹۲	دارالاحمد صرف احشام بہل اللہ ہے	۳۱۸	مقدس
"	اشکاف بدون بغض فی اللہ	۳۲۲	تکلیف مصلیٰ حضرت مولانا
	کی مطرقت کب تک مصلیٰ رہتی ہے		قاسم العلوم و الکلیات کا تھکانہ تجربہ
۳۹۳	مد حضرت پرچہ معلوم ہونے کے ہے	۳۲۸	الکلام القمرد فی التزام التقلید
"	مسلکات تحریک حاضرہ غیر امتداری ہیں		از حضرت حکیم الامت قادری
"	مورقوں کی اخبار غنی کی بدست	۳۲۲	خبرانی غیر مقلدین سے سترہ مسائل
۳۹۴	فردوات میں پرچہ فقہی	۳۲۵	سوال نمبر ۱۲۱
	کیلئے توحی پر از	۳۲۶	سوال نمبر ۱۲۲
	صحابت کی وصف سب خاص	۳۲۸	سوال نمبر ۱۲۳
	کے لئے مای ہے	۳۳۰	سوال نمبر ۱۲۴
"	سزا اور سعادت میں فرق	۳۳۱	سوال نمبر ۱۲۵
۳۹۵	لنازمیں دسویں کا ایک طاق	۳۳۲	سوال نمبر ۱۲۶
"	توبہ کی تہ استسار ادب کی کوشش کریں	۳۳۳	سوال نمبر ۱۲۷
"	عریف آری کاٹس مودہ ہوتا ہے	۳۳۵	سوال نمبر ۱۲۸
"	طالب لذت ہوا غفلت للطن ہے	۳۳۶	سوال نمبر ۱۲۹
۳۹۷	یہ کو عالم حب ہونا ضروری ہے	۳۳۷	سوال نمبر ۱۳۰

۳۹۷	بر شرک انتہج حقی ہے	۳۹۷	دراکت توجہ سے کریں
"	امور اختیار کا تصور اور	"	سن تھیں
"	امور غیر اختیار کا غیر تصور ہوا	"	مثبت حلقہ میں امام
۳۹۸	جلد و وصل الی اللہ اخرج	۳۹۸	اکثر ہے اعتراض کا
"	خفت کی برکت ہے	"	خطا ہے مگر ہے
"	بدعت جتنی بھی غلط	"	حضرت شیخ محمد تقی کا ایک شعر
"	حضرت انگری کا ادب	"	صوفیاء عالم باری کو عالم
"	نفع نام اور نفع عام	"	جسٹلی کہتے ہیں
۳۹۹	مقام میں اشتغال ہے	۳۹۹	علوم حاصل اور علوم مکاشفہ کی قسمیں
"	شرائع میں طبع عاشق کر	"	جب اور ایسے جب ظالم سے خفت ہیں
"	انکار نبوت کے خرافات ہے	"	صلی کون ہے
"	حق اور نری دونوں طریق سے اصلاح	"	کسی گناہ کو معیونہ سمجھ
۴۰۰	سلسلہ کی درکات	"	علم باری خالی
"	شامان خطیہ کی توضیح	"	الطیبات اندر من الزام
"	ایک بزرگ کو سنے میں مٹا دے	"	روحانی افکار کے شہادت کے اسباب
"	خطبات کامل	"	روح اور علی گڑھ کا فتنہ
۴۰۱	مقام کے تین درجے	"	علوم اہلک بعد
"	جوان مقام مہار کی تعمیر	"	کون سی کتابت سوت محمود ہے
"	حق مرفوع نہیں ہو گئے	"	شیخ کی اصلاح اور جنت کی تھیلہ
۴۰۲	سکنت کی قسمیں	۴۰۲	خلاف شرع شیخ کو پھر دنا چاہیے
"	کام ظہر کی صورت میں زیادہ ہوتا ہے	"	شیخ اپنے بعض مریدوں کو
۴۰۳	باہر کی دو قسمیں	۴۰۳	ترجیح دے سکتا ہے
"	سراج مری میں کی پیشی کے سبب اعتقاد	۴۰۳	حق میں اور حاکم فریق کے علوم میں فرق
"	مناجبت کا علوم	"	خیریت قسمی کا زمرہ
۴۰۴	دوست کی رضا و صفا	۴۰۴	حرک کا بلا اجازت اٹل
"	آنکھیں بھی اولاد میں داخل ہیں	"	خانہ تحسین میں طاعت
"	من عن کلج ریل نہیں ہوتا	"	لفظی کا قرار کیا جاتا ہے
۴۰۵	قبض کی حالت میں معمول	۴۰۵	اصلاح شخص پر موقوف ہے

۳۲۲	اسرار اور عالمی فرق	۳۲	روائے صادق کی تفسیر
-	دوسرے کے لئے چند فوائد	-	مشرق میں کسٹمن کا پورا شرحہ ہے
-	ارباب اللہ کے دیکھنے سے فائدہ	۳۱۵	حالت ناکہ کی تفسیر
۳۲۳	حقوق اللہ، حقیقت، حقوق الناس ہیں	-	حضرت سہمی کیلئے رحمت باری کا اثبات
-	حب دنیا کے لئے ایک عمل	-	باغی کی کاسب
-	دینی غیرت	-	صدقہ فطری مقدار
-	حدود میں دو گنا	۳۲۱	کیا رہیں گے حلق ایک سوال
-	فلج کو غلوٹ کی ضرورت	-	براب
۳۲۴	اپنے فلج کو سب سے افضل	-	رحمت کی حقیقت
-	تہ ہانا چاہیے	-	اصلاح کے لئے رحمت ضروری نہیں
-	ارپ کی حرکت	-	فلج حلق کے اصلاح کرنے کا سبب
-	بے ادبی سے نسبت طلب نہ	۳۱۷	حضرت مولانا فاروقی کا ایک ارشاد
۳۲۵	ہاتھ سے کذب اور فریب	-	حق اور مفہومی کا فرق (حبیث مثل)
-	تارک ملت بزرگ اور ملی نہیں ہو سکا	-	چند میں اشراف غس
-	حق کی زبان میں اثر ہو آئے	۳۱۸	اللہ کے ذکر سے شیطان مودود غی ہو آئے
-	مال کی فصاحت کا اثر زیادہ ہو آئے	۳۱۸	امراض سوداویہ کے طبیب میں
۳۲۶	خدا کیلئے لازم دینا	-	نظر آنے کی تفسیر
-	دوسرے جامع العلوم کی فوجیت	-	دوسرے لسانی اور شیعہائی کا فرق
۳۲۷	تلبیس النہس	۳۱۹	دنیا میں شوق اور بے چینی کا سبب
۳۲۸	حضرت عاتق صاحب کی غیرت دینی	-	صاحب تصرف کا صاحب تفریح ہونا ضروری نہیں
-	حضرت عاتق صاحب کی مہبت و تواضع	۳۲۰	غیر من اللہ شہر کا مضمون
-	دوسرے مصیبت کا علاج	-	آفت میں رحمت حق چاند کیجے ہو گی
۳۲۹	محبت و محنت سے فصاحت کا اثر	-	نور کا مضمون
-	حضرت شاد محمد العزیز کا ذوق لطیف	-	مراقبہ کی تفسیر
۳۳۰	نظر اخیاری	۳۲۱	بھلے ناطقات کا افتادہ کبر ہو آئے
-	مولانا محمد امین صاحب کی حاجت	-	طاعت اللہ اور سعادت دینی سعادت
۳۳۱	مولانا فضل حق خیر آباد کا کمال	-	میں دیکھ رہی ہوں
-	ایک ریختی کا اہل سے تائب ہونا	-	استاد کو نئی شاعر کا مضمون ہونا چاہیے

۲۲۱	ہم تو ہمیں جے کرامت	۲۲۱	رخزی کی فہرست
	حضرت عائی صاحب کی	۲۲۲	ایک ای شیخ کا ذوق لطیف
۲۲۲	کرامت حضرت عائی صاحب رحمۃ اللہ	-	تکیم جو مصطفیٰ صاحب کی فراست
-	ہمم ضبط	۲۲۳	نظر مشاہدات کی غوست
-	تکبر کا علاج	-	نظرو کا انہام
۲۲۳	غیر اللہ پر نظرو کما شرک ہے	-	نہیں باللسبق والکفار کی علت
-	دانا کا کاندہ	۲۲۴	حضرت شیخ الہندی کی سرکشی
۲۲۴	خیر میں اسراف نہیں	-	عمل کی قنات پر اجر
-	صورت افراط	-	حضرت سلطان الاولیاء کی حکایت
-	حضرت نگوی سے ہم نقل پر خطاب	۲۲۵	حضرت نگوی کے ایک سرہ کا اعلاص
-	قبر پر مٹی نہ رہتا (کرامت)	-	حضرت عائی صاحب کی کرامت
۲۲۵	طاب اللہ کے دھارے خطاب (حکایت)	-	دل شکنی کا خیال
-	ایک نیم کی چالاک	۲۲۶	ایک تھوڑے نو تعلیم یافتہ کا علاج
-	حضرت عائی صاحب	-	انعام میں لافنی مضموم کرنا
۲۲۶	حضرت سید صاحب کا ادب	-	سوجب اللہ ہے
-	سید صاحب کو سلوک لہو سے متاثر ہونا	-	ایک ایرانی شہزادہ کی حکایت
۲۲۷	حضرت نگوی کی سادگی	۲۲۷	حکایت رنجیت سنگھ
-	امام ابو جعفر کی حکایت	-	ایک سرہ کا درجہ کرامت کو پہنچنا
۲۲۸	حضرت سید صاحب کا طرف آخرت	۲۲۸	مہول کرانی کی ایک سرہ کی حکایت
-	حضرت مرزا طبرستان جاہن کی عظمت	-	لہار کا مسئلہ چ پچنے سے اعتبار خوشنودی
۲۲۹	عربی کتاب سے بھی حکمت ملتی ہے	-	حق تعالیٰ کے ہاں غمزدہ تعلیم کی قدر دانی ہے
-	حضرت سید ابو رقی کا کلام	۲۲۹	ایک روزہ کی حکایت
۲۳۰	غزوہ قادسیہ کی قدر	-	امام خراسانی کی حرکت سے غمزدہ باقی رہنا
-	حضرت امیر امام احم کا احسن	-	پاک
۲۳۱	شیخ کو تار افنی میں نہ کرنا چاہیے	۲۳۰	عمل کو طاش کرنا
-	سلطان تی کو ساری حرکت کا	-	برادقت حق تعالیٰ کے سامنے اعشار
۲۳۲	بھانا اگر غیر اختیار ہے	-	مہریت کی ضرورت ہے
-	حضرت ابی دارالعلوم مدظلہ کا	-	ناکھ جان کر خسر چلا جانا

۱	اپنے مریدوں کو توجہ دینا	۱۰۱	ترو غامی کی دلیل ہے	۱
۲	دوسری جہت	۱۰۲	صاحب شرف بزرگ کا اثر	۱۰۲
۳	خصوص میں آخرت کے اعمال	۱۰۳	خیر الاختیارات فی خیر الاختیار	۱۰۳
۴	حالات مذکور ہیں	۱۰۴	کیلیت حضور نبی	۱۰۴
۵	ایک بزرگ صاحب شرف تھے	۱۰۵	کیلیت کے پیچھے نہ لے کر	۱۰۵
۶	مکرم کی مشق نہ تھی	۱۰۶	اعمال مال میں لذت و سہولت کی	۱۰۶
۷	لذات اسلام کی ایک حکایت	۱۰۷	طلب میں غم کا ایک اعلیٰ کلمہ	۱۰۷
۸	ہادیہ الرشید کے زمانہ کا ایک بڑا معاملہ	۱۰۸	احوال کی نزاکت بھی بدست ہے	۱۰۸
۹	حق شناس کی شہن کرم	۱۰۹	فطانت کی دو قسمیں	۱۰۹
۱۰	شریعت کے حکم کو خلاف صحت	۱۱۰	دعائوں کی طرف التفات نہ کرنا	۱۱۰
۱۱	گھٹے کا اہتمام	۱۱۱	دعائوں کا سب سے بڑا طریقہ ہے	۱۱۱
۱۲	فطانت کی دو قسمیں	۱۱۲	قلب و عقل ایک سزا کے ہے	۱۱۲
۱۳	ملاور و سہو اہلی	۱۱۳	صرف اعتقاد قلب کافی ہے	۱۱۳
۱۴	شہادت و ذکر کے حلقے میں سوال	۱۱۴	توبہ کامل کے بعد دوسری ضرورت	۱۱۴
۱۵	نماز میں آنکھیں بند کرنا خلاف سنت اس پر ہے	۱۱۵	قصہ انکاروں کا استفسار نہ کرنا چاہیے	۱۱۵
۱۶	ایک حبیب حاصل فحش	۱۱۶	حدث اللہم اصل دعائوں کا غلبہ	۱۱۶
۱۷	کتاب و ہدوہ قائم	۱۱۷	کاظمیہ	۱۱۷
۱۸	سورۃ الاخلاص کی تلاوت سے	۱۱۸	عارف اپنے آپ کو رانی کے برابر سمجھتا ہے	۱۱۸
۱۹	گھٹ قرآن پاک نہ پڑھنے کا ثواب	۱۱۹	پھر قصہ کسی مہین کے خیال نہ لے کا طریقہ	۱۱۹
۲۰	حقیقت کدہ حقیقت مہینہ	۱۲۰	دوسرے وقت صحت سے کام لے کر	۱۲۰
۲۱	ایک سید کا یہ پیش کرنا	۱۲۱	قلب کو دوسری طرف متوجہ کرنا چاہیے	۱۲۱
۲۲	بلخا اکبر کے حضور کی صحت کا احسان	۱۲۲	صحت و شہادت سارے جہوں کو	۱۲۲
۲۳	دنیا و اہل کے قدر دان ہیں	۱۲۳	تلمیذیت کرتی ہے	۱۲۳
۲۴	حضرت سیدنا یحیٰی کی روزی	۱۲۴	اصل حضور عرف و شہادت ہے	۱۲۴
۲۵	اپنے مرید کو خلاف سنت اس پر	۱۲۵	مستور و غیب و سب ہے	۱۲۵
۲۶	پرستہ کرنے کا حکایت	۱۲۶	حضرات صحابہ کرام بھی دعائیں	۱۲۶
۲۷	اہل بخارا پر نماز مطاوع نہیں	۱۲۷	سے محفوظ نہ تھے	۱۲۷
۲۸	مراثر سمیت	۱۲۸	خیر المخلوقات	۱۲۸

۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰
۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸																			



## پیش لفظ

از قلم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدد ہم مستم جامعہ خیر المدارس  
دنیوہ مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس اللہ سرہ

الحمد للہ وسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آئینہ اطلس۔ اسلام آباد

بندہ کے دل میں عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ اپنے ہدایت دہانی خیر المدارس استاذ العلماء  
حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ طیف اہل حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی  
رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تالیفات، 'اقتادات' مقالات اور مخطوطات کو یکجا کر دیا جائے تاکہ ان کی  
افادیت و نفعیت دور چند اور حصول سہل ہو جائے کیونکہ آپ کے متعدد علمی مضامین اور بعض  
مصرحہ الامراء موضوعات پر مشتمل رسائل نایاب یا کمیاب اور عوام الناس کی دسترس سے باہر  
تھے۔

برصغیر کے علمی و دینی حلقے استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہ کے نام کام اور  
مقام سے بخوبی متعارف ہیں حضرت والا ایک عظیم القدر عالم ربانی محدث کبیر فقیہ عصر علامہ باطن  
کے جامع اور تامل روزگار ہستی تھے۔ آپ کی پوری زندگی علمی تدریس کی تالیفی اور اصلاحی خدمات  
سے عبارت تھی اختصار جامعیت آپ کی تحریر تقریر اور تدریس کی امتیازی خصوصیت تھی اس  
لئے آپ کے علمی و تحقیقی مضامین اور احتمالی اہمیت کی حامل تالیفات کو اہل علم میں خصوصاً اور  
عوام میں عمومی طور پر قبولیت حاصل رہی بلاشبہ ان تمام مضامین و مقالات اور تالیفات کی یکجا  
اشاعت وقت کا اہم تقاضا اور اہل علم کے لئے نفع علمی ہے اس کے لئے احقر نے ادارہ تالیفات  
اشرفی ملکن کے مدیر محترم حافظ محمد اسماعیل صاحب کی خدمت میں عرض کیا جو حکیم الامت حضرت  
تھانوی اور ان کے سلسلہ کے اکابر علماء کی تالیفات شائع کرنے کا خاص ذوق و سلیقہ رکھتے ہیں۔  
موصوف نے اس علمی و تحقیقی ذخیرہ کی افادیت و نفعیت کے پیش نظر اسے اپنے ادارہ کی طرف سے  
شائع کرنے کی پیشکش کی موصوف کی اس غصائز و شکوک کی وجہ سے احقر نے انہیں اشاعت کی  
اجازت دے دی چنانچہ یہ دور مکتوبہ آثار خیر کے نام سے ادارہ تالیفات اشرفی کی طرف سے  
شائع ہو رہے ہیں۔

اس مجموعہ میں حضرت ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ کی خود نوشت سوانح حیات قمیری افادات مطبوعہ وغیرہ مطبوعہ فقہی رسائل و مضامین ملفوظات مقالات اور سوانح شامل ہیں۔

حضرت والا کے قمیری افادات میں بارہ اول کی غیر مطبوعہ تفسیر اہل علم کے لئے نہایت مفید اور در سکین کے لئے بیش بہا علمی خزینہ ہے جس میں حنفی کی قمیری کتب کا مطرود خاصہ نہایت جامعیت سے آگیا ہے۔

فقہی رسائل و مضامین میں خیر التعلیل فی التعلیل خیر الارشاد فی التعلیل والا اجتہاد اور مسئلہ تقلید میں حضرت والا نے اجتہاد کی حدود و قیود اور شرائط اور تقلید کی ضرورت و اہمیت اور وجوب پر غامضانہ بحث فرمائی ہے جو اس موضوع پر اختصار و جامعیت اور تحقیق و تحقیق کا بہترین نمونہ ہے۔ خیر المصالح فی عدد الزواج مسائل صلوة زواج اور بیس رکعات زواج سنت ہیں میں مسئلہ زواج کو اس طرح منطقی فرمایا ہے کہ تمام اختلافات و اعتراضات مٹنے ہو جاتے ہیں خیر الویلہ خیر الجواب فی ایصال التواب اور مسئلہ توسل کی صحیح حیثیت میں ایصال تواب اور توسل کے اختلافی مسائل کو فقہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔

آپ کے مقالات جو اصل (کو جزا زوال) ماہنامہ الخیر مکتب اور دیگر مختلف علمی جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہے ان میں خصوصیت کے ساتھ ثبوت بیعت طریقت خصوصیات فقہ حنفی فقہ حنفی کی امتیازی شان اور امام اعظم کے مختصر حالات اہل علم کے لئے بے حد مفید اور معیاری مقالات ہیں بحمد اللہ اس کتاب کی اشاعت سے حضرت والا قدس سرہ کے علوم و معارف کا ایک بڑا حصہ نکلا محفوظ ہو گیا ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ آثار خیر رشد و ہدایت اور خیرات و حسنات کی ترویج و اشاعت کا سونڈر وید ثابت ہو گئے ہمیں امید ہے کہ اہل علم اور علوم دینیہ سے حلف و کئے والے عام مسلمان اس بیش بہا علمی ذخیرہ کی قدر دانی کرتے ہوئے اس سے بھرپور و اہل اختلاف فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو ہم سب کے لئے برفع جائز حضرت مصطفیٰ قدس سرہ کے لئے رفع

درجہات کا درجہ فرمائیں اور باشر صاحب کی مسامحہ انہیں اجر سے نوازیں و لایک علی اللہ بعزیز

نوٹ:- قسطل العین فی تصحیح الابواب درسی ہیں اس لئے شامل فہم کی گئیں

دعا گو و دعا گو محمد ضیف جالندہری ۲۴ جولائی ۱۴۱۵ھ

## مقدمہ

از کلم مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صاحب مفسر  
رئیس شعبہ تخصیص المدعوۃ والادار شلو جامعد خیر المدارس ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولناکرم وسلم

صد ائت اسلام

برادران اسلام یہ بات برحق ہے شہ و شک ہے کہ اس دھرتی پر جتنے دین ہیں ان میں چار دین صرف  
اور صرف اسلام ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جتنے فرقے اسلام کا نام لیتے ہیں ان میں نجات پانے  
والی جماعت اہل سنت والجماعت ہے۔ اسلام آخری کامل اور عالمگیر دین ہے۔

اشاعت اسلام

اس کی عالمگیر اشاعت کا سرا صرف اور صرف اختلاف کے سر پر ہے۔ شوافع، مالکی اور حنابلہ آج  
ہو الی جناز کے دور میں بھی ساری دنیا میں اپنی سادہ اپنے مدارس اور اپنے دارالافتاء نہیں بنا سکے  
لیکن اختلاف نے خدا کا قرآن ساری دنیا کو سنایا۔ قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گونج بھی  
اختلاف ہی کے ذریعہ ساری دنیا میں گونجی۔ اس لئے ہمیں اہل سنت والجماعت منہ ہونے پر فخر ہے  
اور یہ فخر بالکل بجا ہے۔

طلبہ اسلام خداوند قدوس نے اپنی لاریب کتاب مقدس قرآن مجید میں وعدہ فرمایا تھا کہ دین  
اسلام سارے دنیوں پر غالب ہو گا۔ دلیل وہ یہاں سے اسلام کا قلعہ تو پہلے دن سے آفتاب نبوخذ سے  
زیادہ روشن رہا۔ البتہ سیف و سنان سے اسلام کا قلعہ مشرکین و بنود پر خود حیات سرور کائنات علیہ  
السلام الصلوات والصلوات میں ہی ہو گیا۔ کجس اور نصاریٰ میں سیف و سنان سے اسلام کا  
قلعہ دور خلاف را شدہ میں ہوا جب قیصر و کسری کے غرور کو پانچل کیا گیا۔ اور بنود بدست اور  
ہجمن مست و فیرہ لویان باطلہ پر سیف و سنان سے اسلام کا قلعہ اختلاف کے ذریعہ ہوا۔ سنہ ۱۲۰۰ھ  
/ ۱۳۰۰ھ اور سنہ ۱۲۰۰ھ / ۱۳۰۰ھ پر سندھ و ہند کی فتح کی پیشگوئی موجود ہے اور ان قاتحین  
کو ہمیں علیہ السلام کے ساتھی مجاہدین کے ساتھ ذکر فرما کر دونوں کی نجات کا اعلان فرمایا ہے۔

اور اس میں شک نہیں کہ ہند کے فاتحین خلی ہیں۔ نواب صدیق حسن خان غیر مفید لکھتے ہیں "خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ اس وقت سے یہ لوگ مذہب خلی پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے ہیں (ترجمان دہلیہ ص ۳۰)

نفاذ اسلام نہ۔ اس میں شک نہیں کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں اسلامی حدود و تقریبات کا خلا ہوا اور کامل فعل میں اس کا خلا خلافت راشدہ میں ہوا۔ خدا کی ہزاروں مبلغ میل زمین پر انسانوں کے جانے ہوئے قانونوں کو مٹا کر خدا کا قانون نافذ کیا گیا۔ اور اس جہنم زار دنیا نے سکھ کا سانس لیا۔ دور آجہین میں قانون اسلامی کی تدوین ہوئی اور ہمیں اس بات پر بھی الحمد للہ فخر ہے کہ خلافت راشدہ کی کامل وراثت جس طرح جلد میں اختلاف کو طیب ہوئی۔ اسلامی قانون کے خلا میں بھی یہ تفتیشی بارگاہ ایزدی سے اختلاف ہی کے حصہ میں آئی۔

صاحب در مختار شریف فرماتے ہیں واللہ جل جلالہ لا یصلحوا لہا من ذممت علی ہذا الایام کہ اللہ تعالیٰ نے نفاذ احکام اسلام کی تفتیش امام صاحب کے زمانہ سے آج تک امام صاحب کے جیو کاروں اور مقلدوں کو عطا فرمائی۔ علامہ شاہی اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں کہ تاریخ کی کتابیں گواہ ہیں کہ دولت عباسیہ تقریباً سو سال ری اس میں اکثر قاضی خلی ہی تھے اس کے بعد سلجوقی اور غوری "اسلامی خلافت کے والی اور حسین شریفین کے علوم رہے یہ سب کے سب خلی تھے ان کے بعد خلافت آل حسن کے پاس آئی جو ترکی خلافت کلائی ہے تو نویں صدی سے لے کر آج تک یعنی تیرہویں صدی کے نصف تک ان کی خلافت چل رہی ہے یہ سب کے سب خلی ہیں اور اسلامی قانون فقہ خلی کی فعل میں ہی نافذ ہے۔ الفرض پاک و ہند میں تقریباً ایک ہزار سال اسلامی قانون نافذ رہا اور وہ فقہ خلی کی فعل میں ہی نافذ رہا۔ آجکل حسین شریفین میں منجلی حکومت ہے۔ تو الحمد للہ ایک ہزار سال سے زائد عرصہ اسلامی خلافت اختلاف کے پاس ری اور خلافت راشدہ کی وراثت کا انہوں نے پورا پورا حق ادا فرمایا۔ اور اختلاف کے دور حکومت میں اسلام کو ساری دنیا میں سرکاری حاصل ری۔ اللہ الحمد

ترک تقلید اسلام کے شری دور کی تقریباً ساڑھے بارہ صدیاں گزر گئیں تو فرمان رسول صلی

اللہ علیہ وسلم الایات بعد الماتین کے موافق قیامت کی ابتداء کی نشانیوں اور اسلام میں تقویٰ کا شعور شروع ہو گیا۔ جو دین اسلام مکہ مدینہ میں نازل ہوا اسے صحابہ نے کرکوفہ پہنچے وہیں وہ مدینہ ہوا اور پوری اسلامی دنیا میں پھیل گیا۔ اور تقریباً ساڑھے بارہ سو سال اس کی بجا سے ساری دنیا سطر رہی۔ مگر جب انگریز کے مخوس قدم اس ملک میں آئے تو وہ دینی ہے راہ دہی اور ذہنی آوارگی کی سوچات بھی ساتھ لائے۔ یہ اچھی طرح یاد رہے کہ یہ ذہنی آوارگی مکہ مدینہ والے دین میں بالکل نہیں تھی۔ یہ تو انگریز ہملور کا عقد ہے مولانا محمد حسین دہلوی دکن اہل حدیث ہند اس حقیقت کا اعتراف یوں فرماتے ہیں ۳۷ حضرت یہ مذہب سے آزادی اور خود سری و خود اختیاری کی تیز ہوا یورپ سے چلی ہے اور ہندوستان کے ہر فرد ہستی و کوچہ و گلی میں پھیل گئی ہے۔ جس نے غالباً ہندوؤں کو ہندو اور مسلمانوں کو مسلمان نہیں رہنے دیا یعنی اور شافعی مذاہب کا تو کیا پوچھتا ہے (اشاعت السنہ ۸/۲۵۵ شمارہ ۸) جو لوگ اس تیز ہوا میں سر گئے وہ غیر مقلد بن گئے۔ اس لئے نہیں کہ تیسہ سو سال بعد ان کو قرآن میں کوئی آیت یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث مل گئی تھی کہ اجتہاد مساکین میں مجتہد کا قیاس کرنا کار شیطان ہے اور غیر مجتہدین کا اجتہاد مساکین میں مجتہد کے کتاب و سنت سے نالے ہوئے مساکین کی تقلید کر لینا شرک اور حرام ہے بلکہ صرف اس لئے کہ بتول تو اب حدیثی حسن خاں دولت علیہ برقی نے۔ اجتہاد آزادی جاری کئے (ترجمان دہلیہ ص ۳) مزید فرماتے ہیں ”یہ آزادی ہماری۔۔۔ میں مراد قانون انگلستان ہے (ایضاً ص ۴۰) معلوم ہوا کہ اس فرقے کا وہ دھوکہ و کنور یہ کام ہوں منت ہے اور جنم بھوی ہندوستان ہے اس لئے انگریز کے خلاف جہاد کے حرام ہونے پر مستقل کتابیں لکھی گئیں جیسے الاقتضائی مساکین الجہاد اور ترجمان دہلیہ وغیرہ اس لئے حکومت برطانیہ کو خدا کی رحمت تک کا گیا (العبادۃ بعد الصلوٰۃ ص ۳۷) اپنی جنم بھوی کے احکام میں رام چندر بھجن داس اور کشمی کوئی بھی مان لیا گیا (احلیۃ النہلی ج ۱ ص ۸۸/۸۸) یہاں مذہب صاحب نے نہ صرف صحابہ کرام کے افعال مبارک کے حجت ہونے کا اقرار کیا (تقدیر یہ ہے) بلکہ سید محمد مجتہد شیعہ سے بذریعہ خطوط ملا من ابو حنیفہ کے طلب کئے اور صحت آپ کی بالکل طرف ملا من آکر اور تصحیلات صحابہ کے مصروف ہے اور مدار قول ابو حنیفہ کا جو قرآن و حدیث صحیح ہے ان سے بالکل جنم بھوشی ہے۔ سب عبادات اور دنیاویات کو چھوڑ کر فقط ملا من صحابہ اور فقہاء کو عبادت اور جہاد قرار دے کر

مسلمانوں کو انہیں میں لڑانے کو عہدیت عظمیٰ قرار دیا ہے۔ اور اپنی ناموسی سے اعلیٰ لویا اپنی جہالت سے موضوعات کو حدیث قرار دے کر کثافت اور خبیثہ کی طرف نسبت کی ہے۔ لہذا مسلولی خیر حسین کے شیعہ ہونے میں شبہ نہیں ہے (کشف المحجوب ص ۹) اور نواب وحید اقبال صاحب نے تو حضرت ولید (بن مغیرہ) مولویہ (بن ابی سفیان) عمرو (بن العاص) مغیرہ (بن شعبہ) اور سرا (بن جندب) سب صحابہ کو نام لے لے کر فاسق کہا بلکہ مولانا اللہ قرآن پاک سے ان کا فاسق ہونا ثابت کرنے کی کوشش کی (نزل الابرار ج ۳/۳)

مباحثہ شاہجہانپور انگریز نے جب سیاسی طور پر مسلمانوں سے حکومت چھین لی تو تمام اربابان کا ایک حصہ ملا دیا کہ وہ اسلام کے بارہ میں شبہات پیدا کرے۔ شاہ جہانپور میں سارے اتحادی اکٹھے ہوئے اس وقت صرف ایک ہی شیر اسلام کی حفاظت کے لئے آگے بڑھا۔ جسے تمام العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اسلام کے کسی اور نام پر لے کر افراتے کو جرات نہ ہوئی کہ ان اتحادیوں کے منہ آتا حضرت مولانا نانوتوی قدس سرہ نے جو تقریر فرمائی تو تمام کفار نہ صرف لبھت الذی کفر کا سدھائی تھے بلکہ مسلم کلم علی کا پر رافضی نظر آ رہا تھا۔ انگریز کو ضرورت تھی کہ اس کے قانون سے پہلے جو اسلامی قانون فقہ حنفی کے نام سے اس ملک میں نافذ رہا ہے۔ اس کے خلاف کھدوہ پروپیگنڈہ کیا جائے۔ چنانچہ دکنوریہ کے اشارہ اہم پر فقہ حنفی کے خلاف ایک طوطان بد تمیزی اٹھا بھی کھینے کہ فقہ حنفی قرآن کے خلاف ہے کبھی کتھے فقہ حنفی حدیث کے خلاف ہے حضرت اقدس حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب قادیانی نے تب تفسیر احکام القرآن علی اور اطلال السنن جیسی بے نظیر کتابیں مرتب کرا کر ان کے غلط پر یہی منکسلے کا بھڑاچہ رستے میں بھڑوایا۔ ان کتابوں نے جہاں عرب و گھم میں طاعنہ دوج بند کی طبعی دھماک بھڑادی سب نے طاعنہ دوج بند کو خراج تحسین پیش کیا۔ تو دوسری طرف ان دونوں کتابوں کا جواب فیہر مقلدین پر قرض ہے اور یہ قرض چکانا ان کے بس کی بات بھی نہیں کیونکہ جواب تو مجھ کے بھڑوایا ہے یہ طائفہ ان کتابوں کے کھینے سے ہی عاری ہے۔

علی دین کے علاوہ اردو میں بھی اس نکتے کے تعاقب میں طاعنہ دوج بند نے قلم اٹھایا ان میں جامع مستقل و مستقل حضرت اقدس مولانا خیر محمد صاحب جالندھری قدس سرہ کا نام ہی اسم گرامی لیاں حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی مقدس تابغات کا یہ گلدستہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ کا

تعارف خود اس گلدستہ میں آپ کی جامع سیرت میں موجود ہے۔ سیرت کے مطالعہ کے بعد سب سے پہلے آپ حضرت کے قسیمی افادات سے بہرہ ور ہوں گے قسیمی ثنائت اور ایسے گوہر بآب لمیں گے کہ جس سے حضرت اقدس کی قرآن فی قسیر قرآن میں ملی گمراہی و گمراہی کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ کہ قرآن کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ بات سمجھانے کا عجیب ملکہ قدرت نے حضرت کو مرحمت فرمایا تھا۔ قسیر قرآن کے بعد اصول حدیث کے بارہ میں خیر الاصول نامی رسالہ ہے اصول حدیث کے خاص میں بارہ دیکھا کہ اس طرح کونہ میں بند فرمایا ہے کہ خیر الاصول بالکل خیر الکلام ماقول دہل کا شاہکار ہے۔ اس سے آپ کو یہ بھی پتہ چلے گا کہ اہل حدیث خود حدیث کی تعریف میں ہی قطعی میں جفا ہیں اور حضرت نے مستند حوالہ جات سے یہ بات ثابت فرمائی ہے کہ محدثین اور خصوصاً اصحاب صحاح ستہ میں سے ایک محدث بھی غیر مقلد نہیں تھے کہ جن کے بارہ میں ایک ہی مستند حوالہ پیش کیا جاسکے کہ وہ نہ خود اجتہاد کی اہلیت رکھتے تھے نہ ہی کسی مجتہد کی تقلید کرتے تھے۔ اس لئے غیر مقلد تھے۔

خیر التعلیل فی سیرۃ التعلیل اور خیر الارشاد الی التعلیل والاحتلال میں مسئلہ اختیار و تقلید کو ایسا نکھارا ہے کہ کسی منصف مزاج کے لئے جائے انکار نہیں چھوڑی مگر یہ ہے کہ بات یقینی ہی قسم کی ہوگی یا نہ۔ دلیل ہو یا خلاف دلیل یا دلیل ہے دلیل بات بدعت ہوتی ہے اور خلاف دلیل بات کو ماننا الحاد ہے ہاں دلیل بات کو بلا مطالبہ دلیل اس احمد پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق ہی بتاتا ہے اس کو تقلید کہتے ہیں۔ غیر مقلدین کا ایک پاؤں اگر بدعت کی دلیل میں پھنسا ہوا ہے تو دوسرا الحاد کی دلیل میں دھنسا ہوا ہے لیکن اہل سنت و الجماعت اللہ بدعت کی دلیل سے بچ کر اسی شاہراہ اعظم پر سفر کر رہے ہیں جو شاہراہ خطی محمدی پر پہنچاتی ہے۔ ہزاروں محدثین ہزار ہا صوفیا کرام ہزاروں فقہاء مقام اور کوفہا عوام اسی تقلید کی شاہراہ پر سفر کر کے خطی محمدی سے ہم آغوش ہوئے ہیں۔

خیر المصالح اسلام کے شری دو دو میں تقریباً تین صدیوں میں کسی اسلامی ملک میں کسی اسلامی فرقہ کی کسی ایک مسجد کا نام پیش نہیں کیا جاسکتا جس میں صرف ایک سال پر رامینہ صرف آٹھ تراویح باجماعت پڑھائی گئی ہوں بلکہ دو درمیان سے پہلے وہ کسی فرقے کے کسی ایک شخص کا نام بھی پیش نہیں کیا جاسکتا جو میں تراویح پڑھنے والوں کے ساتھ آٹھ پڑھ کے بھاگ جاتا ہو غیر مقلدین نے

ہیں رکعت تراویح پڑھنے والوں کو بدعتی کہہ کر گویا بدعتی امت کو بدعتی قرار دیا حضرت نے بدعتی امت کی طرف سے دھوکا فریضہ ادا فرماتے ہوئے اس مسئلہ پر دو سالے تحریر فرمائے اور ایسا عام فہم انداز رکھا کہ مسئلہ کھٹنے کی نیت سے جو بھی پڑھے اس کے دل میں کوئی دوسرا بات نہیں رہتا اور مسکت جو اہل بیت سے خود چوں کا بھی منہ بند کر دیا۔

مسئلہ توسل جس طرح محدثین اپنی سند رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں اسی طرح صوفیا کرام کا فہم وہاں کہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اگر محدث اپنی سند کا تکرار کرتا ہے اگرچہ بعض اوقات اس میں قاصد اور کذاب راوی بھی آجاتے ہیں تو صوفیاء کرام کا فہم پڑھنا جس میں نہ کوئی کذاب نہ قاصد بلکہ سب کے سب صاحب نسبت اور کامل بزرگ ہیں اس کو غیر مقلدین نے بدعت قرار دیا اور بیان یہ پایا کہ اس فہم وہاں کہ میں توسل ہے اور وہ مقلد اللہ شرک ہے۔ اور مراد کی ضد میں بحث نے توسل کے ساتھ استواء بغیر اللہ تک کے ہوا پر زور دیا حضرت اقدس نے پورے استبدال کے ساتھ مسئلہ توسل کی حقیقت کو واضح فرمایا اور افراد و تقریب کرنے والوں کو صراطِ مستقیم دکھا دیا اور اصل ہی استبدال طائے اہل سنت و جماعت کی شہان ہے

ایصالِ ثواب جن جنوں علم کم ہوتا جاتا ہے اور جہالت بدعتی جاتی ہے تو اختتام پسندی ضد اور تعصب جاہلوں کو کھیر لیتے ہیں۔ غیر مقلدیت اور علم دونوں میں بعد المعرفین ہے اس لئے ان کے لئے یہ امتیاز نہایت مشکل ہے کہ ذر لعلو اللہ کیا ہے اور ایصالِ ثواب کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کم علمی کی بنا پر ذر لعلو اللہ کے احکام ایصالِ ثواب پر جاری کر دیئے اور اسے بدعت اور شرک تک قرار دے دیا۔ وہ سری طرف کچھ اختتام پسندوں نے ذر لعلو اللہ کو بھی ایصالِ ثواب کی حد میں لا دیا حضرت اقدس نے خیر البراہین فی ایصالِ الثواب تحریر فرما کر ہر دو اختتام پسند فریقوں کو راہ استبدال دکھا دی کہ نہ صحیح بات کا انکار نہ نہ لفظات پر امر اور کفر

خیر البراہین غیر مقلدین نے عوام اہل سنت و الجماعت کے افوا کے لئے وہ دھکھڑے استعمال کرنا شہد کے ایک قریب کہ لفظ کے ہر مسئلہ پر صریح حدیث پیش کر دینا وہ مسئلہ لفظ بالاد و دہرا یہ کہ مذاہب اربعہ میں حرام طہال تک کے اختلافات ہیں یہ چاروں کیسے حق ہو سکتے ہیں حضرت اقدس نے خیر البراہین تحریر فرمائی اس میں ایک ذہن کے قیاسی مسائل جمع کئے کہ تصاری کتبوں میں بھی قیاسی مسائل موجود ہیں ذرا امت کو ان پر ایک ایک صریح حدیث پیش کر دیا اور اگر نہ کر



سکو اور قیامت تک نہ کر سکو کے ذرا اپنے نام اہل حدیث سے لوگوں کو دھوکا نہ دو بلکہ اپنا نام اہل قیاس رکھو اہل الزائے رکھو اور دوسری یہ بات واضح فرمائی مذاہب اربعہ میں تو وہ الگ الگ مذاہب میں ایسے اجتہادی اختلافات ہوتے ہیں مگر قصارے ذرا ایک ہی نام خوالا اہل حدیث مذاہب میں حرام حلال اور جائز ناجائز کے اختلافات موجود ہیں چھلج تو بولے چھلجی کیوں کوئی ہے اور پھر آخر کے اختلافات ہوں گے تو کسی اور ملک میں یہاں تو صرف اور صرف مذاہب خفی ہے۔ جب کہ قصارے اختلافات اسی ملک میں موجود ہیں پہلے ان کا مل کر لو پھر غیر موجود اختلافات کی بات کرنا۔ عجیب بات ہے کہ وہ اماموں میں اجتہادی اختلاف براہے مگر ایک ہی نبی کے نام وہ متخلو باتیں لگا دیتا یہ عجیب ہے

جامعیت اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے جس میں قلب اور قالب دونوں کی اصلاح و تہذیب کے احکام ہیں جس سارے علم حساب کا نظام وہ قاعدے ہیں جمع اور تفریق اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا اگرچہ ان کو بہت سی صفات کاملہ سے نوازا مگر ان میں بنیادی صفات ان کا بشیر و نذیر ہونا ہی ہے باقی صفات انہیں کے بھل اور بھول ہیں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت قسم ہو چکی اب آپ کی وارث وہ جماعتیں ہیں صفت نذیر میں آپ کے وارث فقہاء کرام ہیں جنہوں نے احکام فقہ کو مرتب فرمایا جن سے اہل حلیہ و سلم کے صحت و سلم کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں فقہاء کرام کا ذکر فرما کر لہذا انہما قومہم فرمایا تاکہ پتہ چلا کہ صفت انذار میں نبی کی وارث یہی جماعت ہے اور صفت بشیر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث صوفیاء کرام ہیں جن کی جو چاہیں سیدھی کرنے سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے چنانچہ سورہ توحید میں لایا اللہ کے ذکر کے بعد فرمایا لہم البصر فی العیۃ الدنیا والآخرۃ الایۃ غیر مقلدین نے دونوں کے خلاف عملاً آزمائی شہد کر دی ایک طرف فقہ کی مخالفت دوسری طرف تصوف کی تاکہ نہ انسان کے اہل قلب صحیح ہوں نہ احوال للہیہ حضرت اقدس قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے جامعیت عطا فرمائی تھی۔ آپ جس طرح کو پتہ فقہ کے شمسوار اسی طرح کو پتہ تصوف کے بھی دھندہ رہنا تھے چنانچہ اس کتاب میں بھی آپ کو یہی جامعیت نظر آنے کی نفسی مسائل میں جو شبہات پیدا کئے گئے ان کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ اصلاح قلب کے سلسلہ میں اپنے مرشدو ملی حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے جوابدارے بھی جمع فرمائے اور خود حضرت اقدس کے

ملفوظات بھی اس کتاب میں درج ہیں

نماز حنفی اصلاح قلب و طالب کے لئے نمازی جامع ترین مہلت ہے اس لئے آخر میں نماز حنفی اور داغی جزی بھی جو حضرت اقدس کی باقیات صالحات میں سے ہے اسی گلدستہ میں شامل کر دی گئی۔

گلدستہ تالیفات ان میں سے بعض تالیفات و فتاویٰ الگ الگ چھپتی رہیں لیکن اب حضرت مولانا محمد خیف صاحب مدظلہ مستم خیر الدرس کی محنت اور کاوش سے گلدستہ یکجا شائع کیا جا رہا ہے حضرت مستم صاحب دامت برکاتہم خود بھی اسی علمی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں اور جن بزرگوں کو انہیں کی سرسختی حاصل ہے وہ بھی جامع بین المصنوع و المصنوع جامع بین اللطیف و الخشوع ہیں حضرت مستم صاحب مدظلہ نے محسوس فرمایا کہ اب اسافر و دیوبند میں یہ جامعیت ختم ہوتی جا رہی ہے اگرچہ قدر کی تو ابھی تک کسی درجہ میں ضرورت بھی جاتی ہے مگر نئی پودھ صرف اور اصلاح قلب سے پیگانہ ہوتی جا رہی ہے اس لئے اس گلدستہ کو جو کہ جامع بین اللطیف و الخشوع ہے یکجا شائع کرنے کا فیصلہ فرمایا تاکہ علمائے دیوبند میں جو جامعیت ہے اس کو برقرار رکھا جاسکے اور نئی پود کو پتہ چلے کہ جب اتنے بڑے بڑے اکابر اپنی اصلاح قلب میں اللہ والوں کی جڑیاں سیدھا کرنے کے محتاج رہے ہیں تو ہم کس بارغ کی سولی ہیں ہمیں بھی طالب کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اصلاح قلب پر توجہ دینی چاہیے اور جس قدر بھی ہو سکے اس جامعیت کو برقرار رکھنا چاہیے حضرت مستم صاحب دامت برکاتہم نے تو اس جامع گلدستہ کو آپ کے سامنے پیش فرمادیا اب آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اس کی کتنی قدر دانی فرماتے ہیں میں ان سب اصحاب کی طرف سے جن کے دل میں یہ خلص ہے کہ کاش نئی پود میں بھی یہ جامعیت پائی رہے جو علمائے دیوبند کا خصوصی امتیاز ہے حضرت مستم صاحب اور ادارے کائنات شکر یہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کو مزید امت و اشتیاق اور صحت و صلاحتی عطا فرمائیں وہ ہمیں اکابر کے نقش قدم دکھا کر ان پر چلنے کی ہدایت فرماتے رہیں حضرت اقدس اقدس سو کی کسی کتاب پر اس ہمارے کچھ لکھنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے کیا میں اور کیا میری رائے یہ کتابیں تو خودی القلب آمد دلیل القلب کا صداق ہیں آخر میں پھر حضرت مستم صاحب دامت برکاتہم اور ادارہ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جن کی کاوش سے یہ نایاب گوہر ہمیں نصیب ہوئے فقط

محمد امین مسطور ۷۷ جولائی ۱۴۳۵ھ

# حضرت مولانا خیر محمد جالندھری

کے خود نوشتہ سوانح حیات

## نقشِ حیات

دو حیاں | دوسرا خاندانِ دو حیاں اُن پڑھ اور زمیندار پر خیر خدا۔ قوم ہدائی ہو۔  
والہام الہی بخش دل خدا بخش خدا۔

نضیاں | یہ خاندان پڑھا لکھا تھا، اردو فارسی حکمت و طب کا علم رکھتا تھا۔ چنانچہ میرے بچپن میں میں شاہ محمد دہلویاں خیر محمد کے عہد میں واسطے کے تھے، اسوں صاحب میں شاہ محمد تمام راہری کہ سوات کو چھوڑ کر قلعہ اور شاہ دلاہ پانی حضرت مولانا رشید احمد گلگڑی رحمت اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور ان کو خوش کی طرف متوجہ ہوئے اور ان پر پیش کشوں ہوئے اور آخر قوت ملک و دنیا و قرآن مجید کی تعلیم دیتے رہے۔ اسی خاندان میں ہم پانچ بھائی تھے اور ایک بہن تھی تین بڑے بھائی تھے جن میں شہنشاہ تھے۔ یک بعد دیگرے فوت ہو گئے اور ہر دور رحمت اللہ علیہ لے گئے اور چھوٹے بھائی مولوی حافظ غلام محمد رحمہ اللہ کے ہاتھ پر لکے اسوں مرحوم کے کچھ لکے کہ ان دونوں کو پڑھاؤ، انہوں نے خود حساب کتاب، تاریخ، جغرافیہ، قرآن شریف ہم لوگوں کو اچھا کر دینی کتابوں میں دوسرے مار کر دی بھیجا۔

احقر کی ولادت | احقر کی پیدائش برسکان اسوں شاہ محمد مرحوم بمقام عرفان پڑھیں لکھو  
خلع باجہ مرحوم مولانا محمد اسلم خان سلطان مسلمان مولوی مولانا محمد

اعتبار سے تاریخ نام  $\frac{1312}{1313}$  قمری مظفر  $\frac{1312}{1313}$  ہے۔ ۱۳۱۲ھ کے اعتبار سے تاریخی نام  $\frac{1312}{1313}$  قمری مظفر  $\frac{1312}{1313}$  ہے۔  
دوست مولانا قمر الدین صاحب اس وقت پڑھنے تھے ایک شریک تھا۔

محمد مظفر جسراغ

بحق فی علو ملک فی الدیار

بچپن کا زمانہ عمر وہاں گزارا۔ پہلے مولوی کا کھیل کھڑے میں گھنٹا کوئی بات پوچھیں۔ گھنٹا سات سال کی عمر میں والدین پاک  $\frac{1312}{1313}$  قمری مظفر  $\frac{1312}{1313}$  ضلع نال کو چھریں گئے اور ہم دونوں کو بھی ہمارے گئے۔

اس پاک کے اہم حافظہ چھری کو لایا، اسے تقریباً پچھارہ برس نے انگریز سے پڑھا۔ پھر چند سال وہاں ٹیچر کر رہے تھے۔ عمر وہاں بڑی سبھی پڑھیں تھے ان سے انگریز اعجاز پائے پڑھے۔ اسی وقت میرزا عمر تقریباً دس سال تھی۔ بعد ازاں ماموں صاحب سے لڑو کی سرکاری کتابیں اور تاریخ کی پڑھیں۔ ماضی لکھتا اور صاحب بھی لکھا۔

پھر ماموں صاحب نے شریعت شریعت اسلامیہ مطابق مشائخ میں مدرسہ رشیدیہ نکھار نکھار ضلع ہاتھ پیرا نال کو لایا اور اس مدرسہ میں فارسی کی ابتدائی کتابیں طبعی اسلامیہ مطابق  $\frac{1312}{1313}$  قمری مظفر  $\frac{1312}{1313}$  ضلع نال کو چھریں گئے۔ اسی سال حضرت مولوی شریعت شریعت اسلامیہ کا انتقال ہوا۔ انا بیٹہ و بیٹا ابھی ماضی۔ اور اسی سال ماموں صاحب کو پیر سے دو برس بھائی فوت ہوئے۔ اور پیر انکھار بھی شریعت کے مطابق پڑھنے کی تمام رسومات سے غلطی ہی سال ہوا۔

پھر مدرسہ دارالعلوم پور کو چھریں ضلع ہاتھ پیرا حضرت مولانا فضل محمد صاحب رائے پور کو چھریں کے پاس رائے پور جو پائے گا وہی سے ایک میل تھا۔ میں وہاں جانا شروع کر کے لکھنا تھا۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب رائے پور ضلع ہاتھ پیرا وہاں دوسرے سال مدرسہ گئے۔ شریعت اسلامیہ تقریباً اور بیچ ماضی اسلامیہ حکم ابتدائی عربی کتابیں صرف، نحو، فہرہ، منطق و منطق ادب کی پڑھیں۔ حضرت مولانا فضل محمد صاحب بہت ایک جنت عظیم الطبع علم برائی مدرسہ عربیہ دہلی کے فارغ تھے اور شریعت مولانا شاہ جلیل رحیم قوی سرگودھے مشغول تھے۔ ۵ ربیع ۱۳۱۲ھ مطابق دسمبر ۱۳۱۲ھ سال گذریں۔ ملت فراتی۔ انا بیٹہ و بیٹا ابھی ماضی۔

**حضرت مولانا فقیر اللہ** | حضرت مولانا فقیر اللہ صاحب سر جو مہنہ بجا تبارک و تعالیٰ نے اپنے دامن میں اور مدرسہ نمازیہ میں پھونکا پھر سہ ماہیہ میں مدرسہ نظامیہ اور اسلام آباد میں یکن چار سال داغ دیا۔ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دیوبندی سے سند فرائض حاصل کی اور حضرت مصطفیٰ دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرائض ہوئے۔ بہت باشریت پر کچھ کار عالم دیوبند تھے۔ اسے اشقیق مہراں تھے۔ تقریباً ۵۰ سال ان کا تعلیم افادہ کی خدمت کر کے اور پھر ان المبارک کلمہ مطابقت فروری ۱۳۵۷ء میں خدا کو ملے ہوئے۔ ان کے والد ماجد امیر امین تھے۔

فقیر و مسلم حق فقیر تھے | جو بہ شتاب غریبیت پر گئے تھے قرآن  
خدا کے خاص مقرب تھے حضرت کو | کہ خاص خاص سے نکل دھت کی تاج

**گنج ضلیع جگرات** | دارالحدیث والی ۱۳۲۵ء میں مولانا صاحب ۱۵ برس سن ۱۳۲۵ء سے ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۲۵ء میں مولانا صاحب ۱۰ برس سن ۱۳۲۵ء اور ۳۰ سال بعد وصال محمدی والی ۱۳۲۵ء میں مولانا صاحب ۱۳ برس سن ۱۳۲۵ء میں حضرت مولانا صاحب نے کچھ کتب لکھ کر اپنے کچھ بچے اساتذہ دارالحدیث دیوبند حضرت مولانا محمد حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کئے ہوئے تھے اور مولوی ناض اور چٹل کالی اور کے بہت بڑے ادیب تھے۔ ان کے والد حضرت مولانا محمد صاحب بہت بڑے مناظر مصنف لکھنؤ کے شاگرد تھے۔

**دار سر منبع العلوم گلا والی ابو ضلیع بلند شہر** | پھر مدرسہ منبع العلوم گلا والی میں تین سال رہ کر مولانا غلام نبی سرمدی، حضرت مولانا کوثری، مولانا حضرت مولانا محمد الدین صاحب ہنرمند مدد سے علم ہیئت، فضا، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، فرائض، معانی وغیرہ حاصل کئے۔ یہ چھوٹے بچے تھے اور قابل ترین تھے۔

**دار سر اشاعت العلوم بریلی** | پھر مدرسہ اشاعت العلوم ہنس و بھنگ پور، انگریز، ۱۳۲۵ء میں مولانا صاحب ۱۳ برس سن ۱۳۲۵ء میں ۱۵ سال شہادۃت کے بعد دارالحدیث کے حضرت مولانا محمد حسین، مولانا محمد حسن صاحب مدد سے، حضرت مولانا صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا صاحب دیوبندی، چاروں اساتذہ کرام تھے۔ اس دور

میں بطور اور فنون کی تمام کتابیں پڑھیں اور محدثہ سرسخت مولانا گلشن صاحب سرحدی سے مندرجہ ذیل مسائل کا مطالعہ کر لیا۔ صاحب سرحدی اور مولانا سلطان احمد صاحب بریلی دونوں شاگرد مولانا شیخ الشہید کا دیوبندی مدرسہ تھے۔

شعبان ۱۳۳۵ھ کے آخری مدرسہ اشاعت العلوم بریلی میں  
**سند فراغ تکمیل** ہوا۔ اسی سال سند فراغ دستخط تکمیل حضرت مولانا صاحب کرامت صاحب  
 حاجی بہتر دارالعلوم رابعہ کے مشیر کے ہاتھ سے ملایا۔

شوال ۱۳۳۵ھ سے شعبان ۱۳۳۵ھ تک سی مدرسہ اشاعت العلوم بریلی  
 زمانہ مذکور کی بریلی حضرت بہتر صاحب کے حکم سے مدرسہ مفتوحہ ہوا اور متوسطہ کتابیں پڑھیں۔  
 محرم ۱۳۳۵ھ سے یکم اپریل ۱۳۳۵ھ  
 بریلی مندرجہ ذیل صادق گنج ریاست بہاول پور

۱۳۳۵ھ میں مندرجہ ذیل صادق گنج میں صدر مدرس کی پکار کر رہا اور محل نصاب کا کئی مرتبہ درس دیا  
 رائے پور گوجران  
 ۱۳۳۵ھ میں کراہ مولانا فضل احمد مولانا فقیر اللہ صاحب کے حکم سے مندرجہ ذیل  
 محرم ۱۳۳۵ھ سے ایک سال کی خدمت کے بعد دوبارہ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب  
 عبدالرشید کو پڑھانے کے لئے آیا۔

مذکورہ مقامات فیض محمدی جالندھر  
 مدرسہ مولانا احمد بخش مدرسہ میرے چھوٹے بھائی مولوی غلام محمد تھے۔ دونوں بچے بعد چھوٹے فوت ہو گئے  
 میں ۱۹۰۱ء میں مولانا صاحب مطہرین دارالعلوم مولانا فیض محمدی جالندھر پہنچا اور شعبان ۱۳۳۵ھ  
 سلطان جنوری ۱۳۳۵ھ میں تعلیم و تدریس کا کام لیا۔ اور مدرسہ پڑھائی کی ترغیب دینا۔ پھر مدرسہ فیض محمدی  
 بند ہو گیا۔

جب شعبان ۱۳۳۵ھ میں مدرسہ فیض محمدی کا سلسلہ ختم ہوا تو  
 مدرسہ خیر المدارس جالندھر حضرت حکیم امانت مولانا تھانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ



مکاتبت کی اجازت تھی چنانچہ یہاں مذکور ہوا کہ اس کی اجازت دلائے کہ میں جو شخصیں لکھتا ہوں ان کے لئے اس کا علاج شروع فرمایا میں نے دوسرے خط میں شخصیں و تجویزوں کو تسلیم کیا تو حضرت دلائے کہ میں جو الفاظ تحریر فرمائے وہ اب تک دماغ میں محفوظ ہیں۔ فرمایا کہ یہ بہت خوش برآ ہستیاً لکھ لکھ

### والعمل

**تجدید بیعت طریقت** پہلے بیعت حضرت مرشدی حافظ محمد صالح صاحب سے ہوئی تھی اس لئے سیدنا سرشار علیہ السلام اذنت حضرت خدائی قدس سرہ العزیز نے اجازت بیعت کرنے سے انکار فرمایا تھا۔ فرمایا کہ جس قدر کام ہے ضرورت نہیں مسئلہ حضرت اقدس کا یہ اصول تھا کہ اجازت بیعت نہیں فرماتے تھے بلکہ مسابقت ہونے کے بعد بیعت فرماتے تھے ایک سال کے بعد تجدید بیعت کی درخواست لگئی تو قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ پرہیز پس رکھتا ہوں بعد نماز مغرب خود بخود آگاہ۔ چنانچہ صوفیہ ہمدانی کے شیخ مولانا محمد امجد علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ نماز مغرب لیلۃ العید لاکھی میں مسجد خانقاہ قادریہ میں چاروں سلسلوں جشتیہ نقشبندیہ اسماعیلیہ قادریہ میں بیعت ہے دست پرست مشرف فرمایا۔

اس روز سے حضرت دہان کی طرف سے شفقت اور نظر حضرت ابو ظہر علیہ السلام تریبت میں نیابتی اصنافا مضاعفہ نمایاں ہونے لگی اور خط و کتابت اور آمد و رفت میں بھی ترقی ہوئی خط و نقوش و ذوق ترقی پذیر ہوتا چلا گیا۔

**حصول اجازت بیعت و تلقین** پہلا ایک کیمبرے ایک لکڑی کے جراب بنایا ہوا اور جب سب کیمبرے کو بوت قیام حقر در نظر آئے اس ناکہ ہونے والے اثر سے آگاہ کہ بیعت و تلقین کی اجازت فرمائی اور یہ الفاظ لکھ کر مجھے اطلاع دی۔

### بشارت ناشیہ از ذوق

اب کی بار شریعتی دہ سے نفاذ مجھ کو یہ محسوس ہوا ہے کہ آپ پر نفاذ کا فضل و کرم شروع ہو گیا ہے جو خواص پر ہوتا ہے اور جن احوال کی مجھ کو



احباب سے تنہا ہوتی ہے ان کی جھلک محسوس ہونے لگے خصوصاً کل سکون سے اہل اس بنا پر ہر موقع زیادہ تر دسویں شب سے قلب کا یہ تقاضا تھا کہ آپ کو تحقیق و بیعت کی اجازت دے دوں۔ اس دفعہ سے میرے خیال کی صحت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس دفعہ میں جو حالات آپ نے لکھے ہیں یہ سب آثار ہیں فنا کے جو اس طریق کا ایک اعتبار سے اول قدم بھی ہے اہل ایک اعتبار سے آخر قدم بھی۔ پس اس خیال کی صحت کے بعد تو کھڑی علی اللہ اپنے اس تقاضے کو پورا کرتا ہوں اور بنام خدا آپ کو بیعت و تحقیق کی اجازت دیتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں برکت ہوگی۔ عذر اہل قوافض ذفرہ میں اور اپنے خاص صہب سے اس کا اظہار بھی فرما دیں۔ اور چونکہ میں ان واقعات کو اپنی یادداشت میں تحریر فرما کر محفوظ رکھتا ہوں اس لیے لکھ کر اپنا پتہ ڈاک کا لکھ کر دے دیں میں اپنے پاس محفوظ رکھوں گا اور موقع پر شائع کروں گا۔

اشرف علی ۱۷ ربیع ۱۳۴۶ھ (۱۳/۴/۳۰)

میں نے حسب حکم اپنا پتہ لکھ کر تو دے دیا مگر اس اطلاع پر بے انتہا ندامت کہ اس قدر حیرت ہوئی کہ مجھ میں نہیں آتا تھا کہ حضرت والا نے یہ بارگاہ میں میری گزارش پر کیسے رکھ دیا۔ میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا گا اور مجھے اس کی کجی بھی نہیں تھی۔ مجھ میں اس کی اہلیت بھی نہیں۔ میں کہاں اور یہ بارگاہ کہاں۔ میں اپنے خیالات اور تردوات میں حق حضرت والا کے خالق و امداد کے ترہاں ہاں ہمارے سالہ الامداد " میں اس اجازت کو شائع فرما کر ۱۷ ربیع ۱۳۴۶ھ کے والدہ میں احقر کو اس کی اطلاع فرمادی۔

حضرت والا کے قریبی خطوط سے اجازت ملنے کا کچھ ہلکا سا خطرہ گزرتا تھا۔  
اس لیے میں نے ۱۰۰۰ جب ۱۳۴۲ھ کو حضرت والا کی خدمت میں ایک شبہ اشرف  
نفس کا عرض کیا۔ اصل مقصود اس سے گذر کر تاحق حضرت والا نے عقائد طرز پر  
جواب عنایت فرمایا۔ یہ شبہ اور اس کا جواب دونوں ہنران حال و تحقیق ذیل میں  
درج کیے جاتے ہیں۔

## حال

ایک شبہ یہ بھی ہے کہ قبل از ولادت اجازت کا خیال دل میں آنا شبہ اشرف نفس  
کہیں نہ ہر اس سے بڑا معلوم ہوتا ہے۔

## تحقیق

اشرف نفس اس وقت ہوتا مگر اجازت نہ ملتی تو کلفت ہوتی اور واقع نہیں  
اس لیے اشرف نفس نہیں بلکہ بغیر تعلق دلیل سے تناسب باطن کی کہ جو میرے دل  
میں آیا اس کا اثر آپ کے دل پر پڑ گیا۔ کیونکہ اہل ایمان میرے قلب میں پہلے ہی سے تھا  
یہ دوسری نعمت ہے جس پر شکر ادا کرنا چاہیے (انتہی)

## تائید

صحبہ اتفاق سے اسی شب میں مولانا احمد بخش صاحب صدر مدرس مدرسہ  
فیض محمدی جالندھر نے خواب دیکھا کہ حضرت تھانی جالندھر قشربین لائے ہیں، انھوں

نہ یہ خواب تعبیر کے لیے کہ کر میرے پاس قانہ بھون بیجا۔ چونکہ اس تعبیر کا تعلق  
 بظاہر مجھ سے نظر آتا تھا اس لیے اس کے بیان سے مجھے شرم آئی کسی سے بیان  
 بھی نہیں کیا۔

## خطبہ وطری بیعت

میں سنا چکی ہوں کہ تاجدارِ مہدیؑ نے فرار کے بعد حضرت داؤدؑ کی خدمت میں حریفانہ  
 کہا کہ مجھے خطبہ اور طریق بیعت محفوظ نہیں رہا۔ اپنی زبان مبارک سے ادا کر دیا جائے۔  
 چنانچہ بعد مغرب ۱۸ رجب ۱۳۴۴ھ (۳ دسمبر ۱۹۲۵ء) کو حضرت اقدس حکیم الامت  
 مولانا قاضی قدس سرہ العزیز نے ولایتیں کی روشنی میں خطبہ اور اختصار بیعت کا سب سے  
 طریق ادا کر دیا۔

الحمد لله فحمدہ ونستعينه ونستغفره ونؤمن به  
 ونتركل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهدي  
 الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان  
 لا اله الا الله ونشهد ان محمداً عبده ورسوله صلى  
 وسلم وآله وصحبه تسليمًا كثيرًا كثيرًا. اما  
 فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن  
 الرحيم - يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا اليه  
 الوسيلة مجاهدوا في سبيله فلكم ثقلون.  
 (پہ نامہ) يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين

(پڑھ کر) وَمَنْ اَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللّٰهُ لَیْسَ مِنْہِ  
 اَجْرًا عَظِیْمًا (پڑھ کر) یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاہِلُکَ الْمُؤْمِنَاتِ  
 یَا یَعْنٰکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرَکَنَّ بِاللّٰهِ وَلَیْسَ مِنْہِ  
 یَرْزِیْنِ وَلَا یُفْکَرَنَّ اُولَٰئِہِمْ وَلَا یَاتِیْنِ بِہِہِتَانِ یُعْتَرِیْنِہُ  
 بَیْنَ اَیْدِیْہُمْ وَاَرْجَآئِہُمْ وَلَا یَعْمِیْنِکَ فِیْ مَعْرُوْنٍ  
 فَبَا یَعْمٰنَ وَاسْتَغْفِرْ لَہُمْ اللّٰہُ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ  
 الرَّحِیْمُ (پڑھ کر)

توہم کہتا ہوں کفر سے شریک سے بدعت سے اور سب چھوٹے بڑے گناہوں  
 سے ایسا ہی تھا ہوں اللہ پاک پر اور اس کے سچے رسول پر کہ اللہ اکبر اللہ محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کریم ہوں کہ پانچوں وقت نماز  
 پڑھوں گا اور رمضان شریف کے روزے رکھوں گا۔ اگر مال ہو گا تو روزہ کرتا دوں گا اگر  
 زیادہ گنہگار ہوں تو حج کروں گا اور جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور رسول نے  
 منع فرمایا ہے۔ جہاں تک ہو سکے گا ان سے بچوں گا۔ اگر کوئی خطا ہو جائے گی  
 تو فوراً توہم کر لوں گا۔ توہم کرتا ہوں اور بیعت ہوتا ہوں۔ میں چاروں سلسلوں میں  
 جنتیہ اور قادریہ نقشبندیہ اور سہروردیہ میں۔ اے اللہ ان سب خاندانوں کی برکت  
 ہم کو نصیب کر اور قیامت میں ان بزرگوں کے ساتھ اٹھا۔ آمین یا رب العالمین۔  
 پھر رفیع ایدی کے ساتھ دعا کی جائے۔ پھر ارشاد فرمایا طالب کہ قصد السبیل کا کمر  
 بند کر دیا جائے۔ حقیقت سلوک (اصلاح و مستقامت علی الاعمال) اور غایت  
 سلوک (رضا الہی) وہیں نشیمن کرائی جائے۔ مثلاً معاویہ غضب میں استفسار کیا

ہائے کہ سورتہ طبع (جو غیر اختیاری) ہے یا اس کے مقتضاء پر عمل (جو اختیاری ہے) اول پر کوئی مراعات نہیں پھر فکر کیا نشان کا ترک بھی اختیاری ہے۔ ہمت سے کلمہ لینا چاہیے یہ تو ضابطہ کا جواب ہے البتہ طریق تیسں کو یا غیر لازم عمل (شیخ ہے) یہ ہے کہ ایسے وقت میں قوت و عتاب اللہ کا استحضار رکھے یا تھک کر کسمی دوسرے شغل میں مشغول کرے۔ عظمت کی پے دامت کرو۔ غرض اس میں تسلی دی جایا کرے۔

احقر غیر محمد رضا اللہ عنہ از قلم  
مدرسہ غیر المدارس کیم جہادی الاول ۱۳۹۴ھ

## حضرت والا اپنے پیرومرشد کی نظر میں

ایک مرتبہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب اپنے چند دوستوں کے ساتھ خانقاہ میں حاضر ہوئے تو انہیں آنا دیکھ کر حضرت حکیم اؤمت فرماتے لگے۔  
”ابھی تو چھوٹا سا ہے مگر گاڑیاں بست سی کیجئے ہاں ہے۔“

(سیرت اشرف ص ۲۸۴)

۱۔ عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسریؒ نے بحیثیت رکنی مجلس شوریٰ خیر الدار س اور ان قیام خانقاہ حضرت حکیم اؤمت کو خط لکھا جس میں کل مجلس شوریٰ خیر الدار س کی خواہش ظاہر کی کہ حضرت والا کے مشاہدہ میں دس روزہ کا اضافہ ضرور ہونا چاہیے تو آپ نے تحریر فرمایا بھلا الحمد للہ حضرت اشرف علی نے اس معاملہ میں غور کیا۔ بے تکلف دل نے یہی شہادت دی کہ کرتی تخواہ بمقدار مذکور مرقعہ کی توجہ و کارگزاری اور خدمت مدرسہ کے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کی اعانت و تطیب قلب کی برکت سے مدرسہ کے ہر شعبہ میں ترقی ہوگی۔ والسلام از خانقاہ بیرون رمضان ۱۳۱۵ھ

۲۔ حضرت حکیم اؤمت نے اپنی وصیت میں دابوۃ القابہ مضمون ہنرم (۱۵) میں تحریر فرمایا ہے۔ حدیث شروع کرنے والوں کے لیے رسالہ خیر الاصول فی حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اصطلاحات و اصولی حدیث میں مؤلف مولانا خیر محمد صاحب داخل نصاب کیا گیا۔ (اشرف التواضع ج ۳ ص ۲۹۵) اور حضرت والا کو تحریر

فرمایا۔ آج صبح آپ کا رسالہ خیر الوصول بیان (مدرسہ اہلاداء العلوم خلیفہ اہلاداء ویرتھاد  
بھون) کے نصاب میں داخل کر کے اسے نگر میں کھوا دیا گیا کہ کھکھو تو سے پتلے  
اس کو پڑھایا جایا کرے۔

اپنی تصنیفات کی نصاب میں تحریر فرمایا مولوی خیر محمد صاحب نے اقامت  
کی تسبیح کا مزمع ظاہر کیا۔ (اشرف السوانج ۲ ص ۶۹۷)

۴۔ ۱۹۳۵ء میں جب حضرت حکیم الامت قدس سرہ دانت بنوالے کے  
لیے وہورد تشریف لے آئے تو عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب  
امر کسریٰ نے حضرت والا کو مطلع کرنے کے لیے حضرت حکیم الامت سے  
اجازت طلب کی تو حضرت حکیم الامت نے ہنس کر فرمایا میں شاع فخر کیوں  
ہوں (خود نوشت سوانح)

۵۔ بدگوا حضرت سیدی قدس سرہ کو سراپا خیر مجسم فرمایا۔ اسی طرح حضرت  
والا ایک مرتبہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی کے مہمان تھے  
حضرت مولانا عبد الجبار صاحب ابوہری کا امراء تھا کہ آپ ایک مرتبہ میری دعوت  
قبول فرمیں۔ اس پر حضرت مدنی نے فرمایا آپ شاع فخر بنے ہوئے ہیں گویا  
”دونوں بزرگوں نے حسن اتفاق ایک ہی طرح کے الفاظ ارشاد فرمائے۔“

۵۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے جب دلائل القرآن علی مسائل النکاح تصنیف  
کے لیے اپنے چند مختصر مضمون طلبہ کو ارشاد فرمایا۔ اس میں حضرت والا کو بھی ارشاد  
فرمایا جس پر حضرت مدنی نے ذکرہ کتاب میں مقدمہ کی خدمت کا ارشاد فرما کر صرف  
مقدمہ تحریر کئے کا ارشاد فرمایا۔ (فیوض الرحمن)

## حضرت والامشاخ کاملین کی نظر میں

۱۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ

حضرت مدنیؒ کو ان کے ایک مرید نے خط لکھا کہ آپ دارالعلوم دیوبند میں ہیں اور ہم پاکستان میں، اس لیے صحبت کے فیض سے محروم ہیں تو آپ نے تحریر فرمایا ”پاکستان میں حضرت حکیم الامت کے خلیفہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب موجود ہیں ان سے صحبت اور فیض حاصل کرو“ مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب راجپور علی گڑھ مفتی جاحد رشیدیہ ساہی وال نے سالانہ جلسہ خیر الدار حسن عثمان کے بعد سرحد میں ۱۹ محرم ۱۳۹۷ھ کو حضرت کی موجودگی میں مذکورہ بالا ارشاد نقل کیا اور فرمایا یہ مکتوبات حضرت شیخ الاسلام میں موجود ہے۔

۲۔ حارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری

آپ اپنے مرید حاجی عبدالسلام صاحب لائل پوری کو تحریر فرماتے ہیں۔  
”اب حق تعالیٰ (کو منظور ہو کہ) تمہاری میں برکت نازل فرمائی۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کی لافعات نعمت ہے اس سے نفع حاصل کرو۔ حق تعالیٰ نے موقع عنایت فرمایا ہے“ (القول العزیز ج ۲ ص ۱۲۸)



### ۳۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی رح

حضرت مولانا خیر محمد صاحب جن کے نام کے ساتھ آج رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ لکھنا پڑ رہے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ اولیاء میں ایک بلند اور ممتاز مقام رکھنے والے تھے۔ ایسی جامع علم و عمل بانٹا ہستیاں قرون میں کمیں پیدا ہوتی ہیں؟ (انتباس محنت العالم موت العالم) ہمارا ابلاغ کراچی رمضان ۱۳۸۷ھ میں نیز تربیت السکک ج ۲ ص ۳ پر فرماتے ہیں۔ جامع الخیرات حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام تالی ہی خیر ہے اور مضاف الیہ کی برکت سے وہ جامع الخیرات ہو گیا ان کو حق تعالیٰ نے بہت سے امور خیر سے سرفراز فرمایا تھا:

### ۴۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

آپ نے خیر المدارس لبنان میں ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا: چٹک خیر المدارس ایسی جگہ ہے کہ اس کے صحن میں داخل ہونے والا خیر ہی ہو جائے گا کیونکہ مدرسہ بھی خیر المدارس، قائم کرنے والے بھی مولانا خیر محمد اور اس کے طلباء بھی خیر الملتہاء تو اس وجہ سے اگر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مدرسہ خیر المدارس کی خیر کا افشاں کیا جانے لڑے ٹھیک ہے اور میں خود اس کا مزید بلکہ مذہبی ہوں اور اگر اس سے کہ یہ خیر متعدی ہے نالافتوں کو لائق بنا دیتی ہے داؤد بخبر کہ حضرت حکیم اسلام مدظلہ کے دماغ سے قبل کہ نے قلم میں حضرت قاری صاحب کے متعلق کچھ توصیفی کلمات کہے تھے جن پر انھوں نے کچھ شکوہ اور شکریہ کیا ہے۔

اور اس طرف مغضبی ہے کہ میرے اندر بھی خیر پیدا کرے گی تو میں اس کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ میں بھی خیر کو محسوس کرتا ہوں اور ہر عارضی پر بلکہ خیر ہی ملتی رہتی ہے اور جب میں مولانا خیر محمد صاحبؒ کے سامنے ہوں تو خیر ہی لے کر جاؤں گا البتہ اگر اس سے یہ مطلب کہ میں خیر لے کر آیا ہوں تو میرے اندر کوئی خیر و برکت نہیں اور اگر یہ اس کا ناسے ہے کہ میں خیر لے کر جاؤں گا تو اس پر شکریہ کروں تو مضائقہ نہیں، مگر شکریہ مقدم ہے اور شکریہ مؤخر۔

(محظ) نسخی ص ۴۰۔ مکتبہ خدیقہ ملتان

۱۔ حضرت سیدی علیہ الرحمۃ کے حضرت حکیم الاسلام مدظلہم کے اس قدر گہرے روابط و تعلقات تھے کہ ۱۳۹۹ھ میں گروہ اور پیشاب وغیرہ کی تکلیفوں سے یکے بعد دیگرے تین آپریشن ہوئے اور احقر ناکاروں نے حضرت قاری صاحب مدظلہم کو دعائے صحت کے لیے کہا تو دارالعلوم دیوبند میں خصوصی دعا کا اہتمام کرنے کے بعد احقر ناکارہ سے طویل خط و کتابت طرائی جسے احقر نے مکمل من و عنان اب ان کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں۔ میں درج کر دیا ہے ایک والا نامہ میں تحریر فرمایا پاکستان کی طرف دو ہی ہستیوں کی طرف تھکا ہوتی تھی ایک حضرت مولانا محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مولانا محمد حجازی نامہ بنام احقر قریشی غفرلہ موتہ ۱۰/۱۱/۱۳۹۹ھ تک شنبہ

۲۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ

ایک مرتبہ حضرت لاہوریؒ اور حضرت ساتھ سفر کر رہے تھے۔ حضرت

ریل کے ڈب میں قضاے حاجت کے لیے جانے لگے تو حضرت لاہوریؒ نے لٹے اور اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک حضرت نے بیت الخلاء کا دروازہ نہ بند کر لیا۔ واپسی میں حضرت لاہوریؒ پھر کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک حضرت اپنی نشست گاہ پر واپس تشریف نہ لے آئے اس سے حضرت لاہوریؒ کے دل میں حضرتؒ کا احترام ظاہر ہوا۔  
(بیں بڑے سلطان)

### ۵۔ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری

شاہی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مدرسہ چلانا ہو تو اس کا ڈھنگ حضرت مولانا خیر محمد صاحب سے لیکھو (ہفت روزہ خدام الدین لاہور سہ ماہی ۱۹۶۷ء)

### اکثر فرماتے :

مجھے مدرسہ چلانے کا ڈھنگ نہیں تعلیم حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کا کام ہے۔ مولانا قاضی عبدالکَریم صاحب کلاچی سے نجم المدارس کلاچی کے سالانہ جلسہ پر فرمایا تم میرے شاگرد نہیں بنو۔ مدرسہ چلانے کے کام میں تم حضرت مولانا کے شاگرد ہو۔ ایک مرتبہ مولانا مرحوم مدرسہ خیر المدارس کے سالانہ جلسہ پر تشریف لے گئے تو وہاں کے اخلاق اور مہمان نوازی سے بے حد متاثر ہوئے اور واپسی میں خانبہاؤں تربیت اخلاق وغیرہ کا ذکر فرماتے رہے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ اپریل ۱۹۶۷ء)

۷۔ حلقہ الحکمریت حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحبؒ

مولانا خیر محمد صاحبؒ علماء ملت کی زندگی کا بہترین نمونہ تھے ان کی وفات سے جو غم پیدا ہو گیا ہے وہ کھل ہی سے پڑ ہوگا۔ (روزنامہ روز ۲۲ اکتوبر، ۱۹۷۷ء)

۸۔ خطیب اُمت حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانویؒ

شب ۲۰ و ۲۱ محرم ۱۳۹۷ھ کو آپ نے تقریر کے امتداد میں فرمایا کہ خیر المدارس اپنی تعلیمی شہرت، کارکردگی، زہد و اتقانِ طلباء کی قابلیت سے اسمِ بامثل ہے اس کے الی اور متمم تمام علماء میں سب سے زیادہ افضل اور قابلِ احترام ہیں اور اس زمانہ کے علماء کی یادگار ہیں جن کی وفات کے بعد علماء اپنے آپ کو قیمہ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مرحومِ علما فرمائے۔ آپ خیر العلماء و افضل العلماء ہیں اور اس کا جلسہ خیر جلسہ جس سے دہلی اور سارن پور کے جلسہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

۹۔ اسی طرح آپ نے ہر مارچ ۱۳۹۷ھ کو تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مولانا کے ادنیٰ سے اشارے کو حکم کے برابر سمجھتا ہوں:

۱۰۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ

حضرت مولانا مرحوم کا شمار ایسی جامع اکالافت ہستیوں میں سے تھا وہ نہ صرف اپنے دور کے جید اور متسامع تھے بلکہ بڑے باقتل و متین اور بہادر

فخلم تھے۔ علم و وقار کا بھتر اور خداتری و قلبیت کا ہستی نمود تھے اسی کی برکت  
 عقل و دانش، علم و وقار اور مکالم افلاقی کی مرآت ہے اسی کی وجہ سے علم اور  
 ملایہ کا وقار قائم تھا غائبانہ کی عظمت باقی ارشاد و تقصیر کی شمعیں روشنی تھیں اور  
 اصلاح و تربیت کی مہلکیں آباد و با رونق تھیں۔ پاکستان کے مرکزی اور تاریخی  
 شہر لہان میں ان کا مدرسہ خیر المدارس اسم بامشہ تھا۔

(اقتباس بشارت و مہر ماہنامہ نیکیات کراچی، سوال المکرم شمس)  
 (داتا گڑ خانہ قلمی مسودہ اب اس کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں)

۱۰۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا خضر احمد صاحب عثمانی زراثر مرقہ (مکملہ)

مولانا خضر محمد صاحب کی ذات تعارف کی محتاج نہیں۔ حضرت حکیم الامت کے  
 خلفاء ہیں اس کا بندہ خدام ہے۔ (تربیت السکک ج ۲ ص ۶)

## سید القار حضرت اقدس قاری فتح محمد صاحب رحمہما علیہ

مد سہ کے ہستم حضرت مولانا خیر محمد صاحب بجا اس کے مستحق ہیں کہ قرآن و دین کے عشاق ان کو زیادہ سے زیادہ دعائیں دیں کیونکہ یہ سب کچھ موصوف کے خلوص کا نتیجہ ہے اور چونکہ ان کا ہر کام اللہ کے لئے ہے اس لئے ان کو کارکن اور مدد سین بھی ایسے میسر آ گئے ہیں جو علوم میں ماحر ہونے کے ساتھ ساتھ خلوص کی دولت سے بھی مشرف ہیں۔

## استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خشک

مد سہ کسی تعارف کا محتاج نہیں جس کے بانی مہمانی صاحب العقل والتدبیر حضرت علامہ مولانا خیر محمد صاحب جو زعفرانی تفسیر حدیث فقہ کے شیخ ہیں بلکہ تصوف و سلوک کے بھی رہنما و مقتدا ہیں) جیسے مخلص المہمان اداہل دل بزرگ ہوں اور جسے سیدنا الحرم حکیم الامت مجدد امت مرشد حضرت تھانوی قدس سرہ کی توجیہات و دعوات کا ہمیشہ بہا سرمایہ حاصل ہو چکا ہو جس کے خدام و متعلقین میں علماء و مخلصین کا مایہ ناز طبقہ شامل ہو

## عرب کے ممتاز محدث حضرت عبدالفتاح بن محمد حفظہ اللہ

موصوف حضرت رحمہ اللہ کے وصال کے بعد دوسری مرتبہ جامعہ  
میں تشریف لائے تو فرمایا ماشاء اللہ خیر المدارس نے ہر لحاظ سے  
خوب ترقی کی ہے۔

اس کے بانی حضرت شیخ علامہ محدث مولانا خیر محمد رحمہ اللہ  
نے جو پودا کاشت کیا تھا اس کا پھل آچکا ہے اور ان کی تیز بارش  
نے گلستانِ علم کو خوب سیراب کیا اور اس مدرسہ کا فیضان صرف  
اسی ملک پر محدود نہیں۔

بلکہ دور دراز اسلامی ملکوں میں رہنے والے اس کی خیر سے  
مستفید ہو رہے ہیں۔

یہ عہد ضعیف بھی انہی مستفیدین میں سے ہے۔ میں اہل مدرسہ  
کیلئے حسن توفیق کی دعا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ وہ بھی مجھے اپنی دعاؤں  
میں یاد رکھیں گے۔

حضرت والاؒ نو تعلیم یافتہ صاحبان کی نظر میں

۱۔ جناب غشی عبدالرحمن خاں صاحب ملتانی

فخر الاماثل خیر مجسم حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مہتمم مدرسہ عربیہ  
خیر المدارس ملتان حضرت خانوڑیؒ کے محبوب خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کے  
چہرہ کی نورانیت، بشرہ کی شکنجگی، نظروں کی شفقت، لبوں کی مسکراہٹ،  
اور اخلاق کی وسعت اشدنی جمال کی زندہ تصویر ہے۔

(سیرت اشرف)

۲۔ شاعر عظیم جناب اسد ملتانی مرحوم

خیر المدارس ملتان جنت نشان پر ایک تلم میں حضرت والاؒ کی طرف  
اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔  
نہاد کے سلامت مولوی خیر محمد کو

جناب خانوڑیؒ کی ہیں یہ زندہ یادگار ہم

اسد ملتان میں علم دیں لاچر چا بڑھ گیا ان سے

نزدلی خیر و برکت کیوں نہ ہو خیر المدارس میں

نیز خیر المدارس پر ہی ایک دوسری طویل تلم میں فرماتے ہیں:۔

لڑائی خیر محمد نے کیا جاری اسے

کیوں نہ ہو خیر المدارس سب اچھا مدرسہ



## مدرسہ خیر المدارس جالندھویں حضرت حکیم الامتؒ کی آمد

مسئلہ ۱۹۴۸ء میں حکیم الامتؒ نے دانت بزانے کے لیے لاہور کا سفر اختیار کیا۔ لاہور پہنچنے کے بعد حضرت کے ایک خلیفہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کو آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دے دوں۔ حضرت قدس سرہ نے ہنس کر فرمایا: امیہ کیوں متاع الخیر خد آپ چاہیں تو اطلاع دے دیں۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا کو کارڈ کے ذریعہ مطلع کیا کہ حضرت ڈاکٹر جلال الدین صاحب کی کرمی پر مقیم ہیں آپ کو ملنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ نہ تو کسی کو ساتھ لائیں اور نہ ہی کسی کو اطلاع دیں۔

مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب مفتی صاحب کا کارڈ ملا، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں ایک فرد ہی کام سے مدرسہ سے جانے والا تھا۔ اس کارڈ کے دیکھتے ہی کچھ ایسی حیرت ہوئی جیسے کو سکتے ہو گیا ہو۔ سوچنا تھا کہ یا اللہ مدت سے تو حضرت دالانے سفر ترک فرما دیا ہے اور آج کل گرمی بھی شدت کی پڑ رہی ہے

یہ خبر میں کیا پڑھ رہا ہوں۔ مولوی محمد حسن کے خط کو پہچانتا تھا اس کی بھی تکذیب نہیں ہو سکتی کھڑا لاہر جب تشریف آوری کا یقین ہو گیا تو اتنے دنوں کی عمر ہی بے حد افسوس ہوا۔ پھر دل کو تسلی دی کہ اب جو اطلاع آئی ہے یہ تیز کرنا سا استحقاق تھا۔ یہ سب ان کا انعام ہے۔ یہ سوچا کہ لاہر جانے والی گاڑی میں صرف آدھ گھنٹہ باقی ہے۔ اگر مکان جانے کا ارادہ ترک کر کے فوراً لاہر چلا گیا تو اس میں تباہیوں میں ایک تو دل کام میں لگا رہے گا۔ دوسرے مددگار گھروالوں کو تردد ہو گا کہ کیوں اس قدر عجلت میں لاہر چلا گیا اس سے کہیں حضرت کے قیام کا اندازہ ہو جائے۔ اس لیے اس وقت مکان چلا گیا اور دوسرے دن جانے کا ارادہ کیا۔

اگلے روز جب مولانا صاحب لاہر تشریف لائے تو اس وقت حضرت تھانوی مغرب کی نماز نوافل وغیرہ سے فارغ ہو کر بڑے کمرے کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت مولانا نے ادب سے سلام کیا۔ حضرت تھانوی نے انتہائی شفقت سے گلے لگا لیا اور صاف فرمایا اور پھر مصافحے سے فارغ ہوتے ہی جنس کر فرمایا کہ میں نے کہا میں کیوں متاعِ ظہیر ہوں؟

حضرت کے ان الفاظ نے مولانا صاحب کے قلب میں عجیب کیفیت پیدا کر دی۔ مولانا نے عرض کیا کہ میں نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہے۔ فرمایا باہر صاف ہے پڑھ لیجئے نماز سے فارغ ہو کر جب مولانا صاحب اندر آئے اس وقت حضرت تھانوی دودھ کا برت کھا کر فارغ ہوئے تھے مولانا سے فرمایا کہ آپ کے لیے بھی رکھا ہے۔ آپ بھی کھیتے۔

اور ترہانے سے ایک روز قبل حضرت مولانا خیر محمد صاحب نے حضرت قاریؒ سے فرمایا کہ حضرت دالہ نے جس سال سفر بند فرمایا اس سال سفر بند کرنے سے قبل مدرسہ کے چلنے کے وقت جالندھر تشریف لائے گا و بعد فرمایا تھا کہ اگر میں پنجاب کا سفر کر سکتا تو سب سے پہلے جالندھر آتا۔ اب تمہیں اتفاق سے حضور و ہجرت تشریف لے آئے ہیں اس لیے مولانا نہ درخواست ہے کہ جالندھر تشریف لے چلیں اور وہاں کی سرزمین کو بھی سرفرازی کا شرف عطا فرمائیں۔ اس پر حضرت قاریؒ نے فرمایا: ”کلاہر الیل یسعودہ النار“ جی میرا بھی چاہتا ہے مولوی بشیر علی سے دریافت کر لیں جس میں سفر کا جرح نہ ہوتا ہو۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ حضرت قاریؒ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۳ء پانچ بجے و ہور سے سوار ہو کر ساڈھے آٹھ بجے شب جالندھر میں رونق افروز ہوں گے اور شب میں عقیام کر کے اگلے روز صبح سہاگن پھر روانہ ہو جائیں گے۔

حضرت دالہ جالندھر پہنچے۔ جالندھر میں مولانا خیر محمد صاحب نے ٹھکانہ راجست کے اسٹنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر کی کار کا بندوبست کیا تھا۔ استقبال کے لیے بھیجی کی تعداد ہزاروں سے زیادہ تھی۔ حضرت قاریؒ جب مدرسہ خیر المدارس میں پہنچے تو مدرسہ اور مسجد تمام زائرین سے بھر گئی۔ مشکل اذان ہو چکی تھی۔ حضرت سلفہ و ضرفرمایا اور غازی پڑھ کر مدرسہ کی چھت پر تشریف لے گئے۔ وہاں سولہ سترہ ملا و صلحاء کے ساتھ جو مولانا خیر محمد صاحب کی طرف سے مدعو تھے کھانا تناول فرمایا۔ اس کے بعد اسی صبح میں استراحت فرمائی۔ تھوڑے سے فاصلے پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب نے اپنی چار پائی بچائی تھی تاکہ حضرت دالہ کو آرام پہنچا سکیں۔

مجاذہ فہر سے فارغ ہو کر حضرت مولانا خیر محمد صاحب سے فرمایا کہ پہلے اپنا چٹا ہارے چھت پر اگر مستورات کو پس پر وہ بیعت فرمانے کا ارادہ کیا۔ اس پر مولانا خیر محمد صاحب نے فرمایا کہ اندر کئی مستورات ہیں اور سب بیعت کی متنی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جنھوں نے اپنے شوہروں سے اجازت لے لی صرف وہی بیعت ہو سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ نہیں۔

اس کے بعد مسجد میں تشریف لے گئے۔ جہاں زائرین کا مجمع تھا۔ مجمع کی کثرت کی وجہ سے ہر شخص آٹھ کر حضرت کی زیارت کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے عرض کیا گیا کہ کسی پر اگر حضور تشریف رکھنا منظور فرمائیں تو سب اپنی اپنی جگہ بیٹھے باساقی زیارت سے مشرف ہو سکیں گے۔ فرمایا یہ میری عادت نہیں اور منقول بھی نہیں، ابھی بیان کی حالت میں تو منقول ہے۔ تھوڑی دیر بعد مجمع کی کثرت کو دیکھ کر دوبارہ عرض کیا گیا کہ چارپائی کی اجازت ہو تو منگوائی جائے۔ فرمایا ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ دیہاتی وضع ہے نیز میں اس پر اکیلا نہ ہوں گا دو چار اور بھی ہوں گے۔ مولانا خیر محمد صاحب سے فرمایا کہ آپ اور مولوی محمد حسن صاحب دوسری طرف اسی چارپائی پر بیٹھ جائیں۔ کیونکہ مجھے تنہا اونچا بیٹھنا پسند نہیں ہے شرم محسوس ہوتی ہے۔ ایک گھنٹے تک طفولیات کا سلسلہ جاری رہا۔ سب اہل مجلس کے جیلے مقابلہ حسنہ کے واسطے دعا مانگی گئی اور مجلس پر خواتین ہوتی۔

پھر حضرت باوانا نے پر تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا صاحب کی درخیزت پر مولانا کے صاحبزادے عبدالحق کو چند نادر حلقی بسم اللہ کرائی گئی پھر درود سے

چل کر دیوے، دوڑ پر تشریف لائے۔

حضرت مولانا خیر محمد صاحب فرماتے تھے کہ جس مکان میں حضرت کے قیام فرمایا تھا بلا مبالغہ تقریباً ایک ماہ تک اس کے در و دیوار سے انوار محسوس ہوتے تھے۔

## وفات حضرت آیات

مدرسہ خیر المدارس) اکتالیس سال پرے کر چکا تھا اور طالع شعبان ۱۳۹۰ھ سالانہ امتحان ختم ہو چکے تھے اور مدرسہ تعطیلات کے لیے بند ہو گیا۔ بیرونی طلبہ اساتذہ کرام اپنے گھروں کو جا رہے تھے کہ، ۱۳۹۰ھ بروز پنج شنبہ ہانی و متولی، مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ پر دل کا جان لیا اور وہ چاروں سو آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ سیکھنے والے علماء اور ہزاروں تلامذہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خیر و برکت اور تعلیم و تربیت محروم ہو گئے اور ادارہ خیر المدارس اپنے ہانی اور موتی کی شفقت سے محروم ہو گیا۔ حضرت مکتبہ اللہ علیہ نے تعلیم و تدریس اور اشاعت اسلام تبلیغ دین اور ترقی مدارس عربیہ و دینیہ کے سلسلہ میں جو خدمات سر انجام دیں ان کا بقیہ محبت یہ عظیم ترقی ادارہ اور اس کی عمارات، درس گاہیں، جامع مسجد اور سیکھنے والوں کی تعلیم و تربیت یافتہ تلامذہ علماء کرام موجود ہیں۔ حضرات و عاقل فرمایں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لگاتار جنہوں نے (گلشن دین) کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ فرمائے اور اس کے متعلقین کو اس کی آبیاری تک ترقیق عطا فرمائی تاکہ یہ گلشن سرسبز و شاداب رہے۔ حضرات! نذر گرن کا وجود مسعود عالم دنیا کے لیے سارا ہوتا ہے۔ اُن کا آٹھ جانا عالم کے لیے

جے سدا ہونا اور فقہ کا آغاز ہوتا ہے چنانچہ سال ہمارے لیے عام الحزن ہے  
سانہ خطیبہ مشعل از سالانہ پرواد خیر المدارس۔ بابت ۱۳۹۰ھ منشی محمد یونس  
حضرت اقدس سیدی و مرشدی مولانا مفتی محمد شلیح صاحب دیوبندی مدظلہ دامت  
فیوضہ نے تاریخ وفات لکھی۔

وفات جسکے ہے بیک وقت علم و عمل	یہ کیسے بستی ہے ظل کو گنج تاریخ
سرالم سے پکارا ہر کج واقف نے	وفات خیر محمدی ہو گئی تاریخ
	<u>۱۳۸۹</u>
	<u>۱۳۹۰</u>

(ابنار البلاغ کراچی رمضان ۱۳۹۰ھ)

اور مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم نجم المدارس کلاہی نے سن بیسوی تاریخ وفات  
اس طرح نکالا۔

چند تاریخ وصال شدہ بواقف گفتگو  
خیرازد خیر المدارس گفت آو

۳۳۹ - ۸۱۰ - ۱۳ - ۸۱۰  
۱۹۶۰ھ

(اہنار بنیات کراچی محرم ۱۳۹۰ھ)

# تفسیری افادات و اصول حدیث

تفسیری نکات پارہ اول

درس قرآن مجید

خیر الاصول فی حدیث الرسول

بسم الله الرحمن الرحيم

المجادی المستقله بر حوب القرآن الکریم

(۱) تال این عبارت که به معنای فی کلبه استیا در <sup>۱</sup>افقوس <sup>۲</sup>اندر <sup>۳</sup>ختم <sup>۴</sup>طه <sup>۵</sup>طه  
و باطله - سوالی از زبان اسم و اصل -

(۲) جب خلافت این نیز سزاوار طاعت و معیت کارگاه است - او به ملکیت و بصیرت  
کامیاب بود - او اسکو داشت البر (استدلال و قول حق) که حاصل نباشد  
کمال است - او وضو او مانده ام - او در سکی حفاظت و تحمل که  
(نادر) و شکر شریعت (قرآن) و طه نر باشد -

(۳) اسباب نزول <sup>۱</sup>خدا <sup>۲</sup>باطله - احوال فاسده - غفرت من او

(۴) مقصد القرآن <sup>۱</sup>اصلاح <sup>۲</sup>اصلاح <sup>۳</sup>اصلاح <sup>۴</sup>اصلاح <sup>۵</sup>اصلاح <sup>۶</sup>اصلاح <sup>۷</sup>اصلاح <sup>۸</sup>اصلاح <sup>۹</sup>اصلاح <sup>۱۰</sup>اصلاح <sup>۱۱</sup>اصلاح <sup>۱۲</sup>اصلاح <sup>۱۳</sup>اصلاح <sup>۱۴</sup>اصلاح <sup>۱۵</sup>اصلاح <sup>۱۶</sup>اصلاح <sup>۱۷</sup>اصلاح <sup>۱۸</sup>اصلاح <sup>۱۹</sup>اصلاح <sup>۲۰</sup>اصلاح <sup>۲۱</sup>اصلاح <sup>۲۲</sup>اصلاح <sup>۲۳</sup>اصلاح <sup>۲۴</sup>اصلاح <sup>۲۵</sup>اصلاح <sup>۲۶</sup>اصلاح <sup>۲۷</sup>اصلاح <sup>۲۸</sup>اصلاح <sup>۲۹</sup>اصلاح <sup>۳۰</sup>اصلاح <sup>۳۱</sup>اصلاح <sup>۳۲</sup>اصلاح <sup>۳۳</sup>اصلاح <sup>۳۴</sup>اصلاح <sup>۳۵</sup>اصلاح <sup>۳۶</sup>اصلاح <sup>۳۷</sup>اصلاح <sup>۳۸</sup>اصلاح <sup>۳۹</sup>اصلاح <sup>۴۰</sup>اصلاح <sup>۴۱</sup>اصلاح <sup>۴۲</sup>اصلاح <sup>۴۳</sup>اصلاح <sup>۴۴</sup>اصلاح <sup>۴۵</sup>اصلاح <sup>۴۶</sup>اصلاح <sup>۴۷</sup>اصلاح <sup>۴۸</sup>اصلاح <sup>۴۹</sup>اصلاح <sup>۵۰</sup>اصلاح <sup>۵۱</sup>اصلاح <sup>۵۲</sup>اصلاح <sup>۵۳</sup>اصلاح <sup>۵۴</sup>اصلاح <sup>۵۵</sup>اصلاح <sup>۵۶</sup>اصلاح <sup>۵۷</sup>اصلاح <sup>۵۸</sup>اصلاح <sup>۵۹</sup>اصلاح <sup>۶۰</sup>اصلاح <sup>۶۱</sup>اصلاح <sup>۶۲</sup>اصلاح <sup>۶۳</sup>اصلاح <sup>۶۴</sup>اصلاح <sup>۶۵</sup>اصلاح <sup>۶۶</sup>اصلاح <sup>۶۷</sup>اصلاح <sup>۶۸</sup>اصلاح <sup>۶۹</sup>اصلاح <sup>۷۰</sup>اصلاح <sup>۷۱</sup>اصلاح <sup>۷۲</sup>اصلاح <sup>۷۳</sup>اصلاح <sup>۷۴</sup>اصلاح <sup>۷۵</sup>اصلاح <sup>۷۶</sup>اصلاح <sup>۷۷</sup>اصلاح <sup>۷۸</sup>اصلاح <sup>۷۹</sup>اصلاح <sup>۸۰</sup>اصلاح <sup>۸۱</sup>اصلاح <sup>۸۲</sup>اصلاح <sup>۸۳</sup>اصلاح <sup>۸۴</sup>اصلاح <sup>۸۵</sup>اصلاح <sup>۸۶</sup>اصلاح <sup>۸۷</sup>اصلاح <sup>۸۸</sup>اصلاح <sup>۸۹</sup>اصلاح <sup>۹۰</sup>اصلاح <sup>۹۱</sup>اصلاح <sup>۹۲</sup>اصلاح <sup>۹۳</sup>اصلاح <sup>۹۴</sup>اصلاح <sup>۹۵</sup>اصلاح <sup>۹۶</sup>اصلاح <sup>۹۷</sup>اصلاح <sup>۹۸</sup>اصلاح <sup>۹۹</sup>اصلاح <sup>۱۰۰</sup>اصلاح

رجوع <sup>۱</sup>تسلیم <sup>۲</sup>العبد <sup>۳</sup>ی - تار و اوجیه

وین اصلاح <sup>۱</sup>خدا <sup>۲</sup>باطله <sup>۳</sup>باطله <sup>۴</sup>باطله <sup>۵</sup>باطله <sup>۶</sup>باطله <sup>۷</sup>باطله <sup>۸</sup>باطله <sup>۹</sup>باطله <sup>۱۰</sup>باطله <sup>۱۱</sup>باطله <sup>۱۲</sup>باطله <sup>۱۳</sup>باطله <sup>۱۴</sup>باطله <sup>۱۵</sup>باطله <sup>۱۶</sup>باطله <sup>۱۷</sup>باطله <sup>۱۸</sup>باطله <sup>۱۹</sup>باطله <sup>۲۰</sup>باطله <sup>۲۱</sup>باطله <sup>۲۲</sup>باطله <sup>۲۳</sup>باطله <sup>۲۴</sup>باطله <sup>۲۵</sup>باطله <sup>۲۶</sup>باطله <sup>۲۷</sup>باطله <sup>۲۸</sup>باطله <sup>۲۹</sup>باطله <sup>۳۰</sup>باطله <sup>۳۱</sup>باطله <sup>۳۲</sup>باطله <sup>۳۳</sup>باطله <sup>۳۴</sup>باطله <sup>۳۵</sup>باطله <sup>۳۶</sup>باطله <sup>۳۷</sup>باطله <sup>۳۸</sup>باطله <sup>۳۹</sup>باطله <sup>۴۰</sup>باطله <sup>۴۱</sup>باطله <sup>۴۲</sup>باطله <sup>۴۳</sup>باطله <sup>۴۴</sup>باطله <sup>۴۵</sup>باطله <sup>۴۶</sup>باطله <sup>۴۷</sup>باطله <sup>۴۸</sup>باطله <sup>۴۹</sup>باطله <sup>۵۰</sup>باطله <sup>۵۱</sup>باطله <sup>۵۲</sup>باطله <sup>۵۳</sup>باطله <sup>۵۴</sup>باطله <sup>۵۵</sup>باطله <sup>۵۶</sup>باطله <sup>۵۷</sup>باطله <sup>۵۸</sup>باطله <sup>۵۹</sup>باطله <sup>۶۰</sup>باطله <sup>۶۱</sup>باطله <sup>۶۲</sup>باطله <sup>۶۳</sup>باطله <sup>۶۴</sup>باطله <sup>۶۵</sup>باطله <sup>۶۶</sup>باطله <sup>۶۷</sup>باطله <sup>۶۸</sup>باطله <sup>۶۹</sup>باطله <sup>۷۰</sup>باطله <sup>۷۱</sup>باطله <sup>۷۲</sup>باطله <sup>۷۳</sup>باطله <sup>۷۴</sup>باطله <sup>۷۵</sup>باطله <sup>۷۶</sup>باطله <sup>۷۷</sup>باطله <sup>۷۸</sup>باطله <sup>۷۹</sup>باطله <sup>۸۰</sup>باطله <sup>۸۱</sup>باطله <sup>۸۲</sup>باطله <sup>۸۳</sup>باطله <sup>۸۴</sup>باطله <sup>۸۵</sup>باطله <sup>۸۶</sup>باطله <sup>۸۷</sup>باطله <sup>۸۸</sup>باطله <sup>۸۹</sup>باطله <sup>۹۰</sup>باطله <sup>۹۱</sup>باطله <sup>۹۲</sup>باطله <sup>۹۳</sup>باطله <sup>۹۴</sup>باطله <sup>۹۵</sup>باطله <sup>۹۶</sup>باطله <sup>۹۷</sup>باطله <sup>۹۸</sup>باطله <sup>۹۹</sup>باطله <sup>۱۰۰</sup>باطله

وین خلق <sup>۱</sup>تسلیم <sup>۲</sup>تسلیم <sup>۳</sup>تسلیم <sup>۴</sup>تسلیم <sup>۵</sup>تسلیم <sup>۶</sup>تسلیم <sup>۷</sup>تسلیم <sup>۸</sup>تسلیم <sup>۹</sup>تسلیم <sup>۱۰</sup>تسلیم <sup>۱۱</sup>تسلیم <sup>۱۲</sup>تسلیم <sup>۱۳</sup>تسلیم <sup>۱۴</sup>تسلیم <sup>۱۵</sup>تسلیم <sup>۱۶</sup>تسلیم <sup>۱۷</sup>تسلیم <sup>۱۸</sup>تسلیم <sup>۱۹</sup>تسلیم <sup>۲۰</sup>تسلیم <sup>۲۱</sup>تسلیم <sup>۲۲</sup>تسلیم <sup>۲۳</sup>تسلیم <sup>۲۴</sup>تسلیم <sup>۲۵</sup>تسلیم <sup>۲۶</sup>تسلیم <sup>۲۷</sup>تسلیم <sup>۲۸</sup>تسلیم <sup>۲۹</sup>تسلیم <sup>۳۰</sup>تسلیم <sup>۳۱</sup>تسلیم <sup>۳۲</sup>تسلیم <sup>۳۳</sup>تسلیم <sup>۳۴</sup>تسلیم <sup>۳۵</sup>تسلیم <sup>۳۶</sup>تسلیم <sup>۳۷</sup>تسلیم <sup>۳۸</sup>تسلیم <sup>۳۹</sup>تسلیم <sup>۴۰</sup>تسلیم <sup>۴۱</sup>تسلیم <sup>۴۲</sup>تسلیم <sup>۴۳</sup>تسلیم <sup>۴۴</sup>تسلیم <sup>۴۵</sup>تسلیم <sup>۴۶</sup>تسلیم <sup>۴۷</sup>تسلیم <sup>۴۸</sup>تسلیم <sup>۴۹</sup>تسلیم <sup>۵۰</sup>تسلیم <sup>۵۱</sup>تسلیم <sup>۵۲</sup>تسلیم <sup>۵۳</sup>تسلیم <sup>۵۴</sup>تسلیم <sup>۵۵</sup>تسلیم <sup>۵۶</sup>تسلیم <sup>۵۷</sup>تسلیم <sup>۵۸</sup>تسلیم <sup>۵۹</sup>تسلیم <sup>۶۰</sup>تسلیم <sup>۶۱</sup>تسلیم <sup>۶۲</sup>تسلیم <sup>۶۳</sup>تسلیم <sup>۶۴</sup>تسلیم <sup>۶۵</sup>تسلیم <sup>۶۶</sup>تسلیم <sup>۶۷</sup>تسلیم <sup>۶۸</sup>تسلیم <sup>۶۹</sup>تسلیم <sup>۷۰</sup>تسلیم <sup>۷۱</sup>تسلیم <sup>۷۲</sup>تسلیم <sup>۷۳</sup>تسلیم <sup>۷۴</sup>تسلیم <sup>۷۵</sup>تسلیم <sup>۷۶</sup>تسلیم <sup>۷۷</sup>تسلیم <sup>۷۸</sup>تسلیم <sup>۷۹</sup>تسلیم <sup>۸۰</sup>تسلیم <sup>۸۱</sup>تسلیم <sup>۸۲</sup>تسلیم <sup>۸۳</sup>تسلیم <sup>۸۴</sup>تسلیم <sup>۸۵</sup>تسلیم <sup>۸۶</sup>تسلیم <sup>۸۷</sup>تسلیم <sup>۸۸</sup>تسلیم <sup>۸۹</sup>تسلیم <sup>۹۰</sup>تسلیم <sup>۹۱</sup>تسلیم <sup>۹۲</sup>تسلیم <sup>۹۳</sup>تسلیم <sup>۹۴</sup>تسلیم <sup>۹۵</sup>تسلیم <sup>۹۶</sup>تسلیم <sup>۹۷</sup>تسلیم <sup>۹۸</sup>تسلیم <sup>۹۹</sup>تسلیم <sup>۱۰۰</sup>تسلیم





(۲) نزول انعام الالبیہ - شہ - ترقا -

اذا ارغوى | شہ - ترقا - و تسوق الرحمن الى جهنم مرد و ا - اہ (برہم پ)

فانص | اول کانم مع انذ کبریاہم اللہ - تہا کانم مع انذ کبریاہم و اہ

تجشیر و نیر | ۱۱۱ بنم انذ کا ہنذ و اہ و اہ - شہ - ترقا - اذا جاء لغو اللہ

و انص | اہ (نور پ)

(۲) تجشیر و نیر | انذ کا ہنذ و اہ و اہ - شہ - ترقا -

تجشیر و نیر | شہ - ترقا - انذ کا ہنذ و اہ و اہ - شہ - ترقا -

انذ کا ہنذ و اہ - اہ (کھن پ)

فانص | انذ کا ہنذ و اہ و اہ - شہ - ترقا -

(۵) انذ کا ہنذ و اہ - انذ کا ہنذ و اہ - شہ - ترقا -

(۶) انذ کا ہنذ و اہ - انذ کا ہنذ و اہ - شہ - ترقا -

(۷) جمع القرآن | شہ - ترقا - انذ کا ہنذ و اہ - شہ - ترقا -

(۸) ترتیب | ترتیب آیات و نیر | اہ و اہ - شہ - ترقا -

ترتیب | اہ و اہ - شہ - ترقا -





فری | رحمن بین جان و رحیم - کما - رحمن اور بنیاد کلمہ - رحیم آخرہ

کما - رحمن اور بنیاد کلمہ - رحیم اور بنیاد

یونینیم الرحمن رحیم | انشائیہ اسرار - رحمہ اللہ بنیاد کلمہ

مفہوم اسرار | رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

نظم اللہ اسرار | رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

داغی رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

نظم رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

نظم رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

۱۰۱ | رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

نظم اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

رحیم اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

نظم رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

رحیم اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

نظم رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

۱۰۲ | رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ - رحمت اللہ بنیاد کلمہ

(۹) قصید (۸) تفسیر نادر (۹) دفعہ تالیف

(۱۰) کل اور ذہن !

میرزا جواد سید باغیہ علی مرتضیٰ دہلوی

( فائز )

شان نزول | سورہ فاتحہ الحمد رکھی ہے۔ اجتہاد جنت میں ہے سورہ علی کی چند

توینن نازی ہوئیں۔ چند روز کا کہ پورے گھرہ فاتحہ سورہ علی علیہ نازل ہوئی۔

جسے مصنف اجا شیبہ و عبد الہییم و دہلوی البیوتہ بیہقی بن عربیہ شریعتی

رستہ مری ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تنہا کی میں غیب

میں کہ اور میں سناتا ہوں۔ مجھے جان لیا اور شہنا۔ طوبیہ نے فرمایا خدا اگ

سنا ہے ہرگز ایسے نہ کر گیا۔ کہ تمام افسدہ کے ماکسین

ان قے کا وقت ہو کر میری آگے۔ میں ہوں دیکھ رہا ہوں

پاک گھر۔ اور دقتہ بیان کیا۔ اور کا نہ آفت مسلم سے حال دنیا

آپے جو رہا نہ رہا۔

نہی از اخلاص و حدی سمیت نرا خلق با کرمہ فاعلم عاربا فی الصفا

نہی از اخلاص و حدی سمیت نرا خلق با کرمہ فاعلم عاربا فی الصفا

نہی از اخلاص و حدی سمیت نرا خلق با کرمہ فاعلم عاربا فی الصفا



(۲) اصول اخوت و ایست - (الکلبیہ امینیہ)

(۳) بحث تحت درساوت - پانچ کفر - سعادت و شقاوت - ہدایت و ضلالت -

پہلے اہل حق سے اخوت

حد ۱۴۵ : { منہ اختیار سے روئے خود بیان کرنا -  
 فرق و بین حد ۱۴۶ : { منہ اختیار ہے - خدا روئے - صفت کامل یعنی ہر نفس کا ہر نفس  
 حد ۱۴۷ : { مانگنا و درخواست و تقاضا ہے - نہ کہ تضرع ہے -

رجب [ ایوبؑ کیسے کھڑے رہا؟ -  
 کمالِ ایوبیت - شیخ و رجب اور ان کا خلق ہو - لفظ عام ہو - ذوالکرم -  
 نکت [ حق کا کبھی عزت عالم اور حق میں صفت دہیوتہ سے پہلے - است برکیم  
 تبارہ علی - رح - اور وہ انبیاء و ائمہ و صلحہ و قریبہ - دنیا آستانہ انبیا و ائمہ و قریب  
 اور ائمہ [ انکار انشاء خدایہ صفت رحمت - تقسیم علی ما یکبیر ائمہ و انبیاء و صلحہ و قریب  
 و شمار [ ایسا کہ رجب و شہاد و خوف - اور ان ائمہ و صلحہ - ان ائمہ و صلحہ  
 blogspot.com





۲۲، حرام - سائے مستقر، سائے شجرہ مستقر، ملاوات یا مستقر یا لوف

و امثالہ مکرم - سائے مسجد، قبر، روضہ، خرابوط  
یہ در اندر ایہام، اشتغال، پرتاب، بیجا، اولیٰ کے استنانت کرنا -

۲۳، حرام و جائز - اسباب عادی (مثل اکل و شرب) شروع (مدا و در تیرہ دفعہ)

جواز وقت بشری کہ وقت جون - اور حرام اسباب کے بعضی کچھ - ادا کی گواہ کے حاصل  
مستقل کیا ایہام پھرنا ہو - فرض عباد و امثالہ رکھتے ہوئے درجہ بدرجہ استنانت کرنا

و تفصیل فی تفسیر لکھنوی

ذکر استنانت بر عبادۃ | دفعۃ اشغال خود پسندی - دفعۃ اشغال عبادت - روزگزار

وجہ تقدیم | عبادت مطلوب ظہنی - استنانت مطلوب عادی

تکرار ایاد | توبہ - پیر و مدد نہ ہو جی میں جنت الجمع -

ادبنا | تین طرح پر اشغال عبادت - اول سے پہلی رہنمائی - دوم سے پہلی

منزل مقصد تک پہنچنا - ششک جہاد کلمہ - منزل مقصد پر پہنچنا - چھوٹا -

الاعراض المستعین | مقصد نہ تکلیف نہ تامل نہ عراض نہ سیر نہ چھوٹا نہ چھوٹا نہ

سچا نہ نا - دامن الیقین نہ - سچ نہ توبہ نہ - دیکھ کر کٹ نہ

یقین نہ پہنچنے کے لئے آگاہی نہ کرنا کہ شہر نہ

عراض مستعین سے مراد دین و دین (پہ) - (انکار نہ)

فیه و در نسخ شده در کتابخانه المصنوعه علی احوال البزوف پند او که در دفتر  
و یوحنا مارا و منی کاسانی تفسیر الفین الفهم الله العلیک و انبیاء و الی

عنه الذين التفتوا الى قوله - فزقوا ربه وانشروا له بيت

کوئٹہ کے بڑے افسر کی دیرینہ خطہ رشتہ اختیار ہے۔

اس کا فرد اعظم یحیٰی بن - برہ کنوڑہ پیغمبر ہے ۔

دوم الغالبی | و فرقی جو راہ بہت سے ہے۔ اگر غلط بہت پر جاگی۔

اوس کا فرد اعظم نزاری بنی۔ بے گنہگار بنی۔

انہ کے کہنے پر بعض فضل لڑکے باہر نکلے اور ان کے پیچھے گئے۔

ادب نیست که در جیب اهل لغت است که در دوزخ است

اسناد و بیعت چھپے۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ جو زمینیں ملک کے اندر تھیں ان کا نصف امداد

صنایع معیشتی و خدماتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ





فراوان و در آنکه هم گریه - آواز می آید، بی منت و حساب است، و آنکه آن را می شنود  
در عذرت این را عتاب او را که ساقی است - (تفسیر المیزان ۱۲/۱۱۸)

### ۱. سوره بقره

تفسیر و معنی کلمات | آیه ۲۰۶ - آیات (۲۸۴) - تحت (۲۰۲) -  
مصدق (۲۵۵) - آنگاه (۴)

و به تسمیه | و آنهم فیه بقره فی امر ایضاً تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً (تفسیر)

و تسمیه - بی منت است، و در این جهت است - و ساقی که در آن است، و در آن  
در آن که در آن است، و در آن که در آن است، و در آن که در آن است، و در آن که در آن است،  
و در آن که در آن است، و در آن که در آن است، و در آن که در آن است، و در آن که در آن است،

و تسمیه ای که در آن است، و در آن که در آن است، و در آن که در آن است، و در آن که در آن است،

و تسمیه | ۱. و آنهم فیه بقره فی امر ایضاً تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً (تفسیر)

و تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً (تفسیر)

و تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً (تفسیر)

و تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً تسمیه فیه بقره فی امر ایضاً (تفسیر)



آئینہ سے مینہ طبعیہ اور درویشی و بخت کا دھجکا ہے۔ اور یہی ہے  
 (۱۴) اہل سنیہ آگاہ مستحق - قدرت پر حضور صلعم اور قرآن مجید صنف  
 دین گوی موجدی - مگر حضور صلعم کے حیرت فرمنا را حیرت  
 ، لک بن صلیف یہودی کوں میں شک انہا کی یہیں قرآن نہیں  
 جسکی دین گوی قدرت پر لکھی ہے - حق تعالیٰ نہ شروع صورت پر  
 ہر صورت کا اثر خود کو نازل فرمایا - اور ان آیات میں یہود و مسیح

خدا پر فرمایا ہے - فما نیت فرقہ اور دولت الی کتاب  
مصدق الحکم حرف مضطرب (۱۴) حرف (۲۹) کہ توں کی اور اہل میں ہیں

(ا) بنی ثور - آل لہان - اوراق - یونان - یسوع - رعد - ابراہیم - یسوع  
 (ب) شواء - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع  
 یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع - یسوع

یہود اور مسیح پر یہ قضا ہے کہ بنی اسرائیل پر ہیں - دایم نام یہود اور

عزیز بن مسیح و جبرائیل بن مسیح کہ اسکا اور اہل اجماع صنف  
فما نیت فرقہ اور دولت الی کتاب مصدق الحکم حرف مضطرب (۱۴) حرف (۲۹) کہ توں کی اور اہل میں ہیں  
 یہود اور مسیح پر یہ قضا ہے کہ بنی اسرائیل پر ہیں - دایم نام یہود اور





نہی کتب۔ کہ عقل و فصاحت بدست سر سوزہ ہے۔ اور سنجیدہ۔ کان صوفی  
 کہ دیکھتا برصغیر و دھول یعنی اور نیز ان فعل و نظرات کیم کہ ملاحظی ہو سکتا ہے کہ  
 شکوہ و شبہات سے منزہ ہیں۔

شہوت (۱) گھبراہٹ کا برا شہد رنج و مشق ہے۔ وہ خدا کا عجب  
 شوق کا مذہب شکوہ و شبہات سے پاک ہے۔ کہ کچھ غیر بنوں اور انسانوں  
 اور ستاروں کی پرستش کو اس معنی دلیل رکھتا ہے کہ ان کی طلوع ہوتی ہے  
 غروب ہو جاتی ہے۔ اور ہر حادثہ ہے وہ خافہ ہے اور جو قابلِ ذوالِ ہر صدم  
 ہر جانی ہے۔ لہٰذا ایک حکیم جو خدا کا کہہ اور اس کی صفات پر افسانہ کہتا  
 وہ مسلمان کہ خائفہ مذکورہ بالا کو دیکھ کر کہتا ہے کہ وہ خائفہ ہے۔

اور اسے چونکہ وہ تو حق ہے برصغیر میں۔ لہٰذا اصل کو حکیم بنا  
 عقل اور وہی ہے کہ ہرگز شہوت سے استیقام کو اپنی ہے۔

(۲) سبیل ترقی ترقی کہ دیکھو حسن و جود و نصیب مقرر کرتا ہے۔ کہ  
 تہوار سے دونوں جو کلمہ کا دینی شرفا ترقی و تہا زین پر دلیل ہے۔  
 اسکی معنی ہے کہ اس نصیب کے بعد وہ ہیں کہ جو عقل سے بہت جلد تسلیم کرتا ہے  
 جو کہ خود کو کہہ رہے ہیں وہ خدا کا عجب خیال ہے کہ میں وہ شرف عقلی

میں ہیں۔ لہٰذا (تفسیر حقانی) <https://t.me/pasbanehaq1>



صورت چھینٹ کر لیا۔ (۱) در الحوض العازم: تصدیق، تعلیق اور تفسیر کے واسطے لکھا گیا ہے۔

۱۰۰ - اربعین نفس حقیقت اربعین - اربعین نفس کے بارے میں جو گفتگو ہے

شریعت متفقہاً طبیعتِ جنس ہے۔ - لای نفس میں دویم معنی میں ہے کہ اگر وہ ایک ہی

لاہر حکم اذکر فیہ التیجربین معلوم ہے کہ ۔ اور اسکی طبیعت و فرائض کا اور ان صاحبان  
اور مولیٰ صاحبوں کی آگے سے یہ چیزیں ان کے درازان نکل آئے ہوں ۔

نقصی نہی سیرت ہی کیفیت ریاض مردود چ - جاریہ ادکے بغیر نہی غلو و اسام

۱. فکر مریح و دیوان ۱۴ و ۱۵ از ذیل البیضاء فی سنه ۱۰۸۱ (در کتابخانه مجلس)

۲. کتب دیگر در بیان حقیقت الایمان استیلا القلوب - (۱-۲) و (۳-۴) و (۵-۶) و (۷-۸) و (۹-۱۰) و (۱۱-۱۲) و (۱۳-۱۴) و (۱۵-۱۶) و (۱۷-۱۸) و (۱۹-۲۰) و (۲۱-۲۲) و (۲۳-۲۴) و (۲۵-۲۶) و (۲۷-۲۸) و (۲۹-۳۰) و (۳۱-۳۲) و (۳۳-۳۴) و (۳۵-۳۶) و (۳۷-۳۸) و (۳۹-۴۰) و (۴۱-۴۲) و (۴۳-۴۴) و (۴۵-۴۶) و (۴۷-۴۸) و (۴۹-۵۰) و (۵۱-۵۲) و (۵۳-۵۴) و (۵۵-۵۶) و (۵۷-۵۸) و (۵۹-۶۰) و (۶۱-۶۲) و (۶۳-۶۴) و (۶۵-۶۶) و (۶۷-۶۸) و (۶۹-۷۰) و (۷۱-۷۲) و (۷۳-۷۴) و (۷۵-۷۶) و (۷۷-۷۸) و (۷۹-۸۰) و (۸۱-۸۲) و (۸۳-۸۴) و (۸۵-۸۶) و (۸۷-۸۸) و (۸۹-۹۰) و (۹۱-۹۲) و (۹۳-۹۴) و (۹۵-۹۶) و (۹۷-۹۸) و (۹۹-۱۰۰) و (۱۰۱-۱۰۲) و (۱۰۳-۱۰۴) و (۱۰۵-۱۰۶) و (۱۰۷-۱۰۸) و (۱۰۹-۱۱۰) و (۱۱۱-۱۱۲) و (۱۱۳-۱۱۴) و (۱۱۵-۱۱۶) و (۱۱۷-۱۱۸) و (۱۱۹-۱۲۰) و (۱۲۱-۱۲۲) و (۱۲۳-۱۲۴) و (۱۲۵-۱۲۶) و (۱۲۷-۱۲۸) و (۱۲۹-۱۳۰) و (۱۳۱-۱۳۲) و (۱۳۳-۱۳۴) و (۱۳۵-۱۳۶) و (۱۳۷-۱۳۸) و (۱۳۹-۱۴۰) و (۱۴۱-۱۴۲) و (۱۴۳-۱۴۴) و (۱۴۵-۱۴۶) و (۱۴۷-۱۴۸) و (۱۴۹-۱۵۰) و (۱۵۱-۱۵۲) و (۱۵۳-۱۵۴) و (۱۵۵-۱۵۶) و (۱۵۷-۱۵۸) و (۱۵۹-۱۶۰) و (۱۶۱-۱۶۲) و (۱۶۳-۱۶۴) و (۱۶۵-۱۶۶) و (۱۶۷-۱۶۸) و (۱۶۹-۱۷۰) و (۱۷۱-۱۷۲) و (۱۷۳-۱۷۴) و (۱۷۵-۱۷۶) و (۱۷۷-۱۷۸) و (۱۷۹-۱۸۰) و (۱۸۱-۱۸۲) و (۱۸۳-۱۸۴) و (۱۸۵-۱۸۶) و (۱۸۷-۱۸۸) و (۱۸۹-۱۹۰) و (۱۹۱-۱۹۲) و (۱۹۳-۱۹۴) و (۱۹۵-۱۹۶) و (۱۹۷-۱۹۸) و (۱۹۹-۲۰۰) و (۲۰۱-۲۰۲) و (۲۰۳-۲۰۴) و (۲۰۵-۲۰۶) و (۲۰۷-۲۰۸) و (۲۰۹-۲۱۰) و (۲۱۱-۲۱۲) و (۲۱۳-۲۱۴) و (۲۱۵-۲۱۶) و (۲۱۷-۲۱۸) و (۲۱۹-۲۲۰) و (۲۲۱-۲۲۲) و (۲۲۳-۲۲۴) و (۲۲۵-۲۲۶) و (۲۲۷-۲۲۸) و (۲۲۹-۲۳۰) و (۲۳۱-۲۳۲) و (۲۳۳-۲۳۴) و (۲۳۵-۲۳۶) و (۲۳۷-۲۳۸) و (۲۳۹-۲۴۰) و (۲۴۱-۲۴۲) و (۲۴۳-۲۴۴) و (۲۴۵-۲۴۶) و (۲۴۷-۲۴۸) و (۲۴۹-۲۵۰) و (۲۵۱-۲۵۲) و (۲۵۳-۲۵۴) و (۲۵۵-۲۵۶) و (۲۵۷-۲۵۸) و (۲۵۹-۲۶۰) و (۲۶۱-۲۶۲) و (۲۶۳-۲۶۴) و (۲۶۵-۲۶۶) و (۲۶۷-۲۶۸) و (۲۶۹-۲۷۰) و (۲۷۱-۲۷۲) و (۲۷۳-۲۷۴) و (۲۷۵-۲۷۶) و (۲۷۷-۲۷۸) و (۲۷۹-۲۸۰) و (۲۸۱-۲۸۲) و (۲۸۳-۲۸۴) و (۲۸۵-۲۸۶) و (۲۸۷-۲۸۸) و (۲۸۹-۲۹۰) و (۲۹۱-۲۹۲) و (۲۹۳-۲۹۴) و (۲۹۵-۲۹۶) و (۲۹۷-۲۹۸) و (۲۹۹-۳۰۰) و (۳۰۱-۳۰۲) و (۳۰۳-۳۰۴) و (۳۰۵-۳۰۶) و (۳۰۷-۳۰۸) و (۳۰۹-۳۱۰) و (۳۱۱-۳۱۲) و (۳۱۳-۳۱۴) و (۳۱۵-۳۱۶) و (۳۱۷-۳۱۸) و (۳۱۹-۳۲۰) و (۳۲۱-۳۲۲) و (۳۲۳-۳۲۴) و (۳۲۵-۳۲۶) و (۳۲۷-۳۲۸) و (۳۲۹-۳۳۰) و (۳۳۱-۳۳۲) و (۳۳۳-۳۳۴) و (۳۳۵-۳۳۶) و (۳۳۷-۳۳۸) و (۳۳۹-۳۴۰) و (۳۴۱-۳۴۲) و (۳۴۳-۳۴۴) و (۳۴۵-۳۴۶) و (۳۴۷-۳۴۸) و (۳۴۹-۳۵۰) و (۳۵۱-۳۵۲) و (۳۵۳-۳۵۴) و (۳۵۵-۳۵۶) و (۳۵۷-۳۵۸) و (۳۵۹-۳۶۰) و (۳۶۱-۳۶۲) و (۳۶۳-۳۶۴) و (۳۶۵-۳۶۶) و (۳۶۷-۳۶۸) و (۳۶۹-۳۷۰) و (۳۷۱-۳۷۲) و (۳۷۳-۳۷۴) و (۳۷۵-۳۷۶) و (۳۷۷-۳۷۸) و (۳۷۹-۳۸۰) و (۳۸۱-۳۸۲) و (۳۸۳-۳۸۴) و (۳۸۵-۳۸۶) و (۳۸۷-۳۸۸) و (۳۸۹-۳۹۰) و (۳۹۱-۳۹۲) و (۳۹۳-۳۹۴) و (۳۹۵-۳۹۶) و (۳۹۷-۳۹۸) و (۳۹۹-۴۰۰) و (۴۰۱-۴۰۲) و (۴۰۳-۴۰۴) و (۴۰۵-۴۰۶) و (۴۰۷-۴۰۸) و (۴۰۹-۴۱۰) و (۴۱۱-۴۱۲) و (۴۱۳-۴۱۴) و (۴۱۵-۴۱۶) و (۴۱۷-۴۱۸) و (۴۱۹-۴۲۰) و (۴۲۱-۴۲۲) و (۴۲۳-۴۲۴) و (۴۲۵-۴۲۶) و (۴۲۷-۴۲۸) و (۴۲۹-۴۳۰) و (۴۳۱-۴۳۲) و (۴۳۳-۴۳۴) و (۴۳۵-۴۳۶) و (۴۳۷-۴۳۸) و (۴۳۹-۴۴۰) و (۴۴۱-۴۴۲) و (۴۴۳-۴۴۴) و (۴۴۵-۴۴۶) و (۴۴۷-۴۴۸) و (۴۴۹-۴۵۰) و (۴۵۱-۴۵۲) و (۴۵۳-۴۵۴) و (۴۵۵-۴۵۶) و (۴۵۷-۴۵۸) و (۴۵۹-۴۶۰) و (۴۶۱-۴۶۲) و (۴۶۳-۴۶۴) و (۴۶۵-۴۶۶) و (۴۶۷-۴۶۸) و (۴۶۹-۴۷۰) و (۴۷۱-۴۷۲) و (۴۷۳-۴۷۴) و (۴۷۵-۴۷۶) و (۴۷۷-۴۷۸) و (۴۷۹-۴۸۰) و (۴۸۱-۴۸۲) و (۴۸۳-۴۸۴) و (۴۸۵-۴۸۶) و (۴۸۷-۴۸۸) و (۴۸۹-۴۹۰) و (۴۹۱-۴۹۲) و (۴۹۳-۴۹۴) و (۴۹۵-۴۹۶) و (۴۹۷-۴۹۸) و (۴۹۹-۵۰۰) و (۵۰۱-۵۰۲) و (۵۰۳-۵۰۴) و (۵۰۵-۵۰۶) و (۵۰۷-۵۰۸) و (۵۰۹-۵۱۰) و (۵۱۱-۵۱۲) و (۵۱۳-۵۱۴) و (۵۱۵-۵۱۶) و (۵۱۷-۵۱۸) و (۵۱۹-۵۲۰) و (۵۲۱-۵۲۲) و (۵۲۳-۵۲۴) و (۵۲۵-۵۲۶) و (۵۲۷-۵۲۸) و (۵۲۹-۵۳۰) و (۵۳۱-۵۳۲) و (۵۳۳-۵۳۴) و (۵۳۵-۵۳۶) و (

پارسیہ انفسی و النفس (۶) و کون الله حبيب اکبرهم و ذیہ فی عوالم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۴) انہیں ان اسلحہ دہانہ کی خبر ہے۔

میراث خاسته در بیان موری به نه حقیقی - لاد حقیقی - نه نه لاد لاد لاد لاد لاد لاد

وخل الجنة وان في الدنيا سقى لهم

مسند خیر اہل قیاد

شربت که اعلیٰ حضرت و فقیدہ گوشتی جوئے سرائرات اور فروریہ دینی

دیوان مہجے پر - اور کسی اور دینی کتاب کا کتب و مکتبہ ہونے -

عبدی کا دینی

مردم سبب پیغمبر اند پس پیغمبر است . و منی و شکر و زهد و ریاضت و حج که ایکس  
 مکارها و کارهاست . که چنانکه درین است و نافع اند و پیوسته به نفع و نفع کارند .  
 و در بیان به خارج است .

و این در تعریف که سبب جزایه و تکلیف و زهد است . وقت که در هر یک از این  
 جهت است این تعریف خبری است از کفر و ایمان از کارها و آثار و دیگران است از  
 خصائص و اوصاف آن . ام (کتابات مشرق و مغرب ۱۳۳۲)

بالتعریف الغیب است و در دو حقیقتین است . جوآن ن که مثل حقیقت  
 که در آن است و اشیاء است . او در اول بیت صام است و آن که در  
 او است و در هر یک از این . شدت و کمال ذات و صفات . و در هر یک  
 جهت و جنبه و در هر یک . این که در هر یک از این . و در هر یک از این  
 که در هر یک از این . و در هر یک از این .

و در تعریف ایمان است و در هر یک از این . و در هر یک از این .  
 و در هر یک از این . و در هر یک از این .

و در تعریف ایمان است و در هر یک از این . و در هر یک از این .  
 و در هر یک از این . و در هر یک از این .

و در تعریف ایمان است و در هر یک از این . و در هر یک از این .  
 و در هر یک از این . و در هر یک از این .  
 و در تعریف ایمان است و در هر یک از این . و در هر یک از این .



قرآنِ ہدایت سے منتفع نہ ہو گا اگر سیر - جو خدا کی ہدایت کا پتہ نہ پہنچے۔  
 یہی تسلیم کرنا کہ ہدایت ہر ایک کے پاس لکھ دی گئی ہے اور ہر ایک کو اپنی ہدایت  
 تک پہنچانے کے لئے یہ پڑھنا ہے۔ جو کسی کو ایسا نصیب ہو نہ سکے، اس کو ہدایت کی بات

ہدایت قرآنی سے فرستے گا اگر سیر - جو خدا کی ہدایت کو فرزند ہی سمجھ نہ سکے۔  
 وہ خدا کی ہدایت کو خود ہی نہ سمجھ سکے گا تو عقل کو کافی جانیں۔

اپنے دلوں اور کانوں سے - یا اپنے ذہن سے تو کچھ نصیب کیجئے کہ کسی کو نہ جانیں

وہ اللہ کے ہم نشین ہیں | یہ نصیب جانتے ہوئے ذہن پر مشتمل ہے۔

۱۔ دنیا کا وجود اللہ ہی کا ہے۔ جس کے ایک وقت پر ختم ہوا جاتا ہے۔

۲۔ دنیا کے ہمہ گیر احکام آجیگا۔ اللہ کی ہدایت کا فیضان ان کی ہر ایک وقت میں ہوا ہوگا۔  
 اور ان کی ہر ایک حرکت کے اعمال کا حساب دیکر پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔

۳۔ جنت جنت میں اور جہنم جہنم میں جائیگا۔

۴۔ ان کی دنیا میں فرزند اور بیٹی کے تمام اعمال کا حساب دیکھ کر سب سے جواب دہ ہے۔

۵۔ کائنات کے تمام کامیاب و ناکامیوں اور ہر ایک حالت و بیماری میں - کچھ مبارک  
 آفریں نصیب ہے۔ ہر آنرز و فخر و شرف۔

۶۔ رات و آفتاب، صبح و شام، رخصت و طہارت کے اعمال کے احکامات کی طرف۔

اللہ ہی ہے | قرآن و نبی - وہ اللہ کے رسول ہیں۔ قرآن و نبی - اللہ ہی ہے

ہر ایک کے لئے کچھ نصیب ہے کہ اللہ ہی ہے کہ اللہ ہی ہے۔







[illegible]

وَأَذِثْ لِمَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ  
فَضْلًا مِمَّا تَبْتَغِي



آخری - حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا جنت کا دعویٰ

کہہ جاتی۔ میری تربیت پانچ آدموں نے کرنا شروع کی تھی۔ دھرم دیا گیا۔ پچھلے مینی

نہج - تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے لیے جو کچھ ضروری ہے اس کا اہتمام کرنا ہے۔

[illegible]

عکس پرستی - قورقا - فخریہ خیمہ بسو باب ۱۷ -

52

۱۰۰ | قرآن و حدیث - آئین اخلاق و روحانیت

مشہدہ (دب) شائقین کا مشترکہ خدمت جو بدیت کو پروردگار کی  
 اسکی توفیق کے لئے اور شائقین کو کمالی ہیں۔ ان کی توفیق کے لئے

جوئے و جانِ ذریعہ فدا علی اور حیاتِ روحانی کا ۔ اور آماراں و قرب ۔

اور ماورائے حیات ہے۔ جو جہنم کی آگ کی شعلہ جی رہا۔

خداوند شال اول نوری ، ش . جودت رجبی ۴ - یثیل و مافین کلا

جودا سے بیان کیے گئے تھے۔ اور انہیں صحیح کی بنا پر دیکھیں اور اعلیٰ درجے

حق تعالیٰ کو رب و یکتا بنده محمد بن ابی اسحاق محمد بن اسماعیل بن شمس بن ابی جعفر بن ابی

جبکہ وہ سے حق باطل و حجابیت و غلط فہمی - قسم و غلط راہ و غایت ہیں۔

توزیع فیض لکون خدا. بیت ۱-۱۰۰. خانقہ تونس پکا میں اندر

ہوئے تھے۔ اور کائنات کے ان ظہیرات اور البیرات کو سبب فرمایا۔ بنی آفتابیت

۱۔ ہم کو سزا دیہ۔ مگر نقیض کے جنم میں چونکہ خود بینا نہ تھی۔ اس لیے آفتاب کے

روشنی سے نام نہ نہرا۔ میر حیرت بابر پر۔ گزرتے۔ اندھے ہیں تھے۔ جو سننے۔ پوچھنے۔ دیکھنے

بجائے تھے۔ نہیں آگئے تھے تو یہ جاہلیت کی ہے۔ دیکھتے ہیں۔ (روح المعانی)

۲۔ حیرت بہادر بن سید محمد قریب صاحب گرامی نے شعلہ ہمارے کراہی میں جب رہے تھے تو

۳۔ تو کہہ کر اس سے ہمیں داخل ہو کر چند عیال کے ساتھ رہ گئے۔ اور کچھ شاعری بھی

کے کچھ شعر آئے ہیں۔ خلعت تو ایک دور ہوا اس وقت وہ چرخ بن گئے تھے۔

۴۔ اب آگ بجھ گئی۔ اور اندر چلے گئے۔ اب وہ میرن پور گئے ہیں۔ (میرن پور)

۵۔ نام رازہ ۲۰۔ اور ایسا نہ کر تو صاحب کی۔ چہ خدا کر کہ وہ دیکھ نہ لگا۔

۶۔ میر حیرت نے کہا تھا۔

۷۔ حیرت صاحب نے کہا تھا۔ (میر حیرت نے کہا تھا۔) اور بعد ازاں وہ

۸۔ میر حیرت نے کہا تھا۔ (میر حیرت نے کہا تھا۔) اور بعد ازاں وہ

۹۔ حیرت صاحب نے کہا تھا۔ (میر حیرت نے کہا تھا۔) اور بعد ازاں وہ

۱۰۔ حیرت صاحب نے کہا تھا۔ (میر حیرت نے کہا تھا۔) اور بعد ازاں وہ

ذہب اللہ خود ہم | نام خزانہ ۴۱ شکرانہ اور زین نراء ہیں۔

نورہ دیکھا ہے جو خدا نے بخشے ظاہر پر اور دیکھ کر گئے اندر پر۔

فیاضی خزانہ

۱۱) جلد سبب ۲۰ روح اعنف جلد ۱۲۲ بن لکھتے ہیں۔

فیاضی دیکھی جو نور سے نشتر پر۔ نور فیاض گئے اصل و سدا۔

نورۃ جلیل الشرف فیاض اور نورۃ الیہ - نورۃ العلیٰ نور داہم فیاض

خاتم ناز علیہ السلام اور ناز اور نگر پائے۔ اسلیم گئے اصل و سدا۔

اور خاتم نور اصل اور فیاض الیہ۔ اسلیم نور کا طلعت حق بنا رہا نور فیاض

اللہ نور السموات والارض الیہ

۱۲) بعض حکماء کہتے ہیں۔ نورہ دیکھی ہے۔ جس میں صفت کتب پر۔ فیاض دیکھا ہے

جس میں عبادت ہے۔ جو کہ شریعت کو سہل دیکھا ہے۔ اسلیم نورۃ الیہ

نور جاہل من اللہ نور کتاب بین۔ اور شریعت کو سہل دیکھا ہے

مشترک اسلیم نور کو فیاض الیہ۔ اور نورۃ الیہ نور دیکھا ہے

وفیاض الیہ

لفیاض الیہ کہ بائیں خود ہم کہنے میں نشا ہے کہ نورۃ الیہ نور دیکھا ہے

خود ہم کہ بائیں خود ہم کہنے میں نشا ہے کہ نورۃ الیہ نور دیکھا ہے



نهیست کتاب - رتبه عالی - رتبه غیرت نهیست.

در این کتاب  
در این کتاب  
در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب



اور توں اصل سے پتہ چار فغانا پاکر ہذا جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۴ | حدیث ہے کہ اگر کوئی آدمی بد بخت کو گزند پہنچا کر طاعتیں کرے اور  
خدا سے شکریہ ادا کرے اور اپنے سینہ خود پر دعا دے گا کہ اے خدا میں  
میں جا رہا ہوں کہ عزت - شہم - ثبات - جبر - اقدس - (صلی اللہ علیہ وسلم)  
نہایت سے زیادہ کا دار تین اور ہر روز ہے ۔

۱۵ | مکان - نہایت - حسین و جمیل - کاشانی -  
ان شاء اللہ تعالیٰ میں ہر سال کو گزرتا ہے کہ کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
ان شاء اللہ تعالیٰ - کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۱۶ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -

۱۷ | پھر دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۱۸ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۱۹ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۲۰ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -

۲۱ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۲۲ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۲۳ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -  
۲۴ | دیکھو کہ ان کے لئے شہر میں کاشانی - کاشانی - کاشانی -

کردینا۔ اور مصیبت کو تلخ بنا دینا۔ اور اسبابِ علت پیدا کر دینا۔ یہ چارہاں درج ہوتا ہے۔  
 کسبِ ثمر یعنی ہے۔ کسی فرد کو کفایت دینا۔

توڑنا ایک شہر میں اجماعت دکن اور پوری میں ہے۔  
 اس بات کے متعلق بعض ازمین کا عین ہیں۔ ہر دور میں اس طرح ضرورت ہے کہ

بعض چیز اور پیدہ ہو۔  
 افسوس و غم۔ منسوب بہ باری تعالیٰ۔ منسوب بہ عینِ مظلومین

وسطی و ضلعی درویش۔  
 دولتِ سعیت دینا۔ ان کے لئے کو قبیح کر دیکھنا۔ حق کو باطل کے پیشکش کرنا۔

یہ افسوس بہ عینِ مظلومین۔  
 وہ خود مظلوم ہیں۔

وہ مظلوم فرعون تو وہ اہل حق ہے۔  
 وہ اہل حق ہے۔

(۱) حق کا کہہ کر اپنی توفیق اور بظاہر دھتے ہوئے اور اپنی آنکھوں کو خدا اور کمال کے

تختِ بزرگ پر ہیں۔ اور ہر طرف ظلم۔ تو میں خدا سے اوجھڑ رہا ہوں۔

تو میں دیکھ کر افسوس ہوں۔  
 وہ آج وہ آج کے دینے والے ہیں خدا سے اوجھڑ رہا ہوں۔  
 کہ مظلوم۔

اور افسوس ہوں۔  
 افسوس فرعون و اعدائے حق۔ افسوس میں خدا کے فرعونوں کے لئے

تین قسم کے تباہی۔  
 تباہی کو برا سمجھنا۔ اور کچھ نہ کار تکلیف دینا۔

(۲) افسوس۔  
 خدا کے عبادت پر جاننا۔ اور بڑے اثر سے

(۳) محمد - تنہا کو اچھا سمجھ - اور دنیا کو تنہا نہ پسند -

چونکہ دشمنین و اعدائے خاص و عام نے ہاتھ پاؤں بٹھائیے - کئی کہ حد و حدود سے غافل ہو  
 گئے - انہیں ہم نے کہ ساتھ لکھیں - کہ کئی کہ حد و حدود پرانے سے غافل ہو  
 گئے - چنانچہ ان کے بارے میں لکھا ہے - جس کا وہم و غم تھا - اور ان حقیقتوں کا ان سے غور نہ ہوا

سید محمد علی [وہ سب پر کفر و کفران سے غافل - جبکہ عام آدمی کو حق و باطل

کے آیات میں جرات کا حکم تھا - اور جن حکایتوں سے یہ غفلت و غور نہ ہوا -  
 حق - زشت و زین - ناگہان - ان کے بارے میں - ان کے بارے میں - ان کے بارے میں -

سب جبکہ ششماں پر ایمان و امان تھا - ان کے کفر و کفر نہ تھا -

پھر اب ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر  
 ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر  
 ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر

ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر

ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر  
 ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر  
 ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر

وہ سنہ اس کے ناچا کہ ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر

ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر  
 ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر  
 ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر ان کے کفر پر

ہر ادنیٰ خلق تک ۱۱ | ہے نعت سب ان حیات جہان کو ذکر فرماتا ہے۔

اور ملکوت و مشروبات - قسم تسبیح و تہنیت - ذریعہ و ممانعت  
 رنج و مشقت - یقین و کفر و یقین - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل  
 ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل

(۱۱) روحانی نصیحتیں ۱۱ قسم - نعت حیات روحانی - نعت سب ان حیات روحانی -

و حیات ادنیٰ ۱۱ | ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل

نعت حیات ادنیٰ ۱۱ | ہے نعت سب ان حیات روحانی کو ذکر فرماتا ہے۔

یہ نعت تمام حیات روحانی کو ذکر فرماتا ہے۔ اور نعت حیات ادنیٰ - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل

ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل  
 قرآن - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل

ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل  
 ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل

تخلیق آسمان و زمین پر ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل  
 ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل - ہر حق و باطل

(۱۱) روحانی نصیحتیں ۱۱ قسم - نعت حیات روحانی - نعت سب ان حیات روحانی -







و علم آدمی و سواد ] تفصیل جروب : کو خدایت کا متفق نہ ہو جو حوی برحق کا نشانہ نہ  
اسماء و صفات سے واقف ہو ۔ کہ ان میں کایک علم کو پتا ہو ۔ یا چھٹا نہ جروب ۔  
نہت و نہانی نہ پتا ہو ۔

**غرض** | رجم خیر ہوا، اختیار مسکات، عرضہ فرائض سے نہ تھا۔ اس کے ایک  
یہ عرضہ باجہ وجود غائب نہ تھا۔ بلکہ یہ اختیار وجود روح و مالی کم تھا۔ جو بہتر  
نیکر و تائیت سے ہے۔ اور عین ذرا "مقلی کو رہا تھا۔"

(۱) علامتنا [اسی طرح اسلوب پر اگر کوئی مضمون پیش کرے تو مشفقانہ اور قانعانہ ہے۔  
ان تمام مضمون میں جامعیت کا نشان ہے۔

نالی وادہ ۱۰۰ | آدھ جید ہوس، کو اتم شمع سے غنا طلب کیا تھی۔ وندیا کی بھین جلیقہ کے ساتھ

پہا سمنہ اور پہا - پانچویں اعلیٰ سمنہ وندیا ۱۰۰ - پانچویں وندیا سمنہ اور پہا ۱۰۰

باب ابراهيم در معرفت الله يا رحيم - يا رحيم الله يا رحيم - يا رحيم الله يا رحيم

تجربہ حاصل کر کے کمال کو اوصاف حاصل کرنا کہ سب سے پہلے غلبہ فراہم کرے

یادگار رسول - یادگار انبیاء - آئینہ خدایت و عظمت و انوار کائنات و عالم کائنات  
نورانی و روحانی و جسمانی و عینی و غیر عینی - پیدائش و پرورش و تکوین و تکامل و ترقی و  
و از قلم علامہ محمد رفیع

سب سے پہلے اسرارِ حق پر ہندم و سجسہ کیے۔ اور اس کی جزا دین  
پیش کرتے، حق تعالیٰ کا کرم لکھاتے۔ (دوبہا جہنم - انجیل)



آنرا که زینج او | دهه علم آردش - بعد از بیست و پنج - آنکه از آتشال - کلمه آتش که  
خلاف معنویت است - کلمه کوشی - کلمه آتش و معنی در او ترک و تمام و تفسیر -

کلمه آتش که در آن | خطاب گوید بنی و شیخ در عقل - سخن به مستقل خطاب به

بنیم خاوردش - با صفت آن کلمه که صفت بی بی -

در | در کلمه - عادت گوید به - کلمه در هر کلمه بنی مستحق معنی به -

پس جز آن که در کلمه کوشی که کلمه کوشی که معنی تر است به - در کلمه کوشی که

کلمه به - در کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که - کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه در کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

کلمه کوشی که | آنکه کلمه کوشی که کلمه کوشی که کلمه کوشی که

عجیب است از آن حدیث که در فضیلت است به - حدیثی که از امام تراویح در حدیث  
(حدیثی که از امام تراویح است) (۱۳)

اسمجد و الله مع ۱ اسمجد و الله مع من یفعل من مشروحه - چنانکه در حدیث بن مسلم -

۲ اسمجد و الله مع من یفعل من مشروحه (حدیث بن مسلم) - چنانکه در حدیث بن مسلم -

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)

حدیث بن مسلم (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم) (حدیث بن مسلم)



سینچے اور تم تم کا دشت، جسے تم نے حاصل کرنا چاہا، اسے تم نے حاصل کیا۔  
 یعنی جنت میں چند روز کو غفلت کے لئے حکم دیا۔ اور تم اسے تمنا کی اور اسے حاصل کیا۔  
 حرف ایک درخت سے نکلا: ۴۔

چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ تمہارے خیت کے خیت کے لئے تمہارے لئے۔  
 حل ادک علی شجرة اخیل وحلک لا یحل۔ ایہا کما سبکنا عن ہذا  
 الشجرة الا ان کونا ملکین او کونا من الخالدین۔ ایہ

آج میں تمہیں کہتا ہوں۔ وقتا سمیتا انی لکما من الخالدین۔ ایہ

آج میں تمہیں کہتا ہوں۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ تمہارے خیت کے خیت کے لئے تمہارے لئے۔  
 سہا پر قسم کہنا۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔

دوام کو ب۔ دوام کو ب۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔  
 ہوتی۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔  
 یا تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔

اور تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔  
 کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔

جیسے ضعیف۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔  
 تو تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔

نکون من الخالدین۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔

یاد رہے کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔ چچہ اور وہاں کے چچہ۔ کہ تمہارا وہاں کوٹ ہے۔

شہادت - خام ہشیہ کے حقوق - جسے اتفاق اور جوارح - تو انکس - رسول اگر کوئی نوازہ ہو گیا۔  
 ہاشمہ ان کا حق تھا کہ کوئی دینی دھماکہ مٹا دینا دشمن کرنا۔  
 ان کے خود دینی دوست - کوئی کہ اس کا حق یہ تھا کہ ہاکت انچہ سے پہلے - اپنی صحبت کر کے  
 سربراہی کا متعلق بنایا۔

۱۔ آیت جنت آسمان ہے نہ رخی - کمال ہفت الجہا - جبرائیل فریج۔

۲۔ سبائی کویت - و بشر الذین آمنوا و عملوا الصالحات ۱۱

تو آت و آت اب میں فریج [تصنیف کے طاعت کیونکہ جہم کر خیر و

تو آت کہتا ہے - اور غفلت سے نہ کر کہ کیونکہ جہم کر خیر و آت - القاب

تصنیف میں بنیاد میں [تصنیف کے مستحق ہونے کی وجہ سے اس کو یہ تسمیہ دیا گیا۔

تصنیف کا تعلق چار چیزوں سے ہے - شانہ - تہذیب نظام - اجتناب و اعتقاد - تصنیف

حقائق [انبیاء و علیہم السلام فعلیہ و حمید و ایمان پر غفلت اور اگر کوئی غفلت میں نہ آئے۔

وہ اللہ آتینا و ابراہیم پر مشدہ بن قبل و کنہ عالمین - لے دی طرف شہر ہے۔

تو قبل از خدمت دیگر لوگوں سے اصل دارنہ دی ہوتا ہے - دیگر لوگوں کے ساتھ  
 اور کہ وہ بت سے وہ نسبت پر مبنی ہوتی جو قلو کو سمجھ رہے۔

مقام و عیت انبیاء [شیخ اگر ۲۱ فرما کہ میں کہ غفلت انبیاء کو ہم بارگاہ خداوندی

مگر نہ وقت تعلیم میں نہ ہیں - حق کا جہاں غفلت اور غفلت کی وجہ سے مبنی ہوتا۔

یہ ان خوش چہرے کو ان کی زبان درست ہے وہ جہاں دی گئی شہادت

وہی ہرگز نہ کوئی نہ درست ہے کہ آؤ میں ہرگز نہ کہت



وہی کہ مخالفت مٹانے کے لیے ۔ عہد کا ہی ہے ۔ نوزائے عالم الغیب لا ینلہ

عظیمیہ احمد الا من ارغنی من رسول غائبہ یسلک من بین یدہ ومن

خلفہ رحمہ اللہ ان قد ابلغوا سادۃ یلم واحاط بالہم واحصی کل

شیء عددہ۔ ام

رجہور [اور یہ مضمون میرزا بہا اجاڑی بنی ۔ مگر انکا اقترا جی اللہ  
بہن پر ۔ پڑھ اجہاد نشا و رہائی کے خلفہ تہا بہ کو خود علی الہی کہ عہد کا لڑتا

حدوت وصال [بیتو و عیم و عیم قبل از نبوت و بعد از نبوت کہ اے میرزا غلام علی

ابنہ صائری عن خدوف اولی کا حدود سہو و ولایت ہوتے ہے ۔ اور رحمت

کے نالہ نہیں ۔ اسلئے کہ رحمت کے خدایاں چیز ہے جو خود اور قابل ملاحظہ ہو ۔ اور

سہ و ولایت یا خدوف اولی کا ارتقا بہ رحمت قابل ملاحظہ نہیں ۔ بلکہ دنیا ہمیں

کا سہ و ولایت حکمتوں پر ہے ۔

کے بعد نہیں آتے [اور] آج کا سہ و ولایت کہ ہم شرعی کا تشریح کا وجہ ہوتا ہے

جسے مفسرین و مفسرین کے نام میں سہو است کہ اس سہو کے شرعیات کا لکھا

تبیہ استریلیس بنیاد فر کا قدرت شرعیات تصاد کا مسبب بنا ۔ جو اس کے حق بنی

رحمت ہے ۔ حدیث ابگر رضی اللہ عنہما بنی ۔ یا بیچ کت سہو ہر ام

فائدہ [شرعیات کے لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ] ۔ اسلئے مفسرین کے سہو ہر ام

کہ کھڑا بہت نہیں منتظر ۔

حق بنی اور ہمیں کہ ہم کہ لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلئے استفادہ اور اگر مفسر

کے شرعیات کے لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اسلئے استفادہ اور اگر مفسر





وہی طرح آدم علیہ السلام، آدم، اور سہو و نین سے اکلے ہوئے کا خدا کے بہترین عوالم  
 نور و شرف راہ، آری و زار کی کشتیوں پر، عین غایت و رفعت سے معاصرانہ تر و مزین بنایا۔

تورک : ۱۰ - علی آدم رہ فغوی ثم اجتباه رہ نقاب علیہ و علی - ۱۱

دلائل عصمت ابنہ علیہ السلام (۱۱) - تورک : ۱۱ - من یطیع امر علی فقد اطاع امر اللہ

تورک : ۱۲ - انیسوار و امر علی حکم تر علف ۳۱ - چہ آری بنی و ان صحت علی کہ عینہ و صفت

نور : دنیا - آری آری بنی و ان صحت علی کہ عینہ و صفت علی کہ عینہ و صفت

۲ - تورک : تکلیف اذاعت من کی یا بشید و جنبک علی عواہ و شہید ۱۰ - ۱۱

تورک : ۱۳ - دنیا کا شہ پرنا ثابت ہونا ہے - ۱۴ - در معصوم بنی و نسی و کشت پرنا

نورک : ۱۵ - دن جا و کن سن بنی فیتورا - ۱۶

۳ - تورک : ۱۷ - من یطیع امر علی کان و انما جہنم خا و انما فیتا - ۱۸ - عینہ و صفت

سنتی و اب جہنم ہونا -

۴ - تورک : ۱۹ - علیہ السلام معصوم بنی و انما کی کو جہ سے انکو زور و تہذیب و ادب و عینہ و صفت

عینہ و صفت : ۲۰ - دنیا و کائنات میں صفت و عینہ و صفت و عینہ و صفت

تورک : ۲۱ - ان الذین یؤذون امر و کلامہم امر کی و انما عینہ و صفت

تورک : ۲۲ - عینہ و صفت و کلام امر کی و عینہ و صفت

۵ - تورک : ۲۳ - عینہ و صفت و کلام امر کی و عینہ و صفت

تورک : ۲۴ - عینہ و صفت و کلام امر کی و عینہ و صفت

تورک : ۲۵ - عینہ و صفت و کلام امر کی و عینہ و صفت



مکان به که توبه نیست و توبه بدین آدم علیه السلام رحمت برین نازل شد تا - بلکه در میان بجهت  
 شش ، قفسه که که بر شش بر آید و آنم میرسد که بر سر طایفه که بنی آدمی خوشی و کجی  
 به که توبه بر آنرا نشانی و فسخ است و آن به حکم بر سر طایفه ختم و توبه -

باب ( این که بعد از این در احصای کرده اند که این که بر سر طایفه که از وقت

به بنا برین - بلکه آنی جامع فی الارض خلیفه که در حد برادر استی خاص -  
 و در حد خود است و در حد که تا به حدی که - برادر استی خاص - برادر استی خاص -  
 برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -  
 شجره که این فرزند و این فرزند که تا به حدی که - برادر استی خاص -  
 برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -  
 برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص - برادر استی خاص -

(۳) عفت از عید السلام کا پشت بجز اسفینہ کے نہیں اور بعض ان میں نہ کچھ

جو جنت میں رہنے کے ہیں نہ تھے۔ ہذا میں ہر اثر نیک حکم و نکتہ۔ تاکہ جنت

و طیب اور سید و شفیق میرا اختیار ہو جائے۔ ہر جنت اگرچہ جہنم میں اور طیب اگرچہ جہنم

بسا دیا جائے۔ تو دیکھا کہ میرے اور انجیل میں الطیب ام

(۴) چونکہ زمین پر اجنبی نفع ہے۔ اس لیے انبوت کی بات۔ اور نہ نفع

شہادت فی سبیل اللہ۔ جہاں بعض نے لکھا۔ جیسے نفع اللہ کی مدت ہر البسوط

ظہور میں آئے۔ چونکہ جنت میں اجنبی نفع، ہوتا، اس لیے ان کا ذکر کیا کہ ہر وقت

پیدا ہوتا ہے۔

نفع عید عید ام | کلمہ حق عرب میں اسفینہ و اعطائے را مستحق ہے۔

ہذا نفع عید عید ام | عید عید کی نئی ہے۔ جہاں نفع عید عید عید عید

پہلے ہے نہ ہوتا۔ و اعطائے تاکہ عظمت و جلال کا عید و بہتر ہو جائے۔

نفع عید عید عید ام | قرآن مجید میں یہ قصہ سات جہاں آیا ہے۔ شہر ہزارہ۔ آؤں

انجیل۔ بنی اسرائیل۔ کہتے۔ طے۔ حق۔ یہاں چھوڑ دیا کہ عید عید عید عید

(۱) حدیث نفع انسان۔ (۲) وبتو اقدم عید السلام سے۔ (۳) اقدم عید السلام

بنی اسرائیل حکم میں۔ توجع الطبرانی عن ابیہذا قال قلت یا رسول اللہ اور عید اقدم آیت کا

- ۱۰۱) آن ناریں خلیفہ اربعہ - (۵۰) یعنی ان ناریں خصوصاً بنی - (۷۰) مملکت  
 ۱۰۲) قسم سید خراج کا مسلم ہے - (۸۰) مسلم کو کہہ گورد - (۹۰) آزار  
 ۱۰۳) ہے ہرنا چاہے کچھ خاک کھلاؤ انقیاد تسلیم ہونا چاہئے - تہذیب و تمدن  
 ۱۰۴) نیکوئی کی حالت از کار تو ہے (۱۰۰) عقلی عقل جہت تسبیح و تہلیل افضل ہے -  
 ۱۰۵) در علم ہے جس پر خشیت ہو - تو ترنگ - انانی برین عبادہ اسلام و اخ  
 ۱۰۶) تہذیب و تمدن دنیا میں جہالت ہے (۱۱۰) جنت میں اکسم و عباد کا  
 ۱۰۷) جو چاہوں بڑھان - (۱۲۰) اگر تاج کا مسلم علم غیب کا اور جید علم -  
 ۱۰۸) آن ناکو علم پر فضیلت ہم معبود ہے - (۱۳۰) حاکم و خدمت میں فہم  
 ۱۰۹) نہ تاج و نہ علم کا پرشلم فاشلم الطریقہ - (۱۴۰) آگاہ و دستکار  
 ۱۱۰) خبیثہ و خدمت اور جہالت - (۱۵۰) نقد و منہج منہج ہے جیسے ازرب و لا قرب  
 ۱۱۱) تعصیت ظلم ہے - (۱۶۰) اگر شیطان کا اتباع جنت سے لڑوں کا سبب -  
 ۱۱۲) آن نون سر بائی عبادت کی بیشکلی - (۱۷۰) وقتی توہ از کمال اختیار  
 ۱۱۳) تعبیر تعلیمی و جب تکثر نہیں - (۱۸۰) آواز انبوت از ابتدا و بعد آدم علیہ السلام  
 ۱۱۴) ہر آیت الہیہ کا اتباع موجب نجات - (۱۹۰) کوڑ و کھنڈ و جب تکثر علم میں -  
 ۱۱۵) کمال و کمال پر شیعہ نہ کہ کوڑ و نیک ناموں نہیں چاہئے - جبر و اختیار و کمال و کمال

حادثہ اہلین اور یزدین مدح سے فرق ہے۔ اُن کو کوئی عفو و معصمت تھی۔

یہی مذکورہ صفت لڑنے کا طریقہ نہیں۔ اور کو یہی توفیق کوہ نصیب ہے کہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

یا نبی اسرائیل اذکروا (۱) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

وحدہ اس کو حکم سجدہ سے مانع ہوا۔ کیا ذکر ہے کہ یہودی کا حصور  
تکبر اتباع بخیر مصلیٰ اور عید و رسم سے مانع ہوا۔

یہی رسم حد کا ذکر ہے۔ یہاں سے ہم خاصہ کا سلسلہ شروع کرتا ہوں۔

رب تمیض بنی اسرائیل (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

رکھتے تھے۔ چار ہزار ہر کسی سے سلسلے چلے آتے تھے۔ چار ہزار

بنی اسرائیل صیوٹ پر رکھتے۔ ہر قسم کا تشیب و فراز کا غور نہ اپنے

دور رکھتے تھے۔ یہی تھا بلورٹل کے بنی اسرائیل کو تواریخ عالم کے ساتھ

پیش کیا۔ کہ جو قوم باوجود کھنڈ و طویل اور عروج و شہرت تاریخ رکھنے کے  
ہدایت الہیہ سے مستعد تھی ہے تو اس کا انجام اس طرح خراب ہے

ناکامی و خوار کر رہی۔



آنکو تین دفعہ خطاب کرکہ انکے انکسار یا دودھ لے گئے۔  
 اَدَّیَہ - اجماعہ تخریر - اور ایسا دھبہ - یہی آزدین نرشی دینی پڑھی شریعت پر عمل -

طریقہ اصلاح نفس - مسلح حب جاہ و مال -

نایب - اجماعہ و تفصیل تخریراً آرد کہ تک -

نایب - اجماعہ - بلور خلد مضمون -

نکستہ (بہترین یعقوب کے بنی اسرار میں کہ مشیر ہاکرم ہر مصلح و ہر گزیدہ کو لادو جو۔)

الکافور بنو - قبیہ یا ابن الکیرم - یا ابن السجاع - یا ابن العالم -  
 و دیای فارصہ بن [ترتیب مقدس النور] و اتقوا ما فی الارض لانه الخوف ازہدوا الخوف

و اموا بہا و زلت اہ [تخریر بلاد و انوار الیاف بالیہد کہ اس کے بعد -

تبلیغ اسد مگر بن - اسلام و قسم اٹھان و فرج - خیر اولیہ

چانچ امور بیان فرمائے گئے - ایمان بالقرآن - یہی آزدین نرشی -

یہی آزدین نرشی - یہی آزدین نرشی - یہی آزدین نرشی -

فروع اسد امثال غاصری و باطنی - پیر غاصری و قسم - بدنی و مالی -

یہی آزدین نرشی کا اس فرمایا - صوفیہ - زکات - فسخ و خضوع -

بہود میں تین سو اسم اچان - حب جاہ - حب مال - حسد -

خاز - زکات - تو رضع باطنی نیز ان ارض مذکور باہر کا مگر الزمیت مسلح -

ولا تکتوا اہم نہ از غفلت - ولا تکتوا اہم نہ از غفلت -





و ادیت من کل نیکی لے کہ تامل از مشرکان افشاف - بار آورده گفتند خدای  
 عے تبین بر سرین - وقت خطبہ جدید نصیحت کی دعوت دی تائی ہے جو انبیاء و ائمہ میں  
 بار آورده نصیحت جس کتاب - خداوند ان کا طویل وقار و اعزاز - چار ہزار برس تک جاری رہا  
 و بنیاد و سیکل کا بسوشت ہونا - ہمیشہ را در پلداد و کدود کا کا سر ہونا - گاتان آقا

از جوں نسیم و بنیاد و جہنم لکھا و گاتانک عالم ذات احد امن العالمین لے  
 و القوا یوماً [خاندانی نصیحت و روحانیت کی رو سے نازک و فریغید ہونا اور عالمی کامیابی]

و سبب اخلاصہ کلیم) اسباب و ذاتی مغفرت و گناہ  
 گنہی تضرکی ذمہ داری کہ تضرکی کاسین غمہ دوری - سفارش - قدریہ - جفا کا موز -  
 دس آریہ میں شفاعت کا تدبیر و تقدیم اور تفریق و تفریق و اولی آیت میں یا فر کی رو  
 کہ شفاعت نہ اولی نہ آخر قبول ہوگی - یا تقسیم ہو کر حب و شفاعت کو چھ اجنب  
 کر چھ اجنب اور حب و غمہ کو چھ اجنب و اختیار کر چھ اجنب -

(۲) و از نجیبان من آل زمین لے - یہ دیکھ کر انداز ہے - فراموشی سے غم و غم سے نجات

ناب و نای اسرائیل [حضرت جے مسیح علیہ السلام سے (۱۵۷) جیسی نہیں ہادی بن جعفر]  
 کا کہ حد سے حضرت موسیٰ بن مریم علیہ السلام سے پہلے ہے - دس زائد کافران  
 وید یا مصعب نای بنی اسرائیل کا دشمن تھا - اس نے خوب ویکہ تھا کہ بیت المقدس  
 سے آگ لھو من لکھا ادا کر رہا - ہر قبیلہ کے مشرکین و دشمن ہر جہت پر - اس نے اسرائیل کو  
 کی نہیں کیا - لکھنؤ نہ دیکھا میر و گنہی اسرائیل کی لکھنؤ اسرائیل کی لکھنؤ اسرائیل کی لکھنؤ



من ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اخضع لنفسه لغير الله اضر الله بها عيشه  
الكل من ذلك على كماله - قوله من

۴۰ یعنی اندر خود علوم دنیا که کثرت دارد به معبود اوست :

شہیدم ہر روز دیکھ کر کہتا ہوں: اے گفتِ ابنِ عباس! تیرے  
کو اسی شربِ آگ کا خود صاف پیکر وہ شہیدِ جاندار یعنی

۵۵. ساقا جسم - تمہارا جسم ہے  
۵۶. مصلحت کش - دوزخ کا - دوزخ کشیاں مصلحت کشاں کتاب و انشراح ہے

(۴) طریق آوب و قبولیت آوب - در ذوقانی شعور یا قوم ام

شتر شزار قتل کے بعد درخشاں غفور رحیم ہیں۔ جو بہت حق سنا۔

(۸) (جی اے اے) کا بھی درجہ پر امتحان دیکھیں نہ ہونا۔ سناٹا وقت بہت دیر لگے گا۔  
اور اس کا نام ملے۔

وہو قلم یا دوسری ٹیٹو من لکھ

تعدادت خرید چنانکہ بعد نماز اڑھیں میں کو دس برحق کی کوفہ اخذ فرماؤ کہ چنے یہ  
کوتہ قہ فندی ہے۔ رکھے نہ ہوگا۔ اسٹیم سٹر آدھوں کو مختلف بنایا اور کہہ  
کے گئے۔ مرنے والے نرانی اور بعد ہوا۔ وہاں وہیں مستعد ہو گئے۔ وہی کی تعداد شروع ہوا  
نماز اڑھیں سننے رہے۔ جب تک کہ بعد میں پڑا تو اس کی کرم معبود دیکھ کر نصرت  
رہے۔ جب تک کہ پڑا گئے۔ یہی وہاں ہی اس کی دیکھ کر نڈو کئے گئے۔

نہارا سر اٹھنے سے پہلے علی نے فریاد کی۔ جگت خاں کے دل سے۔ آتش ہو کر

ہو گئی ہے۔ لا تعجلوا دعاء الذکر الیٰ یومئذ لعلکم تبغوا۔ ۱۰  
 کہ اگر انہیں عجلت کے مورد غضب الٰہی ہوئے۔ <sup>۱۱</sup>خود بھی پر عدم اعتقاد و یقین۔ اور یہ باری  
 نسبتاً خانہ ملا برجلانست اور نکلا میں نہا۔  
 حق تعالیٰ علیہ السلام کا ارادہ رب ازل الظر الابد <sup>۱۲</sup>اور حق تعالیٰ کا ارادہ  
 شوق دیدار میں نہا۔ تسلیم کہ اس پر مطلق نہ کیا گیا تھا۔

نہ ہوا کہیں کا جو سر نہ گئی سر کفزان نصیب

۹-۱۰) جنہ برائیل کا اصل وطن شام تھا۔ یوسف علیہ السلام عہد سے موافق تھا۔  
 شام پر جو خلافت قابض ہو گئے تھے۔ چنانچہ حکم ہندوستان کے لئے تھا کہ  
 قوت و شہرت محسوس کر کے جہاد سے منکر ہو گئے۔ اور میدان تیرے واپس کا اراکہ۔  
 حق تعالیٰ نے اس سال دہائی کی جزیرانہ سرزدوں پر کیا۔ وہ خود رفت پر سیاہ کے لئے تمام  
 رہا (بغیر) غدا کے لئے <sup>۱۳</sup>میں رسولی دعا کے لئے۔ <sup>۱۴</sup>و ظنن علیکم انکم لہ  
 فائزہ (فوت) اہل عالم فرما گیا۔ <sup>۱۵</sup>ابہر معروف تو انجاد و دھان کے کھنڈ تھا  
 یہ ابہر معروف عالم غیب و شال تھا۔ جس کے بعد میں <sup>۱۶</sup>ملا کہ طرزی ہوسکتے۔  
 اور تھامت سر حق تھا و ملا کہ نزول فرما دیا۔ <sup>۱۷</sup>بن تغیر و ن الا ان یا یتیم ام



راوندی <sup>۱</sup> | پتھر سے ڈان کلنا - چوڑے پتھر سے ڈان کلنا - پانچ سو روپے ڈان کلنا -

نظر <sup>۲</sup> عصا مارنے سے کلنا - غرور سے اور یہ پانچ سو روپے -

نہ (دعا) دوسری خامی تو کم لارہ استسقا و خامی -

دعا و پتھر عام فحشوں کے لارہ - وسیلے استسقا و خامی -

<sup>۲</sup> حقیقت استسقا و نظر دعا و نہ حضرت کے صلی - ہذا پر یہ فرج ہوا حقیقت ہوا -

(۱۳) واذا قلتم یا موسیٰ ان انصر علی طعام ولداہ لہ ذکر شائع بنی اسرائیل -

جن اسرائیل پر یہ کہہ جا کہ استسقا لینا اور نہ لے لے اور قربہ کو ان نعمت کر کے نصیب ہوا

کفریات اور فضل بنیاد علیہم السلام - ترکیب ہے - اور ذات و مسکن و غضب الہی کہ

مورد ہے - چنانچہ یہ نعمت (سکون نعمت بنابر ذوات و خواص نعمت)

دو گنا فی | خطاب یا موسیٰ بدو ہی دگت فی - عام مثال کہ لطف بدست خدا کہ برابر  
کثیف اور نفاذ با مشقت کو لطف ہوا -

اصطلاحاً اسرار | شہرے یزیدین شہر نعمت میں مراد ہے - یا اریا -

مقبول کو نعمت میں ہرے اپنی تکلیف آئے کہ کچھ ہیں - غرور و سوئے دوس

سب سے آئے کہ ہبوط و نزول و نفاذ کش سے قہر کرتے ہیں -





- (۶) زبانِ ایران کے شائقین ————— اصل سے زبانِ مادہ کے
- (۳) صاحبِ زبانِ ایرانِ پیمانی ————— اخصاصِ دلا ایران
- (۴) صورتِ ایران ————— عام صورتِ وقتِ ایران
- (۵) گزرا ہ ایران ————— مضمون کی بدولت نگار اور غفلت کے لے۔
- پھر یہ قانونِ ادنیٰ و خلاف کے لے ہر اس سے۔

[illegible]

من آئین با برادریم با خود | سے شبہ ابنیہ و عیم العیم و کتبہ ویر و ملک و عیم العیم لکھا ۔

(جواب ۔) عیم و عیم کی ابتداء اوتھ ہے اور ابتداء اوتھ پر ۔ اسی سے مراد ایمان کا ہے  
آئین بن ایمان یا عیم و عیم العیم و ملک و کتبہ ہی داخل ہے ۔ اس سے اگر اوتھ کا کتبہ  
و عیمات لکھ کر اوتھ کی معرفت کا مذہب حضرت ابنیہ و عیم العیم اور عیم العیم کی کتبہ کا یہ بیان  
اور اکتا نزل اور اس سے ملک ہے ۔ ہذا الف تینوں پر ایمان ہوا ایمان با برادریم و عیم و عیم  
موقوف عیم ہے ۔ موقوف کا ذکر موقوف علیہ کہ ذکر کا متعلق ہے ۔

لا خوف عیم | ایمان سے مدعا خوف کا نہیں نہیں ۔ خدا خوف خدا کی ہی نفی لازم آئے ۔ بلکہ  
قباحت کے مدعا نبوت (لا یزالہم الفزوم اور استلقیم اللہ کو ) کہ مدعا خوف  
و حزن مراد ہے ۔ خدا کا حال ۔

ورایا بین | یہ فیضان عیم ۱۸۶۲ء میں ہے ۔

حقایق ایک لفظ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۔ ہر فرقہ کا بڑا اندازہ تھا ہر فرقہ کی اور نبی کا  
مذہب کی پر مذہب رکھتے تھے ۔ یہ معلوم نہیں کہ اگر گروہ کا ابتداء کب سے ہوا ۔ اس کا  
اعتقاد تھا کہ خدا کا ہے جو برود لکھتا ہے بندہ کہ جو وہ ہے کہ طرح سے ہی کتبہ نہیں ۔  
اس کی پرستش اور کتبہ کا نظارہ نیرات کی پرستش ہے ۔ تیرا وہ کا مذہب و عیم  
اور عیم جو تیرا وہ اور آفتاب و ماہ تاب اور عیم کی پرستش کرتے تھے ۔  
و عیم وہ جو اصنام کے نیرات کا نظارہ رکھتے ہو جھٹکتے ۔ اسی لایا نیا نیا جو

مذہب ستاروں کے نام سے مسجد بنائے گئے۔ پھر آگے چلکر ادنیٰ شاخیں بن گئیں۔

امیران کے آتشیں پڑاؤ ہندوستان کے قواد دیوانے دلچسپی کا گڑھ کا شام ہیں۔

یہ ہر ملک میں لادہ ہزارہ ہیں اسی نے حبیب بنانے کے لئے نام دیا ہے۔

(۱۲) دوزخ و دنیا میں فتنہ ہے | پھر جس سے گریز ہو وہی جہنم ہے فتنہ کا گھر ہے۔

اس کی نشانی دیکھ کر فتنہ ہے۔

(الف) آج کل کے دنیا میں جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

عصر میں جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

عصر میں آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

عصر میں آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

(شعبہ) آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

(جدید) آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

جدید میں آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

دفعہ اول میں آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

کچھ میں آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے

(۱۵) فتنہ و فتنہ ہے | آج کل کے جہنم میں آج کل کے جہنم سے بڑا دوزخ ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں آج کل کے



۱۷) اگر مقلب بود. غائبین که جمع ذی العقول ان فی شعور فہم جم دال ح - اور

مقلودۃ بنک محرومت پر دال ط -

تائید | جب داورون کا پیورہ ماننے والوں کے نزدیک بندہ مرنے لگے کہ ان کی

کوئی ترقی سکوس کر کہ ان کی بندہ بنی جا سکت - زمانہ ورنہ کا فرق ٹھیک ط -

۱۸) ورنہ کوئی قورنہ دریا مکمل ہے | بخاک و آئینہ و گراہی قورنہ ایسے دیکھ کر دیکھ کر

نہر ( آج آئینہ میں جاسیل ناہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ دیکھ کر کہ جی تو کہی پیو جیو پیو - اسے جیتو نہ لگا

لیس۔ وہاں میں بارگاہ کی کہ کھڑے ہیں ہی پر کھڑے لگا کر کھڑے ہیں لگا کر کھڑے ہیں۔ دیکھ کر کہ بارگاہ کی

کلمہ بارگاہ کی نہ ہو کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

۱۹) ورنہ قورنہ ایسے | بھوکا قورنہ ایسے کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

(نہر سرور است) جی تو کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

جی تو کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

تقسیم دنا لیا تو کہ | کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

خود پر مقلودۃ بنک محرومت | قورنہ ایسے - کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

اکلام خداوندی میں قورنہ ایسے لیا تو کہ | کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

کہ بہشت خداوندی میں - کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

نہر | راستہ مال بہشت بہشت بہشت -

تکلیف کھڑے ہیں | کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں دیکھ کر کہ کھڑے ہیں

نمایند چنانچه در (بیان بنیاد و اساس) و (توضیح و تفسیر) (نمونه)

جیسے ڈاکٹر جاوید ابراہیم خواجہ ایک کم ذہین شخص کے لئے جیل میں نہ لے جائے۔

آیت مزید کا ثبوت دیکھو جہاں کہ اس کا اسی فی صحت قطعی ہے

وہ نہ دہم ہونے کے وقت میں نصرت کا بندہ ہو کر اپنے خالق کو بندہ دینا یہ کوی عملی و فاعلی

قورخون دین بیدار که قدرت - نه صلح کی است - جنت بر او نصیب است که بعد از آن جنت

انسان قسم | توں تیریں کڑی لڑکا جاسی ہوگا۔ - نوں لڑکا - پنھن لڑکا - لڑکا

قصید - ہم تجھے غمخوارے دیکر اڑوا رہے ہیں۔

از ایسے ہی خوب پی شیر تیار کیا جائے جس سے عسوم و حسن کو دریا بہاؤ میں پی جائے گا۔

جن سے شمع کے شے جاری ہو گئے ہیں جیسے عمارت پر بائیسین - عباد و رعد -

(یابیوں پہ جائے) اہل اسرار کا کہیں نہیں ہونے دے کہ کم ہونے دے۔ وہاں پہنچ کر

ۛ غیش و شربت سے دو عالم کہیں طلب بھی : چشم گرانی سینہ بران کر ملا یارب مجھ سے

روزی که در آن روز که سبب کشتن منم شد. با خودی سرزنش کرده میفرمودم که

(شعبہ) پشاور میں اور کئی شہر کیجئے، یہ بہ غرض ہے۔

(جرب) این سینه ادرک و سحر می خورند و بعد از آن روغن و آب بنفشه و آب گلاب

آیات ۱۸ سجرات السموات والارض والنبات فیہن - وذلک من انشا الہ سبحانہ و تعالیٰ

لا تفترون بيمينكم (و) سئل ثم علم صلواته وبعينه (م)

و انجم و انجور و سیب و انجم

۱۸) و انجم و انجور و سیب و انجم - (۲) پنا جیو پنا جیو و انجم (۱۸)

۱۹) و انجم و انجور و سیب و انجم - (۳) پنا جیو پنا جیو و انجم (۱۹)

۲۰) و انجم و انجور و سیب و انجم - (۴) پنا جیو پنا جیو و انجم (۲۰)

یا زول انجم

( ۱۹ ) و انجم و انجور و سیب و انجم - قطع امید از ایمان پلور -

داشت آیدت میرف و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -  
و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -  
و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -

و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -  
و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -

و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -

و انجم و انجم و انجم و انجم - و انجم و انجم و انجم و انجم -





کعبہ اہم | ضابطہ جزا و سزا دے ۔

یہ قانون دینے کا ذکر کیا ہے ۔ تو ان میں جو بعض چیزیں مذکور ہیں ان میں سے بعض چیزیں

کعبہ اہم | اگر مانتا کہ وہ کسی آیت میں ہے ۔ ان اور ان کے خلاف کر کے دیکھنا

کعبہ اہم | وہ بھی مثال سے دیکھنا

( داندہ نامہ پشانی بنی اسرائیل ) | بنی اسرائیل کے عہد نامہ اور ان کے حکم

( چوتھہ آیت میں ضابطہ جات بیان کیا ہے ۔ کہ وہ ان کے دین کے ) بنی اسرائیل

نہیں ان کے دین کے ان کے کا بندہ سر پر عہد فرماتا ہے ۔ اگر ان کے دین کے ان کے بنی اسرائیل

عہد نامہ ( ۱ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۲ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۳ ) عہد نامہ دیکھنا

( چوتھہ آیت دیکھنا ) عہد نامہ دیکھنا ( ۴ ) عہد نامہ دیکھنا

عہد نامہ دیکھنا ( ۵ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۶ ) عہد نامہ دیکھنا

عہد نامہ دیکھنا ( ۷ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۸ ) عہد نامہ دیکھنا

عہد نامہ دیکھنا ( ۹ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۰ ) عہد نامہ دیکھنا

( ۱۱ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۲ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۳ ) عہد نامہ دیکھنا

( ۱۴ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۵ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۶ ) عہد نامہ دیکھنا

( ۱۷ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۸ ) عہد نامہ دیکھنا ( ۱۹ ) عہد نامہ دیکھنا

داراۃ دہ اخفت بن زرق | دیگر اور بنی نری و سہی گانم عار و شہ ہے چہ مستحب ہے ۔

دینی اور پس بسکی و نری اختیار کرنا دہ اخفت ہے جو قبیح و مذہوم ہے ۔

( ۲۰ ) آتہ مت صوف - ( ۸ ) آیتا در کتہ -

فصوص | آتہ متی خدا سے اور دیگر بنی نوع سے ہے - خدا سے عقب کا معنی ریمان  
جہاں کا معنی صوفیہ - آتہ کا معنی آتہ -

بدون سے معنی جہاں کا و دہیں و دربار - آتہ کا معنی آتہ و شہین - آتہ کا معنی آتہ

( ۲۱ ) ولذا افغانیہ شافعیہ کا لفظ کون دما و کم ہے | یہ جو و غیرہ شہادہ کہہ دیتے ہیں ۔

مجددین | قوم صفیہ - قوم بوجہ - قدیم ہیر

تھوہ ہیر بن پہ موقوفی لکھن و خراج آباد نہیں - اور یہاں پہلو کا لفظ ہے ۔

بنا قرینہ - بنا تغیر - بنا ہفت و صاف کہہ دیتے ہیں - لکھن و بنا قرینہ و خراج دہ

( ۲۲ ) ولذا آتہ متی کا لکھ | یہ جو کہ توڑ توڑ کا لکھ | یہ جو کہ پہلو کا لکھ

اشکریم | لکھیب و حق بنیاد کانت انگبرتا - یہاں کہ اصل الیہ بنیاد ہے ۔

( ۲۳ ) ولذا آتہ متی کا لکھ | یہاں کہ اصل الیہ بنیاد ہے ۔

تھوہ ہیر بن پہ موقوفی لکھن و خراج آباد نہیں - اور یہاں پہلو کا لفظ ہے ۔

بنا قرینہ - بنا تغیر - بنا ہفت و صاف کہہ دیتے ہیں - لکھن و بنا قرینہ و خراج دہ

تھوہ ہیر بن پہ موقوفی لکھن و خراج آباد نہیں - اور یہاں پہلو کا لفظ ہے ۔

طیب الکاف - و اما انقلب انقلب من قلب من فوق ثم انقلب - و اما انقلب المصنف  
 طیب فی بیان وفاق - فقل لا یان فی کثیر البقله یجد فی الامم الطیب و شوالفها  
 کثیر الفرحه یجد فی الفرج - فاقی الامم من غلبت علی الاخری غلبت علیهم  
 ( در مشهوره  $\frac{۹۷}{۱۸}$  )

۲۲ - و اما جامع کتاب من عند الله | یجد ما الکلام قرآن در دست -

است که ما منش و حد و حداد - تسبیح و توی استیاز -  
 جنت خبری من مشرکین و ما کشفه که ما بدین یهودی و اما ابرار کانی -  
 اللهم ربنا انما نسألك بحق احمد ابني ادمي الذي وعدتنا ان تخرجنا  
 من ارضنا و انما نسألك بحق نوح الذي اوحينا اليه ان يقرنا مع اهلنا  
 ان نخرجهم من ارضهم و انما نسألك بحق ابراهيم الذي اوحينا اليه ان يقرنا مع اهلنا  
 من ارضهم و انما نسألك بحق محمد الذي اوحينا اليه ان يقرنا مع اهلنا  
 من ارضهم ( در مشهوره )

ترجمه شریف و محبت این که هر حد و حداد و بیان و حداد -  
 ۲۳ - و اذا قيل لهم آمنوا | و قيل لهم آمنوا و ما یجد ما نسود -

و اما الحق صدق ما نسود | و اما الحق صدق ما نسود -  
 فاقی الامم من غلبت علی الاخری غلبت علیهم ( در مشهوره )

۲۸) ولقد جادکم فی بینات رح راجعاً - کنز البرہان ج ۱ ص ۱۸۸

۲۹) واذنفتا بناتکم رح ریان بائسہ راۃ کے معنی کا حال -

۳۰) قلن انکانت حکم الامراء رح معنی بخت و بخت کی تردید -

۳۱) قلن انکان معقول رح انکار قرآن کی حکم عداوت جبرائیل علیہ السلام

شأن نزول [ تبریز اجتہاد و قائم دلائل - جبرائیل علیہ السلام میں تفسیر شریف و شریف ]

پھر کہ ہدایت کا مسئلہ شروع کیا - تو میری دین چھوڑا کہ زیر قیادت جبرائیل علیہ السلام

نہایت ندرت ( ایک ہی بھیجا - تو میری عداوت کی جو حدت حاصل کر کے تسلیم کیا -

تو انصاف سے ہم دیکھیں تو یہ بھی ایک چھوٹا سا جبرائیل علیہ السلام کہ نہایت ندرت میں

اس کے اعم ایسا ہی ہوتا - اس پر کہتے ہیں وہ سے روئے آیا تھا -

(۱) جبرائیل کا قرآن کو نازل کرنا حکم فرمادی ہے - اس کی نشانی میں خدا کے فرشتے ہیں -

(۲) قرآن اگلی کتاب کے بعد بنی کردہ تھا معنی ہے - اس کا اگلا جبرائیل علیہ السلام ہے -

(۳) قرآن ایک اور نئے کا سبب ہے - سیدہ زینبہ کے قول سے ہے -

(۴) قرآن اور دین کے لئے اب اس وقت فرمایا ہے -

نزد علیہ السلام [ نزول کلمہ کے بعد ہی - کہ کلمہ اولیٰ کان تک میری کتاب پڑھیں - یہ کلمہ

اولیٰ دین ہے میری کتاب اور دین کا کلمہ اولیٰ - قرآن کا نزول اس طریق سے ہے -

(۱) وَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ | رد زکات و حجرت صحت نبی کریم (ص) - کتب پروردگار

که در صحت نبی با تواتر و یقین آید و این آیات از قرآن مجید و کتب دیگر است - کتب پروردگار

در سوره حکم و آیات دیگر -

(۲) وَلَا جبر علیهم فی شئ | انکار جبر و از جبر در تورات -

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -

(۳) وَلَا جبر علیهم فی شئ | از جبر و ترک عمل - در سوره بقره -

انجام سید طهرانی در تعلیم سحر

(۴) وَلَا جبر علیهم فی شئ | علف و تفسیر طهرانی

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -

در سوره بقره و آیات دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر و در کتب دیگر -



۱۰ فرشتہ معلوم ہوا کہ گناہ کا صدور نہیں ہے۔

۱۱ حالت مذاب میں سداً فیض جاری رہے گا کیونکہ

۱۲ ایک خاصہ صورت کا ایک اعلیٰ سیکٹر آسمان پر چلے گا جو مقول ہے

۱۳ شانِ زہرہ تو چلے آجودہا - پیرتا بنی کا مہم

۱۴ سداً درگزر دلا دلا ہر صفا کی توبہ کی توجہ کرنا ہے۔

۱۵ کوڑا شتر کا عصمت اور تہ جبکہ در تہ کللی میں ہوں - عصمت کا نیت و نیت لاف

۱۶ صفتان زہرہ انتھان کے عصمت اور تہ مشکل پر کرنا ہے۔

۲۵) یارب انہی انوار کا تھوڑا سا عطا ہے کہ دیکھنا تو حقیر معلوم

(گفتنی وہ ادبی) تبھی ہمہ شہادت سے حق معلوم کو لفظ راعنا سے خبر

۱۷ قرباں راعنا رعایت ہے - یارب ہے - دران میں دوتہ یعنی حق ہے مانی ہے۔

۱۸ سنا ہے منی کیر لطف کرنا لگا - یہود و ناسی - اسے دیکھ دیا ہے - رانہ کہو -

۱۹ ہوتے ہوتے انوار کا کہار - انوار کے سارے - کچھ کہوت ہے - رعایت

۲۰) جب کوئی صاحب کو درم با عصمت کا کہہ دے گا تو فرما دے گا -

۲۱) قرآن میں (۱۰) جگہ است محمدیہ کو خطاب یا انہی انوار

۲۲) ہے کیونکہ یہ نیت ساجدین و رافضیہ میں اہم کو ہے - کچھ انوار کا کہو

(۳۶) مایود ازین کفر و ایمان علیہ السلام بیان اریان لوح و قریب بھی

شان نزول | سکون غیبت و ایمان لا ینکاح - تو نہیں نکاح کر دو دین کا کفر  
 علیہ قریب - علیہ جو ریت کا دستکم پھر نہ - تان دین جو کہ بعد دین  
 اور جو ریت جوہر ضوئیت کے قابل اعتبار ہی نہ تھی - اس کا دستک جوہر دین کے لئے نہیں صرف  
 اصل دین کا روک تھام تھا۔

(۳۷) مانسج من آیت ۱۱ | پھر دین کا طعن نسخ سے انکار قرآن ۔

من تھا کا جواب بیان معصیت و حکمت نسخ ۔

شان نزول | پھر دین مسودہ کو یہ قول قبلہ کے وقت قرآن مجید کا خاتمیت پر  
 طعن کیا اور مسلمانان کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنا جو کہ مسکن کی - لہ  
 کہ نسخ کے طعن میں مشرکین و رب پر شریک ہو گئے۔

خدا کا طعن کیا یہ تاکہ مصلحت اور علیہ اسم اپنے اصحاب کو تمام ایک بات کا حکم دینا  
 اور پھر بعد میں حکم بدل دینا پس یہ لوگ نہایت کراہت میں - مصلحت یہاں کہ قرآن  
 اس کا کیونکہ نہیں بلکہ ان کا اپنا بنایا ہوا ہے - اس طرح کہ قانون سے ان کے  
 یہ تاکہ مسلمانان کے دلوں میں شبہ اور امین کو تم جو کہتے ہو کہ خدا کا حرف ہے پر  
 نازل شدہ سب غیروہ تو اس کے منسوخ ہونے کا کیا معنی - اگر بعد حکم فرماتا  
 تو کہہ کر اس پر کیا اور اگر وہ اس حکم فرماتا تو یہ کس پر کیا - اور وہی الہی کا شرع  
 شرع ہوا - ہذا قرآن کا وہ ہوا - ناکہن - اس شبہ کے ازالہ کے لئے آیا ہے  
 نازل ہوا ۔



جواب کا معنی یہ ہے کہ نسخہ کو معنی تبدیل یعنی خبر کتب نہیں۔ بلکہ اپنے اپنے

وقت اور مقام کے اعتبار سے نسخہ و منسوخ دونوں ہی خبر ہیں۔

رابطہ [ ۱۱ ] آیت یا ایہ الذین آمنوا لا تقولوا رافعا ہم غیر رافعا  
کو ایک دین معلولت سے منسوخ کر کے انفرادی کلمہ کا حکم دیا گیا۔

اس لئے آگے نسخہ کا حکمت و معلولت کو بیان فرمانا مناسب ہے۔

۱۲ آیت یا ایہ الذین آمنوا من الہدایۃ ان الہدایۃ ان الہدایۃ  
کی عداوت و عداوت کرنا کیا ہے۔ یہاں آیت کے بعد عداوت کا  
نمونہ دیکھ دیا گیا ہے کہ وہ منسوخ نسخہ پر طعن کر کے اسے بطلان کو پیش کرنا تھا۔

کرنا چاہتے ہیں۔

معنی نسخہ [ ۱۲ ] لغت میں نسخہ کہ دو معنی ہیں۔ نقل۔ نسخہ کتاب۔

ترجمہ و ازالہ۔ نسخۃ الشیء النسخ۔ اور اصل نسخہ شریعت میں نسخہ بھی کہیں  
تکسیر حکم مطلق عند الناس کہ تکریر و تفسیر عند الناس اظہار کر دینا۔ عامیہ کہ حکم مطلق  
کی جگہ جدید حکم دیا جائے۔ اور تفسیر نسخہ لغت آئینہ۔ و شریعت بیان استواء  
و حکم الشریعہ المطلق الذی تقرقہ او احاطہ اکثر اہل بطریق الاضافی فلان تبدیلی

فی حق یا مضاف فی حق صاحب الشیء ۱۱۔ (۱۲ ارک)

مثال [ ۱۳ ] احکام شریعت کی مثال حبیب کہ نسخہ جیسے ہے۔ حبیب کا نسخہ نہیں اس کا بعد  
بہتر رہتا ہے۔ کہیں زمین کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ اور حکم اور آب و ہوا میں

فرق آثار ہے۔ ان کے لئے ہر صحت میں اگر کوئی حافظ طیب اپنے نسخہ کو جدا  
 میں سے ترمیم کرے تو یہ اسکی چاہت نہیں۔ بلکہ اسکی ہدایت و ہدایت کی دلیل ہے  
 اسی طرح قرآن کو بعض احکام کے نسخہ کہ یہ معنی ہیں کہ خود حق تعالیٰ عالم الغیب سے  
 عین دفعہ قانون کے وقت ہنگامہ وقتی حکمت و معلومت کے پیش نظر بعض مفسرین  
 حادھی کہتے تھے۔ اسکی مبادی و ختم و نہ کہ بعد اسکی جگہ مستقل دوا ہی تو اس  
 کے لئے دئے گئے۔ اصول فقہاء۔ کتب شافعیہ۔ اخبار راجیہ قصص و حکایا و غیرہ  
 میں نسخہ نہیں۔ البتہ احکام فریم میں نسخہ خدا بچہ شدہ اس میں

سیرۃ الشریعت ص ۱۰۱ میر تقی میر ذوال مع ۱۰۵۵ ۶۔

انعام نسخہ (۱) تعدد نسخہ اور حکم ہاتھ۔ جیسے آیت ۱۰۰۔

(۲) حکم نسخہ۔ اور تعدد ہاتھ۔ جیسے آیت ۱۰۰ و صحت کا حکم  
 آیت ۱۰۰ ہے نسخہ ۱۰۰۔ یا جب ایک تعدد ہاتھ کا حکم آیت  
 چار ماہ دس دن عدت نکاح نسخہ ۱۰۰۔

(۳) تعدد نسخہ و حکم ہاتھ۔ جیسے بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سوت بقولہ کہ ہر نسخہ کی تعدد و حکم دونوں نسخہ و نسخہ ہنگامہ  
 قرآن من آیت ۱۰۰ آیت کا مفہوم یہ ہے۔ آیت کہنہ۔ نشان۔ دلیل ہنگامہ

تیسرا نسخہ کہ غایت قرآن۔ اور میرات ہفت خزائن قرآن مراد لایا نہیں۔ اور  
 کوئی امر اس پر نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر آیت سے مراد آیت کہنہ مراد ہو تو یہ امر اس پر

نشان نزول [یعنی پیوند خدا و حضرت علی علیہ السلام کے الیٰ کیا کہ جس طرح ان کی عبادت  
 پر کائنات کی فضا تازی ہوئی تھی۔ اسی طرح قرآن مجید کی طرح پرانہ ہے۔  
 یہ چاہئے کہ دعوہ کو سونا بنا دیا جائے۔ یا زمین جازیں انہا جہاں کر کے  
 باغات لگا کر سرسبز کر دی جائے۔  
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض مسلمان ہیں، جو کہ ہیں اگر سوال کرنے لگے۔  
 فہم اجمہد، یہ خدا کی عبادت ہے۔ اور بعض صلا کہ نزدیک پر خطاب  
 اہل اسلام کو ہے۔

# درس قرآن مجید

**علامہ قرآن مجید** کے علوم دینے کیلئے تیار ہی مگر جہاں طور پر پانچ اقسام پر منقسم ہیں۔  
 ۱۔ علم الہامی ص ۲۰۔ علم الاکلام ص ۳۰۔ تذکرہ بابر ص ۲۰۔ تذکرہ یاقوت ص ۲۰۔ تذکرہ یاقوت ص ۲۰۔  
 بالوت و ہمد۔ ان علوم کی طرف ہندو کی توجہ ہے۔ ان کے بزرگ صاحب رسالت تمام ہی  
 نہیں جوت۔ ان میں سے کئی علم الہامی کا بیان ہوا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا کلام الہامی ہی علم پر ہے۔ قرآن  
 نے جن فرقہ بالہ کا رد کیا ہے ہمد ان میں مشرکین بھی ہیں۔

**اقسام مشرکین** مشرکوں میں مختلف اعتقاد ٹوٹیاں تھیں ایک فرقہ تو وہ ہے جسے قرآن نے جنت پرست  
 اقسام قرار دیا۔ ارشاد باری ہے :

اِنَّكُمْ رَوْحًا مُّضَيَّعًا وَنُفُوسًا مُّجْتَمِعَةً تَمِيزُ بَيْنَ الْغَيْبِ وَالْجَهَنَّمَ اِنَّكُمْ رَوْحًا مُّضَيَّعًا وَنُفُوسًا مُّجْتَمِعَةً تَمِيزُ بَيْنَ الْغَيْبِ وَالْجَهَنَّمَ اِنَّكُمْ رَوْحًا مُّضَيَّعًا وَنُفُوسًا مُّجْتَمِعَةً تَمِيزُ بَيْنَ الْغَيْبِ وَالْجَهَنَّمَ

قسم ثانیہ :- ایک جنت وہ ہے جو نامی اور مرکر دوبارہ زندہ ہونے اور حساب و کتاب اور  
 جزا و سزا کی سحر ہے۔ ایسی کو زندہ کرنے والا اور دھوکہ دینا کرنے والا ہوتا ہے جسے یعنی تریب و جہاں  
 طبیعت سے آدمی اور دیگر حیوانات و نباتات خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور تحلیل ہوتے ہوئے گروہیں  
 سے فنا ہو جاتے ہیں۔ انسان پر پس مرگ حساب و کتاب ہے۔ دوزخ و جنت۔ مژدہ سولہ فرشتہ  
 جیسے دوزخ و جنت کے ذریعوں کے معاند ہیں قرآن پاک میں جا بجا ان لوگوں کا ذکر ہے :

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَا قَالُوا مَا هِيَ  
 اَلْاٰخِرَةُ الَّتِي تَعْلَمُ اِنْ هِيَ اِلَّا السَّاعَةُ وَنَسَوْنَ اَلْاٰخِرَةَ

قرآن مجید میں : اَلْاٰخِرَةُ الَّتِي تَعْلَمُ اِنْ هِيَ اِلَّا السَّاعَةُ وَنَسَوْنَ اَلْاٰخِرَةَ  
 یعنی پر نہیں ہیں۔ بولے اعلیٰ اور بے دلیل  
 انوں کے۔

قسم ثالث :- ایک گروہ وہ ہے جو نامی کائنات اور کائنات کو اس کی مخلوق تسلیم کرنا تھا جس

بہت بڑا مان کا شکر ہے ، قَالَ مَنْ هِيَ الْعِصَامُ وَهِيَ رَحِيمٌ — ہڈیوں کو پسیدہ  
 بننے کے بعد کون زندہ کرے گا ؟ اس پر دال ہے اور انہی مکر بن بہت کے قول کو یہاں نقد  
 دیا گیا ہے —

قسم والے ؟ ایک نسرین ایسا تھا جو مافق اور بہت کا کسی قدرے کن تھا مگر رسولوں کا شکر تھا  
 اور ان کی پرستش کو اس کا حقیر تھا کہ بہت قیامت کے ان ہماری مغلطاش کریں گے۔

مَا شَيْئٌ هُمْ إِلَّا لِيَقْرَأُوا بِالْإِنِّ  
 اللَّهُ ذُو الْقُرْآنِ — کہ یہ ہیں مشرب کے قریب کریں ۔

تسکین پاک نے ان کے رد میں فرمایا :

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ  
 إِلَّا بِإِذْنِهِ — خدا کے ہاں اس کے شکم کا جواز  
 کے بغیر کون شفاعت کر سکتا ہے ؟

یہ لوگ نبیوں کے نام کی تسبیح کرتے تھے اپنی کین تجارت دینوی ان کے جتنے مقرر کرتے تھے ،  
 ان کے لئے جتنے خدا کے نام پر بھی تین کرتے تھے ۔

قسم خاصہ میں : یعنی عرب جو وہ ہندوؤں کی طرح خاشع کے تھے کہ ان جن جب مر جاتا ہے ،  
 اس کے خانے سے ایک جانور بن جاتا ہے جو سو برس تک اس کی قبر پر رہتا اور اس کے دشمنوں سے  
 انتقام لیتا ہے جیسے کہ آج کو بعض ضعیف اوصاف و مسلمان بھی کہتے تھے یہ کہ فلاں جلی میں فلاں ڈن  
 آئے ، فلاں جگہ ایک قتل کی ریح آتی اور پانی مانگتا ہے ۔ یا فلاں بزرگ کی ریح جموات کر اپنے گھر آتی ؟  
 بلکہ ذلک من المرافات : اس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی شگون اور خیال پرستوں کے  
 واسطے ارشاد فرمایا : لَا تَخَافُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَصْغُرُوا مَا تَصْغُرُونَ وَلَا تَخْشَوْا وَلَا تَخْشَوْا  
 فَاَنْتُمْ كَالْبَعِضِ مِنَ الْبَعْضِ (۱)

خدا تر کہ ان پاک نے خدا کی ہوا کسی دوسرے سے نفع و نقصان اور قضاء و قدر کے آئنے کی کین  
 سے تر وہ تسبیح ہے ؛ ارشاد فرماتا ہے ،

قُلْ لَنْ يَنْفَعَنَا اِلَّا مَا  
 كُنْشَ اللَّهُ لَنَا ، —

دوسرے تمام پر ارشاد ہے :

وَبِإِنْ يَمْسُكُ اللَّهُ بَعْضُ فَلَا  
 اِلَّا مَا كُنْشَ اللَّهُ لَنَا











خصی یعنی اس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں مستند ہیں۔  
 موضوعاً وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی میں بھوت لڑنے کا صریح مبرور ہو۔  
 مشرک وہ حدیث ہے جس کا راوی کفر یا کلمہ پر یا وہ روایت قرآن یا حدیث معلوم نہ ہو تو یہی کے  
 مخالف ہو۔

شاذ وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے  
 زیادہ ثقہ ہیں۔

محقق وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔  
 منکر وہ حدیث ہے جس کا راوی باوجود ضعیف ہونے کے جماعت ثقات کے مخالف روایت  
 کرتا ہے۔

معارض وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔  
 منقل وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی بلیغ غلیظ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دینا ہے۔  
 اس کو معلوم کرنا ہر مفسر ہی کا کام ہے۔ ہر شخص کا کام نہیں۔  
 مشطرب وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا  
 تطبیق نہ ہو سکے۔

مطلوب وہ حدیث ہے جس میں بھولے متن یا سند کے اندر تقدیر و تاخیر واقع  
 ہو جس سے حدیث منقطع کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ  
 دوسرا راوی لکھ گیا ہو۔

مضعف وہ حدیث ہے جس میں باوجود صحت نقلی بات ہونے کے نقصان و حرکتوں و سکونوں  
 کے تغیر کی وجہ سے نقلی واقع ہو جائے۔  
 تدلیج وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کام اسج کر دے۔

### نہر واحد کی عمومی تقسیم

نہر واحد منقطع و عدم منقطع۔ اولی کے متبادرت سات قسم پر ہے۔ مشتمل، منقطع،



کی صورت میں مندرجہ بالا کتاب اور اگر شک ہو پڑے اور استاد سنار ہے تو شاگرد کے ایکو  
ہوئے کی صورت میں انجری اور بیت ہونے کی صورت میں انجریا کہا جاتا ہے۔ (عمدة الاصل)

## بیان کتب حدیث

کتب حدیث میں مختلف اعتبار سے مندرجہ ذیل تقسیم ہیں۔

### پہلی تقسیم

حدیث کی کتابیں وضع و ترتیب مسائل کے اعتبار سے دو قسم ہیں۔

جائزہ سنن۔ سنن۔ مسند۔ مجمل۔ جزو۔ مفرد۔ غریب۔ مستخرج۔ مستدرک۔  
جامع۔ دو کتاب ہے جس میں بغیر عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیر، فتن، عداوت  
قیامت وغیرہ قسم کے مسائل کی احادیث مندرجہ ہیں۔ کیا قبل سے  
سیر، آداب و تفسیر و عقائد، فضائل احکام و اشعار و مناقب  
جیسے بخاری و ترمذی۔

مشتمل دو کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث اہل فقہ کی ترتیب کے موافق بیان ہیں۔  
جیسے سنن ابو داؤد و سنن نسائی و سنن ابی ماجہ۔

مشتمل دو کتاب ہے جس میں مسابغہ کرام کی ترتیب نبوی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم و تاخر  
اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہیں جیسے سند احمد۔ و سند دارمی  
مستخرج۔ دو کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اسناد و کمال لکھ رکھا گیا ہو۔  
جیسے مجمع طریقی۔

جزو دو کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یک با جمع ہیں۔

جیسے جزو الفقہاء و جزو نفع النبیین بطحاوی و جزو الفقہاء بحسب تقی

مفرد دو کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہیں۔

غریب دو کتاب ہے جس میں ایک محدث کے مشفقہات و کلمی شیخ سے ہیں، او ذکر ہیں۔

(مجموعہ تفسیر و فہم)







در خطی: خطیب فیضی

بعض اسماء محمدیہ جو جرح میں مُثَبَّت ہیں

ابن جوزی، عمر بن زکریا، رضی اللہ عنہما، جزئی منقول کتاب الاہلبیل۔  
شیخ ابی حمزہ جلالی، ترجمہ، جزئی منقول کتاب الاہلبیل۔

بعض اسما، محمد میں جو جمع میں مستعمل ہیں

ابو حاتم، نسائی، ایچہ مسیحی، ابن قحطان، یحییٰ قحطان، ابن شہاب۔

**جرعہ و تعویذ میں تعارض**

[illegible]

04

امام ابو اسحاق افترہ امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق جو بعض کتب میں مذکور ہیں، جرح منقول ہے وہ بزرگ مقبول نہیں اس لئے کہ حضرت امام صاحب کے بارے میں ہر قسم کی تبدیلی تو ظہور میں نہیں ہے۔ وہی جرح صواب بعض محدثین کو ترسہ سمجھے۔ اب بعض بارعین خود کو نقیب و نقشبند و نقشبست ہیں اور اوپر مذکور جواب کے کوئی جرح مقبول تبدیلی بزرگ مستحسن نہیں ہے۔ اور شیخ ابوالخیر فی الجرح و التثقیل، ابی حنیفہ رحمۃ اللہ، ص ۱۲۲



# فقیہی مسائل —

خیر التقید فی سیر التقید  
خیر الارشاد الی التقید والاجتهاد  
خیر المعایج فی عدد التراویح  
بیشتر رکعات تراویح سنت ہیں  
مسائل نماز تراویح ،

خیر الوسیلہ  
مسئلہ توسل کی صحیح حیثیت  
خیر الجواب فی ایصال الثواب  
بقدر غیر مقلدین ، خیر الافادات  
خیر الاختیار فی خیر الاختیار

## خَيْرُ التَّقْيِيدِ فِي سَيْرِ التَّقْلِيدِ

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَآحِبَائِهِ الْمُهْتَدِينَ وَالْآلِ بِحَسَنِهِ  
الْمُجْتَهِدِينَ وَمُتَّبِعِيهِمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ أَمَّا بَعْدُ ہر کام  
کی غریب اور برائی اس کے نتیجہ و مقصد کی خوبی و برائی سے پہچانی جاسکتی ہے اور  
اس کی منہیت و بے ضرورت کا فیصلہ بھی اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کے ثبوت و  
عدم ثبوت کا صحیح معیار شرعی دلائل سے بڑھ کر ادا کیا ہو سکتا ہے یعنی اگر کسی کام  
کا مقصد مفید اور ضروری ہے تو وہ کام بھی عمدہ اور ضروری ہو گا۔ اور جس کام کے  
دلائل قرآن و حدیث و مسائل خیر القرون و سلف صالحین میں بکثرت پائے جائیں  
اس کے صحیح و ثابت ہونے میں محلا کس کو شک و شبہ ہو سکتا ہے بس اسی معیار کے  
ماتحت مسئلہ تقلید اگر مجتہدین کو اس مختصر سال میں نہایت سادگی کیساتھ اپنے ضمنی  
مسائلوں کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے وَاللَّهِ الْمَوْفِقُ وَهُوَ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ  
مقصد تقلید | دین اسلام کا وہ فریضہ جو ہر مسلم مرد و عورت و عالم بنی آدم پر لازم ہے حضرت محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید و حدیث شریف کی محفوظ و  
پیاری شکل میں دنیا کے عالم کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اسکی پابندی اور حفاظت  
ہر مسلمان کا فرض اقلی ہے اور اس فرض کے ملکی و ستمن ذرائع کا حاصل کرنا

واجب پس اس دورِ شر و فتن اور الحاد و زندقہ میں مسائلِ فہرہ اجتہاد میں خود راہی کو چھوڑ کر مجتہدینِ ائمہ دین کی تقلید و اتباع کرنے میں جس قدر دین کی حفاظت ہے اور جس قدر عمل کی پابندی میں دلچسپی دیتی ہے۔ ترکِ تقلید میں اس کا شرعی حشر و سواں حصہ بھی نہیں۔ پس تقلید اگر مجتہدین کا اصل مقصد دین کی حفاظت اور قرآن و حدیث پر سہولتِ عمل نہ کرنا ہے۔ لہذا ایسی تقلید کی خوبی میں کسی سچے دیندار کو کلام نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ اہلِ تجربہ کی شہادت سے امینان بڑھ جاتا ہے اس لئے ایک شافعی المذہب بزرگ کو اور ایک حنفی المذہب بزرگ کو اور تین علماء اہلِ حدیث کو شہادت میں پیش کیا جاتا ہے۔ لہذا بغور ملاحظہ فرما کر انصاف پسندی سے لاپس جائے۔

**پہلی شہادت** | قطب ربانی عارف صدیقی شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ نقلے میزانِ کبرئے صفحہ ۵۵ جلد ۱ میں تحریر فرماتے ہیں :-

فَقَدْ بَانَ لَكَ يَا أَحْمَدُ مِمَّا نَقَلْنَا عَنْ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ جَمِيعَ الْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِينَ خَائِرُونَ مَعَ أَوَّلِيهِ الشَّيْخَةِ حَيْثُ ذَاكَ وَأَتَمُّهُمْ كُلُّهُمْ مَذْهَبُونَ عَنْ النُّقُولِ بِالتَّوَّاجُّهِ فِي دِينِ اللَّهِ وَأَنَّ مَذَاهِبَهُمْ كُلُّهَا مَكْرُورَةٌ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ كَقَوْلِهِ الذَّهَبِيُّ وَالْحَوْثِيُّ أَنَّ أَقْوَالَ هَذِهِ كُلِّهَا أَصْدَقُ مِنْهُمْ كَالْعَلَّاقِ الْمُنْسُوجِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ سُدَّاهَا وَلِحُجَّتِهِ مِنْهُمَا قَدْ بَانَ لَكَ هَذَا فِي التَّقْلِيدِ لِأَنِّي مَذْهَبُ شَيْخْتِ مِنْ مَذَاهِبِهِمْ وَأَنَّهَا كُلُّهَا طَرُوقٌ إِلَى الْجَنَّةِ لَمَّا سَبَقَ بَيَانُهُ أَوَّلُهَا أَفْضَلُ قَبْلَهُ وَأَتَمُّهُمْ كُلُّهُمْ عَلَى هَذِهِ مِنْ تَرَاهِيمَةٍ وَأَنَّهَا مَا طَعَنَ أَحَدٌ فِي قَوْلِي مِنْ أَقْوَالَ هَذِهِ الْجَمْعَةِ لَهُمْ بِهِ إِتْمَانٌ حَيْثُ قَدْ لِي بِهِمْ إِتْمَانٌ مِنْ حَيْثُ دَقِيقَةُ مَذَاهِبِهِمْ عَلَيْهِمْ

لے بعض علماء اہلِ حدیث کو بھی اس کا اقرار ہے کہ میں سے تقلید پیدا ہوئی۔ یہ طرزِ عمل ابتدائے

لَوْ سِئَامُ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ الْبُخَيْرِيِّ النَّحْلِيِّ ثَابِتٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِي  
 جَمَعَ السَّلَفَ وَخَلَفَ عَلَى كَثْرَةِ عِلْمِهِ وَوَرَعِهِ وَغِيَاذِهِ وَدَوْنِهِ هَذَا رِكْبُهُ  
 وَاسْتَقْبَلَتْهُ كَمَا سَيَأْتِي بَشْرُهُ فِي هَذِهِ الدُّعْوَى بِإِشَارَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَ  
 حَاشَا لِمَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْقَوْلِ فِي دِينِ اللَّهِ بِالرَّأْيِ الَّذِي لَا يَشْهَدُ  
 لَهُ ظَاهِرٌ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ -

اگر اربعہ وغیرہم کے اقوال منقولہ سے تم کو اسے بھائی واضح ہو چکا کہ تمام ائمہ  
 مجتہدین اولہ شریعہ کے ساتھ ساتھ دائر ہیں۔ ادب کے مذاہب دین الہی میں ملے مذنی  
 سے پاک ہیں اور قرآن و حدیث کی موافقت کی وجہ سے ایسے مرتب میرے سونا جو اہل  
 ہوا کرتے ہیں اور اگر مجتہدین کے تمام اقوال مذاہب اس کپڑے کی طرح ہیں جس کا  
 تانا بانا قرآن و حدیث سے بنایا گیا ہے اور ان مذاہب میں سے جس کی چابھہ عقیدہ  
 کہ اب ترک تقلید میں ہمت کو کچھ بہانہ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اگر مجتہدین کے مذہب  
 مذاہب جنت کے راستے ہیں۔ جیسا کہ پہلی فصل میں اس کا بیان گنابے اور سب  
 ائمہ مجتہدین اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور ان کے کسی قول پر عمل کرنے  
 والا بوجہ جہالت کے ان کی دلیل سے ناواقف ہے یا ان کی دلیل سمجھنے کی  
 استعداد نہیں۔ لکن خصوصاً امام اعظم امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ  
 (کے واکل) جن کے کثرت علم اور پرہیزگاری اور عبادت اور باریکی و کامل استیلا  
 پر سلف و خلف کا اجمل ہے جیسا کہ آئندہ فصول میں اشارہ اللہ تعالیٰ آئے گا۔  
 اور امام صاحب دین الہی میں ایسی رائے و قیاس سے پاک ہیں جس کی شہادت  
 ظہر قرآن و حدیث میں نہ ہو۔

دوسری شہادت استاد الہند حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی  
 رحمہ اللہ تعالیٰ حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ مصر ۱۲۳۳ھ میں منقولہ میں

وَقِيْ ذٰلِكَ (التقليد) مِنَ الصَّالِحِ خَالِصًا لَا يَخْفَىٰ لِزَيْنَمَانِي هَذَا لَا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ  
 اَلَيْسَ مَحْجُودًا وَاسْتَشْرَيْتِ النَّفْسَ الْهَوٰىيَّةَ وَتَخَيَّبْتُ كَلَّ ذِيْ نَهَابٍ بِرَأْسِهِ يَعْنِي  
 تقليد میں بے انتہا صلحیت میں جو (کسی دیندار پر یا محفل نہیں۔ بالخصوص موجودہ دور  
 میں کہ جس میں کلم سہی بے اندازہ ہے اور خواہش پرستی میں نفوس مستغرق ہیں اور  
 ہر شخص اپنی اپنی ملے پر غرور ہو رہا ہے۔

اور عقیدہ الحیدرؑ میں فرماتے ہیں۔ اَعْلَمْتُ أَنَّ فِيَّ الْاَخْبِيَّةَ بِهَذِهِ الَّذِي اَنَا  
 الْاَكْبَرُ لَعْنَةُ مَصْلِحَةٍ عَظِيْمَةٍ فِي الْاِخْرَافِ مِنْ عَنَّا مَفْسَدَةٌ كَيْ يَزُوْثَ مِنْ جَانِبِ  
 غَدَمِيْوْنَ (حقنی۔ مالکی۔ شافعی۔ حنبلی) کی تقلید کرنے میں لعنہ یا یہ صحت (بہت  
 بُرا دینی فائدہ) ہے اور ترک تقلید میں بہت بُرا (دینی) نقصان ہے۔

تیسری شہادت

فرق اہل حدیث کے محمد جناب نواب صدیق حسن خالص  
 میرپال اپنی جماعت اہل حدیث کے متعلق الخطابی ذکر الہم  
 المستحدۃ ۶۸-۶۹ میں لکھتے ہیں:-

لَقَدْ نَبَّهْتُ فِيْ هٰذَا الزَّيْمَانِ فِرْقَةً ذَاتَ سَفَعَةٍ وَرِيَالِيَّتٍ دَرَجِيٍّ  
 وَنَفْسِيَّاهِ لَعْنَةُ الْحَدِيثِ وَالْقُرْآنِ رَأَيْتُكُمْ يَهْمُ اَعْلَى الْعِلَالَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ  
 مِّمَّ اَلْهَالِكِيْنَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْعِرْفَانِ. یعنی اس  
 زمانہ میں ایک فرقہ شہرت پسند اور دیندارانہ طور پر ہوا ہے جو باوجود سیرت کی غای  
 کے.... اپنے لئے قرآن و حدیث پر علم و عمل کا دعویٰ ہے۔ حالانکہ اس کو کلمہ کمال  
 اور معرفت کیساتھ دور کا بھی تعلق نہیں۔

اسی مضمون کے درمیان میں لکھتے ہیں:-

قَالَ اللهُ الْخَبِيْثُ مِنْ اِيْنٍ يُسْتَوْنَ اَنْفُسُهُمُ الْمُتَوَعِّدِيْنَ الْخُلْدِيْنَ  
 وَيُخْلِقُوْنَ هُمْ بِالْمَشْرِكَ يُوْنُوْنَ وَهُمْ اَشَدَّ النَّاسِ اَلْعُقْبَا وَتَحْلُوْا فِي السَّيِّئِيْنَ.

یعنی بڑے تعجب کی بات ہے کہ غیر مقلدین کیونکر اپنا نام خالص موجد رکھتے ہیں اور مقلدین کو (تقلید انکر دین کی وجہ سے) مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حلاکہ غیر مقلدین تمام لوگوں میں سے خود سخت متعصب اور خالی ہیں۔

پھر اسی مضمون کے ختم پر لکھتے ہیں :-

فَمَا هَذَا اِذِینْ اِنْ هَذَا اِلَّا فِئْتُهُ فِی الْاَرْضِ مِنْ دَفْنِ الْکَیْثَرِ (طریقہ جو غیر مقلدین کا ہے) کوئی دین نہیں۔ - ترمذی میں فقہ اور بہت بڑا فساد ہے۔

مولانا محمد حسین صاحب بنیارس مرحوم المحدث سالا الشیخہ  
چوتھی شہادت | بزرگ جلد ۸ مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں :-

پچیس برس کے بچہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر اور اتحاد و فتن کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں۔ مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔ اگر وہ اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں۔ اس گروہ کے تمام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔ - اختصار۔

پانچویں شہادت | قاضی عبدالواحد صاحب خانپوری مرحوم المحدث کتاب التوحید  
راسنفی رد اہل الاتحاد والبدعة (المقلب ہے) انہما کفر نکالند

مجمع اصول آمنت باللہ کے صفحہ ۲۶۲ میں فرماتے ہیں۔ پس اس زمانہ کے جھوٹے المحدث قبضہ میں بلاغین سلف صالحین جو حقیقت ماجاد الرسول سے جا مل ہیں وہ صفت میں وراثت اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیعہ و رد افغ کے معنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور وکیل کفر و نفاق کے تھے اور داخل ملاحدہ و زمانہ ملاحتے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جا مل بدعتی المحدث اس زمانہ میں باب و وکیل اور داخل ہیں

ملاحظہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے (إِلَّا أَنْ قُلْنَا) مقتصر یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحظہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی اور حسین صلی اللہ علیہما علیہ السلام کی خلوع کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالی دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلائیں۔ کچھ پرواہ نہیں۔ اسی طرح ابن جہاں بدعتی کا ذب اہل حدیثوں میں ایک فتنہ منہجین کر کے اور تقلید کا رد کر کے اور سلف کی تنبیہ کر کے۔ مثل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کیساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر و استغابا اور الحاد اور زندقیت ان میں پھیلائے بڑی غرضی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذریعہ حسین مجبین بھی نہیں سمجھتے اگرچہ علماء اور فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو تنبیہ کریں۔ ہرگز نہیں سنتے سبحان اللہ مَا أَشْبَهَ الْآلِیْنَکَ يَا نَارِیْخَ اور سراسر کیا یہ ہے کہ وہ مذہب و عقائد اہل السنۃ والجماعت سے نکل کر اہل سلف سے مستغنیٰ و تنکیر ہو گئے ہیں۔ نَادَیْہُمْ وَتَدَابَرُوا۔ انتہی ۔

**ضرورت اجتہاد و تقلید** | مسائل ذریعہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا شتہ یہی آیات اور ایسی احادیث صحیحہ سے صراحت ہے کہ جن میں بظاہر کوئی تضاد نہیں معلوم ہوتا اور وہ کئی وجوہ کو بھی محتمل نہیں بلکہ ان مسائل میں ہی کی دلالت قطعی ہے ایسے مسائل کو منصوصہ غیر متعارضہ کہتے ہیں ایسے مسائل میں مجتہد اجتہاد نہیں کیا کرتا کیونکہ اجتہاد کرنے کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ حکم صراحتہ مضمون نہ ہو جب یہ محل اجتہاد ہی نہ ہوئے تو پھر ایسے مسائل میں کسی کی تقلید کی حاجت نہ رہی۔ دوسری قسم وہ مسائل ہیں کہ جن کا ثبوت صراحتہ کسی آیت یا حدیث صحیح سے نہیں پایا جاتا یا ثبوت نہ پایا جاتا ہے مگر وہ کسی یا حدیث کئی وجوہ کی محتمل ہے یعنی ایک معنی پر دلالت کرنے میں قطعی نہیں یا وہ کسی دوسری آیت و حدیث سے بظاہر متعارض ہے۔ ایسے مسائل کو اجتہاد یہ اور غیر منصوصہ کہتے ہیں۔ ان کا صحیح حکم مجتہد

کے اجتہاد سے مسلم ہو سکتا ہے۔ چونکہ تمام ہزنیات اس طرح مضموم نہیں کہ ہر کسی و  
 ٹائکس بے تکلف ان کا صحیح حکم سمجھ سکے اور ان میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ بلکہ بہت سے  
 مسائل اجتہادیہ ہیں کہ میں میں اجتہاد کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا امت کے بعض  
 افراد کو ایسی قوت، استنباط و اجتہاد کا مطالعہ کیا جانا ضروری تھا کہ میں کے ذریعہ وہ  
 مضموم میں خود فکر کر کے مسائل بزرگ اجتہادیہ غیر مضمومہ کے احکام نکال کر عمارت  
 کے لئے عمل کرنے کا راستہ آسان کر دیں۔ گو وہ حضرات جو سہر وقت دربار نبوی میں  
 حاضر نہ تھے، ان کو اس قوت سے کام لینے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔  
 کیونکہ آپ کی قزوات اقدس ہی سوال کا کافی ثانی جواب ہوا کرتی ہے۔  
 اے لعلؑ تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شرعے قیل و قال

مگر وہ حضرات جو اُس زمانہ میں دربار نبوی (مدینہ طیبہ) سے باہر قیام پذیر تھے یا وہ  
 حضرات جو بعد میں حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے تھے یا وہ جو بعد میں پیدا ہونے لگے  
 تھے۔ وہ اس قوت اجتہاد کی طرف اشد وجہ کے محتاج اور حاجت مند تھے۔ کیونکہ ان  
 کے دین کی پروری حفاظت و اس قسم کے مسائل (اجتہادیہ) میں اسی اجتہاد سے ہی ہو  
 سکتی تھی۔ اس لئے حق تعالیٰ نے خیر القرون میں پیشوا و صحابہ کرامؓ و تابعین و تبع تابعین  
 عظام و ابن ابیہیم (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو اس دولت اجتہاد سے (و از جناب سلطانی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مساذ رضی اللہ عنہ کو میں بھیجے وقت صاف غفلتوں میں اجتہاد

لے جتہد کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت کا احساس اور اقرار اہل حدیث نے بھی لیا ہے۔ وہ  
 باقی احکام کو جمالی حالت پر چھوڑا جن کی تفصیل بعد قوت سے فعل میں لانے کیلئے مجتہدین کا  
 ضرورت ہوئی۔ مجتہدین نے ان کو اپنے اپنے فہم کے مطابق ظاہر کیا پس مجتہدین کو جس مسائل  
 سے اصلی تعلق ہے وہ وہی ہیں جن کی تصریح شارع سے ثابت نہیں ہوئی یا ان مضموم کے مساوی  
 کا بیان میں کے اشکال کا راجع اجتہادی علم ہی پر موقوف ہے۔ لہذا ایک غیر مجتہد کو کسی مجتہد  
 کی طرف رجوع کی ضرورت ہے تو ایسے ہی تو فتور



کی تحمیں و تصویب فرمائی بشکوۃ شریف ص ۳۲۲ باب العمل فی القضاء والحقوق من فصل ثانی میں ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَيَّنَّهُ لِيَاثِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ قَالَ كَيْفَ تَقْبَلُ اِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ لَدُنْكَ قَضَاءُ قَالَ اَقْبَلُ بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَيُسْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ اَحْبَثُهُمْ اَيُّ ذَلِكَ اَلْوَقَالُ فَقَضَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَنْدِ رِيحٍ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَلَّيَنِي رَسُولَ اللَّهِ لِيُخْبِرَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ (رداء ابو داؤد و السنن و الدرر النوري)۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو ملک بنی کھنیزہ کا حکم بنائے سمجھنے کا ارادہ کیا تو دریافت فرمایا کہ (وہاں) جب تمہارے سامنے فقہاء پیش ہونگے تو کیسے فیصلے دیا کرو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ قرآن سے فیصلہ دیا کرونگا۔ آپ نے فرمایا اگر قرآن میں (اس مقدمہ کا حکم) زیادہ تو پھر کیسے فیصلہ دو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ پھر حدیث سے، آپ نے فرمایا کہ اگر حدیث میں (بھی اس مقدمہ کا حکم) نہ پاتاؤ تو پھر انہوں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنی محبت کے موافق پر اپرا اجتہاد کیا کروں گا (اور اجتہاد کے موافق فیصلہ دیا کروں گا) اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے) معاذ کے سینہ پر ہاتھ ملا اور فرمایا اس مالک کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس کام کی توفیق دی جس سے خدا کا پیغمبر خوش ہو رہا ہے۔

الغرض زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر حضرات مجتہدین نے مسائل غیر منصوصہ میں اجتہاد کے ذریعہ احکام ظاہر کرنا سلسلہ شروع کیا اور غیر مجتہدین نے یہ سمجھا کہ حضرات مجتہدین علم اور فہم اور تقویٰ و دیانت میں ہم سے شے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ذریعہ اجتہاد کو جو کہ معلوم کیلئے ہے، وہ حقیقت یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یا قرآن مجید میں یا روایات میں ذکر کر دی گئی ہیں یا اچھے متباہان

ہیں جو نفوس سے لئے گئے ہیں۔ بہر صورت وہ قابل اتباع ہیں ان کے مجتہدات پر اعتبار کر کے عمل کرنا شروع کر دیا۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی انصاف منشا ۲-۳ میں فرماتے ہیں  
وَلْيَسُدَّ لَهَا قَوْلَ الْقَضَائَةِ وَالْأَمِينِ وَلْيَمْلَأْنِيهِمْ أَنْهَا أَحَادِيثٌ  
مَنْقُولَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرُوا بِهَا جَعَلُوا هَذَا  
مَنْقُولَةً (المؤمن قال) أَذْكَرُونَ اسْتَبْلَاهُ مِنْهُمْ مِنَ الْمَنْصُورِ أَوْ  
بَعْضُهَا مِنْهُمْ بِأَسَانِيهِمْ وَهَذَا حَسَنٌ صَنِيعًا فِي كُلِّ ذَلِكَ مِمَّنْ يَجِي بَعْدَ  
هَذَا لِنُورِ صَانِدِهِ وَأَقْدَمَ نَوَافِلًا وَأَوْفَى حَقًّا فَتَعَيَّنَ الْعَمَلُ بِهَا

اور (اہل لطیف تاج تابعین صحابہ و تابعین کے اقوال سے استدلال کیا کرتے تھے  
کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ اقوال یا تو حدیثیں ہیں منقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ ان کو مختصر کر کے معروف بنایا ہے اور یا یہ اقوال صحابہ و تابعین کے حکم منصوص  
سے خرد ان کے استنباط ہیں یا ان کی راؤں سے بطور اجتہاد (لئے گئے ہیں) اور  
حضرات صحابہ کرام اور تابعین ان سب باتوں میں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو  
ان سے پیچھے ہوئے اور صواب بیان کرنے میں زیادہ اور زمانہ کے اعتبار سے  
پیشتر اور علم کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہیں۔ اسی لئے ان کے اقوال پھیل کرنا متیقن ہو رہا  
سلف پر اعتبار کرنا شریعت کی جڑ ہے | پس خدا کے نیک بندوں دین کے ہادیوں  
وہ دو کتب ہے کونج ہماری نظر میں جو کچھ دین کے نشانات پائے جاتے ہیں سب اعتبار  
اعتماد کا ہی مستند ہیں۔ گویا کہ اعتبار و اعتماد تمام شریعت کی جڑ ہے حضرت مولانا  
شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی تقدس الجید ص ۳ میں فرماتے ہیں :-

إِنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يُعْتَمَدَ وَأَعْلَى التَّلَوُّ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرْعِيَّةِ



مجھے کام نہ بنایا ہے۔ بلا دلیل طلب کرنے کے۔

(۲) علامہ ابن ملک اور علامہ ابن العسینی شرح منار مصری کے ص ۲۵۲ میں نوادر ہیں۔ وَهَوَّاهَا نَحْنُ مِنْ اِقْبَالِهِ فِي قَوْلِهِ اَوْفَعْلِهِ مَحْتَقِدُ الْحَقِيقَةِ قَدِ احْتَضَرَ غَيْرُهَا كُلِّ الدَّلِيلِ بِعَيْنِ تَقْلِيدِهَا هِيَ دَرَسُ كَقَوْلِ يَانِضِلُ كِي اِتِّبَاعِ كَوَانِضِلُ عَيْنِ وَحَقِيقَتِ كِي بِنَا بِغَيْرِ اس كِي كِي دِل كِي فِكْر كِي پڑے۔

(۳) نامی شرح سامی مطبوعہ مجتبیٰ ص ۱۴۰ میں لکھا ہے۔

التَّعْلِيلُ قِيَّاحُ التَّعْيِيرِ عَلَى الْحَقِّ اُخْذُ حَقِّ بِلَا تَنْظِيرِ فِي الدَّلِيلِ . یعنی دوسرے کو اہل حق خیال کرتے ہوئے اس کی دلیل کے فکر میں پڑنے کے بغیر اس کا اتباع کر لیتا تعقید ہے۔

تینوں تعریفوں کا حاصل ایک ہی ہے کہ مجتہد کے قول و فعل کو مسلم کر کے محض بن عین و عقیدت کی بنا پر حل کرے اور تسلیم و دخل کے تحت مجتہد کی دلیل کی فکر نہ کرے اور نہ اس سے دلیل طلب کرے۔ خواہ بعد میں وہی دلیل معلوم ہو جائے یا اپنے مطالعہ و محبت سے اس مسئلہ کے متعلق بہت سے دلائل معلوم ہو جائیں یہ تعقید کے منافی نہیں۔

مذکورہ بالا تینوں تعریفوں سے ظاہر ہوا کہ لفظ تعقید اہل اتباع متبیین کی اصطلاح میں مترادف ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔

**تبیین دلیل** | حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ العالیہ مطبوعہ مصر کے ص ۱۳۲ جلد ۱ میں فرماتے ہیں۔

لَا يُقْلَدُ دُونَ اِلَّا صَاحِبِ الشَّرْحِ اَهْلُ حَدِيثِ كِي مَا يَزِيدُ مَصْنَعِ حَكِيمِ اَوْحِي محمد شاہ جہاں پوری اپنی کتاب الارشاد الی سبیل الرشاد کے ص ۱۳۳ میں عبارت مذکور کا ترجمہ کرتے ہیں۔ شارح کی تعقید (اتباع) کرتے تھے شیخ الشارح حضرت مولانا

رضید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے رسالہ سبیل الرشاد کے ص ۳۲ میں فرماتے ہیں۔ اور اتباع و تقلید کے معنی فاعل میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے اتباع و تقلید میں فرق کیا ہے وہ ان کی خاص اصطلاح ہے جو ہم پر حجت نہیں ہو سکتی۔ لا منا قسطنۃ فی الاصطلاح۔

**تفسیر ہدوم** | مقبول تقلید میں ابتداء بوقت تسلیم و عمل کے عدم مطالبہ دلیل مغل ہے اور عدم دلیل یا عدم علم باللیل مغل نہیں۔ لہذا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ تقلید لازم جہالت ہے کیونکہ اسکی ماہیت میں عدم معرفت دلیل مغل ہے یا یہ کہنا کہ ہدایہ جیسی مدلل کتاب کے پڑھنے پڑھانے والے مقلد نہیں رہ سکتے۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ تقلید معرفت دلیل کے معانی میں شام اور اگر کوئی تقلید کی تعریف اپنی طرف سے

سے مراد لے کر اشارہ صاحب امرتسری نے بھی اس عبارت کو اپنے رسالہ حدیث نبوی تقلید نفسی ص ۱۲ میں لکھا کہ اس پر سلوک اختیار کیا ہے اور اپنی عبادت کے موافق اس پر عمل کیا ہے۔ لہذا اگر اس سے پہلے ص ۱۱ میں ملحق تقلید کی تعریف پر مطلق ہو گیا تو اس میں کوئی عیب نہیں۔ لہذا وہ دوازم ان کو بھی اتباع و تقلید میں اتحاد تسلیم ہوا۔ ۱۲۔

تجربہ رکھنا قطعاً بن قیام نے احکام الوضو میں ص ۲۲ میں لکھا ہے کہ تقلید میں قول بلا معرفت دلیل کے قبول کرنا ناجائز ہے اور اتباع ملی وجہ البیعت قبول کرنے کا نام۔ ۱۲۔

اس تقریر سے مجددی اشارہ صاحب امرتسری کے اقوال میں واضح و آشکار منہج رسالہ تقلید نفسی و ملحق ص ۱۲ اور منہج رسالہ فقہ و فقہاء ص ۱۲ اور ص ۱۳ اور منہج رسالہ اجتہاد تقلید و امتداد ص ۱۲ کا پورا جواب ہو گیا۔ کیونکہ سب شکالات کا شرکاء حاصل ہوئے ہیں۔

تقلید کی سر منہج والا تعریف میں جو نقطہ الدلیل ہے اس پر نام مہدی ہے۔ مراد اس سے وہ خاص دلیل ہے جسکی مجتہد نے پیش نظر رکھ کر اجتہاد کیا ہے اور جس غیر عقلی دلیل الدلیل اور منہج حاصل فی الدلیل کی تفسیر ہے جس غیر وسط البتہ الدلیل ابطال ہے یہ تو اگر بوقت تلبیح مجتہد کی خاص دلیل کی طلب اور تحقیق نہ کرنا بلکہ نفس منہج کی بنا پر اسکی اتباع کو دنیا تقلید ہے۔ حالانکہ بعد تقلید کی اس خاص دلیل یا در سر کا جہل طلب نہ مجتہد مسلم ہوتا یا نہ وہ کسی عالم سے دلیل طلب کر لیا یا مطالعہ کتب کے ذریعہ یا اپنے فہم و ذکاوت کے ذریعہ دلائل کو مطالعہ یا دنیا یا فہم کی تفسیر کے لئے یا اپنے فہم میں سنا میں کی زبان نبوی کے لئے۔ دلائل کا بیان کر دیا مقہوم تقلید کے

بیان کر کے تقلید اور علم میں منافاة کا قائل ہو تو یہ اسلامی خاص اصطلاح ہوگی جو ہم پر حجت نہیں ہو سکتی اور اگر مسلم الشیوخۃ الی تریف (التقلید) اَتَمَّلْ بِقَوْلِ الْغَنِيِّینِ غَیْرِ حُجَّةٍ سے کسی کو دم ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس ترفیع میں پہلی ترفیع کے قرینہ سے معاف محدود ہے (ای میں غیر مطالعہ حجت) یعنی دلیل طلب کرنے کے بغیر دوسرے کی بات پر عمل کر لینا تقلید ہے۔

**تفسیر تقلید شخصی و غیر شخصی** | شرعی تقلید کی اصطلاحی ترفیع کے معلوم ہونے کے بعد اب یہی قسمیں سنئے۔ مطلق تقلید وہ قسم پر ہے شخصی اور غیر شخصی۔ تقلید شخصی یہ ہے کہ ایک خاص مجتہد کی طرف جو مذہب منسوب ہے اسکے جملہ مسائل مفتی بہا کو دلیل کے طلب کرنے کے بغیر قبول کر لینا اور اسکو اپنے مثل کیلئے کافی سمجھنا اس سے کہ ان مسائل مفتی بہا میں سے بعض مسائل خود اس امام مجتہد کے چلے اور بعض اس کے شاگردوں کے اور بعض اسکے علماء مقلدین کے مگر سب کا مجروحہ ایک مذہب معین کہلاتا ہو کہ جس کی نسبت ایک خاص امام کی طرف کی جاتی ہو۔

اور تقلید غیر شخصی یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے متعدد مجتہدین کے مسائل کو انکی دلیل طلب کرنے کے بغیر اپنا معمول ٹھہرانا یعنی کوئی مسئلہ کسی مجتہد کے مذہب کا اور کوئی مسئلہ کسی مجتہد کے مذہب کا۔ نہ کمال کر لینا اور ایک معین مجتہد کے مذہب کی جملہ مسائل مفتی بہا میں پابندی نہ کرنا۔

**تقلید غیر شخصی کا رواج** | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کیلئے مسائل جزیرہ واقعات حادثہ میں عمل کرنے کے عین راستہ کھلے ہوئے ہیں۔ ذات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اجتہاد و تقلید۔ جب کسی جزیرہ میں کسی صاحب کو تردد ہو تا تو بشرط قرب عادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تشفی حاصل کر کے عملی

کر لیتے اور اگر وجہ تبدیلی وغیرہ ملاقات نہ ہو سکتی تو بذریعہ قاصد یا مکتوبت دریافت کر لینی کوشش کرتے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکتا تو بشرط قوت اپنے اپنے اجتہاد و استنباط سے کام لیکر حل کر لیتے تھے۔ اگر قوت اجتہاد میسر نہ ہوئی یا اس صحیح ذہن کا چاہتے توجہ عالم پر جاتا اس سے دریافت کرتے تھے اپنی روایت یا روایت سے جو کچھ جواب دیتا ہے سہو ثوقاً احتیاج سے اس پر یقین کر لیتے۔ چونکہ ان حضرات کا مقصود خاص عمل ہوتا تھا اسلئے اسکا دائرہ تلاش کے مشغول بناد ہو جاتے اور قیل و قال میں وقت کو ضائع نہیں کیا کرتے تھے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایسے مسائل (غیر منصوصہ اجتہاد) میں صرف وہی چیزیں (اجتہاد و تقلید) پر عمل کا مدار رہ گیا۔ اندھنوں کے فضل سے مجتہدین جیسا کہ تقریباً کسی کے اصول و قواعد مضبوط نہ ہوئے تھے اور فروع و مسائل بھی مدون نہ ہوئے تھے اس لئے کسی خاص مین مجتہد کے مسائل اجتہاد پر براہ اطلاع پاکر اسکے مذہب و مین کی پابندی کرنا اور اس پر عمل کرنا سخت دشوار بلکہ ناممکن تھا۔ ادھر غیر مجتہدین حضرات میں تدبیر و تقویٰ اور اخلاص عمل کا جذبہ موجزن تھا لہذا جبکہ جو مجتہد بل جاتا اس سے ضرورت کا مسئلہ دریافت کر کے عمل کر لیتا اور اس مسئلہ میں اسی کی تقلید کر لیتا کسی خاص مجتہد کی تقلید کی پابندی نہ تھی اور نہ یہ اس وقت ہو سکتی تھی۔ چھینار دوسری صدی کے نزدیک اسی طریقہ سے تقلید غیر شخصی جاری رہی اور اس کا ایسا عام رواج رہا کہ کسی قابل اعتبار بزرگ نے اس پر انکار نہیں کیا۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مقدس الجسد ص ۲۷ میں فرماتے ہیں :-

لَقَدْ نَظَرْتُ النَّاسَ لَمَّا مَرُّوا مِنْ لَوْحِ الْعَصَا بِهٖ اِلَى اَنْ ظَهَرَتْ لِقَا اٰلِہٖ  
الَّہِ ثُمَّ بَعَثَ يُقْلِدُوْنَ مَنْ اَتَقَى مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ نَزْهِ مِنْ اَحَدٍ  
يَعْتَابِرُ اِنْ لَمْ يَرَوْهُ لَوْ كَانَ ذَا اِلَٰهٍ بِاٰجِلٍ لَقَدْ نَكَّرُوْهُ۔

کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لیکر چار مذہبوں کے ظہور تک سب

لوگوں کو ایسی دستور (رواج) دیا ہے کہ جو عالم (مجتہد) مل جاتا اسی کی تقلید کرتے ہیں اس پر کسی ایسے آدمی نے انکار نہیں کیا جو معتبر ہو۔ اور اگر یہ تقلید باطل ہوتی تو بیشک وہ حضرات اس پر اعتراض کرتے (مگر کسی نے اعتراض نہیں کیا تو مسلم ہوا کہ ایسی تقلید سب کو پسندیدہ تھی) انتہی۔

**تقلید شخصی کا رواج** | دوسری صدی میں جب علماء و ربانی نے بالہام الہام اصول فروع کی تدوین و تالیف کا سلسلہ رفتہ رفتہ شروع کیا تو کچھ کچھ مسائل کے ایسے مجموعے پائے جانے لگے جن سے بعض بعض مجتہدین کے مذاہب کا پتہ چلنے لگا اور ان مجتہدین کے قابل تلافیہ نے اپنے اپنے بزرگوں کے مذاہب کے بقا اور ترویج میں بھی کوشش کرنی شروع کر دی تو دوسری صدی کے بعد اکثر لوگوں میں تقلید شخصی کے رواج کی ابتدا ہوئی۔ مگر چونکہ ان مذاہب مدونہ کے مجموعوں کا استفادہ عام رواج نہ ہوا تھا کہ ہر جگہ اور ہر شخص کو کاسانی میسر آسکیں اور مجتہدین کی تعداد بھی غیر معمولی تھی۔ اسلئے جن لوگوں کو مذاہب مدونہ پر سے طور پر میسر نہ آئے وہ اسوقت بھی حسب دستور سابق تقلید غیر شخصی پر عامل رہے اور بہتوں نے ایک ایک مذاہب میں پابندی کر کے تقلید شخصی کا التزام کر لیا اور وہ تقلید شخصی بھی ان چار مذاہب مشہورہ میں منحصر نہ تھی۔ کیونکہ ان چار مذاہب کے سوائے اور بھی بعض بعض مجتہدوں کے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ چوتھی صدی تک یہی رواج رہا۔

حضرت ملا نا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی انصاف کے صندوق میں فرماتے ہیں۔  
وَأَجَبْتُ الْمَأْتِينَ ظَهَرَ مِنْهُمْ أَنَّ الْقَدْ حَبَّ إِلَيْهِمْ هَذِهِ بِلَاغِيَا بِهِمْ وَقُلْ مَنْ  
كَانَ لَا يَحْتَمِلُ عَلَى حَذِّ هَبِّ جَهَنَّمَ يَتَّبِعُهُ وَلَا يَلْزَمُ لَهَا أَحَدًا وَلَا وَجِبَ فِي ذَلِكَ  
الْزَمَانِ - اور دوسریوں کے بعد لوگوں میں مین مجتہدوں کا مذہب اختیار کرنا ہر جگہ  
اور ایسے کم آدمی تھے جو مجتہد مین کے مذہب (کی تقلید شخصی) پر اعتماد نہ رکھتے ہوں۔



اور اس وقت تقلید شخصی ہی واجب تھی۔

اور مجہدؒ نے ابانہ جلد اول کے ص ۱۳ میں فرماتے ہیں :-

بِقَوْلِهِ أَتَى النَّاسَ مَا كَانُوا أَقْبِلَ الْبَائِقَةِ الشَّائِقَةِ غَيْرَ مُتَّبِعِينَ مَعَهُ  
التَّقْلِيدُ الْخَالِصُ يَلْزَمُ حُبَّ وَاحِدٍ بَعِيْنِهِ -

یعنی چوتھی صدی سے پہلے سب لوگوں میں صرف تقلید شخصی ہی (ستہ) نہ پائی  
جاتی تھی، بلکہ بعض لوگوں میں اس وقت تک تقلید غیر شخصی کا بھی وجود تھا۔

مگر چوتھی صدی کے اندر جبکہ مذاہب اربعہ  
مذاہب اربعہ میں تقلید شخصی کا انحصار (حنفی - مالکی - شافعی - حنبلی) کی کتب فقہ

تدوین ہو کر اقطار عالم میں پھیل گئیں۔ اور ان مذاہب میں سے کسی نہ کسی پر ہر جگہ اور ہر  
شخص کو عمل کرنا آسان ہو گیا۔ اور بتقدیر الہی ان چار مجتہدوں (امام ابوحنیفہ - امام مالک  
امام شافعی - امام احمد بن حنبل) میں سے کسی ایک کے سوائے جن دیگر مجتہدوں کے چوتھی  
صدی سے قبل مذاہب کچھ کچھ پائے جاتے تھے۔ سامان حفاظت کے کافی نہ ہونے کی  
وجہ سے وہ سب ختم ہو گئے اور ان چاروں مذاہب مشہورہ کے سوائے کوئی مذاہب  
اہلسنت واطاعت کا مروج نہ رہ گیا اور بوجہ ارتقاء ضرورت کے اجتہاد میں بھی کمی  
آگئی۔ زبیشیت الہیہ چوتھی صدی میں ان چاروں ائمہ کے مذاہب میں تقلید شخصی  
کا انحصار متعین ہو گیا۔

حضرت شاہ صاحب دہلویؒ عقد الجید کے ص ۱۳ میں فرماتے ہیں :-

وَلَمَّا نَدَّ مَسْتَبِ الْمَذَاهِبِ لِحَقِّهِ الْخَطْبُ بِالْغَرِ بَعْدَ أَنْ أَتَابَهَا  
اِتِّبَاعًا لِمَنْ أَدَا الْخَطْبُ وَالْخَرَجُ عَنْهَا لِحَقِّهَا بَعْدَ تَجَاوُزِ السَّوَادِ الْاَعْلَمِ -

یعنی مجز مذاہب اربعہ دوسرے مذاہب حقہ منہدم ہو گئے تو انہیں چاروں کا اتباع  
مواد اعظم کا اتباع ٹھہرا۔ اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنا ہوا۔

اور علامہ ابن خلدون نے مقدمہ تاریخ میں لکھا ہے۔ دیا دوا مصاص میں انہیں  
 ائمہ اربعہ پر بغاوت ٹھہرائی اور ان کے سوا جو نام تھے ان کے تقلید بن ناپید ہو گئے اور  
 لوگوں نے اختلافات کے دروازے اور راستے بند کر دیئے اور چونکہ اصطلاحات علیہ  
 مختلف ہو گئیں اور لوگ رتبہ اجتہاد تک پہنچنے سے باز رہ گئے اور اس امر کا خوف  
 پیدا ہوا کہ کہیں اجتہاد ایسے شخص کی طرف مستند نہ ہو جائے جو اس کا اہل نہ ہو۔ یا  
 اس کی رائے یا دین قابل و ثقیل نہ ہو۔ لہذا علمائے زمانہ نے اجتہاد سے اپنا بجز  
 ظاہر کر دیا اور اس کے دشوار ہونے کی تصریح کر دی اور انہیں مجتہدین کی تقلید کے  
 لئے من کے لوگ مقلد ہو رہے تھے لوگوں کو ہدایت کرنے لگے اور چونکہ تعامل تقلید  
 میں تلاعب ہے لہذا کبھی ان کی اور کبھی ان کی تقلید کرنے سے لوگوں کو مض  
 کرنے لگے اور صرف نقل و احساب باقی رہ گئی اور بد صحیح اصول اتصال مند بالروایت  
 ہر تقلید اپنے اپنے مجتہد کی تقلید کرنے لگا۔ اور حق سے آج بجز اس امر کے کچھ اور مطلب  
 نہیں اور فی زمانہ امتی اجتہاد مردود اور اس کی تقلید مجہور ہے اور اہل اسلام انہیں  
 ائمہ اربعہ کی تقلید پر قائم ہو گئے ہیں۔ انتہی۔

عبارت یہ ہے۔ ووقف التقليد في المصاص عند هؤلاء الاصحاب و  
 دوح المقلدون لمن سواهم وسدوا لنا سبيل الخلاص وطريقه ولما كثر  
 تشعب الاصطلاحات في العلم ولما عاق عن الوصول الى رتبة الاجتهاد ولما  
 خشي من اسناد الى غير ائمه ومن لا يوثق برأيه ولا بد منه فصرحوا بالاجتهاد ولا  
 عوان وروى اناس الى التقليد هؤلاء كل من اختص به من المقلدين وخطموا من سواهم  
 تقليد هم لما يرون من اللعب والبريق لا نقل من اصحابهم واصل كل مقلد بما  
 من قلده ومنهم بعد تعميم اصول واتصال سندها بالرواية لا يحصل اليهم حقا  
 فيكون اعمى الاجتهاد ولهذا العهد حرم وروى عقيدته مجبورين تقليد لا نقد حساس  
 اهل الاسلام اليوم حتى تقليد هؤلاء الاثمة الالهية (منقول از دفتر الميرزا شمس)

## مذہبِ اربعہ میں تقلیدِ شخصی کا انحصارِ فضلِ الہی ہے

مسائلِ اجتہادِ دینیہ غیر متعذر حد میں مجتہد سے تو کسی صورت میں استغناء ہو نہیں سکتا اور اگر ائمہ اربعہ کے مذاہب کے سوائے باقی مذاہبِ حقہ جو یعنی صدی تک ختم ہو گئے۔ اور اگر اربعہ کے برابر کسی پچھلے آنے والوں کے مجتہد بننے کی توقع بھی نہ رہی تو اب تو ہی صورت میں تھیں۔ یا تو لوگ اپنے اپنے خیالات کو کالی سمجھ کر اتباع ہونے کے گناہ میں مبتلا ہوتے اور یا ائمہ اربعہ کے مذاہبِ حقہ مغلوں کی تقلید اختیار کر کے اتباع ہونے سے محفوظ رہتے سو حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے بدوہن کسی ظاہری دباؤ اور دھوکے کے ان لوگوں میں ائمہ اربعہ کی تقلیدِ شخصی کی محبت پیدا کر کے ان کے دین کو اتباع ہونے کے گناہ سے بچا دیا۔

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی العارف کے ص ۳۳ میں فرماتے ہیں:-  
وَبَلَّغْنَاكَ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ سِرًّا أَلْفَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى الْعُلَمَاءُ  
وَجَمَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ يَشْعُرُ ذَنْ أَوْلَى يَشْعُرُ ذَنْ -

خلاصہ کہ مجتہدین کے مذاہب پر پابند (تقلیدِ شخصی) ہونا ایک راز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علماء (کے طلب میں) الہام فرمایا اور ان کو اس پر جمع فرمایا ہے (تقلیدِ شخصی کی غریبیاں) خواہ وہ کچھ یا نہ کچھیں -

سچیں غیر تقلیدین کا یہ ذمہ کہ پہلے بزرگوں میں تقلیدِ شخصی کے حکم و راجح کا سبب بحال اور محض عام یعنی حکومتِ تقلیدی کے مخالفت اور تضاد ان کے مذہب کا لازم اور سلاطین کا جب خوف ہوا ہے۔ دیکھو اللہ شاہ مسند حکیم ابوحنیفی رحمہ اللہ شاہِ سنی کی خدمت تاسٹ ذمہ بزرگوں میں پر سرسبز تہذیب و افتخار و اہل تشیع کی طرح تقلید کا الزام ہے ہاں ص ۱۱۱ وغیرہ میں ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک ائمہ حنفیہ ملنا اور سے مذاہبِ اربعہ میں ایک مذہب کے مستند ہو گا ہرگز۔ یا کرنے تھے اور اخیر میں ترک وہ اسی کے پابند ہے لہذا لوگ اگر تقلید ہی سمجھتے تھے تو وہ حقیقتاً تقلید تھے۔ غیر تقلیدین کو یہ حقید مبارک جو ۱۰

(۲) علامہ ابن امیر الحاج کتاب التفرید والتبصیر فی شرح التفرید مطبوعہ مصر کے  
 ص ۲۵۱ جلد ثالث میں فرماتے ہیں :-

وَالْحَاصِلُ أَنَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَخْتَرْتُ بِهِمُ الْغَاةَ عَلَى مَعْنَى الْكُمَاةِ  
 عَيْنِي مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بِهِمْ إِذْ قِيلَتْ أَخَوُ الْهَمِّ بِالْخَوَالِ أَقْرَابُهُمْ ثُمَّ اشْتَبَاهَا  
 مَذَاهِبُهُمْ فِي سَائِرِ الْكَلَامِ فَاتَّبَعْتُمُ الْقُلُوبَ عَلَى اتِّخَاذِهَا دَفْنَ مَا سِوَاهَا  
 لِأَنَّهُ يَكُنْ عَلَى مَعْنَى الْأَعْصَابِ -

حاصل یہ کہ ائمہ اربعہ (کی تقلید میں مذاہب کا انحصار) رحمتِ الہی سے بلکہ حق  
 حادث حق کی کرامت کی دلیل ہے جبکہ ان کے احوال کو ان کے ہم زمانہ بزرگوں کے  
 احوال پر جاننا چاہئے۔ پھر اطرافِ عالم میں ان کے مذاہب کی شہرت اور باوجود  
 امتدادِ زمانہ باسئلے تلبیل پر نسبت دوسروں کے انہیں چار مذہبوں کی تقلید  
 شخصی کی پابندی کی طرف سب قلوب کا مجتمع ہونا (دیکھا جائے تو لا محالہ ان کی  
 مقبولیت خدا کا اقرار کرنا پڑے گا) اسی ہے۔

(۳) مولانا شیخ احمد جیون تفسیر احمدی ص ۲۹۷ میں فرماتے ہیں :-

وَالْإِعْصَابُ أَنَّ الْإِعْصَابَ الْمَذْهَبُ فِي الْأَمْرِ كَلْبَةً وَأَتَابَهُمْ فَضَّلُ  
 إِلَهِهِمْ وَتَقَبَّلُوا مِنْهُ تَعَالَى لَا يُجَالُ فِيهِ لِلْمُتَرَجِّعَاتِ وَالْأَوَّلَةِ -

الصفات یہ ہے کہ چار اماموں اور ان کے مقلدین میں مذاہب کا ضمیر ہونا  
 محض فضلِ الہی اور خدا کا قبولیت کی علامت ہے۔ ترجیحات اور اولہ کو اس  
 میں دخل نہیں۔

(۴) مولانا عبدالحی کھنوی رحمہ اللہ خیر الختام ص ۱۱۱ فرماتے ہیں :-

وَقِيَّتِهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ الْإِعْصَابَ وَالْمَشَابِيكَ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ الْمَشْهُورَةَ فِي  
 الْأَوْثَانِ الْمَشْخُورَةِ أَمَّا إِلَهِهِمْ فَضَّلُ رِثَانِي كَرِيتَانِ إِلَى الْإِعْصَابِ الْكَائِلِ -

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ پچھلے زمانہ میں تقلید شخصی کا چاروں مذہبوں میں منحصر نہ تھا جس حکم الہی اور فضل ربانی ہے۔ کسی دلیل کا ممکن نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے انصاف کے صلے میں لکھا ہے کہ مجتہد کی چوتھی علامت یہ ہے کہ اس کیلئے قبولیت آسمان سے اُترے (بانی طور پر اس کے علم کی طرف علماء و مفسرین اور محدثین اور ارباب اصول اور حفاظ کتب فقہ گروہ در گروہ تحیک پڑیں اور اس مقبولیت اور علماء کے متوجہ ہونے پر زمانہ پہلے دروازہ گذر جائیں۔ یہاں تک کہ قبولیت دلوں کی نزدیکی میں گھس جائے بسوا الحمد للہ علامت ائمہ اربعہ میں پوری پوری پائی جاتی ہے۔ لہذا مذاہب اربعہ بلاشبہ عند اللہ مقبول ہیں۔

**اہل کشف کے کشف سے حقیقت مذاہب کی تائید** | اسی لئے پہلے سے اصحاب کشف کو ان کے کاشفات میں

حق تعالیٰ نے مذاہب اربعہ کے حق ہونے کا معائنہ کر لیا ہے ان میں سے ایسے دو بزرگوں کے کشف کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے کاشفات کے صحیح ہونے کا ابراہیم اور محمدؐ بھی قائل ہیں۔

(۱) تغلبہ ربانی امام شافعیؒ کی تائید ان کبریٰ کے صلے میں فرماتے ہیں :-

ثم عرفت ان من عرفت ان تغلبہ القبول من السماء فيقبل الى علمه معانيات من العلماء من المفسرين والمحدثين والاصوليين ويحفظ كتب الفقه ويضمن على ذلك القبول والاقبال فهدت مستطاوله حتى يدخل قاله في حجب القلوب ۵۔

تغلبہ ربانی سے مراد یہ ہے کہ صاحب مرامؒ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ کشف اولیاء الہام شاہ صاحب علم غنی است۔ (۲) (یعنی اگر کاشف ہوگا اگر کشف ہوگا کس باہم شرافت شرف علی غالب خود (ایضاً ص ۱) اس لئے ہونے دو بزرگوں کو شہادت میں پیش کیا ہے۔ ۱۲

تغلبہ ان کو ان صاحب مرامؒ نے مجمع مکمل میں صوفی عالم محدث صاحب کرامات کینود کا لیاغٹ بغیر سبقت مجتہدین اربعہ تابعین میں الشریعہ کا طریقہ لکھا ہے۔ ۱۲



کی شکل میں دیکھا۔ اس کی مزید تائید اس سے ہوتی ہے کہ شمس میں جب فاقی عباسی نے سد سکندری کا حال دریافت کرنے کو کچھ لوگ بھیجے تو وہاں کے لوگوں کو حنفی المذہب پایا۔ جناب نواب صدیق حسن خاں صاحب قوس الامجدیث ریاض المرائض کے تحت ۲۱۶ میں بحوالہ مالک الممالک لکھتے ہیں :-

عائظان سد کہ در انجا بودند ہمدین اسلام داشتند و مذہب حنفی۔ زبان عربی و فارسی سے گفتند اما از سلطنت عباسیہ بے خبر بودند۔

**اثبات تقلید** | چونکہ دین کے اماموں کی تقلید ایک سترالہجی اور پییدہ خدا و رسول مثنیٰ اور امتداد اسلام ہی سے اسکی محبت کا بیج اہل ایمان کے قلوب میں بویا گیا تھا اور اس کی ضرورت کا اس قدر احساس ہو چکا تھا کہ دوسری صدی کے آخر تک بصورت غیر شخصی سب میں اور دوسری صدی کے بعد تیسری کے آخر تک اکثر لوگوں میں بصورت شخصی اور بعض میں بصورت غیر شخصی اور چوتھی صدی میں سب لوگوں میں بصورت شخصی تقلید کا اظہار و شیوع ہوا اور کج تک تقلید شخصی کا رواج بے ستور چلا آ رہا ہے۔ اس لئے اس کا ثبوت چنداں دلائل کا متکبر نہیں۔ مگر کچھ حصے سے فرق اہل حدیث نے اس سنت اسلامیہ تدبیرت خلوص و مبالغہ کیساتھ انکار کر کے بھڑے بھڑے مقلدین کو اگر دین کی تقلید سے روکنا شروع کیا تو ہے اس لئے دلائل شریعہ کو بھی بیان کیا جاتا ہے ۔

۱۔ یعنی سد سکندری کے تمام عائظان (اشدے) سلطان حنفی المذہب تھے اور عربی و فارسی زبان سے واقف تھے۔ مگر حکومت عباسیہ سے بے خبر تھے۔

۲۔ بلکہ فرقہ الامجدیث کے پیشرو اہل کو بھی مجبوراً اس کا اقرار کرنا پڑا۔ مولوی شہناش صاحب امرتسری لکھتے ہیں :- یہ بات قوطی ہرجلی کہ بے علم کو عالم کی تقلید بغیر وجہ جائزہ (دعا اور تقلید شخصی ص ۳۸) اور مولوی نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی نے تقلید کی تعلیم کے ایک قسم کو واجب اور ایک قسم کو سراج کہا ہے (دیکھو صیارا الحق ص ۱۲)۔

اگرچہ تک مطلق تقلید کے وقوع و تحقق کا ثبوت بعینہ اس کی دو  
**سلسلہ دلائل** انہوں (شخصی و غیر شخصی) میں سے ایک قسم کا لامنی الثبوت ہے  
 کیونکہ مطلق کے وقوع و تحقق کے لئے اسکی کسی نہ کسی قسم کا وقوع و تحقق ضروری ہوا  
 کرتا ہے۔ اس لئے ہر ایک قسم پر جدا گانہ دلائل بیان کرنے کی حاجت نہیں بلکہ  
 مطلق تقلید کے وجوب استحسان پر دلائل کا پیش کرنا کافی ہوگا۔

## قرآن مجید سے تقلید کا ثبوت

**پہلی آیت** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَقِمْ الصَّلَاةَ  
 حَتَّىٰ تَكُونُوا مِمَّنْ رَاضٍ بِهٖ اے ایمان والو تم کہتا مانوا اللہ کا اور کہنا مانو  
 پیغمبر اور ادلی الامر (دین کے مجتہدوں) کا جو تم میں سے ہیں۔

**اولی الامر کی تفسیر** کتب تفسیر میں اولی الامر کی تفسیر دو طرح سے آئی ہے۔ دنیاوی  
 یعنی امام عسکریؑ یا دشاہن اسلام باعتبار سیاست مدنیہ۔ اور دینی حکام  
 یعنی علماء مجتہدین باعتبار علم ظاہری اور شیوع طریقت باعتبار علم باطنی مگر یہاں پر  
 علماء مجتہدین کو مراد لینا زیادہ سچ ہے کیونکہ دنیاوی دینی احکام میں خود مختار نہیں  
 بلکہ علمائے شریعت کے فتوؤں پر چلنے کے مکلف ہیں۔ لہذا علمائے شریعت  
 دنیاوی حکام کے بھی حاکم ہوئے۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مصری کے ص ۲۲۴ میں فرماتے ہیں۔  
 قَدْ جَاسَتْهَا أَنْ أَفْعَالُ الْأَمْرِ وَأَوَّلُ الشَّلَاةِ مَوْقُوفَةٌ عَلَىٰ قُلُوبِ

نہ اگر کہا جائے کہ غیر مقلدین کو مرت تقلید شخصی سے انکار ہے تو جواب میں کہا جائیگا  
 کہ غیر شخصی ان کو تسلیم ہے یا نہیں بصورت تسلیم وہ غیر مقلد نہ بنے مگر جو حقیقاً انھیں  
 ان کو دینا عقب مقلد تجزیہ کرنا چاہیے اور بصورت انھیں وہ دینا مقلد نہ انکار مطلق  
 تقلید کے انکار کو مستلزم ہوا۔ ۱۲



الْعُلَمَاءُ وَالْعُلَمَاءُ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْرٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ أَوْ فَكَانَ عَمَلٌ لِقَوْلِ الْقَوْلِ  
حَلِيقَةً أَوْ لَمْ يَكُنْ -

یعنی حکام اور سلاطین کے امور و غیر علماء کے فتووں پر موقوف ہیں۔ اور علماء  
و حقیقت حکام کے بھی حاکم ہیں۔ لہذا بقاعدہ علماء و اصول و المطلق اذ اطلاق زیاد  
بد الفرجہ الامل لفظ اولی الامر سے علماء مراد لینا زیادہ راجح ہے نیز غیر القرون  
میں سے حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عطاء حضرت مجاہد  
حضرت مسی بصری، حضرت صفاک، حضرت ابو العالیہ، حضرت امام مالک حضرت ابن  
ابی یحییٰ رضی اللہ عنہم اجماع کا علما و فقہاء سے اولی الامر کی تفسیر فرمادہ دوسری تفسیر  
کے راجح ہونے کی تائید کرتا ہے۔

تنبیہ | ہاں یہ یاد رہے کہ اولی الامر کی تفسیر میں جو علماء و فقہاء کا لفظ آیا ہے  
ان سے مراد صوت مجتہدین ہیں کسے کہ دوسری آیت میں اولی الامر کی تفسیر  
ہاں بتایا ہے کہ ہے اور وہ خاص علماء مجتہدین ہی ہو اگر کتب ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔  
وَلَوْ تَوَدَّ ذُو الْإِلَهِ إِلَى الرَّسُولِ رَأً إِلَى الْأُمَرَاءِ لَقُلُّهُمُ الَّذِينَ يَسْتَشِيرُونَ  
مِنْهُمْ (سورہ شاور پ)۔

اور اگر یہ لوگ اس امر کو بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اپنے اولی الامر و مجتہدین  
کی طرف پھرتے تو وہ لوگ بران میں سے متبلا و اجتہاد) کو نبیائے ہیں سلام کر لیتے۔  
تفسیر بیضاوی کے حاشیہ میں الَّذِينَ يَسْتَشِيرُونَ مِنْهُمْ کے اور لکھا ہے  
الْعُلَمَاءُ وَالْمُجْتَبِدُونَ (وہ مجتہد علماء ہیں۔ امام الحرمین رازی کہتے ہیں :-  
لَيْتَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَجِبَ لِمَا سَمِعَ أُولَى الْقَبْرِ وَالَّذِينَ لَهُمُ الْأَمْرُ وَالنَّهْيُ فِي

لہ حوالہ کیلئے و کثیر تفسیر شرح البیان صفحہ ۵۰۰ جلد ۵، تائید صفحہ ۳۹۶ جلد ۵، رد  
صفحہ ۲۹۶ - ابن جریر صفحہ ۸۰ جلد ۵ - کبیر صفحہ ۳۴۳ جلد ۵ وغیرہ - ۱۲

الشَّرْعَ بَلَيْسَ إِلَّا هَذَا الْقِسْفُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّ الْمُتَكَلِّفَ الَّذِي لَا مَعْرِفَةَ  
لَهُ بِكَفَيَّةٍ اسْتَبْلَا أَفْعَاوَهُ مِنَ الْقُتُوبِ لَا اِغْتِنَا بِهَا مَنَّهُ وَلَا نَهَيْهِ  
وَكَذَلِكَ الْمُفَسِّرُ الرَّحْمَنُ الَّذِي لَا تَدْرِي لَهُ عَلَى اسْتَبْلَا أَفْعَاوِهِ  
مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ (تفسیر کبیر ص ۳۴ جلد ۳ مطبوعہ مصر)۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اولی الامر کی اطاعت واجب کی اور شرع میں جن کو امر و  
نہی لاحق حاصل ہے وہ علماء مجتہدین ہی ہیں اس لئے کہ جو عالم تکلم نصوص سے  
احکام مستنبط کرنے کی معرفت نہیں رکھتا اس کے امر و نہی کا کچھ اعتبار نہیں ملتا  
جو مفروضہ حدیث کہ قرآن و حدیث سے استنبلا احکام پر قیاد نہیں (اس کے بھی امر  
و نہی کا کچھ اعتبار نہیں)۔

جب یہ معلوم ہو چکا کہ شرع کے اولی الامر مجتہدین ہیں اور یہ امر ظاہر ہے کہ  
اتباع اسی اذیت تک کیا جاتا ہے جب تک تابع قبوع کے وجہ کو نہ پہنچے۔ تو اس آیت  
کریمہ سے صاف ثابت ہوا کہ وہ مسلمان جو خود مجتہد نہیں اس کو کسی مجتہد کا حکم بجا لانا  
کہنا ناشائع واجب ہے۔ یہ بات کہ وہ حکم مجتہد کی روایت ہو یا روایت (اجتہاد) اور  
محض حسن ظن سے مجتہد کا حکم مان لیا جائے یا اس سے دلیل بھی طلب کی جائے سوا اسکا  
فیصلہ بھی آیت کریمہ ہی کے الفاظ میں کیا گیا ہے اس طرح پر کہ پہلے وہ جو میں خدا کے حکم  
ماننے والا ہو فرمایا گیا ہے دوسرے وہ جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ماننے والا ہو  
فرمایا گیا ہے اور تیسرے وہ جو میں مجتہدین کے کہنے پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے اب غور کرو کہ مجتہدین  
کی جو روایت قرآن اور حدیث سے ہوگی وہ بعینہ پہلے دو حکم میں داخل ہوئی۔ مگر علیحدہ ذکر  
کرنے کی ضرورت کیا۔ نیز روایت تو غیر مجتہدین کی بھی واجب الاعتناء ہے بشرطیکہ وہ نقد  
ہوں پھر مجتہدین کی تخصیص کا کیا فائدہ۔ لہذا تیسرے وہ جو میں مجتہدین کی روایت (یعنی اجتہاد)  
مسائل کا واجب الاطاعت ہونا متعین ہوا۔ اور اولی الامر کو جلا امراہ فصل

(الْبَيْعَةُ) الرَّسُولُ پر عطف کر کے یہ اشارہ کیا گیا۔ کہ جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دلیل طلب کرنے کے بغیر محض حسن ظن کی بنا پر واجب ہے اسی طرح حضرات مجتہدین کے مسائل اجتہاد میں کی اطاعت بھی دلیل طلب کرنے کے بغیر محض حسن ظن کی بنا پر واجب ہے۔ گو دونوں جگہ منشا حسن ظن مختلف ہے۔ پہلی جگہ منشا رسالت ہے۔ جس کی اطاعت واجب قطعی ہے اور دوسری جگہ منشا حسن ظن مجتہدین کا تقویٰ و اجتہاد صحیح ہے جس کی اطاعت واجب ظنی ہے اور مجتہدین کی ایسی اطاعت کہ جس کا منشا حسن ظن ہو تعلید ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ اس آیت کریمہ میں بغیر مجتہدین کو حضرات مجتہدین کی تعلید کے وجوب کا مسائل اجتہاد میں حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم تعلید شخصی اور غیر شخصی دونوں کے وجوب کو شامل ہے اس لئے کہ اولی الامر میں اجتماع جنسی ہے جو ایک مجتہد اور ایک سے زیادہ کو برابر شامل ہے۔

یہ سوال کہ آیت مذکورہ کے مقتضی دوسری آیت میں ہے۔

**سوال** اِنْ تَنَادَحْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ  
تَوَمِّنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

سو اگر تم کسی شے میں جھگڑو تو اس کو اللہ و رسول کی طرف پہنچاؤ۔ مگر تمہارا ایمان خدا اور یوم جزا پر ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کو براہ راست خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ لینا چاہیئے۔ لہذا کسی شخص کو مجتہدین کی تعلید کا مکلف کہنا اس آیت کے خلاف ہو گا۔

یہ بھی تاہم عطف کے مقتضی سے ثابت ہے کہ منشا جمعی کے قول برابر پر حکام علی نے کہلے ان اصنافہ الذہاب لی الضمیر للجنس۔ لا مستغراق (رسول کا بی م) ۱۲

**جواب** | دو نوز آیتوں میں مخالفت یہ ہوتی اگر تمناؤں میں خطاب عام ہوتا۔ حالانکہ یہ خطاب خاص مجتہدین کو ہے اور وجوب تقلید غیر مجتہدین پر

ہے۔ جناب ذرا بصدقہ حسن خان صاحب المحدث فی تفسیر فتح البیان میں لکھتے ہیں۔

فَاِذَا طَافَ اَنْتَ خِطَابًا مُّسْتَقْبِلَ مُسْتَأْنَفٍ مَّوْعِدَةٍ مُّجْتَمِعَةٍ مِنْ الْغَمِّ وَلَيْسَ الْمُرَادُ فَانْ تَنَازَعْتُمْ اَيُّهَا الرِّعَايَا مَعَ اَوَّلِي الْاَمْرِ الْمَجْتَمِعِينَ كَيْفَ لِلْعَلِيدِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَنَازَعَ الْمُجْتَمِعُ فِي حُكْمِهِ نَحْوَالَهُ اَبُو الشَّعْوَرِ (ص ۳۸۸)۔

اے مسودہ کہتے ہیں کہ تم سب ہی بے کتنا حتم میں خطاب مستقل متناف مجتہدین کو ہے الخ۔ اور یہ مراد نہیں کہ اے رعایا اگر تم اولی الامر مجتہد سے جھگڑو (ایکوں مراد نہیں) اس لئے کہ مجتہد فی حکم میں مجتہد کے ساتھ تقلید (غیر مجتہد) جھگڑ نہیں کر سکتا۔

احکام القرآن امام جصاص ص ۲۷۷ میں بھی اسی طرح ہے۔

**دوسری آیت کریمہ** | وَلَا اِذَا جَاءَ اَمْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَوْ الْخَوَافِ اَذْكُنَّ اَبْهَةً وَكَوْنَهُمْ فَوْقَ اِلٰی الشَّعْلِ اَوْ اِلٰی اَفْوٰی الْاَشْرَافِ هُمْ لَعَلَّهُمْ

الَّذِيْنَ يَسْتَبْطِنُوْنَ مِنْهُمْ (سورہ نساء ۷۷) اور جب ان (عوام الناس) کے پاس امن یا خوف لا کوئی امر آتا ہے تو اسے شائع کر دیتے ہیں اور اگر غیر خدا اور اپنے

اولی الامر (مجتہدین) کی طرف سے پہلے تو ان میں سے اہل استنباط (مجتہدین) خوف معلوم کر لیتے۔ الَّذِينَ يَسْتَبْطِنُوْنَ مِنْهُمْ کا تفسیر میں لکھا ہے وَهُمْ اَعْلَمُ اَمَّ النَّاسِ

عَلِمُوا اَمَّا يَتَّبِعُوْنَ اَنْ يَكُنْتُمْ مِنَ الْاُمَمِ بَرَاءً فَمَا يَتَّبِعُوْنَ اَنْ يَكُنْتُمْ مِنْهَا وَاِنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ يَسْتَبْطِنُوْنَ مِنْكُمْ (سورہ بقرہ ۱۲۵) اور علم میں جو ایسی خبر کہنے ہیں کہ کوئی امر قابل چھپانے کے ہیں۔ اور کوئی قابل اشاعت کے ہیں۔ اور پہلے حاشیہ بیضاوی کا سے منقول ہر جگہ ہے۔ الَّذِينَ يَسْتَبْطِنُوْنَ مِنْهُمْ سے مراد مجتہد علماء ہیں۔

اور اَوَّلِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ کا تفسیر میں لکھا ہے۔ اَتَاخُذُ وَالرَّأْيَ مِنْ الْعَصَا اَتَقِي

كَانَ يَنْكِبُ وَحُمَا وَصَحَابَانِ وَخَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (سراج المیزان ۳۹۳)

یعنی ذرا کے صحابہ کرام جیسے حضرات خلفاء راشدین۔ حضرت ابو بکر۔

حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس آیت کریمہ میں غیر مجتہدین کو از خود عمل کرنے کی کسی امر کے اعلان و اظہار سے منع فرما کر تنبیہیں (مجتہدین) کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ پرے طور پر وہی لوگ دینی منفعت اور مصرت کو سمجھ سکتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے بعد اولی الامر کا ذکر اس طرح کیا کہ دونوں کو ایک ہی فعل مؤقّتہ کے فعلی میں شریک کر کے اشارہ فرمایا کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنا دلیل طلب کرنے کے بغیر محض حسن ظن اور اعتماد و اجتہاد کی بنا پر کسی مجتہدین کے قول و فعل کی طرف رجوع کرنا دلیل طلب کرنے کے بغیر محض حسن ظن اور اعتماد و اجتہاد کی بنا پر ہونا چاہیے گونہ رعیت اعتماد وہ دونوں جگہ مختلف ہے۔ مقلدین کی اصطلاح میں اس کو تقلید کہا جاتا ہے۔ لہذا اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ غیر مجتہدین کو مجتہدین کی تقلید ضرور کرنی چاہیے۔

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ سے چند امور استنباط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :-

قَدْ بَيَّنَّتْ أَنَّ اللَّهَ تَسْبِيحًا مَجْمَعًا وَالْقِيَاسُ بِمَا اسْتَبْنَاهُ أَوْ دَاخِلٌ فِيهِ بِ  
فَوَجِبَ أَنْ يَكُونَ مَجْمَعًا ذَاتُ شَيْءٍ هَذَا فَتَقُولُ الْآيَةُ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ أَحَدَهَا  
أَنَّ فِي أَحْكَامِ الْخَوَادِثِ مَا لَا يُعْرَفُ بِالتَّعَيُّنِ بَلْ بِالْإِسْتِبْنَاءِ وَثَابِتُهَا أَنَّ  
الْإِسْتِبْنَاءَ مَجْمَعًا وَفَالِإِشْهَاءُ أَنَّ الْعَامِّيَّ يُجِبُّ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَعْيَانِ  
الْخَوَادِثِ (تفسیر کریمہ مطبوعہ مصر ص ۲۰۶)

پس ثابت ہوا استنباط محبت ہے اور قیاس یا استنباط ہے اور یا اس میں

داخل ہے پس قیاس کا محبت ہونا بھی وجوہاً ثابت ہے اس تمہید کے بعد ہم کہتے ہیں کہ آیت مذکورہ چند امور (مندرجہ ذیل) پر دال ہے ۔

(۱)۔ بعض ایسے اسلام بھی ہیں کہ جن کی معرفت نفس سے نہیں ہوتی بلکہ استنبلا سے معلوم ہوتے ہیں (جیسے امور اجتہاد پر غیر منصوص)۔

(۲)۔ استنباط محبت (شرعیہ) ہے ۔

(۳)۔ احکام شرعاً (اجتناد پر) ہیں غیر مجتہد پر (مجتہدین) علماء کی تعلید واجب ہے

**تیسری آیت کریمہ** | وَأَتَيْنَا سَبِيلَهُنَّ أَفَاتَمَ سَبِيلُ مَنْ أَفَاتَمَ الْكُفَى (سورہ لہمان پ) (من نفاہی زنا ہے کئے مخاطب پیروی کر اس شخص کھلائے کی جس نے میری طرف توجہ کی ۔

نواب صدیق حسن خاں صاحب اہل حدیث کہتے ہیں :-  
وَالْخِطَابُ لِأَنْبَاءِ الْمُكَلَّفِينَ أَيِ أَتَيْنَا إِلَيْهَا الْمَكَلَّفَ وَتَنَ مِنْ أَقْبَلِ إِلَى طَاعَتِي مَنْ هِيَ إِذِي الصَّالِحِينَ بِالتَّوْبَةِ وَالْإِخْلَاصِ (تفسیر فتح الباری ص ۲۱۱)  
آیت میں خطاب عام مکلفوں کو ہے یعنی اے مکلف اس شخص کے مذہب کی پیروی کرو توبہ و اخلاص سے میرے نیک بندوں میں سے میری طاعت کی طرف متوجہ ہو جائے علامہ ابن جریر طبری لکھتے ہیں :-

يَقُولُ وَأَسَلْتُ لِمَنْ هِيَ مَنْ يَأْتِي مِنْ شَرَاكِهِمْ وَتَأْتِي إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَتَيْنَا مُحَمَّدًا أَسَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص ۲۱۱)

اے مخاطب اس شخص کے راستہ پر چل جس نے شرک سے توبہ کی اور جو اسلام کی طرف رجوع ہوا۔ اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی حضرت قتادہ سے (یوں تفسیر منقول ہے)۔ یعنی جو متوجہ ہوا میری طرف ۔

اس آیت کریمہ میں خطاب عام ہر مکلف کو ملکہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سے پہلے

بزرگوں کی پیروی کرے جو تورہ و انجیل سے خدا کی طاعت میں مشغول رہے ہیں۔  
 اور یہ ظاہر ہے کہ اگر مجتہدین بھی پورے طور سے ان صفات کیساتھ مصروف  
 تھے اور لفظ اتباع (پیروی) جو یہاں سلف صالحین کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔  
 دوسری جگہ آیت **كُلُّ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ** میں  
 بعینہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال مؤلف اور ظاہر ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع (پیروی) دلیل طلب کرنے کے بغیر محض اعتقاد کی بنا پر ہے  
 تو معلوم ہوا کہ آیت مذکورہ میں سلف صالحین کی اتباع (پیروی) بھی دلیل طلب کرنے  
 کے بغیر محض اعتقاد و اعتبار کی بنا پر ہونی ضروری ہے اسی کو اصطلاح میں تقلید کہا جاتا  
 ہے۔ لہذا اس آیت سے بھی تقلید کا وجہ ثابت ہوا کیونکہ سیفناہ سے حکم دیا  
 گیا ہے۔

**چوتھی آیت کریمہ** | **وَالَّذِينَ آمَنُوا فَاَتَّبَعْتُمُ ذُرِّيَّتَهُمْ بِإِيمَانٍ لَقَدْ جِئْتُمُوهُمْ**  
**ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا لَكُمْ لِمَا تَتَّبَعُونَ مِنْ شَيْءٍ (سورہ طہ ۱۳۲)**

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کی پیروی کی تو ان کی  
 ذریت کو ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ کچھ نہ کر میں گے۔

ذریت سے مراد عاقل ہے کہ نسبی ہو یا معنوی۔ **وَيُلْحِقُ بِالذَّرِّيَّةِ مِنَ النَّسَبِ**  
**الذَّرِّيَّةِ بِالنَّسَبِ وَهُوَ الْمُحَبَّدُ لِأَنَّ لَهَا مَعَهَا اخْتِلَافًا وَتَحِيلًا كَأَنَّ**  
**تَعْدُلًا لَمْ يَكُنْ ذُرِّيَّةَ إِلَّا فَادَا كَذُرِّيَّةِ الْوَلَدِ قَالَهُ الْخَطِيبُ۔**

(تفسیر فتح البیان ج ۳ ص ۳۶۶، مسراج النیر مصری ص ۳۳۶)

خطیب نے کہا ہے کہ ذریت نسبی کے حکم میں ذریت بھی محسوب ہے۔ مراد صبیح  
 محبت ہے۔ اگر محبت کیساتھ استفادہ علم و عمل بھی ہو تو وہ بطریق اولیٰ ذریت میں داخل  
 ہے پس ذریت افادہ (مزید) شاگرد (مطلق) ذریت و ولادت (ادلاء) کی طرح ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو خلف اپنے سلف صالحین کی اتباع (پیروی) و اصل طلب کرنے کے بغیر معنی امتداد کی بنا پر کریں گے۔ اس اتباع و تقلید کی برکت سے حق تعالیٰ تعین مقلدین کو ان کے پیشواؤں کیساتھ ملا دیں گے۔ لہذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ تقلید امر مستحب ہے جو گنہگار مقلدوں کو ان کے بزرگوں کیساتھ ملا سکا ذریعہ ہے ایک اور آیت سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے :-  
 يَوْمَ تَذُكَّرُ عَنْهُمْ اُولٰٓئِكَ مَتَّاعِيْنٌ (سورہ نبی اسرائیل چٹا) ہم جس دن پکاریں گے ہر انسان کو اس کے پیشوا کے ساتھ ۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن مقلدین اپنے اپنے جہتوں کیساتھ انشاء اللہ تعالیٰ اجنبت میں داخل ہونگے۔ زبیر بن عقیل صاحب اہل حدیث لکھتے ہیں کہ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ امام سے مراد صاحب مذہب میں سوا قیامت کے دن) یوں کہا جائیگا کہ فلاں کو فلاں بن فلاں ہم کے متبعین (مقلدین) کہاں ہیں۔ اور زبیری کہتے ہیں کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کے نام سے پکارے جائیں گے سو دنیا میں جس میں ہم کی امتداد و تقلید کیا کرتے ہوں گے اسی کے نام سے پکارے جائیں گے۔ مثلاً کہا جائیگا۔ اے حنفی اے شافعی (تفسیر ابی یوسف رحمہ اللہ) یا اسی مقدم کیلئے کہ مذہب میں جسکی متابعت کی گئی جیسے پکارا جائے گے اے حنفی۔ اے شافعی (تفسیر تاج الدینی ص ۶۰)۔

پانچویں آیت کریمہ | **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالٰتِ سَابِقَاتٍ لَّهِمْ جَنَّاتٌ مُّجْرِيَةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فِيهَا مِنْ ثَمَرَاتٍ مُّتَشَابِهَةٍ لَّا يَبْغِيَنَّ عَنْ أُخْرٰى وَلَا أُولٰٓئِكَ وَلَهُمْ فِيهَا زَوْجٌ مُّثَبِّتٌ لَّا يَنْفَكُ عَنْهُمْ فِيْهَا قُلُوبٌ مُّثَبِّتَةٌ وَفِيهَا نَعْمٌ لِّمَنْ هُمْ يُعْمَلُونَ** (سورہ توبہ پٹا)۔

اور ہماری بات میں سے جو (ایک کامل میں پانچویں آیت) کرنے والے ہیں۔ اور جو نبی میں ان کے پیرو (مقلد) ہیں وہ سب کے اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا اللہ وہ اس سے



(جزا پاک) خوش ہوں گے۔ اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہیں  
کے تلے نہیں جاویں ہیں۔ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہا کریں گے۔ یہ بڑی کامیابی۔

اس آیت کریمہ سے تقلید کا پسندیدہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس لئے کہی تعالیٰ  
نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی پیروی و تقلید کو نواہوں کیلئے بھی  
یقین بشارتیں دی ہیں۔ ان پر اپنی رضا نازل فرماتا۔ اور ان کو حبشہ میں داخل  
فرماتا اور ان کو قوز عظیم نصیب فرماتا۔

چھٹی آیت کریمہ | فَأَسْأَلُكَ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورہ انفیہ) (۱۱)  
اگر تم کو معلوم نہیں تو یاد (اور استنباط کا ملکہ) رکھنے والوں سے  
دریافت کر لیا کرو۔

ذکر سے مراد افراد سا کی جزئیہ شریعہ ہیں اور اس کی طرف اہل اصناف  
اختصاص کیلئے ہے۔ یعنی یہ ہوئے کہ جو لوگ تمام مسائل جزئیہ شریعہ کو قرآن و حدیث  
سے استخراج کرتے ہوں ان سے دریافت کر کے حل کیا کرو اور وہ اگر مجتہدین ہیں۔  
یہ آیت اگر باعتبار شان نزول خاص ہے مگر باعتبار عموم الفاظ خطاب عام ہے۔  
اللہ الْعَبْرَةُ لِعُمُومِ الْأَفْعَالِ الْخُصُوصِ الْمُنَوَّرِ۔ اصول تفسیر کا قاعدہ مشہور  
ہے اور اہل الذکر کی تفسیر ان فقرات (اعلام مجتہدین) سے بھی وارد ہے۔ لہذا اس  
آیت میں غیر مجتہدین کو مجتہدین سے دریافت کر کے حل کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور دلیل  
مطلب کرنے کا امر نہیں فرمایا گیا۔ یہی معنی تقلید کے ہیں۔

۱۔ اگر یہ شان نزول کے سورہ نمل میں اس آیت کے بعد یا ثنات وَالْزَّيْبَاتِ ہے۔ اور وہ  
فَأَسْأَلُكَ أَهْلَ الْبَيْتِ کے متعلق ہے۔ اب مطلب آیت کا یہ ہے کہ اگر جو مسئلہ کسی سے باجموعہ  
باز میں موجود ہو جو اس کا یہ ہے کہ وہ ان باتیں ثابت وَالْقُرْآنِ شَاسْتًا فَقَدْ كُنْتُمْ  
يَا قَوْمِ كَاتِبِينَ ذُرُوكَ فَأَسْأَلُكَ أَهْلَ الْبَيْتِ کے متعلق ہونے کی صورت میں کلام ہے معنی ہو جائیگا اس لئے  
کہ معنی یہ ہوں گے کہ اس سوال کو باجموعہ کل ذکر کیا کرے۔ یہاں تک کہ اس سے خود واقف ہونے  
سوال کی حاجت اللہ لَا تَعْلَمُونَ کے کیا معنی۔ ۱۲





اس حدیث شریف میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کا حکم دیا گیا۔ اور اسی کو راہِ راست فرمایا گیا۔ مگر ساتھ ہی دلیل کے طلب کرنا حکم نہیں دیا گیا اس لیے کہ اس اصطلاح میں تقلید کہتے ہیں۔ لہذا اس حدیث سے حکم نہیں ملتا بلکہ علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقلید ثابت ہوئی اور باقی ائمہ مجتہدین کی تقلید بھی اسی حکم میں ہے۔

**تیسری حدیث** عَنْ عَبْدِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْنَا بِالَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا فِي بَيْتِنَا وَنَعْمًا (ترمذی ص ۱۰۰)

حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جو دونوں شخصوں کا اقتدار کیا کہ جو میرے بعد ہوں گے یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا۔ اس حدیث میں شیعیں کی اقتدار کرنا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ دلیل طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ اسی کو تقلید کہا جاتا ہے۔ لہذا اس حدیث سے حضرات شیعیں رضی اللہ عنہم کی تقلید کرنا واجب ثابت ہوا۔ باقی ائمہ مجتہدین بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔ مگر ان حدیث میں خود کرنے سے تقلید ائمہ دین کے ثبوت میں بھی دلائل مل سکتے ہیں۔ مگر ہم مزید اختصار مذکورہ بالا قول پر کفایت کرتے ہیں۔

## صحابہ کرامؓ کے اقوال سے تقلید کا ثبوت

بیچ کرنے سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بہت سے اقوال ایسے ملتے ہیں جن سے تقلید کا ثبوت ہوتا ہے مگر ہم صرف ایسے اقوال ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

نہ بلکہ اگر خود کی جگہ سے تقلید یعنی خاصیت سے ثبوت ہوتا ہے جس نے کہا میرے بعد سے میرا جانشین کی حالت خلافت ہے۔ پس طلب یہ ہوا کہ ان کے تقلید کرنے کی حالت میں ان کی اقتدار و تقلید کیجوا اور حاضر ہے کہ خلیفہ ایک ملک میں ملے۔ پس حاصل یہ ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں ان کی تقلید کیا کرنا اور یہ کہیں نہیں فرمایا کہ اسے اچھا حکم کی دلیل سے روایت کر لیا کرتا۔ لہذا اس حدیث سے تقلید کسی کا ثبوت ہوئی کہ ایک شیعیں نے مذکورہ بھی ۱۲۔

ہم سے تقلید شخصی خصوصیت کیا تو معرعا ثابت ہوتی ہے۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے تقلید شخصی کا ثبوت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کے ہم ایک خط میں تحریر فرمایا :-

قَدْ كُنْتُ مِنَ الْكَلْبَةِ عَمَّا زَيْنٌ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ جَعَلْنَا  
وَدُونَهُمَا مِنَ الْجَنَابِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ أَهْلِ بَنِي هَاشِمٍ فَأَقْتَدُوا بِهِمَا وَقَدْ اشْتَرَكَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَى الْفَرَسِ  
(تذکرۃ الحفاظ ص ۱۲)۔

وہ اہل کوفہ میں تمہاری طرف مہد بن یاسر کو امیر مقرر کر کے اور عبداللہ  
بن مسعود کو مسلم اور وزیر مقرر کر کے بھیجتا ہوں اور یہ دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ان بزرگ صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ سو تم  
لوگ ان کی اقتدار (وتقلید) کیا کرو۔ (اور دل یوں جا پاتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود  
کو اپنے پاس کھول کر عبداللہ کو بھیجنے میں میں نے اپنی جان پر تم کو ترجیح دی ہے۔  
(ابن ہشام کی تقلید سے پورا فائدہ اٹھانا)۔

## حضرت ابو موسیٰ اشعری کے قول سے تقلید شخصی کا ثبوت

(عن) عُمَرُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى (وفیہ) قَاتِلًا  
أَبَا مُوسَى فَأَتَيْتُهُ فَأَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى قُلْ لَنَا لَكَ تَسْلُكًا فِي مَا دَامَ هَذَا  
الْمَجْعُودُ فَيَكُنْ (بخاری ص ۹۹)

(یعنی) حضرت ہزلی بن خربیل سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری  
رضی اللہ عنہ سے ایک سکر پر چالیا (پھر وہی سکر حضرت عبداللہ بن مسعود سے پرچھا گیا

اور حضرت ابو موسیٰؓ کے قول سے بھی مطلع کیا گیا۔ تو حضرت ابن مسعودؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کے خلاف مسئلہ بتایا، پھر ہم نے حضرت ابو موسیٰؓ کے پاس آکر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک تم میں یہ عالم مقہور (عبداللہ بن مسعودؓ) موجود ہیں تم مجھ سے کچھ مت پوچھا کرو (بلکہ انہیں سے دریافت کر کے حل کیا کرو)۔

صحابہ کرامؓ کے تعالیٰ سے تقلید کا ثبوت | پہلے معنی ہو چکا ہے کہ کسی بزرگ کے قول یا فعل کو محض اس میں نفع

و اعتماد سے مان لینا کہ یہ ٹھیک اور دلیل کے موافق بتلائے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق اور مطلب نہ کرنا ہی تقلید ہے۔ لہذا اپنے ہم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کون تعالیٰ سے اور پھر حضرات تابعینؓ کے تعالیٰ سے یہ دکھلاتے ہیں کہ ان حضرات کے مبارک زمانہ میں ایک دوسرے پر محض حسن ظن اور اعتبار و اعتماد کی بنا پر اس کی تسلیم کر لینے کا عام رواج تھا اور دلیل کی تحقیق کرنے کی عادت نہ تھی۔ بالفاظ دیگر گروں سمجھئے۔ کہ خیر القرون کے زمانہ میں شرعی مسائل میں تقلید کرنے کا عام رواج تھا۔ کبھی کو اس پر انکار نہ تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے لیکر چار سو برسوں کے ظہور تک سب لوگوں کا یہی رواج رہا ہے کہ جو عالم ہوتا، دلیل جاتا، اسی کی تقلید کر لیا کرتے تھے (معد الجدید ص ۲۳)۔

(۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! إِذَا قُلْتُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُولُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَلْيُحْمَلْ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُونَ نَفْسًا» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! إِذَا قُلْتُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُولُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَلْيُحْمَلْ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُونَ نَفْسًا» لَكُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! إِذَا قُلْتُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُولُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَلْيُحْمَلْ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُونَ نَفْسًا» لَكُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! إِذَا قُلْتُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقُولُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَلْيُحْمَلْ لَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُونَ نَفْسًا» لَكُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ»

نُصَلِّيَا فَقَالَ لِمَ سَلَمَاتُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَعَلَيْكَ حَقًّا وَ  
لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاعْبُدْ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنِّي أَنبِئُكَ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ  
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلَمَانُ (بخاری ص ۲۱۱)

حضرت عمن اپنے والد حضرت ابی جحیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے  
کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابو الدرداء  
کے درمیان برادری قائم کر دی (ایک روایت) حضرت سلمان حضرت ابو الدرداء کے گھر  
مہمان ہوئے تو (حضرت ابو الدرداء کی بیوی) ام الدرداء کو پریشان حال دیکھ کر فرمایا  
ایسی خراب حالت کیوں ہے۔ ام الدرداء نے جواب دیا کہ آپؐ کا بھائی ابو الدرداء دنیا (یعنی  
بیوی وغیرہ) سے بے حاجت ہے۔ پس ابو الدرداء گھروائے تو سلمان کیلئے کھانا تیار کر کے  
فرمایا آپؐ کھائیں میں روزہ دار ہوں۔ حضرت سلمان نے کہا میں ہرگز نہیں کھاؤں گا  
جب تک آپؐ (مہرا) نہ کھائیں۔ حضرت ابو الدرداء نے دلیل طلب کرنے کے بغیر  
حضرت سلمان کا کہنا مان کر کھانا کھالیا۔ پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء صاحب  
عادت (نوافل کیلئے اٹھنے لگے۔ حضرت سلمان نے ان سے فرمایا سو جاؤ وہ (ان کا کہنا  
مان کر) سو رہے پھر (دوبارہ) نوافل کے لئے اٹھنے لگے تو حضرت سلمان نے (مکر)  
فرمایا (اچھی) سو جاؤ وہ (ان کا کہنا مان کر) سو رہے۔ پھر صبح صادق کا قرب  
ہوا تو حضرت سلمان نے (خود) ابو الدرداء سے فرمایا اب اٹھئے۔ چنانچہ دونوں  
صاحبوں نے (اٹھ کر) تہجد پڑھی۔ پھر حضرت سلمان نے ابو الدرداء سے مخاطب ہو کر فرمایا  
آپؐ پر آپؐ کے پروردگار کا حق ہے اور آپؐ پر آپؐ کی جان کا حق ہے اور آپؐ کا  
آپؐ کی بیوی کا حق ہے۔ سو ہر عقدا کو اس کا حق ادا کرو پھر ابو الدرداء نے جواب دیا کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اللہ میں حاضر ہوئے اور سادہ فاقہ ذکر کیا۔ آپؐ نے  
دس کر فرمایا۔ سلمان نے سچ کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

دیکھئے اس واقعہ میں حضرت سلیمان نے حضرت ابو الدرداء کو چار دفعہ اس  
 کیا۔ (۱۰) کھانا کھاؤ (۳۲) سو رہو (۳۳) جاؤ۔ اور حضرت ابو الدرداء نے دلیل طلب کئے  
 بغیر حصص من ظنی سے حضرت سلمان کے ارشاد کی ہر دفعہ تعمیل کی۔ اصطلاح میں بھی کو  
 تقلید کہا جاتا ہے۔ اور یہ زمانہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بلکہ یہ واقعہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا۔ تو آپ نے حضرت سلمان کی تصدیق فرمائی اور  
 حضرت ابو الدرداء کے تقلید کرنا کی تردید نہیں فرمائی۔ بلکہ تقریر فرمائی۔

اس سے معلوم ہوا کہ تقلیدی عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ تھا  
 اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تقلید کیا کرتے تھے۔

(۱۱) عَنْ الْأَشْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قُلْتُ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْبَيْتِ مُسْلِمًا وَنَبِيًّا  
 فَسَأَلْتُهُ عَنْ بَعْضِ كَوْنِي وَتَرَكْتُهَا بَنِيَّةً وَأَخَذْتُهَا غُلِيًّا الْوَيْلُ لِلنَّفْسِ  
 وَالْأَخْتُ النَّفْسُ (بخاری شریف ص ۱۹)

اشود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں یمن میں مسلم (یعنی  
 اسلام کی تعلیم کرنے والے) اور حاکم بن کر آئے۔ ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا۔ کہ ایک  
 شخص مر گیا اور اس نے اپنی ایک بیٹی اور ایک بہن وادرت چھوڑے۔ حضرت معاذ نے  
 نصف مال کا بیٹی کے لئے اور نصف کا بہن کے لئے حکم فرمایا۔

دیکھئے اس فیصلہ میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دلیل بیان نہیں کی اور سائل نے  
 ان سے دلیل دریافت نہیں کی بلکہ رضی ان کے تدبیر پر اعتماد کر کے ان کا بہت قبول کر دیا۔  
 یہی تقلید ہے۔ لہذا اسلام ہوا کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقلید کا رواج  
 پھیل گیا عام تھا۔

(۱۲) عَنْ سَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ الرَّجُلِ نِكَاحَ امْرَأَتَيْنِ  
 قُلْتُ الرَّجُلُ إِلَى أَحَبِلْ فَيُضَمُّ مَتْنُهُ صَاحِبُ الْحَقِّ وَيُجْلَى الْأَخِيرُ



فَكَبَّلَا ذَا الْبَلَدِ عِنْدَ اللَّهِ بَنُو عَمَّتٍ وَلَكُنِي فَتَنَةٌ (مولانا مالک مبتدائی ص ۲)  
 حضرت سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر مسجد پر چھاپا گیا، کہ کسی شخص کا  
 وہ سرے شخص پر دین بے عادی واجب ہے اور صاحب حق اس میں سے کسی قدر اس  
 شرط پر معاف کر کے کہ وہ قبل از مبعاد اس کا وزن دے دے آپ نے اس کو  
 ناپسند کیا اللہ من فرمایا۔

دیکھئے یہ مسئلہ جزیئر حضرت ابن عمرؓ کا اجتہاد ہی ہے اور حج مکہ مسائل نے دلیل  
 نہیں پر بھی اس لئے اس کا قبول کرنا تقلید ہے اور حضرت ابن عمرؓ کا خود دلیل  
 بیان نہ کرنا تقلید کو جائز رکھنا ہے۔

(۴) عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى  
 أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ صَلَّيَ الْكَلْبَاءُ إِذَا رَأَتْ الشَّمْسَ (ابن قولیبہ)  
 وَأَقْرَأَ ابْنُ سَوْدَةَ ابْنِ لُحْيَةَ ابْنِ مَالِكٍ (مولانا مالک مبتدائی ص ۳)

ابی سہیل اپنے والد مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ  
 ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ کی طرف خط میں لکھا کہ کلمہ کی نماز پر جو جبکہ  
 زوال شمس ہو اور عصر کی جب زردی سے قبل سوچ خوب روشن ہو اور مغرب کی جب  
 سوچ غروب ہو اور مشاریک تاخیر کر سونے تک۔ اور نماز صبح پر صومعہ لکھنا سائے  
 کا ہر مول اور متصل میں سے دو لمبی سورتیں اس میں پڑھا کرو۔

دیکھئے حضرت عمرؓ نے مسئلہ تحریر فرماتے وقت دلیل نہیں لکھی اور حضرت ابو موسیٰ  
 اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کی دلیل دریافت نہیں کی بلکہ بعض احکام سے تسلیم کر لیا۔ اسکا  
 کو تقلید کہتے ہیں معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما دونوں نے  
 تقلید کو جائز رکھا۔

(۵) عَنْ مَالِكٍ أَنَّ بَلْعَةً أَتَتْ عَابِرَةً عَبْدَ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ سَبَّلَ عَنْ

لَتُسَبِّحُنَّ عَلَى الْعِصْمَةِ فَقَالَ لَوْحَتِي يَسْتَعْمِلُ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ (موطا امام مالک ص ۱۸۸)  
 امام مالک رحمہ اللہ معانی کو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری  
 رضی اللہ عنہ سے پکڑی پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا (پکڑی پر  
 مسح کرنا جائز) نہیں۔ یہاں تک کہ پانی کے ساتھ بالوں پر مسح کرے۔  
 دیکھئے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے مسئلہ کی دلیل نہیں بیان کی اور  
 سائل نے دلیل دریافت نہیں کی بلکہ بعض امتداد سے تقلید کی۔ معلوم ہو کہ اگر حضرت  
 جابر رضی اللہ عنہ نے تقلید کو جائز رکھا۔

امتداد کی وجہ سے انہی پانچ واقعات پر اتنا کیا جاتا ہے در نہ موطین اور شیعہ  
 معانی الاثر وغیرہ کتب احادیث کے مطالعہ کرنے سے صد ہا واقعات ملتے ہیں جن  
 سے صحابہ کرام میں تقلید کا پایا جانا ائمہ ہرین الشیخ نظر آتا ہے۔

## تابعین کے تامل سے تقلید کا ثبوت

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ  
 ..... قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَرَاءِ (ابو داؤد ص ۱۶۷)

جابر بن زید اور عمرو بن عبد اللہ بن البراء سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ) خیارہ کے لئے  
 خیارہ نم چمڑے کو ناپسند کرتے تھے اور اس نمڑے کو حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے  
 (بطور تقلید) لیا کرتے تھے۔

دیکھئے اجلہ تابعین میں سے حضرت جابر بن زید اور حضرت عمرو بن عباسؓ میں  
 حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے نمڑے پر مل کرتے تھے اور ان سے دلیل طلب نہ کیا کرتے  
 تھے۔ یہی تقلید ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان دو صحابہوں نے تقلید شخصی کو اختیار کیا۔  
 (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَرَاءِ

اَجِبْ لَكَ اَنْتَ الْخَيْرُ اِلَى الْكَوْفَةِ فَعَرَضَتْ عَلَيَّ اَنْ اَسْتَمِعَ عَنْهُمْ وَيَقْضَى لِي  
لَمَّا لَتُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَقَالَ لَا اَوْ مَرَّكَ اَنْ تَأْكُلَ مِنْ هَذَا اَوْ تَرْتَكِبَهُ  
(مشوئل امام مالک مشق)۔

عبید بن ابی صالحؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دار غزوہ والوں کے  
ہاتھ پر گیسوں فروخت کئے اور دھواں کیلئے ایک میعاد مقرر کر دی۔ پھر میں نے کوفہ  
جانا چاہا تو ان لوگوں نے مجھ سے اس بات کی درخواست کی کہ کچھ عام حضورؐ  
دوں۔ اور وہ لوگ کچھ کو نقد گئی دیں۔ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ  
سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میں اس کے کھانے کی اجازت دیتا ہوں  
اور اس کے کھلانے کی۔

دیکھو اس مسئلہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل نہیں  
پہنچائی اور عبید بن ابی صالحؓ نے دلیل طلب کرنے کے بغیر اس کو قبول کر لیا۔  
میں یہی تعلیل ہے۔

طریقہ منورہ کے لئے والے تابعین سے تعلیل شخصی کا ثبوت **اَنْ اَخْبَرَ**

الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ امْرِئٍ اَوْ طَائِفَةٍ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ  
تَقَرُّوا اِلَّا تَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَتَذْكُ اَمْ تَقُولُ زَيْدٌ۔ (صحیح بخاری ج ۳ ص ۲۳)

حضرت مکرر تابعینؓ سے مروی ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباسؓ سے (یہ  
مسئلہ پوچھا) کہ جو حور طواف زیارت کرنے کے بعد حاضر ہو جائے (وہ طواف  
مطلوع ترک کر کے جاسکتی ہے یا نہیں) انہوں نے جواب میں فرمایا۔ جاسکتی ہے (یہ  
جواب سن کر) اہل مدینہ نے کہا۔ ہم آپ کے قول پر عمل نہیں کریں گے۔ اللہ عزوجل  
بھی ثابت (دعایہ مدینہ کے قول پر پابند نہیں گئے۔

شرح بخاری میں اس روایت میں زائد الفاظ بھی مروی ہیں۔ چنانچہ فتح الباری  
ج ۲ ص ۴۶۳ ح ۴۴۴ -

ارشاد الباری ص ۲۴۳ ج ۲ میں ہے :-

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فَقَالَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَفَلَمْ تَرَ أَنَّكَ تَقْنِئُ زَيْدَ بْنِ شَاهِبٍ  
يَقُولُ لَا تُشْفِرْ ۝

اہل مدینہ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا آپ جیسے خواہ فتویٰ دیں یا نہ دیں  
(ہم تو حضرت زید بن ثابتؓ کے فتویٰ پر قائم رہیں گے۔ لَا تُشْفِرْ۔

فتح الباری ص ۴۶۳ ج ۲ میں ہے۔ رواہ سعید بن ابی حمزہؒ فی کتاب التماسک  
الذی رویناه من طریق محمد بن یحیی القطعی عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَارَةَ عَنْ عَمْرِوَةَ وَكَانَ فِيهِمْ لَوْ تَنَابَهْتَ إِذْ لَعَنَتْ زَيْدَ بْنَ شَاهِبٍ ۝ ۱۔  
عمدة القاری ص ۴۶۳ ج ۲ میں ہے فَقَالَتْ الْفَضَائِلُ لَا تَنَابَهْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ  
مَا أَنتَ تَخَالِفُ زَيْدَ ۝ ۱۔ ۱۔

الفار مدینہ نے حضرت ابن عباسؓ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہم آپ کی متابعت  
(تقلید) نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ آپ ہمارے امام) حضرت زید بن ثابتؓ کے مخالف بنیا  
دیکھئے حضرت اہل مدینہ حضرت زید بن ثابتؓ کی تقلید پر کیسے جے رہے۔ کہ  
حضرت ابن عباسؓ جیسے مفسر عالم کی متابعت سے بھی صاف انکار کر دیا۔ اس  
زیادہ تقلید شخصی اور کیا ہو گی۔

اوستاد الہند کی شہادت | حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔  
فَوَجَدْتُ قَائِلًا مَسَاءً يَكُنِّي عَالِيَهُ مِنْ عُلَمَاءِ الْقَائِلِينَ

مَنْ دَعَا إِلَى خِيَالِهِ فَلْتَضَعُ فِي كُلِّ بَلَدٍ إِمَامَهُ وَالْعَفَاتُ مَسَاءً

ص ۱۱۶ مصری

پہلے اس وقت تاہمین علماء میں سے ہر عالم (مجتہد) کے لئے جدا مذہب ہوگا۔  
اور وہ ہر ایک شہر میں امام قرار پایا۔

**اجماع امت سے تقلید کا ثبوت** (۱) **هَذِهِ الْمَذَاهِبُ الْفَرَقَةُ الْمَذْهَبُ الْمَذْهَبُ**  
**الْمَذْهَبُ قَدْ اجْتَمَعَتِ الْقَحَّةُ أَوْ مِنْ لَيْسَتْ**

یہاں پہلے اعلیٰ جنازہ تقلید، حال ہی یومنا ہذا (حجۃ اللہ البالغہ مصر ص ۱۳۲)

تمام امت نے یا امت کے قابل اعتبار افراد نے اگر اربعہ کے چار مشہور مذہبوں  
کی تقلید کے جواز پر آج تک اجماع کیا ہے

(۲) **الْعَقْدُ الْجَمَاعُ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِالْمَذَاهِبِ الْخَالِفَةِ لِلْأُئِمَّةِ**  
**الْأَثَرِ لَبَنَةِ (نفع القدر)۔**

اس امر پر اجماع منعقد ہے کہ اگر اربعہ کے مذاہب کے خلاف کسی مذہب  
پر عمل کرنا جائز نہیں۔

(۳) **كَمَا خَالَفَ الْأُئِمَّةُ الْأَثَرِ لَبَنَةِ مَخَالِفِ الْجَمَاعِ وَقَدْ مَرَّ**  
**فِي الْقُرُونِ الْوَحْدَانِ الْعَقْدُ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبِ مَخَالِفِ الْجَمَاعِ**  
**لِلْأُئِمَّةِ مَذْهَبُ مَذْهَبِهِمْ وَكَثَرَتْ أَتْبَاعُهُمْ (مشاہد)**

جو اگر اربعہ کے خلاف ہے وہ اجماع کے مخالف ہے۔ تحریر (ابن الہمام) میں صریح  
ہے کہ مذاہب اربعہ کے مخالف کسی مذہب پر عمل کرنا اجماعاً جائز نہیں۔ کیونکہ اگر  
اربعہ کے مذاہب مضبوط ہیں اور ان کے اتباع (مقلدین) کثیر ہیں۔

**اگر مجتہدین سے تقلید کا ثبوت** (۱) **وَإِذَا كَانِ الْمُتَعَلِّقُ عَلَى هَذِهِ الْقِسْمَةِ**  
**فَعَلَى الْخَلْقِ تَقْلِيدُكَ وَأَنَّ لَانَ الْمُتَعَلِّقِ**

**أَمَّا فِي ذَالِكَ فَلَا حَاجَةَ لِتَقْلِيدِكَ هَكَذَا رَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَأَتْ**  
**مُسْتَحَبًّا مَنْ تَحَدَّى وَتَبَيَّنَ الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي يُوسُفَ (کنایہ شرح دایکتاب العزم)**

جب مفتی اس صفت کا (مجتہد) ہو تو حامی آدمی (غیر مجتہد) پر اسکی تقلید کرنی ضروری ہے۔ خواہ مفتی سے خطا ہو جائے۔ اسکے سوا کا اعتبار نہیں۔ ایسا ہی روایت کیا ہے حضرت نے امام ابو حنیفہؒ سے اور ابن دہم نے امام محمدؒ سے اور بشر بن ولیدؒ نے امام ابو یوسفؒ سے۔

(۲) وَمَنْ ارَادَ أَنْ يَكُونَتْ خِلَافُ ذَلِكَ يَدْعُ عَلَى النَّاسِ إِلَى الْفِتْنَةِ أَوْ بِالْفَقْهَاءِ يُعَدُّمُ الْإِجْتِهَادَ فِي حَقِّهِ إِلَى مُغَيَّرَةِ الْأَعَادِيثِ (بدرِ اولین ص ۲۰۶ کتاب العزم۔ باب بالوجب القضاء والكفارة۔ شاہی ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر)۔

اور امام ابو یوسفؒ سے (مسئلہ احتیاطہ ضامن میں اس کے خلاف مروی ہے اس لئے کہ حامی (غیر مجتہد) پر فقہا (مجتہدین) کی تقلید لازم ہے کیونکہ وہ احادیث کی (پوری) معرفت کی طرف راہ نہیں پاسکتا۔

(۳) سولانا عبد الحمی صاحب کلمہ فی ترجمہ شمس الارضہ حلوانی ہمیں لکھتے ہیں:-  
وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْنِ الْمُنَادِ الْأَعْظَمِ أَنَّ تَقْلِيدَ الْمُجْتَهِدِ بِحَثِّ هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ (التلخیصات السنیہ علی تراجم الحنفیہ ص ۷۲)۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے مروی ہے کہ مجتہد کو اپنے سے بڑے عالم کی تقلید جائز ہے۔ جب مجتہد کو امام صاحب کے نزدیک تقلید جائز ہوئی تو حامی کو تقلید کرنی امام صاحب کے نزدیک ضرور واجب ہوگی۔

(۴) رَأَى ثَابِتُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُشَيْرِيُّ (إِلَى أَنْ قَالَ) وَمَنْ إِجْتَمَعَ فِي حَنِيفَةٍ رِوَايَاتُ فِي رِوَايَةٍ يَجُوزُ وَفِي أُخْرَى لَا وَمَنْ إِجْتَمَعَ فِي حَنِيفَةٍ يُقْلَدُ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْإِجْتِهَادِ فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِأَثَرِ مَنْ فِي الرِّجَالِ يَنْتَهِى الْأَعْلَمُ وَقَالَ الْإِمَامُ لَنَا فَبِئْسَ رَجُلٌ اللَّهُ وَالْجَنَانِ فِي الْمَعْتَرِ لِي يَجُوزَ إِنْ كَانَ الْمُقْلَدُ بِهِ مَعْنَابًا (ذرائع الحرجت شرح مسلم النہج ص ۳۳)

(ایک مجتہد کو) قیل از اجتہاد (دوسرے مجتہد کی تقلید کرنا جائز ہے) یا نہیں۔  
 (اس مسئلے میں) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایتیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ (یہ تقلید) جائز ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جائز نہیں (کیونکہ مجتہد کو اپنے اجتہاد سے کام لینا چاہیے۔ اور خالص تقلید تو عامی غیر مجتہد کے لئے ہے) اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اپنے سے زیادہ علم والے کی تقلید کرے۔ اور علم کا پتہ چلا نا بھی) ایک قسم کا اجتہاد ہے۔ کیونکہ رجالی کا قیل کرنا تو علم کا پتہ ملے گا۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور رجالی معتزل نے کہا ہے کہ جس کی تقلید (مجتہد کر رہا ہے) اگر وہ صحابی ہے تو تقلید جائز ہے۔  
 (و) وَجَعَلَ مِنْ مُحْتَدِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ يُجُوزُ لَهُ التَّقْلِيدُ قَبْلَ مُكْلَقًا وَقَبْلَ يَحْجُوزُ تَقْلِيدُ الْأَعْلَمِ (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۲۰)۔

امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے (اس سے منقول ہے کہ) (مجتہد کو) تقلید جائز ہے کہا گیا کہ مطلقاً (جائز ہے) اور کہا گیا کہ زیادہ علم والے کی تقلید جائز ہے۔

(۱) قَالَ الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيُّ وَتَابِعُهُ أَبُو سَعِيدٍ الْبَزْجِيُّ وَابْنُ عَسَاكَرٍ الْإِسْلَامِيُّ الْبَزْجِيُّ وَشَيْخُ الْأَيْمَنِ السَّخَّاسِيُّ قَدْ سَمِعُوا أَسْرَدَ عَنْهُمَا وَتَابِعَهُمَا وَمَا لَكَ وَالشَّافِعِي فِي الْقَوْلِ الْقَدِيمِ وَاحْتِدَ فِي بَوَائِيهِ وَجَعَلَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى تَوَلَّى الْقَوْلَ الْعَصَا فِي فِتْنَانَا فَيَكُونُ فِيهِمَا الرَّائِي مَخْلُقٌ بِالْإِسْنَةِ لِبُغْيَةِ الْعَصَا فِي قِيَابَةِ تَقْلِيدِهِ كَوْتَرِكَ بَرَاءِهِ - (نواع الرمرت ص ۱۸۱)

یعنی حنیفہ میں سے شیخ ابو بکر رازی اور امام ابو سعید بزدی اور امام فخر الاسلام بزدی اور شمس الدین خرشی اور ان کے تابعین اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ قول قیل میں اور امام احمد بن حنبلؒ ایک روایت میں سب فرماتے ہیں کہ صحابیؓ کا قول جس میں صحابی کے اجتہاد کو دخل ہے غیر صحابی کے لئے سفت کے علم میں ہے

لہذا اپنی رائے چھوڑ کر صحابیؓ کی تقلید کرنا اس پر لازم ہے۔

## فقہاء و علمائے اہل سنت سے تقلید کا ثبوت

(۱) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں :-

كَأَخَاكَ إِنَّمَا أَتَى بِلَادَ الْهِنْدِ وَبِلَادَ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَلَيْسَ  
هَذَا عَالِمٌ شَافِعِيٌّ وَلَا مَالِكِيٌّ وَلَا حَنَبَلِيٌّ وَلَا كُنَّا مِنْ كُتُبِ هَذَا  
الْمَذْهَبِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعَلِّدَ بِمَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ وَفِيهِ عَلَيْهِ  
أَنْ يُجَرِّمَ مَنْ مَذْهَبِهِ لِأَنَّهُ جَحْلٌ يَحْلُمُ مِنْ عُنُقِهِ رِبْعَةُ الشَّرِيعَةِ  
وَيَتَّبِعُ سُدًى مُتَهَمَلَةً (اضافات ص ۶۶) -

جب (غیر متہد) حامی انسان ملاؤ نہد و ستان اور ماوراء النہر میں رہنے والا ہو  
کہ جہاں کوئی عالم شافعی اور مالکی اور حنبلی اور انکی کتب مذہبیہ میسر نہ آسکتی ہوں۔ تو  
اس پر واجب ہے کہ صرف امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی تقلید کرے اور ان کے  
مذہب سے علیحدہ ہو نہ اس کیلئے حرام ہے۔ کیونکہ وہ اس وقت (ترک تقلید  
کی وجہ سے) شریعت کی دہی اپنی گردن سے امار کر پھیل بیگا رہ جائے گا۔

(۲) ملا سراج دہلویؒ فرماتے ہیں :-

أَمَّا فِي زَمَانِنَا فَقَلَّ أَتَمُّنَا لَا يُجَوِّزُ تَقْلِيدَ غَيْرِ الْأَثَمَةِ الْأَثَمَةِ بَعْدَ  
الشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَأَخْذَ ابْنِ حَنْبَلٍ (فتح البین خرجہ ابن  
سہاسی) اگر (شافعی) نے کہا ہے کہ ہمارے زمانہ میں سوائے چار اماموں (یعنی  
امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ رحمہم اللہ تعالیٰ) کے کس  
کی تقلید جائز نہیں۔

(۳) ملا سراج دہلویؒ فرماتے ہیں :-



يُحِبُّ عَلَى الْعَامَّةِ وَغَيْرِهِ مَعْنَى لَمْ يَلِمْ مَرْتَبَةَ اجْتِهَادِ الْبَرِّ لَمْ يَحْزَنْ  
مَعْنَى مَنِ مَذْأَبِ الْمُجْتَهِدِينَ (شرح جامع الجوامع)

عامی اور جو شخص مرتبہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اس پر مذہب مجتہدین میں سے کسی  
ذہب میں (کو تقلید کا التزام واجب ہے۔

(۴) علامہ طحاوی حاشیہ رد مختار میں لکھتے ہیں:-

مَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هَذِهِ الْأَرْثَقَةِ فِي هَذَا الزَّمَانِ فَهُوَ مِنَ الْقُلُوبِ  
الْبَازِغَةِ وَالنَّاسِ (طحاوی) -

اس زمانہ میں جو شخص ان چار مذہبوں سے (استحقات) باہر ہو وہ باجمعی اور  
ناری (بہتر فرقوں کے) لوگوں میں سے ہے۔

(۵) علامہ شامی لکھتے ہیں:-

مَحْكِي أَنْ رَجَعَتْ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ حُطِبَ إِلَى مَعْجَلٍ مَنِ أَصْحَابِ  
الْحَدِيثِ ابْتِغَاءً فِي مَعْنَى أَبِي ثَكْبَرٍ يَلْبُغُونَ رَجَائِي فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَشْتَرَكُوا  
مَذْهَبَهُ (إِلَى قَوْلِهِ) وَلَكِنْ أَخْلَفَ عَلَيْهِ أَنْ يَذْهَبَ بِإِيمَانِهِ نَفَتْ التَّرَاخُ  
بِأَنَّهُ اسْتَفْعَلَ بِمَذْهَبِ الْإِسْنَاءِ هُوَ حَقٌّ عِنْدَ لَا وَتَرَكَ لِأَجْلِ حَنِيفَةِ  
مُسْتَقْبَلِهِ الْم (رد المحتار باب التعمير ص ۲۶۳) -

منقول ہے کہ شیخ (ابو بکر جوزجانی) کے عہد میں ایک حنفی شخص نے ایک اہل حدیث  
آدمی کی طرف اس کی لڑکی کے رشتہ کے متعلق خطیب کا پیغام بھیجا تو اس اہل حدیث  
نے اس شرط پر اپنی لڑکی کا نکاح دینا منظور کیا کہ وہ حنفی اپنا مذہب چھوڑ کر فاضل  
خلف الامام پڑھنا اور دفعہ دین وقت نکاح وغیرہ شروع کر دے حنفی نے اسے  
منظور کیا۔ اہل حدیث نے لڑکی کا اس سے نکاح کر دیا۔ پھر شیخ ابو بکر جوزجانی سے  
متوئے پوچھا گیا۔ انہوں نے سرنگوں ہونے کے بعد فرمایا۔ نکاح حبانہ ہے۔ لیکن

نزاع کے وقت اس حنفی (غیر تقلید بنے والے) کے ایمان دور ہو جانے کا مجھ کو اندیشہ ہے۔ کیونکہ جو مذہب اس کے اعتقاد میں حق تھا (یعنی حنفیت) اس کو گندے مردار کی خاطر چھوڑ کر مذہب حق کی اس نے توہین کی ہے۔

(۷) مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں :-

در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کو ترجیح در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است (مراہ مستقیم)

(۸) علامہ محبوب اللہ بہاری اودیر العلوم لکھتے ہیں :-

خَيْرُ الْمُتَّبِعِينَ الْفُقَهَاءُ وَكَوْنُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ مِمَّا أَتَى عَلَيْهِ التَّحْقِيقُ لِحُجَّتِهِمَا وَمَا فِيهَا لِمُتَّبِعِهِ عَلَيْهِ مِنَ الْجَبْتِهَا وَيَأْتِي بِهَا (فروغ الرحمن ص ۶۲)

غیر مجتہد کو مسائل اجتہاد پر میں کسی مجتہد کی تقلید کرنی لازم ہے خواہ عالم ہی ہو۔

## محدثین کے اقوال سے تقلید کا ثبوت

(۱) وَحُكِيَ فِي الْمَكْتَابِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ أَبَا عَمَّادٍ الْجَوْنِيَّ أَرَادَ أَنْ يُكَلِّمَ تَقِيَّةً شَافِعِيًّا فَمِنْ عَمَلِهِ تَقْلِيدُ الشَّافِعِيِّ فُكِّلَتْ إِلَيْهِ الْبَيِّنَاتُ (ابن سبکتگین) إِرَادَةُ أَنَّكَ مَا عَمِلْتَ أَنتَ لَسْتَ أَهْلَ الْجَبْتِهَا أَجْزَلًا لَمْ يَنْجُ عَنْ تَقْلِيدِ الشَّافِعِيِّ فَتَرَكَ أَبُو عَمَّادٍ الْجَوْنِيَّ مَا أَرَادَ (مرآت الشافعی ص ۳۰)

طبقات شافعیہ میں منقول ہے کہ ابو محمد جونی (محدث شافعی المذہب) کا ارادہ ہوا کہ کتاب تصنیف کریں اور امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید چھوڑ دیں (۱۹۱ ہجری ۱۱۷۵) کو اس کی خبر ہوئی، تو امام ابی ہاشم (محدث) نے ابو محمد جونی کی طرف لکھا کہ میں نے آپ کا ارادہ (ترک تقلید) کا سلب سے سوا واضح ہر کہ آپ مجتہد نہیں ہیں۔ لہذا امام شافعیؒ کی تقلید ترک نہ کیجئے اس کے بعد ابو محمد جونی نے اپنا مقصد چھوڑ دیا۔

(۱) اور تقلید شافعی پر دستور قائم رہے۔

(۲) شاہ ولی اللہ صاحبؒ امام بخاری محدث سے نقل فرماتے ہیں  
 يُوجِبُ عَلَى مَنْ لَمْ يَجْعَلْ هَذِهِ الشَّرْطَ اتِّقَالَهُ بِمَا يُعَيِّنُ لَهُ مِنَ  
 الظُّوَاهِثِ (مقدمہ ص ۷)

جو شخص شرائط اجتہاد کا جامع نہیں اس پر واجب ہے کہ پیش آنے والے حوادث  
 میں اجتہاد کی تقلید کرے۔

## صوفیہ کرامؒ کے اقوال سے تقلید کا ثبوت

(۱) شیخ عبد الوہاب شرعی شیخ علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:-  
 كُنَّا مَعَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ الْحُوَاسِ إِذَا سَأَلَهُ إِنْسَانٌ مِنَ التَّقْلِيدِ بِهَذَا هَبْ  
 مَعَيْنِ أَذْنًا هُوَ قَابِلٌ أَمَّا يَقُولُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْكَ التَّقْلِيدُ مَا دَخَلْتَ لَمْ  
 تَعْلَلْ لِي شَهْرًا مَعَيْنِ الشَّيْخَ إِدْرَاكًا (میزان کبریٰ)۔

میرے شیخ حضرت علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ سے جب کوئی شخص مذہب معین کی  
 تقلید کے متعلق پوچھتا کہ اب وہ واجب ہے یا نہیں تو فرماتے کہ تم پر تقلید واجب  
 ہے۔ جب تک کہ تم شہود معین شریعتِ اولیٰ (یعنی مرتبہ اجتہاد) تک نہ پہنچو۔

(۲) شیخ عبد الوہاب شرعیؒ کا اپنا ارشاد ہے:-  
 كُنَّا مَعَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ الْحُوَاسِ إِذَا سَأَلَهُ إِنْسَانٌ مِنَ التَّقْلِيدِ بِهَذَا هَبْ  
 مَعَيْنِ أَذْنًا هُوَ قَابِلٌ أَمَّا يَقُولُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْكَ التَّقْلِيدُ مَا دَخَلْتَ لَمْ  
 تَعْلَلْ لِي شَهْرًا مَعَيْنِ الشَّيْخَ إِدْرَاكًا (میزان کبریٰ ص ۷۲)۔

اگر تم یہ کہو کہ ایسے شخص پر جو درجہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو۔ مذہب معین کی پابندی  
 واجب ہے یا نہیں تو جواب یہ ہے کہ ہاں اس پر (مذہب معین کی پابندی)

واجب ہے تاکہ نہ خردگراہ ہو اور نہ دوسروں کو گراہ کرے۔

## دارالحدیث دہلی کا خاندان حنفی المذہب تھا

قریب زمانہ کے بزرگوں میں سے حضرات دہلویہ کی شخصیت چونکہ تمام مسلمانوں میں تسلیم کی جاتی ہے اسلئے بعض علماء اہلحدیث عوام کو بہکائیں گئے یہ ظاہر کیا کرتے ہیں کہ حضرات دہلویہ مقلد نہ تھے۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ انکاح صحیح سال حرمین کر دیں۔ مولانا محسن عیسیٰ رسالہ الایضاح الحنفی کے صفحہ ۶ پر ایک سند میں مولانا شاہ عبدالغفار مولانا شیخ ابوسعید۔ مولانا شاہ عبدالعزیز۔ مولانا شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ نقل کے اسناد گرامی کا ذکر کر کے صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں :-

قُلْتُ مِنْ ثَلَاثٍ هَذِهِ إِسْنَادُ أَشَدِّ اتِّبَعْتُمْ فِي أَوَّلِهِا وَتَبِعْتُمْ فِي آخِرِهِمْ  
أَيُّ عَمَلٍ الْعَمَلُ بِإِسْنَادٍ كَوْنِ فِيهِمْ خِصَالٌ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَفَلُوا زَيْنَ سُلَيْمَانَ  
وَعَمَلُ زَيْنَ سُلَيْمَانَ وَأَنَّهُمْ سَوَّفِيَّةُ أَخْصَابِ الزُّهْدِ وَالزُّهْرَجِ وَآلِهِمْ  
حَقِيقُونَ عَلَى مَذْهَبِ الثَّعْلَبِ الْإِنِّي حَقِيقَةٌ وَمُصَاحِبِيَّةٌ بِرَحْمَةِ اللَّهِ عَنْهُمْ  
یعنی پھر اس سند کی خوبیوں کے یہ امر ہے کہ اس کے شروع میں چار بزرگ ہیں  
کے آخری ابو عبدالعزیز (شاہ ولی الثعالب) ہیں۔ ایسے ہیں جو چار اور میں غریب ہیں

۱۔ وہ چاروں سکونت کے اعتبار سے دہلوی ہیں۔

۲۔ انہی خاندان کے اعتبار سے سہری (فادری) ہیں۔

۳۔ چاروں زاد پرہیزگار صوفی ہیں۔

۴۔ چاروں امام ابو حنیفہ نعمان (رحمہم اللہ) اور صاحبین کے مذہب کے

سائق حنفی المذہب ہیں۔

نواب صدیق خاں صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں :- بَلِّغْهُمْ بَيْتَ عَلِيٍّ الْخَلِيفَةِ

(الخطہ ص ۸) بلکہ حضرات دہلویہ حنفی مذہب کے علم کے ظرف ہیں (یعنی یکے حنفی ہیں)۔  
مولانا قادی عبدالرحمن صاحب پانی پتی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب اور مولانا  
شاہ محمد امجدی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں :-

”دروں سیاح صاحب اہل سنت و حنفی مذاہب تھے (کشف المحجبات ص ۱۳)  
پیر مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید کے متعلق لکھتے ہیں :-

مولوی اسماعیل صاحب کو ہم نے دیکھا۔ اہل سنت اہل مذہب حنفی و محدث مفسر تھے  
(کشف المحجبات ص ۲۳) پیر دوسری جگہ لکھتے ہیں :-

”گراپ کے لوگوں نے مولوی اسماعیل صاحب کو نہیں دیکھا۔ پر ہم نے ان کو دیکھا  
ہے۔ وہ ایک عالم تقلید نیک نیت باخدا اور شہید تھے۔ وہ سب کے مذاہب غیر مقلد نہیں  
تھے۔ ان کو غیر مقلد کہنے والا سمجھتا ہے۔ امدان کی بعض تحریر میں جو خلاف مذہب تھے  
ہے سو یہی ان کی تقلید اپنے دام حضرت شاہ ولی اللہ کی ہے حضرت شاہ ولی اللہ  
رحمۃ اللہ علیہ نے جب علم حدیث اپنے استاد محمد بن ابراہیم شافعی مدنی سے سنا  
کیا تو بعض مسائل مذہب شافعی کے دلائل معتبر سمجھے اور مذہب شافعی اختیار کیا  
جب ان کے استاد جو شافعی مذہب تھے ان کو خبر ہوئی۔ انہوں نے تبدیل مذہب  
کا سبب پوچھا۔ تو شاہ صاحب نے سبب اس کا قوت دلائل مذہب شافعی کی بیان  
کی حضرت استاد نے فرمایا کہ یہ غلط ہے۔ مذہب حنفی کے دلائل قوی ہیں تم سمجھ  
نہیں۔ میں اگرچہ شافعی ہوں پر ابو حنیفہؒ کی طرف سے جواب دیتا ہوں بیعت  
دلیل لا جو شہادت کو بیان کر دے۔ چنانچہ بعد گفتگو کے حضرت استاد نے شاہ ولی اللہ  
کو مذہب حنفی پر قائم کیا۔ چنانچہ عمر بھر مذہب حنفی پر قائم رہے (امی ان تال) مولوی  
اسماعیل صاحب نے جو اپنے دام کی تصانیف دیکھی اپنے دام کی تقلید کر لی۔  
(کشف المحجبات ص ۲۳) (نواب صدیق حسن خان صاحب بھی اسکی تائید کرتے ہیں (الخطہ ص ۸)

## منکرین تقلید کے شبہات کا جواب

ماسب معلوم ہوتا ہے کہ منکرین تقلید کے موٹے موٹے شبہات کا اختصار سے پہلے اجمالی جواب اور پھر تفصیلی جواب ذکر کر دیا جائے تاکہ مسئلہ تقلید کے دونوں پہلو سامنے آجائیں۔

تقلید دوسم پر ہے۔ مشروع۔ غیر مشروع۔

### اجمالی جواب

تقلید مشروع ایسے مسائل اجتہاد میں ہے جن میں شرعاً اجتہاد کا دخل ہے اور ان کو ایسے ائمہ دین نے بطور تشریح قرآن و حدیث سے مستنبط کیا ہے جو اجتہاد کے اہل میں اور جن کا زہد و تقویٰ اور صدق و اخلاص شہرہ آفاق ہے اور جن کا اجتہاد فی الدین اور استنباط مسائل شرعیہ مسلمہ جالیس مسائل میں ہر ہر جزئی کی تفصیلی تحقیق معلوم کرنے کے بغیر صرف ان ائمہ دین کی مجموعی حالت علمی و عملی کو بطور تحقیق جمالی قابل اعتماد سمجھ کر واجب العمل امتضاء کرنا شرعاً مستحسن بلکہ واجب ہے۔ مقلدین اسی تقلید کے قائل ہیں، خواہ شخصی ہو یا غیر شخصی اور اس کا ثبوت قرآن و حدیث و تعامل خیر القرون و اقوال نقباء و محدثین و ارشادات صوفیہ عظام سے روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے۔ جیسا کہ اوراق سابقہ سے مسلم ہوا۔

تقلید غیر مشروع ایسے امور میں ہے جن میں شرعاً اجتہاد کا دخل نہیں یا ان کا استنباط کرنے والا اجتہاد کا اہل نہیں یا دیندار نہیں یا مسلمان ہی نہیں پس یہاں مجموعی حالت مخالفت نصوص ہے اس لئے اس قسم کی تقلید تبلیغ بلکہ حرام ہے۔ اس تنہید کے بعد تمام شبہات کا اجمالی جواب یہ ہے کہ علماء ائمہ حدیث کے تمام شبہات ایک مسئلہ باطلہ پر مبنی ہیں۔ وہ یہ کہ مقلدین کے مقابل میں دعویٰ تو کرتے ہیں۔ تقلید مشروع کے ممنوع ہونے کا اور ثبوت دعویٰ میں دلائل وہ پیش کرتے ہیں جو تقلید غیر مشروع کے







جس کا مقصد و قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہوا وہ اللہ و رسول کی حکایت کردہ چیز کو حلال اور حرام کردہ کو حرام اعتقاد کرتا ہو لیکن جبکہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا جو دہ علم نہیں ہوا اور جمع بین الخلفات کا طریق معلوم نہیں۔ اور نہ آپ کی کلام سے استنباط احکام پر قدرت ہے تو ایسی صورت میں اس نے کسی دینی چیز کو بائیں خیال پر ردی کر لی یا اپنے قول و فتویٰ میں ظاہراً مصیب ہے اور متبع سنت نبویؐ ہے (اس میں بھی خیال ہے) کہ اگر کسی وقت اسکو مخالف سنت نبویؐ پایا تو فوراً چھوڑ دوں گا۔ تو ایسی تقلید کا کون انکار کر سکتا ہے۔ باوجودیکہ مہد نبویؐ سے اہل اسلام میں اس قسم کی تقلید کی مستفاد و افتاء کا سلسلہ جاری چلا آتا ہے اور اس میں تقلید شخصی اور غیر شخصی کا کوئی فرق نہیں (جو ازمیں دونوں برابر ہیں)۔

**دوسرا شبہ** | قرآن مجید میں ہے: **إِخْتَدُوا أَعْيَابَهُمْ وَهُمْ يَبْغُونَهُمْ أَن تَابَا**  
**قَبُولَ دُونِ اللَّهِ (سورہ توبہ پٹ)۔**

مُہر تے ہیں اپنے ملکہ اور ذر دیشوں کو سدا۔ اللہ کو چھوڑ کر۔  
 اس آیت کے تحت میں ام فرید الدین رازی تفسیر کبیر مطبوعہ مصر کے ج ۳۲ میں

لکھتے ہیں:-

أَنَّ كَثِيرًا مِنَ الْمُفْسِدِينَ قَالَوا أَلَيْسَ الْمُرَادُ مِنَ الْآيَةِ بَابُ أَنَّهُمْ  
 اخْتَدَوْا فِيهِمْ أَنَّهُمْ إِلَهُهُ الْعَالَمِ بَلِ الْمُرَادُ أَنَّهُمْ اطَّاعُوهُ  
 فِي أَدْبَارِهِمْ وَكَوْافِهِمْ. فَقُلْتُ أَنِّي خَدَيْتُ بَنِي حَالِي لَأَن يُفْسِدُوا  
 فَأَشْكَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ بَرَاءَةِ  
 فَوَصَّلَ إِلَى هَذِهِ آيَةِ قَالَ فَقُلْتُ لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ فَقَالَ أَلَيْسَ يَحْتَمِلُونَ  
 مَا أَخْلَى اللَّهُ فُقُورَهُ وَيُحِبُّونَ مَا خَرَّمَ اللَّهُ فَتَقَرَّرُوا أَنَّهُ فَقُلْتُ  
 عَلَى قَبْلِكَ عِبَادَتَهُمْ۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی پیشوا کے سر و نہی کی اطاعت کرنا شرک ہے لہذا تقلید ائمہ مجتہدین شرک ہوئی۔

**جواب** یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان محض اپنی رائے سے احکام الہی کے خلاف سر و نہی کیا کرتے اور لوگ انہیں کو مطاع مطلق مانتے تھے اس لئے ایسی اطاعت کو شرک کہا گیا۔ اور ائمہ مجتہدین کے مسائل اجتہاد یہ قرآن و حدیث کی مراد کے لئے مظہر ہوا کرتے ہیں اور ان کا اجتہاد قرآن و حدیث سے مستنبط ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ان کا سر و نہی از خود نہیں ہوتا اور نہ ان کو مطاع مطلق سمجھ کر ان کی پیروی کی جاتی ہے۔ بلکہ ان کو خدا و رسول کی اطاعت کا واسطہ سمجھا جاتا ہے لہذا تقلید ائمہ مجتہدین کی اطاعت اس آیت سے ہرگز نہیں نکلتی۔

مولانا عبدالحی لکھنوی اس استدلال کو نقل کر کے لکھتے ہیں:-

قَدْ مَثَلْنَا مَنْ اسْتَشْهَدَ بِالْأَيَّةِ الْمَذْكُورَةِ وَالْحَدِيثِ الَّذِي كُتِبَ فِيهِ  
الْعِيَارَةُ الْمَشْكُورَةُ وَفَعَلَهَا الْوَاقِعُ مِنْ أَجْلِ الْعَلَمَةِ عَلَى إِبْطَالِ مَطْلُوعِ  
التَّقْلِيدِ مَعَكُمْ بِكُونِهِمْ شُرَكَاءَ ضَلَالَةٍ وَبِدَعَةٍ مِنْ غَيْرِ نَفْسِي فِي التَّقْلِيدِ  
لِلْجَائِدِ الْكَاسِدِ وَبَيْنَ التَّقْلِيدِ الْمَرْغُوبِ الْمُسْتَدَوِّبِ (غیب الغمام ص ۱)۔

**تیسرا شبہ** مَنْ مَالِكٌ فِي أَنْفِي مَوْضِعًا قَالُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بَيْنَكُمْ أَمْرٌ لَنْ تَصِلُوا مَا أَلْتَكْتُمُوا بِهِمَا كِتَابُ  
اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ : رواه في التلخيص لشيخه باب الامتناع ص ۳۱۔

اہم ہاگٹ موطا میں مرسل روایت میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان پر عمل کرو گے ہرگز

مٹ جائیں گی جس شخص نے کہا کہ مطلق تقلید باطل اور شرک اور منکرات اور بدعت اور دلیل میں بہت مذکورہ اور عبارت مسطورہ کو پیش کیا وہ شخص گمراہ ہے کیونکہ اس نے تقلید ناسداہ و تقلید حق میں فرق نہیں کیا۔

گراہ نہیں ہو گئے۔ ایک الٰہ کی کتاب اور دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔

اس حدیث میں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل عمل ہونا اس کے لیے ہے بجاؤ کا ذخیرہ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ان دونوں کے سوائے کسی امام کی مسائل اجتہاد پر میں تقلید کرنا جائز نہیں۔

**جواب** اگر فقہ دین مسائل اجتہاد پر کو توہر اک حدیث ہی سے مستنبط کرتے ہیں۔ اور انہی کی تشریح کیا کرتے ہیں۔ پھر ایسے مسائل کو تقلیداً قبول کرنا میں قرآن و حدیث کی اتباع ہے اس لئے کہ قرآن و حدیث سے مراد حاکم ہے کہ اس کے مسائل ظاہر ہوں یا اجتہاد پر۔

**چوتھا شبہ** عَنْ حَایِرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقَطَلَبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَشَّطَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ هَذِهِ شُعْبَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ تَوْحِيدُكَ الْإِلَهَ الْوَاحِدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﷻ وَالَّذِي أَنْفَسَ مُحَمَّدٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مَكْتُومٌ مَنِيٌّ فَاتَّبَعُوا وَتَوَكَّلُوا لِيُصَلِّتُمْ مِنْ سَوَاءِ الشَّيْءِ (امام ابوالحسن غفرلہ)

حضرت حایرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ ایک نسخہ تورات کا لے کر آئے اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تورات کا نسخہ ہے۔ آپ خاموش رہے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ آپ کے چہرہ مبارک پر نازا غلی کے ہمار نمایاں ہونے شروع ہو گئے (اس حدیث کے سبب سے) کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی کہ محمدؐ کی جان اس کے قبضہ میں ہے اگر تمہارے لئے حقوت ہوئی علیہ السلام ظاہر ہو جائیں اور تم مجھ کو چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو تم سیدھے راستے سے گراہ ہو جاؤ گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا

طریقہ جو ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے الٰہی پیغمبر کی تقلید جائز نہیں تو کسی امام یا مجتہد کی تقلید کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔

**جواب** | حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحبِ شریعت مستقل پیغمبر ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت شریعت موسویہ کیلئے ناسخ ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کی جاتی تو ساری مسودہ میں بھی اتباع ہوتی۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے انکار کو مستلزم ہوتا۔ لہذا صریح کفر ہے۔ اسی واسطے دُرِّ نَزْدِ کَثُوفٍ اور تم مجھ کو جوڑ دیتے اسرا یا۔ اگر مجتہدین کی تقلید میں اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لئے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیٰی فیما بینہ وارتزاکن و حدیث پر عمل کرنے والے۔ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی کی غرض سے مسائل اجتہادیہ کا استنباط کر نیوالے ہیں۔ کَاتِمِينَ هَذَا آمِنًا ذَلِكْ۔

**پانچواں شبہ** | مجدد صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم میں تقلید کا وجود نہ تھا لہذا تقلید بدعت ہوئی۔ نیز صحابہ کرام افضل الامم ہیں۔ اگر ارادہ ان سے مفضول۔ اگر تقلید جائز ہوئی تو مجاہد صحابہ کرام کے ارادہ کی تقلید صحیح شرع نہ ہوئی۔

**جواب** | اولاً تعامل صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم سے زمانہ خیر القرون میں تقلید کا پایا جانا ثابت ہو چکا ہے۔ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی تقلید جائز ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں:-

وَمَنْ بَانَ اتِّبَاعًا اَفْضَلِيَّةَ الْاِمَامِ عَلَى سَائِرِ الدَّلِيلَةِ مُطْلَقًا غَيْرَ  
لَوْزِمَ فِي حَقِّهِ التَّقْلِيدَ بِمَنْعِلَا اِلَى الشَّخَابَةِ وَالْاِيعِيْنَ كَالَّذِي يَتَّبِعُ مَنْ اَنْ  
خَيْرٌ مِنْهُ وَالْاَمَّةُ بِرَبِّكَ اَنْ تَعْمُرُوْكَ اَوْ تَقْلِدُوْنَ فِيْ كَثِيْرٍ

قَبْلِ الْمَثَلِ بِمُحَلِّدٍ قَوْلِهِمْ أَوْ كَثُرَتْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدٌ فَكَانَ بِمُحَلِّدٍ  
مَا قُلْنَا (مقدّمہ ص ۷۰)۔

یعنی پہلی بات اس طرح رد کی گئی ہے کہ تقلید کے صحیح ہونے میں بالاجماع یہ اعتقاد رکھنا ضروری نہیں کہ (میرا) امام باقی سب پر مطلقاً فضیلت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ تمام امت میں سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ مالا مکہ بہت سے مسائل (اختلاف) میں ان دونوں حضرات کے مخالف دوسرے صاحبوں کی تقلید کیا کرتے تھے اللہ کسی نے ان پر انکار نہیں کیا۔ پس ذرا مسئلہ اجماعی ہوگا۔

ثانیاً صحابہ کرامؓ کی تقلید اس لئے ترک نہیں کی گئی کہ وہ افضل الامم تھے۔ حاشاؤنکلا۔ بلکہ اس لئے ترک کی گئی ہے کہ ان کے جملہ مسائل مجتہد فیہا مدون نہیں اور ہم تک پہنچے نہیں۔ مملات ان کے بعد کے کہ ان کے سب مسائل مدون ہیں اور بوجہ یسرہ سیکھنے کے ان پر عمل کرنا ہم کو آسان ہے۔

چھٹا شبہ | اگر مجتہدین خود اپنی تقلید سے منہ کرتے تھے تو ان کی تقلید کیسے جائز ہوگی اسی طرح بہت سے فقہاء بھی۔

پہلا جواب | یہ کہنا کہ اگر مجتہدین تقلید سے منہ کیا کرتے تھے یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اگر لوگوں کو جو فتوے دیا کرتے تھے وہ ان کے دلائل اور بیان کاخذ سے خالی ہوا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تقلید کو عملی طور پر جائز رکھا کرتے تھے۔ فقہاء سے بھی اسی طرح عملاً تقلید کا ثبوت ہے۔

دوسرا جواب | اگر مجتہدین نے تقلید سے جہاں منہ کیا ہے وہ ان لوگوں کو منہ کیا ہے جو وہ جہاں تہماً تک پہنچے ہوئے تھے امام شریانیؒ فرماتے ہیں۔

نَحْنُ نَحْمَدُ عَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ قَدْ رَفَعْنَا إِلَى اسْتِزْلَامِ الْقَضَاءِ مِنَ الْكِتَابِ

وَالسُّنَّةُ وَالْأَثَرُ صَوْرَتُ الْعُلَمَاءِ بِأَنَّ التَّعْلِيلَ وَاجِبٌ عَلَى الْعَامَّةِ لِئَلَّا يُفْضَلَ فِي دِينِهِمْ (میزان کبریٰ مطبوعہ مصر ص ۳۱۱)۔

یعنی تعلیل کی ممانعت اس شخص کے لئے ہے جو بوجہ راہ مجتہد ہو اور نہ علماء کرام تصریح کرتے ہیں کہ غیر مجتہد پر تعلیل واجب ہے تاکہ وہ اپنے دین میں گمراہ نہ ہو جائے اور فقہاء کرام نے بھی تعلیل مذکور سے منع کیا ہے نہ محمود سے۔

وَهُوَ غَمُولٌ عَلَى مَنْ أُعْطِيَ قُوَّةَ الْإِسْتِثْنَاءِ أَمَّا الضَّعِيفُ فَيُجِبُ عَلَيْهِ التَّعْلِيلَ لِأَخِيَّةِ مِنَ الْأَثَرِ وَالْأَهْلُكَ وَضَلَّ (البراقیت الجواہر ص ۹۶)۔  
یہ مجتہد کیلئے ہے اور غیر مجتہد پر ایک امام کی تعلیل واجب ہے ورنہ برباد اور گمراہ ہو جائے گا۔

سوال اول شبہ | ۱:۔ مولانا دہلوی مغربی میں لکھی جگہ تعلیل کی خدمت فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

مرزا تعلیل دشمنان برباد داد کہ دو صد لعنت براں تعلیل داد  
(۲) شیخ سعدی بولتاں کے باب ششم میں لکھتے ہیں:۔

عبادت بتعلیل گمراہی است خشک دربرے را کہ اسکا ہی است

جواب | (۳) ہم پہلے بتلا چکے ہیں کہ تعلیل ”قسم پر ہے شروع وغیرہ شروع۔“

مولانا نے شروع کو دین تعلیل وغیرہ شروع کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے تعلیل کو حفظ شان سے عقیدہ کیا ہے اور مطلق نہیں بیان کیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ اس شعر سے پہلے ایک صورتی لائق ہے جو کہ نا اہلوں کی تعلیل میں خربخت و خربخت کہتا رہتا تھا۔ اور پھر بچتا یا تھا۔ تو اس کے مسئلہ مولانا فرماتے ہیں کہ ایسی تعلیل یعنی نا اہلوں کی جو غافل من الملق ہیں گمراہی ہے۔ اسی طرح جو لوگ گمراہ ہیں ان کی تعلیل کی بھی اس کے بعد مذمت فرماتے ہیں۔

خاصہ تعلید جنیں جیسے اصلاح کا پروار پرستند از بہرین  
 رہی تعلید مشروع جو اہل اللہ اور مقبول بندوں کی ہوا کرتی ہے۔ اس کی  
 حاجات مدح اور تکریم بیان کرتے ہیں :-  
 عکس چندان باید از یارانِ خوش کشتی از بحرِ بے عکس آبکش  
 عکس کا بدل نہ تو آں تعلید ڈال جوں سپاہی شد شود تحقیق آن  
 تماشہ تحقیق از یارانِ مبہر از صدقِ کمالِ رنگِ شہِ قطرہ در  
 (۱) شیخ سعدی بھی پرستان کے باب شہم میں تعلید غیر مشروع اور مذموم کی  
 مذمت فرما رہے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے شیخ سعدی نے حکایت سفرِ ہندستان  
 و ملائکت بت پرستان میں مومنات کے بت اور مکاد برہمن کا نقد بیان کیا ہے۔  
 چنانچہ پہلا شعر ہے :-

بجئے دہیم از علاجِ در مومنات مرصع جو در جاہلیت منات  
 پھر اس واقعہ کے ضمن میں اس تعلید غیر مشروع کی مذمت کرتے ہیں۔ جو کہ  
 بت پرستوں نے برہمن کی کی ہوئی تھی۔ بھلا اس کو اہل اللہ اور ان کے دین کی تعلید  
 کے ساتھ کیا دخل جو کہ مشروع اور معنی و محمود ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۝

خیر محمد جالندھری عفا اللہ عنہ

زی الحجہ ۱۳۵۲ھ





مردم با ہمیں قیاس سے ہوگا۔ پس یا قیاس شخص کا شرعاً مستحب ہے کہ جو کسی کی سمجھ میں آئے یا معین  
لا مستحب ہے معین کا نہیں۔ کل کا تو مستحب نہیں مگر بقول تعالیٰ وَتَزِدْهُ مِمَّا آتَاكَ الشَّرُّكَ وَالْإِنْفَالِ  
اَفْتَحِيْهُمْ فَلَيْفَ هَٰذَا الَّذِي يَصْنَعُوْنَ لِمَعْشَرٍ مِّنْ مَّجْنُونٍ لا مستحب ہوگا۔ معین کا نہ ہوگا جس کا  
مستحب ہے اس کو مستحب و متنبط کہتے ہیں جس کا مستحب نہیں اس کو متنبط کہتے ہیں۔ پس متنبط پر ضرور ہوا  
کہ کسی مجتہد کی تقلید کے متعلق فقہائے ائمہ اربعہ نے یہی قول اُتبعوا الحق بالکلیۃ والیٰ۔

اب جاننا چاہیے کہ اگر اربعہ کے تابعی حالات سے بالقطع معلوم ہے کہ حق علم حق اُتبعوا  
الکلیۃ داخل میں ہیں مگر لا اتباع میں ضرور ہی تھا۔ یہی بات کہ مجتہد کو بہت سارے گزرتے ہیں۔  
کسی دوسرے کی تقلید کیوں نہ کی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اتباع سبیل کیسے علم سبیل ضرور ہی ہے  
اور علم پر چکر بھر کر اگر اربعہ کی کسی مجتہد کا سبیل بتفصیل پر نہایت و فروع معلوم نہیں۔ پس یہ کہ  
کسی کا اتباع ممکن ہے۔ پس انصار مذہب اربعہ میں ثابت ہوا۔ یہی بات کہ ان چاروں میں  
سے ایک ہی کی تقلید کیوں ہو۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سبکی و وجہ کے ہیں متفق علیہا۔ مختلف فیہا۔  
سبکی متفق علیہا میں اسب کا اتباع ہوگا۔ سبکی مختلف فیہا میں سب کا اتباع (تو ہم نہیں سبکی  
معین کا نہیں ہوگا) پس ضرور ہے کہ کوئی وجہ ترجیح کی جو سبقت فیہا کے اتباع کو آنا تاہم ولی اللہ یصلح  
فروغی ہے۔ جس کو ہم کہتے ہیں اُتبعوا الحق بالکلیۃ علم ہوگی اس کا اتباع کیا جائے۔ سب تحقیق زیادہ  
ماجرہ کی یا تحقیق کی مسائل یا اجابہ تفصیلاً یہ کہ فروع و جزئی مختلف فیہ میں دیکھا جائے کہ حق کسی کی  
حائب ہے۔ اجابہ یہ کہ ہر امام کے مجموعہ حالات و کیفیت پر نظر کی جائے کہ کونسا کون حق پر ہے اور  
کس کی ایجاب زیادہ ہے۔ صورت اولیٰ میں علاوہ جرح اور تکلیف بلا امتیاز کے متعلقہ رد  
بلکہ اپنی تحقیق کا قطع ہو کر دوسرے کی سبیل کا۔ وَتَزِدْهُ مِمَّا آتَاكَ الشَّرُّكَ وَالْإِنْفَالِ مستحب نتائج مستحب  
ہوئی۔ کسی کو امام الاصفیٰ نے انکے مجموعہ حالات سے یہ حق غالب اعتقاد طریق ہوا کہ یہ غیب و  
معیشت ہیں۔ کسی کو امام شافعی نے کسی کو امام احمد حنبل نے کسی کو امام مالک نے کسی کو امام ابو حنیفہ نے  
اعتقاد کیا اور جب ایک کے اتباع کا یہ جو علم بالا تاہم اجابہ کے التزام کیا گیا۔ اب بعض  
جزئیات میں ہر کسی وجہ قوی یا ضرورت شدید اس کی مخالفت میں حق اولیٰ محدود کر کے لی۔  
۱۔ اگرچہ جرح و علاوہ اپنے اولیٰ امام (مجتہدین) کی طرف سے پھرتے تو ان میں سے اولیٰ مسئلہ  
امتہدین یا خوب معلوم کر لیجئے (سورہ نساء پر)۔ نہ لے مخالف پیری کی اس شخص کے طریقہ کی ہیں  
لئے پیری کی طرف رجوع کی (سورہ لقمان پر)۔

۲۔ ترجیح الی اللہ۔ ۳۔ وہ خلاف معروض ہے ۱۲۔ غیر محدود۔

دَقْدَقْتُ بَطْلَانَهُ۔ پس محمد اللہ تعالیٰ بالاسے درجہ عقیدہ مطلقاً و عقیدہ الزامیہ  
مخصوصاً و انحصاراً فی الذہب الارہمہ و درجہ عقیدہ شخصی و بطلان تملیق کالشمس فی  
کبد السماء واضح ہو گیا و وہ نہ فقط اعتقاد و الکلام فیہ طویل و فیہا ذکرنا  
لغایۃ الطالب الترشاد انشاء اللہ تعالیٰ و لنعمہ ما قیل۔

ہر کہ سر بخط فرماں لکھتے ہیں      کے پیرو شریعت سے براہ آرد دن  
ہر کہ خواہد کہ سر منزل مقصود رسد      باریش پیروی راہ نمائیں کردن

اندیہ کہنا کہ مذہب محمدی کو چھوڑ کر مذہب حنفی کو اختیار کیا یہ عجیب خطیروں کا کلام ہے اسکو  
تو یہ جبر ہی نہیں کہ مذہب کس کو کہتے ہیں۔ دین محمدی کو مذہب محمدی کہتے ہیں دین و مذہب میں  
فرق کیا معلوم نہیں کہ دین جو وہ اصول کا نام ہے اور مذہب جو وہ فروع کا نام ہے فروع کے  
لئے اصول ضروری ہیں۔ جب مذہب محمدی تھا تو دین کو نام ہوا۔ یہ شخص اس نسبت سے خفیہ  
کو سن کر کہے اور اپنی خبر نہیں کہ کیا خاک بھانک رہا ہوں کہ دین محمدی ہاتھ سے نکلا ہوا ہے  
وہ خفیہ کی نسبت تو نہایت صحیح ہے کیونکہ دین مثل بڑے ملک یا بڑے قبیلہ کے ہے۔  
اور مذہب مثل شہر مل اور چھوٹے قبیلوں کے۔ املاکات و دوزخ میں اپنے کا شہر اور چھوٹے  
قبیلہ کی طرف نسبت کیا کرتے ہیں۔ البتہ جب ملک یا بڑے قبیلہ سے سوال کیا جاتا ہے اس  
وقت اپنا ملک اور بڑا قبیلہ بتاتے ہیں۔ اسی طرح املاکات و دوزخ میں اگر کوئی اپنے کو حنفی  
بتائے اور جب دین سے سوال ہو اس وقت محمدی کہے فرمائیے کوئی شکر و کفر لازم آگیا۔ اس پر  
اقرض کرنا یہ ہے جیسے کوئی کہے کہ تم صدیقی یا کھنوی کہوں کہتے ہو بلکہ آدمی یا مہندی ستارا  
لئے شخص کا لقب بلکہ جہاب جاہلان باشندہ مریخی کے اور کیا ہو گا۔ **لَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلَیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا**  
**فِی الْاٰمْرِیْنَ بِالْعِصَادِ وَالْبَطْیَانِ تَاَنَ الْعُقَلَةُ اشْدَّ مِنْ الْعُقُلِ وَالسَّیْفُ وَالسَّيْفُ وَالسَّيْفُ**  
**الْمَسَانِ حَتَّى الْبَلِیَّاتِ لَا تَخْرُجُ عَنْ قَوْصِ الْمَلِیْطِ وَالْاَیْمَانِ نَقَطٌ۔** **خَبْرٌ كَذِبٌ وَشَرٌّ مَسْمُومٌ** تھا  
نہ اس کا بطلان ثابت ہو چکا ہے۔ مگر میں محمد اللہ تعالیٰ سے وہی کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام  
ہو گیا کہ عقیدہ علی علیہ السلام اور کلام خاصہ و احیاء۔ اور اس وقت الزامیہ کے مذہب ہی میں عقیدہ  
مخصوص ہے اور عقیدہ شخصی واجب ہے اور تحقیق جمل ہے اور بجز عقیدہ کے چاہہ نہیں اور کلام اس بیان  
میں طویل ہے اور طالب شاد کیلئے مضمون مذکور کافی ہو گا۔ **اِنَّ رِشْقَ رِحْلٍ تَنَالِیْهِ**۔ اے عبا بن جبریل میں نے  
جلیقین کی کشت کرد اس لئے کہ ریزہ ریشم کے مثل سے ختم (دینی تہ) میں زیادہ مستحب ہے اور ہر طرح کی  
صیغیوں اور غروں میں عقد ثنائی سے مدح طلب کیا جکتا ہے۔ نے ہلے پروردگار اس میں بہادر حاضر کر۔

# نہی الارشاد الی التقیید والاجتهاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی هدانا لهذا الذی کنا غافلون، والاعتماد والتقیید، وارشادنا الى طریق الاستیحاء  
والتمسک بالاصول والصلوة والسلام علی من عقبنا به الیما، اقتداء بالمیمن بعد اتباع  
ورضی لنا الایمان بعد رضی الیما، بحین بعد الوقوف علیہ واطلاع، ونشهد ان لا  
الله الا الله وحده لا شریک له، ونشهد ان محمداً وعلیاً کانتا عبیداً ورسولاً۔

اقابلہ۔ اس مختصر تحریر سے حقیقہ یا غیر حقیقہ کی طرف دعوت و تبلیغ مقصود نہیں اور نہ ہی اس  
کے سرگرم یا غیر حقیقہ مسالک پر کوئی رد و انکار منظور ہے بلکہ اس تحریر سے اصولی طور پر اجتہاد و تقیید کا  
بدوئی نقل بھی اور عقلی تسلیم کی روشنی میں صرف یہ ظاہر کیا ہے کہ کسی مستر اجتہاد کی تقیید کا کوئی بدست  
نہیں ہے کہ اسے قابلِ عامتہ اور اس کے مخالف کو مستوجبِ بغیر تقویہ کیا جائے۔ بلکہ یہ ایسا مسلک  
راستہ ہے جو سلف سے لے کر خلف تک اجماعی طور پر اپنی شاہد بنا رہا ہے اور اُنہوں نے اپنے  
دین کے تحقیق کی صورت اس کے سامنے نہیں رکھی ہے بلکہ دین اور دنیا کے ہر شعبہ میں تقیید کا رواج بنا  
ہوا ہے کہ ہر غلام و آزاد و شب و روز اس سے کلمہ رہے اور کلمہ لگاتے اور پڑھتے وقت فرست کی  
اختیار کو محض احتیاط طلب کیا کہ ہے اور ہر دلیل مان لیا ہے۔ یہ بھی ایک گورہ تقیید ہے  
واللہ الموفق والیہ العزیز ہے۔

اجتہاد لغوی	الاجتهاد فی اللہ و تحمل الجہد فی المقتدر	اجتہاد لغوی اُٹھانے کا نام ہے
اجتہاد اصطلاحی	وفی الاصطلاح استفہام للفتی	اور اصطلاح میں یہ کہ فقہ کو اپنی حقیت کے موافق غیر مستکرانہ کلمہ شرعی کا معنی حاصل ہو جائے۔



و یومئذ یصلوا بالصواب والذین فی الذل کانوا منکم  
فتاری قتلہا و لا یترکوا و لا یقتلوا و لا یقتلوا  
لقد اھلکم فیکون فی ذلک لاجتماع ۱۰  
(ایضاً ص ۱۰)

اور اہل ذل میں سے جو کفار تھے ان کو قتل نہ کرو  
باب احکام متعلیٰ میں اور اہل ذل کو قتل نہ کرو  
خود یہ ہے جو قتل نہ کرنا ہے ورنہ یہ ہوں گے کہ اس کا  
اجہاد و ملت کے ذل کے خلاف نہ ہو ورنہ اس میں  
اجہاد کا نہ ملتا ہو گا۔ ۱۰

**ضرورت اجتہاد** | چونکہ تمام کے تمام مسائل جزئیہ اس طرح مخصوص نہیں کہ ہر کس دیکس پر تکلف  
ان کا صحیح حکم کر سکے اور اجتہاد کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ بہت مسائل ایسے  
ہیں کہ ان میں اجتہاد کے بغیر چار بنسیں لہذا ضروری تھا کہ امت کے بعض افراد کو استنباط و اجتہاد کی  
قوت عطا کی جاتی کہ جس کے ذریعہ یہ حضرات مخصوص میں خود فیصلہ کر کے غیر مخصوصہ حواشی جزئیہ  
کے احکام نکال کر عام امت کے لئے عمل کی راہ استوار کرتے۔ ان نفوس سپہ قدسیہ کو جنہیں ہر وقت  
در بار نبوی میں حاضری کا شرف حاصل تھا گو اس قوت سے کام لینے کی ضرورت نہ پڑتی تھی کہ اس حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہر سوال کا کافی ثانی جواب تھی۔

لے تقاب تو جواب ہر سوال : مشکل از قول خود ہے قیل و دل  
مگر جو حضرات اس زمانہ میں مدینہ حبشہ سے باہر قیام پذیر تھے یا جو حضرات بعد میں اسلام لائے  
تھے یا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ اسے تھے وہ اس قوت اجتہاد کے از حد محتاج اور عاجز نہ تھے اسی لئے  
حق تعالیٰ نے غیر القرآن میں بیشمار صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین عظام و من بعد ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
اجمعین کو اس دولت عظیم سے نوازا۔

**تسہیل اجتہاد** | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجے وقت  
صاف لفظوں میں اجتہاد کی تسہیل و تصویب فرمائی۔ مشکوٰۃ شریف  
ص ۳۱۲ میں ہے : —————

عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم لما بعثناہ الی الیمین قال کیف تفتض  
اذا عرض لك قضاء قال تفتض بكتاب الله  
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت  
معاذ کو کھٹکھٹ کر یمن طرف واکم بنا کر بھیجے گا  
اور وہ کیا تو دریافت فرما کہ وہاں اسباب کتاب

خان لم تجد فی کتاب اللہ قتال فی سنة رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قال خان لم تجد فی سنة  
رسول اللہ قتال اچتہد ہر آئی ولا آئی قال  
خضر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی  
صدورہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسولہ رسول  
اللہ لایجب ویرضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
(ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ)  
اور اس کے موافق فیصلہ دیں گا اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوشی سے) حضرت سعد  
کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اس مالک (فک فک فک) شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس کام  
کی توفیق دی جس سے خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوا ہے (ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ)

### صحابہ کرام سے اجتہاد کا ثبوت

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم لما رجم من الاحزاب یصلین بعد العصر  
الاف بنی تریقہ فلیک جمعہم العرفی العرفی  
وقال بعضهم لا یصل حقنا ینتہا وقال بعضهم  
بل یصل لم یرونا ذلک فکلموا النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فلم یصل احدہم بعد بخاری  
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے  
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب سے واپسی پر  
ارشاد فرمایا کہ کئی شخص بھی بنو قریظہ کے ہوا  
کہیں مصر کی نماز نہ پڑھے (اتفاق ہے) راستہ  
میں نماز عصر کا وقت آگیا بعض نے کہا ہم تو  
بنو قریظہ پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے یعنی پہلوں  
نے اتفاق کے ظاہر پر عمل کیا اور بعض نے کہا کہ  
نماز پڑھ لینی چاہیے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ نہ تھا اور اجتہاد سے راستہ بھی نماز  
پڑھ لے لیا پھر بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا مگر آپؐ نے ان میں سے کسی کو بھی مؤلف نہیں  
فرمایا یعنی انکے اجتہاد کو جائز رکھا گیا۔

فائدہ | دیکھئے اس واقعہ میں بعض صحابہ کرام نے اپنی قوت اجتہاد سے حدیث کی ذمہ داری  
میں سے یک کو نبوت کا اصل متناظر قرار دیا اور راستہ بھی نماز پڑھ لیا اور آنحضرت صلی اللہ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ نہیں کرتے چوتھے نمبر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ  
 یقتل شیئا اخرجه۔  
 اپنی باتوں کو قتل مت کرو ورنہ ایک حق تعالیٰ تم پر  
 مہربان ہے یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا کوئی  
 پڑھے اور کچھ نہیں فرمایا۔

**فائدہ** اس حدیث سے بھی عراثر اجتہاد کے جو اذکار ثبوت مناسب چنانچہ منقول بشرط علم کے درج  
 فرماتے ہیں حضرت عروہ بن مسعود نے اپنی دلیل بھی نقل کر دی اور کہتے ہیں کہ اس کو جائز رکھا۔  
 اجتہاد صحابہ کی اس نوع کی اتوات روایات میں بکثرت ملے ہیں ابجد فروع چند مثالیں ذکر کر دی گئی  
 ہیں ان میں سے ہر ایک میں اگر کچھ معجزات ایسے تھے جن کی انکشاف نفس کے ظاہری مدلول تک محدود و مرکوز ہو کر  
 رہ جاتی تھی۔ تو کچھ معجزات ایسے بھی ضرور تھے جنکی اور اس اور حق تعالیٰ کے گزرا کر اسکے اطمینان اور تہ  
 تک پہنچتی اور ایسی علت جامعہ کا سراغ لگاتی تھی جو مدار حکم قرار پاتی اور جزا و جزئیات کے علوم کا باب  
 ان پر کھل جاتا تھا۔

**تابعین عظام سے اجتہاد کا ثبوت** معجزات صحابہ کی طرز انکے بعد تابعین عظام کی ہر شمار  
 جتہ ہوئے جو مختلف علاقوں میں پھیل گئے تھے تاکہ  
 عامر سلیم کو سائل دریافت کرنے میں آسانی ہو چنانچہ لوگ اپنے علاقہ کے عالم امام سے مسئلہ پوچھتے اور  
 اس پر عمل کرتے تھے اور کبھی کبھی اور عالم سے عداوت ہوتی تو مصیب ضرورت اس سے مسئلہ پوچھتے اور  
 اس پر عمل کرتے تھے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فقد ذلک صادر من کل عالم من حلقہ تابعین  
 مذهب علی حیا لم تاشتبہ فی کوہلہ  
 امام مثل سعید بن المسیب و سالم بن  
 عبد اللہ اللہ المہدیۃ و بعدہما الزہری و القاسمی  
 یحییٰ بن سعید و دبیق بن عبد الرحمن و جہا و عطاء  
 بن ابی رباح و عکرمہ و ابراہیم النخعی و الشجرہ  
 و الکوفیۃ و الحسن البصری و الباقی و طاووس بن کثیر  
 تابعین و مکمل بالاسلام۔  
 پس اسوقت علماء تابعین میں سے ہر عالم کے  
 لئے طریقہ مذہب قرار پایا اور ہر شہر میں ایک  
 امام مقرر ہو گیا جیسے سعید بن المسیب اور سالم بن  
 عبد اللہ اور انکے بعد زہری اور قاسمی کی بی بیہ  
 اور ربیع بن عبد الرحمن مدینہ میں اور عطاء بن ابی  
 رباح کوفہ میں ابراہیم نخعی اور شعیب کوفہ میں حسن بصری  
 بصرہ میں طاووس بن کثیر ان میں میں اور کھول شام میں  
 تابعین و مکمل بالاسلام۔



اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں۔

وان حکان المتخذ ان متقادہین اور اگر دونوں ماخذ قریب قریب ہوں تو تعلید  
جائز التعلید والانتقال لان الناس اور انتقال جائز ہے اس لئے کہ لوگ زائد صواب  
لم یزالوا من ذم الصحابة الخ این سے خدا صواب اور صبر کے لئے ایک ایسا ہی کرتے  
ظہرت المذاهب لاربعۃ یقلدون من ایسے کہ ایسے اقلان پر کسی کسی عالم کی تعلید  
اتفق من العلماء من غیر تکبیر من احد کہ لیتے تھے۔ اور کوئی معتبر عالم اس پر بکھر کر اکتفا  
لیعتبر فکادہ ولکن ان ذلک باطلا لا شکورہ یہ طرز عمل باطل ہے تاؤ کر بھی ضرور ہوتا۔

حاصل یہ کہ صواب کلام کے زائد بھی سے حضرات مجتہدین نے مسائل غیر مخصوصہ میں اجتہاد کے ذریعہ  
الحکام ظاہر کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور غیر مجتہدین نے ان کے علم و فہم نقوی روایت پر اعتماد کر کے انکی تعلید  
اتہان اختیار کی خواہ یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ احکام اجتہاد اور حقیقت رسول اکرم علیہ السلام و علم کی احادیث  
ہیں جو بغیر حق و اختصار اقوال و موثر کی صورت میں ذکر کر دی گئی ہیں یا صحیح استنباطات ہیں جو خصوصاً  
لئے گئے ہیں۔ (جاری)

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب انصاف میں فرماتے ہیں۔

و لیستلہا قول الصحابة و التابعین	اور ترجیح انہیں کا فقہ صواب کرشمہ اور انہیں کے
علما منہم انہما الذین متقولہ من	اقوال سے مستعمل کیا کہن صحابہ و تابعین و وہانے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا	تھے کہہ اقول یا تو حدیثیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ
وجعلھا موقوفۃ الی او یحکم سنبلا	علیہ وسلم سے منقول ہیں اور بغیر اختصار انہیں
منہم من المتخصص او اجتہاد منہم	موقوف بنایا گیا ہے۔ یا یہی حضرات کے اجتہاد
بآذانہم و هو احسن حینا قی لکذلک	ہیں جو خصوصاً سے اپنی رائے اور قیاس کے ذریعہ
فن یجئ بعدہم اکثر اصابتہ و اقدم	استنباط کئے گئے اور یہ حضرات اصحاب کرام و
زعما نا و اولی علما متعین الفصل	آہیں ان سب باتوں میں ان لوگوں سے کہیں
ہم —	بہت فائق ہیں جو ان کے بعد آئے نیز صحت

دستے میں سب سے زیادہ زمانہ کے لحاظ سے سب سے آگے اور علم کے لحاظ سے سب سے بعدہ کہیں انکی  
چون کے اقوال پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں اس پر اس نہیں بلکہ ان حضرات کے بعد دیگر ائمہ متوسلین کے سب سے مستند

پہلے مجاہدین کے احکام و انعام اس طرح کے ہوں  
کہ فلاں امر واجب ہے یا مستحب فلاں ہے یا  
کراہ یا حرم چنانچہ فلاں بت مذکور ہے یا نقلی  
شروع و ختم ہو گئے ہیں۔

اعلم مشیو بحمدین سابقین غواہیں و جہاں  
کہ فلاں سر واجب است یا مندوب یا مباح  
یا مکروه یا بایں وجہ باشد کہ فلاں امر  
است فلاں شرط است بعد از قبیل ثلث مکمل

دنوں، ہاتھوں سمیت کہ درخشش میں سلام بخیر کیا کہ اگر مجاہدین کے اجتہادات مکتا نشین ہی کا درجہ رکھتے ہیں لہذا ان پر عمل کی گنجائشت خبریہ اور صاحبہ المصنوعہ اور تقریر پر عمل کرنے کے درجہ میں ہے تو یہ دراصل اتباعی ہوگا اجتہادی ہوگا نہیں۔ جبکہ یہ عقلیوں کے اکابر حضرت بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں غلاب مدنی محسن صاحب وچہ اسائن علی الدلائل وقت میں تھے ہیں۔

صرف مذہبی غلطی پر ہی غور کرنے سے تہمیدیں معلوم  
ہو جائیں گی کہ غرض اہل اصول (ابوحنیفہ و ابو یوسف و  
مکحولہ و جعفر الشافعی) میں سے کسی ایک کا قول غلط  
حرف کے مطابق اگر لفظ غرض نے اسے تسلیم کیا ہے

اگر تھانہ سب عقلی تجسس کنی دیر پا کر قول کی  
ازادہ حقیقت و ابوابیوسف و تکرار ضرورت مطابق  
حقیقت است و بعد ازین نکات اجماع کی ہے کہ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔

امریکی اس تحقیق کے نتیجے میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اگر کسی شخص کو دوسرے شخص سے مل کر بات کرنے سے روک دیا جائے تو اس کی دلچسپی اور توجہ بڑھ جائے گی۔

إذا تحقق عندك ما بيناه علمت أن كل حكم  
يحكم فيه المجتهد باجتهاد مضموب  
إلى صاحب الشرح عليه الأصول الثمانية  
والقول هو أن كل ما خذ من القطر

**تعریف تقلید** | قاضی محمد امجد علی دہلوی اپنی مشہور کتاب کثافت اصطلاحات الفقہاء میں  
میں فرماتے ہیں :-

التقلید اتباع الاشراف غیر العیاض قول او فعل	تقلید کا واسطہ ایسا ہے کہ ایک آدمی دوسرے
مستقلاً لا یتبع من غیر نظر الی الدلیل	کے قول یا فعل کو حق سمجھتے ہوئے اس کی اتباع کرتے
کان هذا التبع جعل قول الغير او فعله قلاءة	ہے اور کوئی دلیل اس کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ تو یا
فی منقہ من غیر مطابۃ دلیل	اس اتباع کنندہ (مقلد) نے دوسرے کے قول یا
فعل کو اپنے لئے کاربنا لیا ہے اور کسی دلیل کا مطابہ نہیں کیا۔	
قاضی شریح حسامی ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں :-	

التقلید اتباع الغير علی ظن انہ حق بلا	یعنی دوسرے کو اپنی حق اعتقاد کرتے ہوئے
نظر الی الدلیل	دلیل کی اسکر میں بڑے بغیر اس کا اتباع کرنا
	تقلید ہے۔

حاصل یہ ہے کہ تقلید کی دو اہل قریبوں میں دوسرے کے قول کا تسلیم کرتے ہوئے یا اس دلیل کے تحت  
عدم مطابقت دلیل کا لیا نہ ہے گو ائمہ اور فاضل ہمارے میں حال ہی میں ملے اور ممکن ضرور ہوتا ہے۔ دلیل غرضی ہے  
باقی مگر عدم دلیل یا عدم علم بالدلیل (دلیل کا عدم ہونا یا معلوم نہ ہونا) تقلید کی تعریف میں ہرگز داخل نہیں لہذا  
بعض فقہاء میں لایہ بہت نقصان بھیج نہیں کہ تقلید ہمہ جات ہے کیونکہ اس کی وجہ سے ہم صرف دلیل (دلیل  
کو نہ جانتا دلیل ہے یا یہ کہنا کہ یا یہ جیسی دلیل کتاب کو پڑھنے پڑھانے والے مقلد نہیں کہہ سکتے کیونکہ  
صرف دلیل کے متعلق نہیں ہے کس اس تقریر سے کہ ائمہ مولوی شمس الدین صاحب رحمہم اس سرسری کے متعلق  
کا لہذا لہذا جواب ہر جات ہے جو رسالہ تقلید غرضی و عقلی ص ۵۰ اور رسالہ فقہ و فقہاء اور اجتہاد و تقلید وغیرہ  
میں تحریر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ سب اعتراضات کا مشترکہ دلیل یہ ہے کہ تقلید کا مفہوم علم بالدلیل کے متعلق ہے  
اور ہر طرف سے سب لاشکر کا جواب یہ ہے کہ دلیل کا معلوم ہونا تقلید کے ہرگز متعلق نہیں کیونکہ تقلید غرضی ہے

مقلد صرف مروجہ اجتہاد پر مشتمل مسائل میں تحریر فرماتے ہیں۔ مقلد ائمہ قول امیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ اس کا مفہوم  
مروجہ کسی غیر کی بات میں کسی دلیل بدلنے کے قبول یا نہ تقلید ہے یہی تقلید کی قریب میں دلیل ہے اور مقلد دلیل  
معلوم ہرگز عام تقلید ہے اور غرضی تقلید یہ ہے کہ ایک مفسر امام کی بات پر دلیل لائے اور ہمیشہ ماننا ہے  
غیر صاف ہے کہ تقلید کے معنی میں بے علم داخل ہے۔ لیکن چونکہ مقلد پر تقلید فرض و واجب ہے۔

کی بنا پر کسی جہد کے قتل یا فعل کو تسلیم کر لینے کا ہم ہے، اس کے بعد خود ہی جہد سے یا کسی اور عالم سے بلا طلب اگر دلیل مسلم چھپائے یا خود بذریعہ سداۃ کتب یا اپنی نذر اور فہم و فراست کے اگر وہ کسی پر مطلع ہو جاتا ہے تو اس سے منہج تقلید کی نفی نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی تقلید کو مکمل دسے علی کا کام، یا باسکتا ہے۔

### مختصر حاشیہ

بہذا ملکہ عام کسی وقت اور کسی زمانہ میں عامل نہ کہے ورنہ وہ اس تقلید سے نکل جائیگا جو اس کے بعد فرضی و واجب ہے اور فرض کی ضد حرام ہے۔

**فاظل بن:** تبرعات ہے کہ تقلید کا لائق شرع ہے کہ معتقد ہے علم ہے جس کا فلسفہ انقیاد ہے کہ واجب تقلید کی صورت میں علوم عقلیہ بالخصوص شریعہ کا پڑھنا حرام ہے کیونکہ تسلیم تقلید میں نسل انداز ہے اور یہ کوئی نہیں جانتا کہ جو چیز واجب میں نسل انداز ہو وہ حرام ہے (مستقل از تحقیق تقلید ص ۱۱۰)

**جواب:** مسلم فقہوت کی مذکور عبارت میں مضاف مذکور ہے جیسے کرات و اسکا القرینہ میں محسن کے بقول و اسکا اہل العریقہ نرا ہے لہذا بیان بھی تحریر عبارت میں ہوگی انشاء اللہ فقہ الفیوض خود معاذ حق — لہذا مسائل کا ترجمہ کرنا غلط ہے کیونکہ کرات بیز دلیل ہونے کے قبول کی تقلید ہے۔ جس پر تو تسلیم نہیں بلکہ اصل مقصد ہے کہ فیر کا قول تسلیم کرنے پر دلیل کی ضرورت نہ ہو اور تسلیم طلب دلیل پر موقوف نہ ہو جس کا واضح ثبوت ہے کہ اگر آج تک پڑے پڑے ہیں جو فرقہ واریت کے اہل اصول و عقول میں بھی یکتا تھے وہ اپنے آپ کو مشغری کہتے رہے اور عقائد تاریخی کتابوں میں ان کو صدیوں سے مشغری لکھا اور کہا جاتا رہا ہے نیز مزارعہ کے معتقد اپنے اپنے مذہب کا ہمیشہ سے ایسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے رہے جی جن میں مساک کے علاوہ دلائل بھی پوری تفصیل اور شریعہ کے ساتھ دیا گیا بھی ملتا تھا وہ اپنے آپ کو مشغری کہتے رہے جی جس سے یہ بات نکل جاتی ہے کہ دلائل کا علم تقلید کے متعلق نہیں۔

**ایک اور شبہ:** مولانا نوری درجہ کی ایک اور بھی شبہ گذرا ہے وہ بکوال مذکور و معلوم ہوا ہے کہ تقلید کوئی شرعی لفظ نہیں جیسے جوں جوں کا نذرہ کوئی شئی نہیں ہے۔

**جواب:** یہ ہے کہ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ لفظ تقلید اپنے اصطلاحی معنی کے ساتھ قرآن و حدیث میں مستقل نہیں ہے تو اس طرح پر اصول حدیث کے سب اصطلاح میں رفوع، سو فوف، مستطوع، جمع لہذا بہ معنی رفوع، حسن لہذا، جس رفوع، سو فوف، سزوک، شاذ، مسک، سو فوف، و رفوع، ایسے ہی علم عرف کوئی

تمام اصناف میں جو تمام علوم و فنون کی سب اصناف میں چلا چلا کر نہ رہیں گے اور ان سب کو نہ لکنا لازم ہوگا اور اگر خشری سے مراد ہے کہ اس فنک کے مفہوم کا مصداق قرآن و حدیث اور سلف کے استعمال میں پایا جائے۔

تو اس معنی کے لحاظ سے تقلید ایک فنک خشری جو پہلے جیسے کتابت و حدیث پہلے عام دینی ہدیں ہر ایک زبردانی، حضرت شاہ ولی بخش صاحب انصاف رحمہ میں گزرا کرتے ہیں۔

سلف صاحبان اپنے اندر میں حدیث نہ لکھتے تھے  
دوسرے انداز میں حدیث کا لکھنا ضروری ہو گیا ہے۔  
اس لئے آج علماء حدیث تک پہنچنے کا ان کتب کی کثرت  
کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ ایسے ہی سلف خود کثرت  
میں مشغول نہ ہوتے تھے کہ ان کی زبان غور و فکر کی ان  
فنون کی ان کا محبت و تخیل پھر سرگشت عربی کا  
بہانہ بھی ضروری ہو گیا۔ کیونکہ عرب اول سے بعد جو ایک  
ہے۔ آپ کو اس مقصد کے شواہد اور شاہیں بکثرت  
میں گی اور تقلید شخص کے وجہ کو بھی کسی پر قیاس  
کر لینا چاہیے۔

ان السلف لا یکتبون الحدیث بضرعہ من صا  
ہذا اکثر بہ الحدیث واجتہاد لا یکتبون لا سبیل  
لہا حیثوم الا معرفتہ ہذا الکتب فان السلف  
و یشتغلون بالعلوم واللغات کان لہا انہم عربینا  
لا یکتبون ہذا واللغات بضرعہ من صا  
معرفتہ اللغات العربیۃ واجتہاد بعد العہد من  
العرب الاول وشواہد ما نحن فیہ کثیرۃ جدا  
و حل ہذا یشغی ان یقاس وجوب بالتقلید  
للادم بعینہ۔ ۵۱

مذکورہ بالا تقلید کی دونوں تفریضوں سے زیادت واضح ہوجاتی ہے کہ اصطلاح معنی کے لحاظ سے تقلید  
اور اتباع دو ہم معنی فنک ہیں۔ جو انشاء اللہ ص ۱۲۲ میں ہے لا یقلدون الا صاحب المشیخ : اس کا  
ترجمہ جامعۃ الجریڈ کے ایڈیٹر نے کیا ہے انشاء اللہ جہاں جو اپنی کتاب انشاء اللہ سبیل ارشاد میں یوں  
کہتے ہیں : شاری کی تقلید اتباع کہتے تھے :

شیخ الدین حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ اسماعیل ارشاد میں تحریر فرماتے ہیں۔  
: اور اتباع و تقلید کے معنی یہ ہیں۔ دونوں ہی کی معنیت نہیں ہیں کہ معاذ اللہ ان قوم نے علم اقصین  
چاہا ہے کہ تقلید محض قول یا صرف دلیل کے قبول کرنے کا نام ہے اور اتباع محض دلیل و براہین پر قبول کرنے کا  
نام ہے۔ قرآن مجید میں اتباع کا فنک معاذ اللہ کے بڑے بڑی کہنے بھی براہ لگے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے حضرت  
خضر علیہ السلام کا قول نقل فرمایا ہے :

”فَوَإِنْ اتَّبَعْتُمْ فَلَا تَسْتَفِیْ عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أَحْدَثَ لَكُمْ صَوْنًا وَذِكْرًا“

یعنی اگر تو (اے مومن) اسلام) میری اتباع کرے تو کسی چیز کا سوال مت کر۔ معلوم ہوا کہ اتباع کے مفہوم میں دلیل کی ضرورت ہوں، اصل نہیں کہ اس کے بغیر اتباع کا تحقق اور نجات میں عمل نہ ہو اور بعض مباحث میں لفظ اتباع اگر قبول مل وبرا بصیرت پر ہوا گیا ہے تو وہ تحقیق ہا کے خلاف نہیں کیونکہ خود لفظ تقدیر بھی لگنے کی معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ غامدین کو عقیدہ تھا بلکہ یہ ملاحضہ حضرات مسائل کا علم مل وبرا بصیرت رکھنے والے علم کا طریق ادا کے ساتھ نہ تھے، پس ایک نام استعمال کی وجہ سے اگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اتباع کی حقیقت: ”قبول مل وبرا بصیرت“ ہے۔ تو مستحکم تقدیر کے بارے میں بھی ایسی ہی بات کہنے کی گنجائش موجود ہے۔ (الغرض مافطانیہ قیم کے بقول اتباع اور تقدیر کے درمیان جو تفریق معلوم ہوتی ہے وہ قطع اور لافانی نہیں ہے بلکہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے ہم معنی استعمال ہوتے ہیں۔ اور جس طرح تقدیر کے بعض افراد جائز اور بعض ناجائز ہیں ایسی ہی اتباع بھی مل وبرا بصیرت پر ہوگی بلکہ اس کے بھی بعض افراد جائز و ناجائز ہیں اور بعض ناجائز و مذموم۔ چنانچہ مشرکین کہا کرتے تھے ”ہات خبیثہ ما الضیاع علیہ آباءنا“ بلکہ ہم تو اپنے باپ داداؤں کے دین مذموم کا اتباع کریں گے۔

**ایک شب** یہ ہو سکتا ہے کہ تقدیر کی تفسیر میں ”من غیر فطرانی الدلیل“ : ”غیر فطانی دلیل“ جاتے ہیں جن سے بعد ہم یہی معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر میں فطری دلیل کا اعتبار ہے جو اب یہ ہے کہ یہیں پر تفصیل دلیل کی نقلیہ ہے (اگر ہر مسئلہ کی خصوصی دلیل کا علم عقید کے فرد ہی نہیں جہاں دلیل کی نقلیہ نہیں ہے جو عموماً عقیدہ کو کامل ہوتی ہے۔

**ثبوت دلائل** تقدیر کا جزا فطری دلیل سے ملتی ثابت ہے فطری و فطری سے بھی۔  
دلیل عقول سے ہے کہ تمام انسان زندگی میں کچھ نہ کچھ عوارض و عوارض کا تجربہ کرتے ہیں اور یہی فطرت پرستوں کی طرف سے راجع کرتے چلے آئے ہیں۔ ہر سہ عالم انسانیت کا اس پر واضح ہے اور تمام اقوام عالم میں ایک جگہ یا غیر اس پر مل رہا ہے جتنا کہ ہے (مثلاً) چپ دستیم و جدید کے اصول و فروع مدوی و منضبط ہیں مگر سب لوگ بوقت ضرورت اہل اور مسالین کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان کی تجویز پر عمل کرتے ہیں اور کوئی نہیں دیکھتا کہ مرض اور بخار سے کس میں کیا ربط ہے اور کس تجویز کی دلیل کیا ہے۔ تعمیراتی امور مسالین سے بنائے گئے ہیں جو کہ ہم سب کرتے ہیں۔ ان کی منزل کا یہی صرف اہل علم و تربیت کے نفس فطری نظام پر مبنی ہے۔ تفصیل اس کے کہ علم نہیں ہو جس کے لئے لکھنے کے گاہی پر سورج جاتے ہیں اور ان کے گاہی کا بنانی

indianet.com

پر عملی اتحاد کیا جائے۔ بغیر ہی صورت حال تغیر کو حاصل ہے کہ مسندِ مسلم نہ ہونے کی صورت میں کئی قابلِ اعتماد محدث عالم کی طرف رجوع کیا جاسکے تحقیق و تہقیر پر عمل کیا جائے۔ یہ طرزِ عمل اگر مسندِ مسلم کرنے والوں میں عمل کرنے کے لیے ایک نمونہ بن جائے تو طبع کرنے والے اور دیگر مسندیں ماہرین کی کفایت پر اعتماد کرنے کے باعث میں بھی کئی نامور علماء و عوام پر حجازی ماہر علماء پر اعتماد نہیں بلکہ تمام عالم کا مسلم، اجماعی، مستحکم و مسلسل مل جائے پس جو رائے تقدیر میں بھی کوئی مشتبہ نہ ہو جائے۔

## دلیل شرعی

﴿فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ : فقہرہ بغدادی و

اس آیت کے تحت لکھتے ہیں :- ﴿وَالْآيَةُ دَلِيلٌ عَلَى وَجوبِ الْمُرَاجَعَةِ إِلَى الْعُلَمَاءِ لَا إِلَيْهِمْ (ترجمہ) اس آیت سے مسلم ہو کر جو مسندِ مسلم نہ ہو اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔

۲۔ ایک روایت میں ہے :- ﴿وَاتَّبَعَ سَبِيلَ مَنْ أَتَاهُ﴾ : میں نے شخص میری طرف رجوع ہونے کے سامنے اس کا اتباع کر دیا، یہی معنوں و روایت کی نفس سے بھی مسلم ہیں ہے لیکن ہم نے فقہاء دینی و محدثین پر لکھا کیا ہوا ہے۔

**سلف صالحین پر اعتماد** | مذکورہ دونوں آیتوں سے مسلم ہر مذہب کے غیر عالم کو عالم یا امام و محدث کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رکھنے والوں پر اعتماد کرنا دین میں ایک فرائض اور بغیر ہی چیز ہے۔ خود زانی اور متبای ہوس (انجی ہر مری پر پناہ) اختیار کرنا اور مستقیم نہیں بلکہ اللہ کے پاک بندوں اور دین کے پاداروں پر اعتماد و متبرک کرنا اور جس کی روایت کا نشان ہے۔ فی زمانہ دین کے جو کچھ بھی آئندہ وراثت و کھانی سے پہلے ہیں یہ سب اہل کامدقہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ علیہ عقدا لبدۃ ص ۱۲۱ میں فرماتے ہیں۔

ان الامۃ اجتمعوا علی ان یعتقدوا علی السلف	شریعت کی معرفت میں نام آئندہ کے سلف گذشتہ پر
فی معرفۃ الشریعۃ فانما یعرفون اعتقاداً فی	اعتماد کیا ہے چنانچہ انہیں نے صوبہ شریعت، کیا اور تین
ذلك علی الصحابة و جمیع المؤمنین اعتقدوا	ماہرین نے ماہرین پر اعتماد کیا۔ اسی طرح ہر طبقہ کے صحابہ
علی المؤمنین و کذا فی کل طبقۃ اعتقدوا	پہلوں پر اعتماد کرتے چلے آئے ہیں اور ہر طبقہ میں بھی
علی من قبلہم و العقبۃ یدل علی حسن	اس طرح کہ پسند کرتی ہے بلکہ شریعت کا نظم و ضبط
ذلك لان الشریعۃ لا یعرف الا بالاعتقاد و لا	کے بغیر مگر نہیں اس طرح میں بھی اور دست جو کسکی
ولا ینقل لا یتقیم الا بان یأخذ کل طبقۃ ممن	جس کے ہر طبقہ طبقہ و سب میں سے بالاتر اتصال لیتے

اے مجھے مہربانی۔

قبلہ بالاتصال

**مذمت تنقید** | اس سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سلف صالحین پر افتاد اور تشبیہ و تمثیل کا شرعیہ کا ایک لازمی تقاضا ہے، وہیں یہ بھی پتہ چکا کہ ان پر تنقید کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ اس سے نفی نہیں۔ سلف کی بات یا قول یا قصداً سب کی رائے کی موافق نہ ہوگی تو ان پر تشبیہ و تمثیل اور افتاد نہ رہے گا بلکہ سوا حق پیدا ہوگا اور اگر کسی کی اپنی رائے کے موافق ہوگی تو اس میں اتباع اپنی خواہش اور اپنے کی ہوگی اور جس قدر اپنی منہاج ہے۔ اور خواہ خداوندی ہے۔

افراءیت من اتخذ الہنہ صولاً (آئینہ)

**مطلق تقلید** | جب یہ معلوم ہو چکا کہ شریعت پر عمل کرنا سلف صالحین پر افتاد اور اعتباری کا نام ہے تو تب تنقید کا معنی بھی سمجھنا آسان ہو گیا کہ کسی بزرگ کے قول یا فعل کو اس معلوم کے بغیر تسلیم کرنا تنقید کہلاتا ہے۔

**اولین مقلد اور سب سے پہلا غیر مقلد** | جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا تو قرآن میں ہے: "فسجدوا للہ"۔ پس سجدہ فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ہمیں نے (سجدہ نہ کیا) اور مجھے ملائکہ نے باعجب دل مضحکہ خیز سجدہ کیا یہ تو مقلد تھے اور ہمیں میں نے بغیر دلیل کے سجدہ کرنے سے انکار کیا جو غیر مقلد تھے۔

**حضرت ابو بکر صدیق اکبرؓ کے تقلید کا ثبوت** | حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت میں مجمع قرآن کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ جب بارہا میں بیت سے قریب آؤں شبید ہو گئے ہیں مجھے غم ہے کہ اگر اسی طرح قرآن شبید ہوتے رہے تو قرآن کا اکثر حصہ مارا رہے گا۔ لہذا میری رائے ہے کہ جمع قرآن کا امر صادر فرمائیں۔ ابو بکرؓ نے اپنے جواب میں فرمایا: "کیف نفعل شیئاً لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی جو کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو کیسے کر دوں گے۔ گو حضرت عمرؓ بار بار جواب میں یہی دہراتے رہے۔ واللہ ہو خیر۔ بخدا یہ بہترین کام ہے۔ حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے قبول فرمایا اور اس کے یہاں یہ حضرت عمرؓ نے کوئی دلیل بیان نہیں کی اور صدیق اکبرؓ نے بھی حضرت عمرؓ کی بات کو باوجود دلیل کی تسلیم کر کے تنقید کیا جاتا ہے۔



۲۔ اہل مدینہ کی تقلید شخصی | اہل مدینہ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک مسئلہ کا حقیق کرنا چاہی کہ  
 انہیں جب معلوم ہوا کہ اہل عباس کا مسلک اہل سند میں وہ اہل  
 مدینہ زید بن ثابت کے خلاف ہے تو انہوں نے ابن عباس کا فتویٰ ماننے سے انکار کر دیا۔ بخاری شریف میں ہے  
 عن عكرمة بن اهل المدينة | اہل مدینہ نے اسکا منکر میں حضرت ابن عباس سے  
 مسئلوا عن عباس عن | یہ مسئلہ پوچھا کہ عورت طواف زيارت کرنے  
 امرأة طافت ثم حاضت | کے بعد حائضہ ہو جائے وہ طواف ونا کر کے  
 قال لهم منصرفوا لانظ | جاسکتی ہے یا نہیں؟ فرمایا جاسکتی ہے اس پر حضرت  
 بقولك ومنع قول زید | کہنے لگے کہ ہم حضرت زید بن ثابت کا قول چھوڑ کر  
 آپ کے قول پر عمل نہیں کریں گے۔

فتح الباری ص ۳۳۳ میں ہے کہ قتادہ کے طریق سے ابن عباس کے ساتھ ہے۔ "لا شاك لك اذا خالفت زید  
 بن ثابت" اور عمدۃ القاری ص ۳۳۳ میں ہے "فقلت الانفسار لا شاك لك يا ابن عباس وانت  
 خالفت زیداً" ابن عباس نے حضرت اہل عباس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہم آپ کی متابعت اختیار  
 نہیں کریں گے بلکہ آپ کا قول رد یا ہم امام زید بن ثابت کے خلاف ہے۔ ————— دیکھئے حضرت اجل مدینہ  
 حضرت زید بن ثابت کی شخصی تقلید کس سے ہے ہونے لگے کہ حضرت ابن عباس سے یہ منہم کی متابعت  
 سے بھی معاف انکار کر دیا۔ اس سے بڑھ کر تقلید شخصی کیا ہوگی جبکہ حضرت ابن عباس نے بھی ان پر کوئی پتھر  
 نہیں فرمایا۔ ————— قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحابي كلهم بخلافي

۳۔ فرمانِ نبوت میں تقلید شخصی | اقتدیہم اعتدیہم اور مشکوٰۃ ص ۲۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا کہ میرے سب اصحاب اسکا منہم ہیں پس ان لوگوں سے نہ جس کی تقلید کر لو  
 سب حارسہ ہوں گے۔ اس حدیث پاک میں دلیل عجب کرنے کا ذکر نہیں بلکہ میں صحابی کی بھی پروردی  
 کریں گے۔ یہ بات یوں ہے اور کیا تعجب شخصی ہے۔

۴۔ اکتب اور حدیث | عن حذیفۃ | حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول  
 قال قال | علی رضی اللہ عنہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدا | حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا اقتداء اختیار

بالذین من بعدہ والیکم و عمرہ اھ کی کنا - (ترذی مست)

اے ائمہ ہدی سے مراد ان دونوں حضرات کی حالتِ خلافت ہے جس کا صحابہ بخدا کے دوسرے  
میں الکی تبارع و عقیدہ کرنا اور دوسرے کا عقیدہ الگ الگ کرنا نہیں خواہ ان سے احکام کی  
دین میں درست کرنا یا کرنا اگر باوجودی امت کو حضرت ابو بکر صدیق کے دوہر خلافت میں الکی عقیدہ کا اور عہدِ خلافت  
میں حضرت عمرؓ کی عقیدہ کا انفرادیا۔

۱۔ اجماع اُمت کے ثبوت | اصناف  
الاسیلة مخالف للاجماع وقد مر  
فی التقریر ان الیجسام انعقد علی  
عدم العمل بمذہب مخالف للاسبغة  
لانعباراً بمذاہبهم وحاشا انہم  
اگر اربعہ کے خلاف پہلے والا اجماع کا مخالف  
ہے (ایہی ہام) اپنی کتاب تحریر میں تحریر فرمائی  
کہ اگر اربعہ کے مذہب کے خلاف کسی مذہب  
میں کرنا اجماعاً جائز نہیں کیونکہ ان حضرات کے مذہب  
منفی ہیں اور ان کے متقین اکثر ہیں  
(اشہاد)

## ۲۔ ائمہ مجتہدین سے عقیدہ کا ثبوت

واذا کان یطلق علی هذا الصفة فعلی  
العامی تقییداً وان سکن یطلق علی هذا  
ولا معتبر لیسیرة لکن اندوی الحسن عن الی  
حنیفة و ابن رستم عن محمد و بشیر بن الولید  
عن الی یروونہ

قال المستحی ابو بکر الزعمی منا و  
الامام ابو سعید البرقی و الامام فی الاسلام  
الیزیدی و خمس ائمة السیوفی و الی  
واتبعهم و ماتک و الشافعی و القول  
القدم و احمد فی تریة قول الصحابہ یما  
حنیفہ میں سے شیخ ابو بکر رازی اور امام ابو سعید  
برقی اور امام نووی رحمہم اللہ دونوں ائمہ شافعی  
مرفس اور ان کے تبعین امام ماتک اور امام شافعی  
قولِ قدم میں اور امام احمد بن حنبل ایک روایت میں  
ہے جب حضرت زکریاؑ کی کھانی کا وہ قول جس میں

یکن فیہ الراۃ ملحق بالسنة نہیں صحابی  
فجب علیہ تقلید و ترک راۃ مانوات  
الروحوت مٹے مسلم اثبوت مٹے )  
اسکے اجتہاد کو دخل ہے غیر صحابی کیسے سنت کا  
حکم رکھتا ہے ہذا اپنی رائے جھوڑ کر صحابی کی تقلید  
کرنا کس پر واجب ہے ۔

## ۱۔ فقہاء و علمائے تقلید کا ثبوت

واعلیٰ هذا یضبط ان یقام وجوب  
انتقید الامام لعینہ فانہ قد یكون واجبا  
وقد لا یكون واجبا فاذا الانسان جاهل بف  
بلاغ المعتمد وبلوغ ما وراء الظن ویس جانا  
عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کاتب من کتب هذا  
الماذہب وجب ان یقلد بمذہب ابي حنیفہ ویرجع علیہ  
ان یخرج من مذہب امامہ حیث یضخم عن معتدہ  
ریقۃ الشریعۃ وبقی سدی مہملۃ ۱۰۰ (الفتاویٰ)  
واجب ہوگا اور اسے ترک کرنا حرام ہوگا کیونکہ ایسے میں (ترک تقلید کر کے) وہ شریعت کی رسی کو اپنی لگا  
سے اتارنے گا اور شتر پر سہارے کے رہ جائے گا ۔  
مطلب وہی حاشیہ درخشاں میں ہے ۔

من کان خارجا عن هذا الماریقۃ ف  
هذا الزمان فہم من اعلیٰ الیرقۃ والناہو  
اس زمرہ میں جو شخص ان چاروں مذہبوں کی حدود  
استیادہ کرے گا وہ بدعتی اور دوزخی ہوگا ۔

## حضرت نیر بن ثابت سے ثبوت

مسنے بیات رکھی جس کا پہلے پہل انہوں نے بھی انکار کیا اور دیکھا کہ ایک قسطنطنیہ شیعہ عالم لکھتا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا سیدنا کبریٰ جناب میں "واللہ هو خیر" فرماتے ہیں کہ  
خدا کی قسم تم بہتر ہے ۔ پھر حضرت زینا کی مسنہ بیان کی انہوں نے حضرت سیدنا کی بات کو بد دلیل ہی

تسلیم کر لیا کیونکہ مسلمان اگر اپنے نبی حضرت مسیحؑ کا کلمہ فاعلہ ہو خیر تو کیا اگر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل بیان نہیں فرمائی اور حضرت زیدؑ میں ثابت نہ کرنے سے نفی میں لیا جا کر تقلید کے اندر لے کر مولوی جلی کی جگہ ہے اس سے تقلید کا ثبوت دوسرا نظریہ واضح ہو جاتا ہے جسے تسلیم کرنے سے ایک شخص کے لئے کوئی ہلکا کار نہیں مگر یہ بھی ممکن کہ فہم اس شخص ہی بخلا رہتے ہیں کہ ان سے تو نفس تقلید کا ثبوت ملتا ہے یا دعو اصل نزاع تقلید شخص کے بارے میں ہے اس لئے چند دلائل تقلید شخص کے بھی اختصار کے ساتھ ذکر کئے جاسکیں:

نمبر (۱) فرات خداوندی ہے: فاستلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ خود بخود ان فراتے ہیں۔ دلی آیت۔ ولا لا علی وجہ المراجعت الی العطاء فیما لا یعلم۔ اور آیت اہل اس کا تفسیر سے بغیر مطلق تقلید صحیح ہوئی کہ کسی شخص خود کی نفسی خصوصیت پر دوسری شخص کی نفسی خصوصیت کے اہل مذاہب بھی صحیح قرار پائیں گے کیونکہ مطلق تقلید کا تحقق خدا ہی بخلا دے گا اور ان میں سے کسی کے نفسی ہولکا اور ترجیح کا راجع شخص ہے لہذا تقلید نفس بھی ایسے ہی صحیح ہے جیسے کہ نفسی۔

نمبر (۲) اصل کے اعتبار سے تقلید نفس و نفسی دونوں جائز ہیں۔ حضرت نابینا کے عہد سے کہ کم پیش روؤں پر عمل مساند ہوتا رہا ہے جیسا کہ حضرت شاہ ولی شاہ صاحب قدس سرہ کے کلام سے متعرب معلوم ہے۔ بہت فرق آتا ہے کہ پہلی دوسریوں میں تقلید غیر نفسی غالب تھی اور تیسری صدی میں تقلید نفسی کا طرہ ہو گیا بلکہ اس وقت کہ اس قدر عام اور شائع ہو گیا تھی کہ احوال دینے پر بھی ایسے افراد کم ہی ملتے تھے جو کسی مذہبی تہذیب کے عقائد اور اس کے مذہب پر اعتماد نہ رکھتے ہوں۔ حضرت شاہ صاحب ارقم فرماتے ہیں۔

"و بعد انما بین ظہر فیہم التقذیب لا بہت بدعت یا حیانہم و قلین کان لا یعتد علی مذہب مجتہد بیہدہ و کان ہوا للولیب فی کلک الزمان لے" (الذہن ص ۸۸)	اور دوسری صدی کے بعد تقلید نفسی کا ظہور ہو گیا، اور ایسے لوگ کم ہی ملتے تھے جو کسی مذہب کی تقلید نفسی نہ کرتے ہوئے ہوں اور اس زمانہ میں بھی مذہب تھا۔
---	--

بلکہ دوسرے عقائد میں بھی کہنا چاہئے کہ اس زمانہ میں تقلید نفسی پر اجماع قائم ہو گیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی کتاب جہاد اللہ ص ۱۱۱ میں ارشاد فرماتے ہیں:

إن بذہ الذہاب الارجد المدونۃ المردوق  
 قد اجتمعت الامۃ ومن یعتد بہ منہا علی  
 تقلید ہا الف یومنا ہذا۔ الا

پوری اہمیت یا کم از کم ایسے علماء جو دین میں قرآن و حدیث اور اعتبار میں اس بات پر اجماع ہے کہ مذہب اور ہر عورت مذہب کی شخص تقلید جائز ہے۔



من المصالح والمفاسد لا يختص لا سيما في هذه  
الايام التي قصرت فيها المصداق والشرع  
النفوس البهيمية ما يجب على ذي النور ان يفرق  
وجده لفظ الهادي ص ۳۳۰

ج — صرف دلی اور ظاہری حوالہ ہی نہیں بلکہ ان مذاہب کے شیوخ و علماء کا ایک اور معنی اور  
یعنی سبب یہ بھی تھا کہ کن تعالیٰ شانہ نے اپنی حاکمیت نامہ سے ان مذاہب کو ایسی قبولیت عطا فرمائی  
میں کی نظیر موجود نہیں، اسی کا یہ اثر تھا کہ پورے عالم اسلام میں وہم و خیمہ شعری یا فنی شعری طور پر انہیں کو  
اعتبار کرتے چلے گئے۔ ان پر جمیع کونوالی کا ذکر کسی نے نہیں کیا مگر نیا نے دیکھا کہ شرق و غرب میں پوری امت  
کے قلوب کھینچتے گئے تاکہ ان کے علاوہ کوئی مذہب باقی نہ رہا۔ حضرت شاہ صاحب موصوف فرماتے ہیں۔  
و بالجملة قال القذافي في هذا الموضع من سوانح القضاة والجمع عليه من حيث ينشرون  
الذاتية في حقهم او (مختار من) خود را کہ تفسیر نفی ایک ایسا بھی ہے جسے علماء کے لئے اللہ تعالیٰ نے  
اہم کیا اور انہیں اس پر شعری یا فنی شعری طور پر جمع فرمایا۔ ایسے ہی تفسیر محمدی میں ہے۔

والانصاف ان الخصاص المذاهب في الارادة والتأويل فضل الله وقبوله عند  
لا يزال ملتقى جهات والا دلة (مختار) انصاف ہے کہ فقہی مذاہب کا ان چار میں خاصہ ہونا یا  
فضل الہی اور اللہ تعالیٰ کے دلی مقبولیت کی بات ہے کہ جس میں کسی توجہ سے دلیل کا کچھ دلی نہیں۔

محسوس میں دستیاب ہیں اور ان کے پڑھنے بڑھانے والے ہر زمانہ میں پائے جاتے رہے ہیں۔ اور  
ان کے مقابل میں دوسرے فقہی مذاہب میں جامعیت کی ہر شان موجود نہیں اور نہ ہی مستقل طور پر ان کی  
تدوین و تحریر کا کوشش انجام ہو سکا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

ليس مذهب في هذه الا زمانة المتأخر بهذه الا هذه المذاهب الاربعة متداوية  
اس زمانہ میں جس کوئی مذہب ایسی صفت رکھ سکے کہ اس کی تمام جہات منضبط ہوں ان مذاہب اربعہ کے علاوہ  
موجود نہیں۔ نیز فرماتے ہیں۔

ان هذه المذاهب الاربعة المدونة والحرية  
قد اجتمعت اوصافها من يعتدب فيها على  
جواز تقليد هاتين من هذا الوقت فلما  
تقرى تمام امت کلاب مذہب اجماع ہے کہ ان  
مذاہب اربعہ مدونہ کی تقلید جائز ہے اور اس  
میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو کہ فقہی نہیں خصوصاً



## چند بعضی شبہات اور ان کے جوابات

بعض فضلاء نے معذرت عرض کر کے اکثر احادیث شبہات پیش کر کے سادہ و سوج و جام کو پریشان کرتے رہے ہیں۔ اس لئے آخر میں ہم یہ جدیدہ شبہات اور ان کے جوابات نقل کے لیے یہیں ملکہ ان کا لغت معذرت بہتہ قریب ذیل —————

- (۱) چاروں مذاہب اہم مختلف ہوتے ہوئے حق کیسے ہو سکتے ہیں ؟  
 جواب ہے :۔ مذاہب اربعہ کا اصل مرکز و منبج قرآن و حدیث ہی ہے مگر قوت استنباط اور مدارک اجتہاد مختلف ہونے کی وجہ سے مسائل اجتہاد میں اختلاف کا نمود ہوا۔ جیسے ایک پتھر کا سات و ششاد پانی مختلف رنگوں کے شیشوں میں بھر دیا جائے تو کسی اختلاف صرف شیشوں کے رنگوں کا ہے ورنہ پانی ایک ہی پتھر کا ہے ایسے ہی مذاہب اربعہ میں اختلاف صرف اجتہاد کی رنگوں کا ہے ورنہ پانی سب میں قرآن و حدیث کے پتھر صافی کا ہے۔  
 (۲) جب چاروں مذاہب حق ہیں تو پھر شخصی اختلاف کیا ضرورت ہے جس نام کے مسئلہ پر جاما اسی پر مسلک کر لیا ؟

جواب ہے :۔ تجربہ اور مشاہدہ میں یہ بات آپہنچی ہے کہ اس وقت اکثر ممالک میں فساد اور فتنہ پرستی غالب ہے اور احادیث فتنہ میں اسکی خبر بھی دی گئی ہے لہذا اگر تعلیم میں یہ مہم باقی رکھی جائے کہ جس امام کے مسئلہ پر چلے وہی پر مسلک کرے تو آپس میں کئی طرح کی فزاجوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسائل اختلاف میں اسی قول کو لیا جائے گا بلکہ کاش کیا جائے گا جو اپنی خواہش کے موافق ہو اور مطلوبہ فرض اس سے حاصل ہوتی ہو





یہ الزام نہیں دے سکتا کہ آج کے ہمارے اس کے ترجمان کی مصلحت پر کمر بستہ ہے۔ اور پھر مفقود جنم و درایت اور علم و ہدایت سے کوئی لوگوں کی تقلید نہیں کرتا بلکہ ایسے معجزات کی جو رشتہ و ہدایت اور فہم و فراست کے آفتاب و ماہتاب تھے، علم و درجہ تقویٰ و تقدس میں یکاثر و درو گار تھے پوری دنیا نے جنہیں فقہاً و مجتہدین اور ائمہ حدیث کے لقب سے یاد کیا ہے۔ "پر نسبت خاک را با عالم پاک"

پران مرد و کجا چشم آفتاب کب ۱ : میں مخلوق راہ را کیاست تا بہ کب

(۵۱)۔ حضرت مجتہدین نے خود فرمایا ہے کہ ہمارے قول پر عمل درست نہیں جب تک کہ اہل دلیل و علوم نہ جو  
پس جن کی تقلید کرتے ہو وہی تقلید سے منع کرتے ہیں۔

جواب ۱۰۔ ائمہ مجتہدین نے جہاں کہیں تقلید سے منع کیا ہے اس کے مقابلہ وہ لوگ ہیں جو خود درجہ بہتر  
تک پہنچے ہوئے ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں : وهو حصول علم من لدن قدوة على استنباط الحكم  
من الكتاب والسنة والافعال مع العلم بان التقيد واجب على العالمين فلا يضل فيه  
يعني تقلید کی ممانعت اس شخص کے لئے ہے جو علم و اجتہاد پر درجہ اہل کرام تصریح فرماتے ہیں کہ غیر مجتہد  
پر تقلید واجب ہے تاکہ وہ اپنے دین میں گمراہ نہ ہو جائے۔ — بزاوہا ہے۔

وهو حصول علم من اهل قوة الاجتهاد اما الضعيف فليقله التقيد لاحد من الامنة  
والاحكام وصلّى علیہ

یعنی اصحاب اجتہاد کو تقلید سے منع کیا گیا ہے جبکہ غیر مجتہد پر کسی ایک امام کی تقلید واجب ہے ورنہ وہ  
دراحد گمراہ ہو جائے گا، افسوس سوال میں غور کرنے سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ تقلید سے اجتناب  
کہی منع کیا گیا ہے کیونکہ دلیل کی معرفت پر قدرت مجتہد ہی کر سکتی ہے۔

نیز یہ کہنا کہ ائمہ مجتہدین اپنی تقلید سے منع کرتے ہیں : اس لئے مجدد صبح نہیں کہ وہ معجزات عام و لوگوں کو  
بوتقویٰ دیا کرتے تھے وہ اکثر دکان اور سیانہ مانڈے غلام ہو تا تھا جس سے معلوم ہوا کہ عمل طور پر وہ  
تقلید پر جائز ہی دیکھتے تھے۔

(۵۲)۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کرام اور تابعین فہم کے زمانہ میں تقلید نہ تھی لہذا بہت جگہ؟  
جواب ۱۰۔ بیشک اس زمانہ میں تقلید کا نسخہ استعمال عام میں نہ تھا مگر اسکی حقیقت اور ممکن یقیناً اہل طور  
پر موجود تھا جبکہ مجتہد آثار سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے بعض فقہائیم نقل بھی کر چکے ہیں۔ اپنے زمانہ

مصدق و امانت و روح و تقویٰ اور پرہیزگاری کا خاصہ جس میں تقلید شخصی چنداں ضروری نہ تھی صریحاً مذکور کیا اور خود رائے کا یا جس میں غلطی تھا کہ دین خواہشات کے تابع ہو کر رہ جائے تو اس کے بڑے غروقت کے ذمہ دار اصل ملنے نے تقلید شخصی کو واجب قرار دیا تو جس طرح مخالفت دین واجب ہے ایسے ہی تقلید شخصی بھی ایک وقت میں اسباب مخالفت اور اس کے مقتضائے میں سے ہونے کی وجہ سے واجب ٹھہری کہ :-

”مقتدرہ الاحباب واجب ہے کسی کو انکار نہیں پس واضح ہو گیا کہ مطلق تقلید یا شخصی تقلید کو بدعت کہنا صحیح نہ ہوگا ورنہ تدوین حدیث، کتابت قرآن صحیح، ترتیب و جزو بھی بدعت قرار پائیں گے۔ اور جو جب قرآن مجید پر کثرت اور اتباع ہو کر رہا ہوئے پر مخالفت دین کی خاطر اسے واجب الخیر مانا گیا ہے تو یہ شرط بھی ختم ہو گیا کہ واجب تھی تو غیر انقرض کے سلف صالحین اس کے تارک کیوں کر ہوئے اس لئے کہ ان کے مبارک دور میں حکومت مدد، اہل بیت، قلب و تقویٰ و تقدس کے چٹے انقرض کے لئے چنداں ضروری نہ بھی تھا۔

(۸) تقلید شخصی اگر ضروری ہی تھی تو حضرت ابو بکر و عمر اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیع اہل زمانہ متفق تھے ؟

جواب :- تقلید شخصی کے لئے جہاد کے مذہب کے مقلدین جو نام ضروری ہے اللہ مابہ کرام میں سے کسی ایک کا بھی مذہب نہ دین نہیں اس لئے مسند دین ہوئی اللہ بھلا اللہ اگرچہ کے ذریعہ انہی حضرت کا اتباع تو ہو رہا ہے۔ (۹)۔ جو ساری قرآن و حدیث میں منصوص ہیں انہیں تقلید کرنے کا کیا ضرورت ہے بلکہ خود اجتہاد بھی وہاں نہ جائز نہیں — ؟

جواب : مسائل جن قسم کے ہیں، اولاً وہ مسائل جن میں منصوص متعارض ہیں، دہم وہ جن میں منصوص متعارض نہیں البتہ معانی متعدد، کو متعلق ہیں ختم وہ جن میں نہ تعارض ہے اللہ ہی معانی کے متعدد کا احتمال ہے پس قبم اہل میں ہی دلجو تعداد ملے گئے جہاد کو اجتہاد کی اور غیر جہاد کی تقلید کی ضرورت ہوئی ایسے ہی قسم ثانی میں کسی ایک اہل کی قیمتیں کے لئے اجتہاد و تقلید کی حمایت ہوئی۔ مذکورہ دونوں قسمیں نئی اور ملت کہلاتی ہیں۔ اللہ قسم ثالث قطعی اہل ملت کہلاتی ہے، ایسے ہم بھی نہ اجتہاد کو جائز کہتے ہیں اور نہ ہی اس اجتہاد کی تقلید کو۔ (۱۰)۔ حدیث شریفہ میں ہے الباقین یسنن — یعنی دین آسان ہے، اللہ تقلید شخصی میں جو پر پابندی کے وغیرہ ہی ہے بہذا تقلید شخصی دین کے خلاف ہے ؟

جواب :- دین کے آسان ہونے کا یہ سنی نہیں ہے کہ ہمیں نفس کو بھی کوئی ناگزیری اللہ کوئی نہیں ہوتی نہ

نقیرت و اشہاء لیکن یہ کام بھی کیا ہوگا۔ اور کون کس کتاب کے کڑیوں کے روزہ میں دشواری نہیں ہوتی اور  
 کیا ترویج کے دوسری نفس کو شفقت نہیں ہوتی بلکہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ دین میں کوئی ایسا حکم مقدر  
 نہیں کیا گیا جو انسان کی حالت سے خارج ہو جیسا کہ لا یكلف الله فئسا الا و سعيہا۔ میں بھی اس کو  
 بیان کیا گیا ہے کہ اس اعتبار سے تخصیص شخصی بھی آسان ہی ہے اور دین کے خلاف ہرگز نہ ہوگی۔

(۱۱) مذہبی نسبت کے طور پر اپنے کو حنفی یا شافعی وغیرہ کہنا بدعت و شرک ہے اس کے بجائے اپنے آپ کو حنفی  
 کہنا چاہیے ؟

جواب : حنفی کا معنی ہے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب اور طریق پر چلنے والا اور کسی مناسبیت کی وجہ سے  
 کسی دینی طریق کی نسبت غیر مذہبی کی طرف کرنا جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ تعبدکم بدين و سنة  
 الملک و الملک بن الہدیہ بنت ابو داؤد و ترمذی کہ میرے طریق کو اور خلفاء راشدین کے طریق کو قائم رکھو اور  
 اختیار کرو اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی طریق کی نسبت خلفاء راشدین کی طرف کی  
 ہے اور اسی طرح کی نسبت آئمینؓ میں بھی راجح تھا چہ بھاری شریف ص ۳۳۳ پر ایک سند میں ہے :  
 "عن ابی عبد الرحمن و حنان عثمانیہ قتال بن عطیہ و حنان مملوکیا۔"

اس میں عثمانیہ اور مملوکیہ کے کلمات پہلے اپنے دینی طریق کی طرف نسبت نما کر رکھنے کے لئے ہیں اور یہ  
 دونوں حضرات آئمین میں ایسے ہی اگر کوئی ابوحنیفہؒ کے بیان کردہ دینی طریق کو پہلے کی نسبت سے حنفی کہنا  
 ہے تو انہیں بھی کوئی قباحت نہیں بلکہ اسکی غیر نسبت نبوی اور غیر عقرون کے طریق میں مٹی ہے اور میرے نسبت  
 (یعنی حنفی) کوئی ہرجس کے دستی ہے : اسکے بجائے استعمال ہوتے ہے کیونکہ تھوڑی قسوقت کہا جائے گا،  
 بلکہ دوسرے اویان کے ماننے والوں مثلاً صیاتی یا یہودی وغیرہ سے امتیاز ظاہر کرنا مقصود ہوا اور جب  
 محدثوں ہی کے مختلف فرق اور مذاہب میں سے کسی ایک کی تفسیر مقصود ہو تو اسوقت حنفی یا شافعی وغیرہ ہی  
 کہنا ہوگا اس موقع پر مسدوی کہنا محض تحصیل حاصل ہے یہ شبہ غالباً دین اور مذہب میں فرق ذکر کرنے کا نتیجہ  
 ہے ورنہ ظہر بر سخن دقتے و پر گتہ متاعے دارد

(۱۲) تقلید مجتہد کی جاتی ہے اور امام ابوحنیفہؒ مجتہد نہ تھے بلکہ محض مومنین کے بقول انہیں صرف  
 سترہ محدثین ہی پہنچی تھیں ؟

جواب : حضرت امام معمر ابوحنیفہؒ کا اعلیٰ مقام اور اعلیٰ قدرۃ نشان کمال اعتبار و استیلا علم دور

تقریبی واقعہ اس کا سفر تذکرہ اور نمونہ پہلے اوراق میں ہم نے ذکر کر دیا ہے۔ ایک مجتہد ہونا بلکہ امام المجتہد بن ہونا دو پہلے کے سوا کسی طرح دشوار ہے۔ عائد ذہین نے تذکرۃ الحفاظ میں امام صاحب کا نام حفاظ حدیث میں ذکر کیا ہے اور محدثین حافظ حدیث اس کو کہتے ہیں کہ امام ایک واقعہ حدیث یاد ہوں۔ امام ابو حفصؒ حضرت امام صاحبؒ کے ساتھ کاشغار ہزار ہجرت تھے یہ شیخ جلالی محدث دہلوی نے سفر سعادت میں علامہؒ کا حکم ابن حجر اور سیف اللہ سہمی وغیرہ حضرات کے حوالہ سے حضرت امامؒ کے شیوخ امامانہ کی تعداد ۴ ہزار ہی نقل کی ہے۔ اگر انفرنس ایک استاد سے ایک حدیث ہی لیتے تو ہزار ہزار جو باتیں مالا مال ہوتی تھیں وہی کا دور دورہ تھا۔ حضرت جلال بن مبارکؒ کا مشہور قول ہے: "قوله عندنا اذا لم نجد استأنا" کا لائق سزا نہیں شیعہ کا جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ملے تو ہم ابو یوسفؒ کے قول کو حدیث کے بجائے کہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ تھے کہ امام ابو یوسفؒ کی بات کو انکی رائے مست کم حدیث کی شرح اور تفسیر کہو۔ یہ بھی فرمایا کہ علامہ امام صاحبؒ مستثنیٰ نہیں ہو سکتے کہ امام صاحبؒ کی حدیث کے لئے قرآنی استنباط غلط باہر ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ میں شخص کو امام صاحبؒ کے علم سے جتنے نہیں ملتا وہ محروم ہے۔ انہی جملہ اثر بن مبارک نے امام صاحبؒ ایک حدیث روایت کی ایک شخص نے کہا کہ تو فقہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کا اس سے کیا مقصد ہے تم لوگوں کا اس سے کیا مقصد ہے جس کو خدا نے فخر بنا دیا ہے وہی فخر ہوگا اور جس کو خدا نے برکت دے کر دیا ہے وہی برکت ہوگا اور فرمایا کہ میں نے بڑے بڑوں کو دیکھا ہے کہ امام صاحبؒ کی مجلس میں انکی کوئی علمی حیثیت نہ تھی اور میں نے خود کو کسی مجلس میں پہنچ کر تیر نہیں پایا سوا امام صاحبؒ کی مجلس کے — نیز یہ بھی فرماتے کہ ابو یوسفؒ سے بڑھ کر کوئی شخص اس قدر فاضل نہیں کہ اسکی پرہیزی کیلئے وہ امام تھے حتیٰ کہ تھے ہرگز کہہ تھے عالم تھے فقیہ تھے انہوں نے اپنی سب سے بڑی ذکاوت اور بصیرت سے علوم کا وہ انکشاف کیا کہ کوئی اس کی نظیر نہ لاسکا — مفتی مسیح علیہ السلام

۱۔ ائمہ اہل سنت نے یہاں پر صرف حضرت جلال بن مبارکؒ کے بعض اقوال پر لکھا کیا ہے جو کہ حدیث امام غفرلہ کے جلیل القدر محدثین سے ہیں اور امام بخاریؒ کے عظیم حفاظ استاد ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے اپنے رسائل میں وقت کا سب سے بڑا وکیلیم کیا ہے بلکہ ان کے مقابل میں دوسروں کو کہ علم تک بھی کہتا ہے۔  
 ۲۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو حضرت جلال بن مبارکؒ کو چاہنے والا نہ ہو سب سے بڑا عالم امیر المؤمنینؒ فی الحدیث اور وقت کا امام وغیرہ سب کچھ کہتے ہیں مگر خود جلال بن مبارکؒ نے جن

کی اپنا بنانا اور سب کچھ دیکھا وہ انکی نظریں پھرتے آگئے محدث ابو مصعب بن عمیر سے  
 ابن مبارک کے مقابلے میں امام ابو حنیفہؒ کی تحقیق سننے تو فرمایا کرتے تھے کہ ستم لوگ جو ان بن ہمارے تو امام  
 سمجھتے ہیں اور خود ہمارے جس کی امام مانا تھا اسکو امام نہیں مانتے انکی مثال مشیدہ حضرت کی ہے  
 کہ وہ حضرت علیؑ کو تو امام مانتے ہیں لیکن بن کو حضرت علیؑ نے اپنے لئے امام تسلیم کیا تھا ان کی امام مانتے تھے  
 لئے تیار نہیں (یعنی حضرت ابو بکر و دوسرے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو) موثق صحیح

وهذا آخر ما اردونا في هذا الكتاب فالحمد لله الذي هدانا لهذا  
 وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ  
 صفوة البریۃ وسید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

لے امام اہل حق کی قیادت، شان اور علمی کمال کا داغ قرین ثبوت ہے چھ کو دنیا کا کوئی محدث ایسا نہیں جو اس حدیث و احادیث  
 کا مصروف کا فائدہ پر نہ پتہ کے اس مقام و مرتبہ کے علم کے بعد ذرا بن میں دما کر رہتے ہیں کہ اس حدیث کو سننا کہ نہ  
 (انہما)

مشہور: میں لوگوں کو خلیفہ سے بنا دے گا یہ شبہ نہیں کیا کرتے ہیں کہ قلعہ و قطب سنیہ، شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ، انور نے کئی اعلیٰ میں خلیفہ کو فرقہ دار مرثیہ کے اقسام میں شمار کیا ہے۔

جواب :- اس کے تفصیل جواب کے لیے تورس الارغی و اکیلی ٹولڈ حضرت مولانا عبدالحی کھنوی کو مرثیہ سے متعلق جو فرقہ دار کا نام ہو گا۔ البتہ اہل جواب یہ ہے کہ حضرت شیخ کی مراد فرقہ دار نہایت ہے۔ جس کا بانی نشان بن، بان کوئی (ہے جو) اصول میں مرتبہ خیال کا معتقد تھا۔ اور فروغ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اتباع کا ادعا کہ خلیفہ تھا۔ چونکہ وہ اس کے پیچھے دو وقت اور جاء بارہواہل سنت و الجماعت سے خاصے ہونے کے لیے بھی اپنا لقب خلیفہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اس نے حضرت شیخ نے اصول ائمہ کے بیان میں اس فرقہ دار کا ذکر وہ ان کے مشہور لقب سے فرمایا چنانچہ لکھتے ہیں واما الخليفة فهو اصحاب ابي حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقصا رابا لله ورسوله ۱۰ ودر جوگ اہل سنت و الجماعت میں سے اصول و فروغ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے متبع و متقدم ہیں ان کو حضرت شیخ کیوں کہ بڑا کہتے ہیں۔ اس لیے کہ میں کلام و مستند سے دوسرے ائمہ مجتہدی کا نام ذکر کرتے ہیں اُسی اگر اور مستند سے امام ابوحنیفہ کا نام گرایا بھی ذکر فرماتے ہیں چنانچہ نماز فجر کے وقت میں فرماتے ہیں :- وقال الإمام أبو حنيفة ۱۰۰ لا سفارا افضل - فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# خیر المصیح

## علا التراويح

بیس رکعات تراویح

اس حدیث بحمل صحابہ اور اجماع اُمت کی روشنی میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على

غاثم الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين

Age Group	Percentage of Respondents
18-24	~45%
25-34	~35%
35-44	~25%
45-54	~15%
55-64	~10%
65+	~5%

پاکستان کے اہل حدیث بہت زہد رکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہراؑ پر  
 پڑیں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی انہی کا حکم دیا تھا جس وقت سلمان جو میں قرآن پڑھتے  
 ہیں اس کا کہیں ثبوت نہیں۔ حالانکہ انہیں کہنے کا اصل سے ہر چیز کا پتہ چلتا ہے۔ مگر انصاف صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے انہی زہاد پر بھی اور حضرت عمرؓ کا حکم بھی انہی کا ہوتا تو حشرات سماجہ کرام  
 تابعین، تابع تابعین، ائمہ مجتہدین، سلفہ صالحین، علماء صالحین کامل ہیں یا ہیں سلفہ کا  
 درجہ تھا۔ حالانکہ شکر ہندوستان میں دوسرا قابل ہے بلکہ سوال ملک تمام سلفہ شیعہ  
 حزب اور حزب و شمال میں ہیں یا ہیں سے زیادہ رکست قرآن کی ہوتی تھیں۔ حرمی شخص میں ایک  
 میں رکست یا میں سے نافرمانی پڑھتے چلے گئے ہیں۔ کیا اہل حدیث کے سوا جس وقت لکھیں  
 رہی یا بدیث رکست کے ہی میں یا میں سے نافرمانی پڑھتے چلے گئے ہیں۔ جس وقت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بدیث  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھ کر رکست تعلیم پڑھی گئی ہوں تو اس کا ثبوت چسپ کیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ انھوں نے اصل فقرہ طے نہ کر سکا۔ حتیٰ طور پر آٹھ رکعت نہیں پڑھی بلکہ میں رکعت پڑھی گئی تھی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب مذکور میں بھی نہیں ہی تلاویں پڑھیں گے تھیں۔ ورنہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جیسا مفسر حسب مذکور کسی ایک کا مذہب قرار دے رکھتا تھا تو نقل کرتا۔ مگر قدامت صحاح سنہ میں کہیں ایک کا مذہب نقل نہیں ہے اور آٹھ رکعت تلاویں کسی کا اصل نقل کیا گیا ہے۔

بہارِ شمسِ سالِ تہمیں لائیں کاغذِ کمالِ رات

۱۱۔ پہلے جانے سننے کی وجہ ۱۳۲۱ھ میں سائبیہ زمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت



یعنی اشرقتائے حق کے ناز میں رنگ و رخسار میں میں رکھیں چڑھا کر لے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
تعالیٰ عنہ کے ناز میں ترقیام کی خدمت کی وجہ سے انھیں پرہیزگار لگاتے تھے۔

ابو ہاشم سطرید لکھتے ہیں کہ: بشیر بن فضال جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے اصحاب  
میں سے تھے، وہ عثمان میں امامت کرتے تھے اور میں رکعت پڑھاتے تھے۔

اس کے دو سطرید ہدایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو امر کیا کہ  
وہ لوگوں کو میں رکعت پڑھایا کہے۔ یہ صحابہ کلام کے ناز میں خلفاء و مشیرین و اشراف اشرع  
کا حال تھا۔

تالیخ: حضرت ابی مراد کے معنی جو حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت  
امیر المؤمنینؓ کے شاگرد تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے زورگوں کو جنہیں نثار علیہ اور نبی زور پڑھنے ہوتے  
دیکھا ہے، و قیام اپریل ۱۹۲۰ء، تحت المجلد ۱ ج ۱ ص ۱۰۳۔ تالیخ: وہ کی وفات سلسلہ میں  
ہوتی ہے۔

ماتہ فی فیہ کا بیان ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیزؓ سے سنی سلسلہ احمدیہ میں عثمانؓ سے سنی  
سلسلہ کے نثار میں عربیہ کے لوگوں کو جنہیں رکعتیں پڑھنے ہوتے دیکھا ہے۔ نیز عمر بن عبد العزیزؓ  
نے حکایت کی کہ جنہیں رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ و قیام اپریل ۱۹۲۰ء ص ۱۱۔

امام مالکؓ وہ سنی سلسلہ کے ناز تک عربیہ میں جنہیں رکعتیں کا اصول تھا کہیں ذرا  
کے اختلاف حد کی وجہ سے کہنا نہیں ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ امام ترمذیؓ نے لکھا کہ میں کا سلسلہ  
عزیز میں ذکر کیا ہے۔ ابی ہشیر پر کیا مرقفہ ہے۔ بلکہ امام مالکؓ کے بعضی جہاں میں ہوتے وہاں  
جنہیں پڑھتا تھا جیسے کہ جب ایک کی نظر شاہد ہے کہ مکتوب میں علامہ ابی ہاشمؓ کے  
راوی تک میں ترقیام پڑھتا تھا۔ (مصنف ابی ہاشم، علامہ کی وفات سلسلہ میں ہوتی ہے  
اور تالیخ میں مر کا بیان ہے کہ ابی ہاشمؓ کو وہ عثمانؓ میں میں رکعتیں چڑھایا کرتے تھے۔ ابی ہاشم  
کی وفات سلسلہ میں ہوتی۔

احیاء شافعیہ: سنی سلسلہ کا میں پڑھتا تھا۔ اور چونکہ امام شافعیؓ نے خود میں کے قائل تھے  
اس لئے ہی کہ بعد میں اور کے علاوہ ہر جگہ جہاں ان کے متبعین تھے سب میں پڑھتا کرتے تھے۔  
چنانچہ ترقی شافعی میں کی ضمانت دیتی ہے۔

— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں کہتے ہوں کہ ہر ایک نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— کوئی شخص کہتا ہے کہ ہر ایک نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— اور سید بن جابر نے سنا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابی مسعودؓ کے صحبت سے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— نیز علی بن ابی حمزہؓ نے حضرت علیؓ کے شاگرد میں سے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— اور سید بن جابر نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

— امام ابو حنیفہؒ نے سنا ہے کہ حضرت ابی مسعودؓ نے کہا میں نے سنا ہے، یا تم میں سے کوئی شخص کہتا ہے؟ (۱۲۵ ص ۱۰۱)

کو دے کر دنا سے رحمت پر پہنچے تھے اور ان کے نفسی سالک پر عمل ہو چکا تھا اور آج تک ہدایت پر  
آگے چاروں دامنوں کی کتھن غیب و کھوں، کرڈوں کی تھروٹی موجود ہیں۔ لیکن کسی میں بھی آواز  
دکھت پر کھتھر کی تعلیم نہیں دی گئی۔ بد شک ہی اثر اربعہ کے علاوہ دیگر بلند اور نام میں تھے اور  
ہی لاکھ و مرگ کا انتخاب میں جاری رہا۔ جیسے حضرت سفیان ثوریؒ اور دائود قاہریؒ و دیگر وہ بھی گھٹ  
کے حال نہ تھے بلکہ میں کے قابل تھے۔

### قول و فعل نبویؐ سے کوئی مسلمان تراویح کا حتیٰ طور پر صحیح روایت سے ثابت نہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف و ضبط تراویح الکسری صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اس  
پر علماء کی سند میں ذکر کی جاتی ہے۔

**پہلی شہادت:** شیخ الاسلام مولوی مرتضیٰ کھٹہ ہیں۔

ومن عن ابن قیام رمضان فیہ عدد صفوف من

انہیں صلی اللہ علیہ وسلم لا یزاد ولا ینقص منہ فقد

اخطأ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۰۲۳ ص ۴۹)۔

— یعنی جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تراویح کے باب میں کوئی حدیث حدیث  
ہے جو کہ روایت میں پرستارہ غلط ہے۔

**دوسری شہادت:** علامہ سبکیؒ لکھتے ہیں۔

اعلم انہ لم یقتلہم صلی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی تلاط القیام علیہم مشورۃ لہم اقل من

و مشورۃ مہام منقول از تحفۃ الخلیل ص ۳۱ - و مصابیح ص ۳۰۰ -

— یعنی یہ عقل نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی راہوں میں کھتھہ گھٹیں دیں، میں، یا کم۔

**تیسری شہادت:** علامہ شراکانؒ، نیل الاوطار میں فرماتے ہیں۔

والحاصل انہی ولت علیہ اعداد و اسباب

و ما یوایبہا ہر مشورۃ القیام فی رمضان والصلوۃ فیہ

— تفصیر الصلوۃ المسماة بالترادید علی

عدد معین و منتخب بعد ابقراء مخصوصہ (مشرکہ بہ سنہ ۱۰۱۰ھ و ۱۰۱۱ھ) یعنی اس باب کی حدیثوں میں کے شاہرہ حدیثوں کا حاصل آتا ہے کہ رمضان میں قیام اور ایکے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھا مشہور ہے یہی تراویح اگر کسی خاص حد میں منحصر کر دینا انصاف شدہ خاص مسئلہ قرأت کا مستقر کرنا ایسی بات ہے جو سنت میں وارد نہیں ہوئی۔

مولوی وحید الزمان و اہل حدیث لکھتے ہیں۔

**پانچویں شہادت**

ولا يتبعين لصلوة ليلال رمضان بعد الفرائض

عدد معین و منتخب قبل دخول الايام ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ھ۔

یعنی رمضان کی راتوں کو تراویح کے لئے کوئی حد معین نہیں ہے۔

ابوالخیر برزنجی کہتے ہیں۔

**پانچویں شہادت**

”باللہ عدد سے معین در راتوں زیادہ و (عرف الہادی ص ۱۰۲)۔

یعنی تراویح کا کسی حدیث میں کوئی عدد معین نہیں آیا ہے۔

نائب مولیٰ حسن خان رحمہ اہل حدیث لکھتے ہیں۔

**چھٹی شہادت**

ان صلوة الفرائض سنة باصلها العاشية انشد

صل الله عليه وسلم صلوات ليلال ثم شرعوا شفقة على الامم

ان لا تعجل عملهم او يحسبوا واجبة ولم يأت تعيين عدد

فالفرايات فصليحة المرفوعة لكن بصل من حديث سكان

ورسل الله صل الله عليه وسلم يجتهد في رمضان مالا يجتهد

في غيره دعاء مسلمان صد دعاء كثير۔ (الاشاد الص ۲۵)

یعنی اصل نماز تراویح سنت ہے اس لئے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دنوں میں اس کو پڑھا ہے۔ پھر امت پر شفقت کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا کہ میں عام لوگوں پر واجب نہ ہو جلتے یا اس کو واجب نہ کہیں۔ اور عدد معین مرفوع صحابہ میں نہیں ہے۔ بلکہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں جتنی نیت و کوشش کرتے اتنی غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے۔ سے سلام پر تلے کہ آپ کی تراویح کا عدد زیادہ تھا۔ و صرف گیارہ یا تیرہ نہیں تھا جو میں یاد دہاؤں۔

**ساتویں شہادت** علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں۔ ان علماء اختلاف رائے مدعا

والوہیت ولفظ من فعل فہی من فعل عطف علیہ وسلم یا مختلف

فیدہ۔ (مصابیح ص ۱۰۰)۔

ترجمہ! یعنی علامہ کاروانی کے مدد میں اختلاف ہے اگر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے کوئی حد ثابت ہوتا تو اختلاف نہیں ہو سکتا تھا :

**اٹھارویں شہادت کے دو دعوے** ایک یہ کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر کثرت تزارع ثابت ہیں۔ دوسرا یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ تزارع کا حکم دیا تھا۔

**پندرہویں شہادت** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر کثرت تزارع پڑھنے کے ثبوت پر حدیث ذیل میں کہتے ہیں۔

”انہ سال عائشہ رضی اللہ عنہا کثرت کانت حصة رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ورمضان نقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یزید فی رمضان ولا فی غیرہ حل لعدی عشرة رکعة یصل اربعاً فلا تسأل من

حسبک من وطأہن ثوب یصل وبعاد فلا تسأل من حسبک من وطأہن ثوب یصل

لک تا تقط عائشہ رضی اللہ عنہا تقطت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما

قبل ان توتر نقال یا عائشہ لک ان عینی تمانان ولینتم عینی۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۰)

ترجمہ۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرے جیسا

میں کہیں تھی؟ فرمایا کہ رمضان اور غیر رمضان میں نابالغ گیدہ کے گھسٹنے سے نہیں کرتے تھے۔ پھر رکعت میں

پڑھتے تھے کہ اس قدر طول سے مت بوجھو۔ پھر پھر رکعت میں پڑھتے تھے کہ اس قدر طول سے مت

بوجھو۔ پھر تیسری رکعت پڑھتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سوال انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہ آپ

سوئے میں قبل و آخر کے؟ فرمایا اے عائشہ! میری دعاؤں انھیں سوائے ہیں اور میرا دل میں سوائے :

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تزاریع کی بارہ رکعت پڑھتے

تھے۔ اس طرح کہ اکثر کثرت تزارع اور عینی ذکر ۔

**پہلی جواب** اس حدیث میں فقط ولاف غیبہ یعنی غیر رمضان میں گیارہ رکعت

تزارع پڑھتے تھے جو دلیل اس بات کے ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے سوال اس نماز تیرہ کا تھا کہ جو بارہ مہینے میں پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے کہ حضرت عائشہ

کے حمایت ہے۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كانت النبي صلى الله عليه وسلم انا ودخل العشر من ذي الحجة فبسط يده وابتدأ يقرأ  
(بخلاف شریف ۱۰۳۰ ص ۲۵۱)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز شروع  
و ختم کا داخل ہوتا تو تہجد میں بیٹھ جاتے اور پڑھتے اور اپنے اہل نماز کو جگاتے کہ نماز کی  
خواب آگیا کہ شاید تہجد کی کوئی چیز یاد آکر دیتے ہوں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
جواب دیا کہ اگر آپ تہجد کی گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔

جب یہ حدیث نماز تہجد کے بارے میں ہے تو زیادہ کا اس میں کیا تعلق؟  
دوسرا جواب اگر بعض کمال اس کا تعلق بھی زیادہ سے ہر قسم سے صحیح ہے کہ ثابت  
نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔  
اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دوسری روایت میں فرماتی ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف ۱۳ ص ۱۱۱)  
حافظ ابی بکر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اہل بدعتی مختلف  
بیانات میں بدل نہیں دیا ہے کہ یہ بیانات مختلف حالات اور اوقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ہر  
حکم حالات و اوقات میں گیارہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور کبھی کبھی تیرہ بھی پڑھتے تھے۔ لہذا  
آٹھ زیادہ میں انحصار باطل ہو گیا۔

چنانچہ حافظ ابی بکر رحمہ اللہ نے لکھتے ہیں۔

و الصواب ان كل شئ ذكرته من ذلك محمول على اوقات  
متعدده واحوال مختلفة (فتح الباری ۲۳۰ ص ۱۲)۔  
اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ بھی یہ تسلیم کیا ہے۔

انه قد ثبت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان قد  
يصل ثلث عشرة ركعة سوى ركعتي الفجر 2

(تحفة الاخرى ۲۳۰ ص ۳۰۰)

یعنی یہ ثابت اور محقق ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی تیر و کست، فوجی سفری کے سوا، پڑھتے تھے۔ جب گیارہ سے زیادہ کا شرکت ہو چکا تو اہل حدیث کا یہ دعویٰ کر گیارہ سے زیادہ تلاویح نہیں ہوتی تھیں یہ دعویٰ باطل ہو گیا۔ اور گیارہ سے زیادہ دلی روایت کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مخالف کتنا سند جہول اور ضعیف پر مشتمل ہے کتنے کانٹوں، آئل میں کوئی فتنا نہیں ہے کہ کبھی یہ برا اور کبھی اس سے ناگہرا۔

**قیسرا جواب** بقول ابوہریرہ جب یہ حدیث تلاویح کے بارے میں ہے۔ اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار بار رکعت پڑھتے تھے اور بہت لمبی پڑھتے تھے اور قرین کثرت پڑھتے تھے۔ اور بہت لمبی پڑھتے تھے تو اس حدیث پر عمل تب ہو گا جب کہ چار بار رکعت ایک سلام سے پڑھی جائیں اور تین بار ایک سلام سے پڑھے جائیں۔ حالانکہ ابوہریرہ کا اس پر عمل نہیں کہ دو دو رکعت تلاویح پڑھتے ہیں اور تین دو دو سلام سے پڑھتے ہیں یا ایک ہی دو پڑھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث کل کی کل اہل حدیث کے نزدیک تلاویح میں معمول نہیں ہے۔ لہذا اس سے تنبیہ پر محبت قائم کرنا صحیح ہے۔

**چوتھا جواب** امام محمد بن نصر مرتبہ نے اپنی کتاب "قیام الیل" میں ایک باب کا عنوان یہ قرار دیا ہے: "باب عدد الركعات التي يقدم بها الاسماء للناس في رمضان" یعنی باب کسی رکعت کی تعداد کے بیان میں جن میں امام لوگوں کے ساتھ دعائیں میں پڑھے گا۔ اس باب میں دو رکعات تلاویح بتانے کے لئے بہت سی روایتیں لائے ہیں مگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کو سب سے زیادہ صحیح اور اعلیٰ مدح کے ساتھ ذکر کیا تو مدح و ثناء ملح نہیں کیا ہے۔ جس سے مان مان ظاہر ہے کہ اس حدیث کا تعلق تلاویح سے نہیں ہے بلکہ تہجد کے قرائل سے ہے۔

**پانچواں جواب** اس حدیث کے اکثر میں ہے۔  
 قالت عائشة رضي الله تعالى عنها فتلا في رمضان مائة  
 الله، صلى الله عليه وسلم، انتقام قبل ان توترت فقال يا عائشة  
 ان عبيتي تسامعون ولا يسمعون مني

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! اسے طہرہ دے، کیا آپ سرفہم بھی ہوئے؟ درپڑھنے کے، سوڑا لے لے عائشہ یہاں تک میری انھیں سوتی ہیں اور سوتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ کسی روایت میں نہیں آتا کہ آپ آٹھ تراویح پڑھ کر سرگئے تھیں، اور صحابہ و انصار میں بیٹے رہے ہیں۔ مگر یہی قصہ پڑھتے تھے اور اس میں کبھی کسی درپڑھنے سے پہلے سوجاتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حنا ڈالی ہے۔ یعنی اشیاء ۱۱۔ علاوہ اس کے تراویح میں ترصوت عائشہ حضرت عائشہ کا منہ میا پیچھے رسول کے کمرے میں تھیں کی گھڑتے سرتے پہلے رسول کو خبر دیتی تھیں۔ جب رسول کو خبر نہیں تو تراویح کا سارا طہرہیں مسلم پر اگر خبر کا واقعہ ہے۔

**چشمہ جواب** علاوہ انہی قرطبی نے حدیث عائشہ کے کہ اضطراب نقل کیلئے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر کہتے ہیں۔

قال القرطبي اشكلت روایات عائشة في فعل كثير من أهل العلم حتى نسب بعضهم حديثها في اضطرابهم في اتم البدر ۳۳۰ ص ۱۶۱۔

یعنی کثیر اہل علم پر حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مشکل ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ بعض نے کہا کہ حدیث کے اضطراب کی طرف نسبت کیلئے ہیں اس حدیث سے اس حدیث کا تعلق ہے۔ اس حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے پڑھ کر کے قرطبی تراویح کا راہ ساقول جواب نہیں اس لئے کہ حدیث میں اس پر تعداد تراویح ۲۰ اب متفق نہیں کیا صحیح بخاری میں یہ حدیث کئی جگہ وارد ہے۔ مثلاً صفحہ ۱۰۰ باب قیام اللیل میں ص ۱۱۱ علیہ وسلم باللیل فومضان وغیرہ ۹

اس پر قیام اللیل ص ۱۱۱ طہرہ دے، اہل قرطبہ نے جبہ کا قیام و حنا تراویح کرکے میں نے قیام اللیل جبہ کرکے بھی۔ علاوہ انہی رسول کی کیفیت سے ہے کہ مدد ہے جو کہ طہرہ دے کر ہے۔ اور مثلاً صفحہ ۱۰۰ باب فضل من قام رمضان اس میں ضیعتہ علیہ السلام کہ مدد۔ اور مثلاً صفحہ ۱۰۰ باب مکان التمس من اللہ علیہ وسلم تمام عینہ ولا ینام قلبہ اس میں بھی قرطبہ کی کیفیت بیان کرنا ہے کہ حدیث تراویح اور صفحہ ۱۱۳ ص ۱۱۰۔ میں "باب ما جاء فی تراویح"





**دوسری دلیل** خلیفہ شریعت نبویؐ قائل ہیں کہ۔ تمجد بہ داخلۃ قلب۔

ضم قبل الاقلید۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت یہ ہے۔ سنت  
بحکم فیما بعد (۱۵)۔ میں نے تمہارے لئے قیام رمضان کو سنوایا کیا

خبر کی کلمات بالاتفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول و ماثور ہیں۔

**تیسری دلیل** اللہ وہ زیادہ سے زیادہ معزز چیز و آدمی کہ اس کی سات معزز ہیں۔ جن کی  
قادر کے اس کا کوئی معین مدد و کمفوت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ بیساک پہلے گریا ہے  
اسنے کہ جس میں اختلاف ہے۔ کہ جس کو کہ ہے کہ جس کو کہ ہے۔ چنانچہ متفق نہیں ہے۔

**چوتھی دلیل** ضم القراءیم و هم مشرون و حکمہ بقوم بہاف  
و عنان فی جماعت و یومر بعد ہاف الجماعت فان کان

لہ تمجد یومر بعد ہاف۔ (مطالع ص ۱۶)۔

یعنی پھر تراویح ہے اللہ وہ جس کو کہ اس کو باجماعت پڑھے۔ اور اگر وہ خود بھی پڑھے  
تو در تراویح کے بعد پڑھے۔ بلکہ خیر کے بعد پڑھے۔ متفق کے متفق معنی علیہ صحت کہتے ہیں۔

هذا کتاب الفقه علی مذہب ابی عبد اللہ محمد بن  
احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔

یعنی یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق فقہ کی کتاب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام احمد بھی تراویح کو خیر کہ ایک ایک کہتے تھے۔ امام بخاری و ابی  
یوسف علی تھا۔ بیکہ حرکات کے اقل حصہ میں اپنے شاگردوں کو ساتھ لے کر باجماعت نماز پڑھتے  
تھے اور اس میں ایک غم نہ تھے اور کسی کے وقت لیکھ پڑھتے تھے۔

**پانچویں دلیل** خیر کا وقت سونے کے بعد ہوتا ہے اور تراویح کا وقت عشاء کے بعد ہوتا  
ہے اس سے معلوم ہوا کہ خیر اور تراویح ایک ایک ہیں ایک نہیں ہیں۔

**دوسری حدیث** حضرت مبارک خیر قائلے منہ سے ہوئی ہے۔

حدیثنا محمد بن حمید الرازی ثنا یعقوب بن

عبد اللہ ثنا عیسیٰ بن جابر عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل







ڈاکر نہیں۔

- ۲۔ مرد مزاج کی عمر مردانہ گذر گئی ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں گیدہ رکشیں پڑتے تھے، اس میں دھکم کا ڈاکر ہے، پہلی ایک کعبہ در قسیم در کار ہوتی تھی۔
- ۴۔ اسے اسحاقؓ مردانہ گذر گئی ہے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں باہر دھنوں کی روک تھام پڑھتے تھے۔ اس میں بھی حضرت عمرؓ کے حکم اور الیٰہ قسیم در کار نہیں ہے۔ گیدہ کی بجائے تیرو کا ڈاکر ہے۔
- ۵۔ عبد اللہ بن جراحؓ گذر گئی ہے اور حضرت عمرؓ نے کیس رکست کا حکم دیا۔ اس میں گیدہ کی بجائے کیس کا ڈاکر ہے۔

سائنس کی تاریخ  
مرد کی عمر

نام ملک	بجائے قتل	مرد مزاج کی عمر	اسے اسحاقؓ	عبد اللہ بن جراحؓ
حضرت عمرؓ نے	حضرت عمرؓ نے	ہم حضرت عمرؓ	ہم حضرت عمرؓ	حضرت عمرؓ
پہلی کعبہ اور	پہلی کعبہ اور	کے زمانہ میں	کے زمانہ میں	کے زمانہ میں
نیم لڑی اور حکم	وکیل اور کعبہ	گیدہ رکشیں	باہر دھنوں	رکست کا
دیکھو اور گیدہ	پہلی دو دروں	پڑھتے تھے	تیرو رکشیں	حکم دیا تھا
رکشیں پڑھتیں	گیدہ رکشیں	پڑھتے تھے	پڑھتے تھے	پڑھتے تھے

جب اس شخصیت میں سوائے نام ملک جڑ اور علیہ کی عداوت کے گیدہ کا اثر ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ پہلی ہی نشان دہی عداوت میں گیدہ کا اثر نہیں اور مرد مزاج کی عمر کی عداوت میں گیدہ کا اثر ہے۔ اور دھنوں کا ڈاکر ہے اور اسحاقؓ کے زمانہ میں گیدہ کے تیرو رکست ڈاکر ہے۔ اور عبد اللہ بن جراحؓ کی عداوت میں کیس رکست ہے۔ اس شخصیت کی وجہ سے عبد اللہ بن جراحؓ کی عداوت اور جیرا کریم دیتے ہیں۔ ابھی عبد اللہ بن جراحؓ کی عمر نہیں گزری ہے۔ لہذا عد کے بارے میں یہ سطور ہیں۔

قابلِ محبت نہیں۔

دوسرا جواب  
 کہہ دی ہوسٹ "ہاں صاحب ہی بڑی جگہ پرانی ہیں انگلستان اب  
 سے سنہ گزشتہ یعنی ۱۸۶۱ء میں یہ ہے۔"

عن ابی ذئب عن یزید بن عصفیۃ عن سائب بن یزید قال  
 کان یقومون علی حیدۃ عمرو بن الخطاب فی شہر رمضان  
 بشرین دھلۃ ھم

یہ سنہ ایم دھلے روایت کرتے ہیں بڑی ہی خبیثہ سے کہ سائب ہی بڑی جگہ پرانی ہیں کہ وہ بھلائی  
 میں ہی کہہ نہ کہے لوگ رمضان میں میں کہتیں پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح سند کہ امام نوویؒ، امام عراقؒ، امام سیوطیؒ وغیرہ صحیح قرار دیا ہے۔ دیگر  
 تحفۃ الاخیار، موت، اولاد، الشاہد، تحفۃ الاحوذی، حنفیہ۔  
 اس روایت میں بڑی جگہ شاگردانِ زہب ہیں کہ وہ ہی ہوسٹ سے کہہ کے دوسرے شاگرد کہہ  
 حضرت نقل کی ہے اور وہ وہاں شام میں ہی کی دوسری کتاب "مصرفۃ السنن والاخبار"  
 میں ہے۔ اس کی سند کہ شاگرد کی "سنہ" شرح سماج "میں اور طاعن قلی نے شرح  
 میں صحیح قرار دیا ہے۔ دیگر تحفۃ الاحوذی، ۲۳۰، ص ۱۵۔

دیجئے یہ کہ دونوں شاگرد متفق لفظ ہر کر بڑی سے اور بڑی حضرت سائب سے روایت  
 کہتے ہیں کہ لوگ محمد نادریؑ یا میں میں کہتے پڑھتے تھے۔ برفان کہہ دی ہوسٹ "کہ کہ کہ کہ  
 پانچ شاگرد سائب "کابیان" پانچ طرح نقل کہتے ہیں۔

اسی حالت میں اصل وخصات کا اتفاق یہ ہے کہ بڑی ہی خبیثہ "کہ روایت ہر صحیح کی  
 جائے۔ مگر اہل حدیث نے کہہ دی ہوسٹ "کہ مختلف یہ ایک شاگرد روایت پر اعتبار کہہ نہ  
 کا جائزہ نکال دیا ہے۔







میں زوار سے کم نہیں پڑھتے تھے۔ تو میں زوار سے کم پڑھنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سنت خلفاء راشدین کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امر اللہ عزوجل ہے۔ کہ تم میری سنت اور خلفاء کی سنت کو لازم پکڑو۔ اس سے ثابت ہوا کہ خلفاء راشدین کے قول اور فعل کی پیروی کا بھی منہوا ہے کہ نہ تو یہی سنت ہے۔

## خلفاء راشدین کا عمل سنت ہے

بدھویہ مبین حق: "بتایہ شیخ عساید" میں لکھتے ہیں۔

سيرة الصوفيين لا خلاف لان فاعلمها ثواب وف ترعها  
عقاب لقا امرنا بالاعتقاد بهما القول عليه الصلوة والسلام  
الاعتقاد بالذات بعد ما يكره وعرفنا فاعلمنا الاعتقاد  
ما بعد به يكون واجبا و تارك الواجب يستحق العقاب و  
العقاب عنه (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۵)۔

یعنی اس میں شک نہیں کہ انسانی سنت جو کہ حد و صورت عروج کا اتباع کرنا ثواب ہے اور  
اس کے ترک میں عذاب ہے کیونکہ ہمیں ہی دونوں صورت کی اقتدا لازم یا گنہگار ہے۔ جو کہ کم و بیش  
طریقہ علم ہے فرمایا ہے کہ

"اعتقاد کہ وہی دو آدھری کی جو سیر کے بعد میں یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ۔"

پس ان کی اقتداء لازم ہے اور واجب ہے۔ اور واجب کے ترک کرنے والا عتاب اور عذاب

لاستحقاق ہے :

۱۲۔ اور کمال الدین بن تہام: "خبر الاسرار" میں لکھتے ہیں۔

قسم الحنفیۃ المزبنة لا فروع ما قطع بلزومہ و واجب ما قل  
وسنة الطريق الذبينة منه عليه الصلوة والسلام و الخلفاء

الراشدین اور بعضہم

یعنی حنفیہ طریقت عریضہ کی تقسیم فروع کی بائیں کی ہے جس کے لازم کا ذکر میرا واجب کیونکہ  
جو بھی یہ ہے جس سے اس میں کلام صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے نہ کوئی سنت کی جانب۔

۳۔ اور ملا محمد علیؒ کے ہر علوم و فنون میں گہری تبحر اور مہارت تھی۔

یعنی ان میراد اسم من لیبحرین طریقہ دینیہ مستوفی  
والدین عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ہات یا شہداء اولاد بان اسیر  
اناس علیہا یازنہ او ہازن الخلفاء ۔

(مجموعۃ الفتاویٰ ص ۳۵)

یعنی فاتح ہے کہ امام عادل جلتہ خواہ دینی طریقہ پر جس پر مشتمل قرآن طیبہ سلم کہیں کا ملکہ  
راہیں آپ نے خود اس پر عمل فرمایا ہر باتیں بلکہ وہ آپ کے اختلاف کے حکم سے اس کی تائید  
کے ہیں۔

۴۔ تجلیں شرح حاکمی میں ہے۔

وف عرفہ فشرع یبراد بہا طریقۃ الدین اما للرسولہ او  
للمصحابۃ وحتی یقال سنۃ الرسول او سنۃ الخلفاء الراشدینؓ

(مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۳۰-۱۳۱)

اھ عربہ طرق میں سنت طریقہ دینی کہتے ہیں خود وہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں کلام  
علیہ السلام کا ہر پہلو تک لکھا جاتا ہے کہ یہ اصل اصل قرآن طیبہ سلم کی تفسیر ہے اھ یہ  
خلفاء راشدینؓ کا سنت ہے۔

غرضیکہ سنت کا اطلاق ماہر ہے۔ سنت اصل قرآن طیبہ سلم پر ان سنت خلفاء راشدینؓ  
پر تو میں تراویح سنت خلفاء راشدینؓ ہے اور میں کہتے ہیں کہ سنت خلفاء راشدینؓ۔

عن یزید بن عیینہ عن سائب بن یزید  
عن یزید بن عیینہ عن سائب بن یزید

قال کانوا یقرءون علی محمد بن عوف بن الخطاب

ف مشہور عن ابن عمر بن الخطاب و قال کانوا یقرءون بالقرآن

کانوا یقرءون علی محمد بن عوف بن الخطاب و قال کانوا یقرءون بالقرآن

شدۃ عقیام ۔ و رواہ ابیہیضی ۱۲۳۰ ص ۱۲۶۱۔

یعنی یزید بن عیینہ کہتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ سب لوگ رمضان  
کے مہینہ میں حضرت عمرؓ کی خطاب ہر کے نماز میں میں نے سنا ہے کہ

blogspot.com

ہوتے تھے، سنی کٹر مخالف بن جہاں کے کعبہ میں پہنچ کر لکھنویوں پر سلا لگاتے تھے۔ بیہوش ہو کر قیام کے۔

اس حدیث میں ایک اور جہد و شہرہ بن خیر و خیر کے احوال کا حال معلوم نہیں کرنا ہے یا نہیں؟

جواب: یہاں ذکر کیا ہے۔

والمحدث ابو عبد الله الحسين بن محمد بن الحسين بن عبد الله بن نجيم الدين بنوري القيسري في الحديث -

(تذكرة الحفاظ ج ۲، ص ۲۲۲)

یعنی ابن خیر کے لفظ بحوث سے یاد کیا ہے۔ اسی ابن خیر جزوی نے لکھا ہے۔

عن ابن أبي عمير عن عبد الله بن الحسين بن محمد بن الحسين بن نجيم الدين بنوري القيسري في الحديث -

عن ابن أبي عمير عن عبد الله بن الحسين بن محمد بن الحسين بن نجيم الدين بنوري القيسري في الحديث -

اور کہانی نے براہِ دینی کے شاگردوں میں اس کا نام لیا ہے۔ اہل امامی بھی وہ نہایت سن میں اسے بجزارتِ عاریت کی ہے۔

جب کہیں وہ ابن خیر کے کوٹھ کے ساتھ ہیں اور ابن خیر جزوی وہ اس کو شہرِ معلوف اور مائیکہ کے ساتھ ہیں۔ اور ابن خیر کے ایک لفظ وہ ابن خیر کے ساتھ ہیں اور اس سے روایت کرتے ہیں اور اس سے روایت کرتے ہیں۔

مقدمہ میں اصطلاح امر بالمعروف کی مشورہ کتب جہاں میں ملتی ہیں۔

عدالة الراوی قارة مثبتة بتخصیص عدلین علی عدلہ  
وشاره مثبت بالاستفانۃ فمن استظهرت عدلہ بین اهل  
المنزل انصحهم من اهل العلم وشاره قضاہ علیہ بالفتنۃ و  
الامانة استثنی فیہ بدلیل من بیئت شاهدة بعد الذہب  
هذا هو الصحيح فی مذهب قضاہ و علیہ لاختلفت  
اصول الفقه - (حدود)

یعنی دوسری حالت کہیں ثابت ہوتی ہے کہ عدل اولیٰ اس کی حالت پر تشریح کہیں اور کہیں ثابت  
ہوتی ہے ساتھ شہادت اور استقامت کے۔ یہی ہیں کی حالت اہل علم کے مدعیین شہادہ اور اس  
پر فرقہ ہر فرقہ کی اور ایسے پر نکال توین شاہی پر اور وہ مستثنیٰ ہوتا ہے البتہ کہ جس کی حالت پر فرقہ  
شاہی پر ہی کچھ ہے وہ سب شاہی و میں دوسری یا محکوم ہے۔ فی اصول فقہ میں۔ مگر ملاحظہ فرمائیے  
محمد ابوہریرہ نے فرام فرمایا کہ کہ یہ سب ایک کر رہا ہے۔

کل حاصل علم معروف منسبۃ بہ ثبو عدل محمول فی امرہ  
ابدا علی الحد الذہنی بنسبۃ جرحۃ (مقدمہ ص ۶۴)

یعنی ہر صاحب علم جس کا اشتغال علم کے ساتھ معروف ہو مدلل ہے اور پیشہ مدلل (ملاحظہ فرمائیے)  
جب تک کسی پر جرح ثابت نہ ہو۔

اس روایت پر جو اس نصیب ہے لڑا، عربیہ یہ ہے امامی ہے ثابت ہے کہ خصوصاً  
در صورت محض ہنر خزانہ متنازعہ میں دیکھ کر ادب پر کسی جہاں نہیں جن کو کہ جہاں جنہ  
یہاں پر اولیٰ قیام کے اطمینان پسند کیا گئے۔

اس حدیث کو سچے سچے سرفروشیوں کے واسطے بھی روایت کیا ہے۔ نیز وہ غلام میں ملو  
میں عراقی و غے شہا قریب ہیں۔ اور سبیل و غے صحابہ میں کہ ہے کہ اس کی سند بھی وہی۔

عن یزید بن رومان - انه قال کان قضاہ

یفرق بین حدیث



وقال الشافعي: لا اعتقد ببيشدة من وجهه آخره يا سيدي  
 الطريق الذي سلكه ائمان او مرسلة هـ -  
 اخرج المصنف ذكره في حقه - في قسم من كتابه في اهل البيت  
 هو جليل - (ما في شرحه) -  
 خطيب بخاري - كتابه في سنة ۳۰۰ - في حقه -

فقال بعضهم انه مقبول ووجب العمل به اذا كان المرسل ثقة  
 عدلا وهذا قول مالك واهل المدينة والي حنيفة واهل  
 العراق وغيرهم -  
 باب في بيان ما في نسخة من كتابه في اهل البيت  
 في نسخة من كتابه في اهل البيت - في نسخة من كتابه في اهل البيت  
 هذا اكل استعماله - في نسخة من كتابه في اهل البيت  
 كما في نسخة -

**چوتھی حدیث** من بھی بن سید ابن مسعود الخطباء  
 اسود جلا یصل بهم عشرون رکعة رواه ابو یوسف  
 ابن ابی شیبہ - فی مصنفه لسانه مرسلا قوی -  
 یعنی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ایک آدمی کو کہ اگر کسی نے کھینچے  
 تیری پڑ جائیگی -

**پانچویں حدیث** من عبد العزیز بن یحیی قال کان الی بن حنفیہ  
 یصل بالناس فی رمضان بالمائة وثلاثون  
 رکعة ویرث ثلاث رواه ابو یوسف بن ابی شیبہ فی مصنفه لسانه  
 مرسلا قوی -  
 یعنی حضرت الی بن حنفیہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیروں میں کھینچے  
 تیرے پڑ جائیں گے -



**چٹلی حدیث** عن مطاء قال اور حکمت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر۔ (دعاء ابن ابی شیبہ)

استاد حسن۔

یعنی چٹلے پر کہ میں نے دیکھا کہ سب لوگ تراویح کی ثلاثیس رکعت میں قرآن پڑھتے تھے۔

**ساتویں حدیث** عن ابی الشعیب قال کان یؤمنا سوبد بن خلفہ ف رمضان یصل خمس شریعات عشین

رکعة۔ (رواہ البیہقی ۲۳۱ ص ۴۶۶۔ استاد حسن۔)

یعنی ابوشعیبہ کہتے ہیں کہ ہمیں سوبد بن خلفہ ماہ رمضان میں پانچ تہیکے یعنی میں رکعت پڑھاتے تھے۔

**آٹھویں حدیث** عن نافع بن عمرو قال کان ابن ابی ملیکۃ یصل بناف رمضان عشرين رکعة ودعاء ابو بکر بن

البخیتہ استاد صحیح۔

یعنی نافع بن عمر کہتے ہیں کہ رمضان میں ابواللیخوم کہیں رکعت پڑھاتے تھے۔

**نویں حدیث** عن سعید بن جبید ان علی بن عبد ربیعۃ کاتب یصل یوم فی رمضان خمس شریعات ویوتر

بثلاث وخرجہ ابو بکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ واستاد

صحیح۔

یعنی سعید بن جبید سے روای ہے کہ علی بن عبد ربیعہ انیس پانچ تہیکے یعنی میں رکعت پڑھتے تھے اور نبی قرآن پڑھتے تھے۔

**دسویں حدیث** عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل فی رمضان

عشرين رکعة والوتر ۱۱ و ابن البخیتہ و بیہقی ۴۰۰۔

یعنی حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہ نے مناسبت سے روای ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس تراویح اور پڑھتے تھے۔





بحالت کی کئی باتیں سے رخ برنگے ہیں۔ ۴ (ابو داؤد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی،

وروینا عن شتیرین شکل وکان من  
**گیدہ میں ورثہ**  
 اصحاب علی رضی اللہ عنہ اثنہ کان یؤمهم  
 ف رمضان یشترون حکمة وقرش بشلک وفی ذلک قوۃ الخ

(مسند احمد، ۱۲۳۰ ص ۳۹۶)

یہی شتیری شکل ہے وہ اپنے ساتھ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شکر گاہ میں سے تھے وہ منی  
 میں ہیں کہتے کہ ساقی است کہتے تھے کہ میں کہتے تھے کہ طلقے اصحاب میں قوت ہے۔ بہت شے  
 اور حکمت میں قوت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ اثر ہے۔

عن ابی عبد الرحمن السلی من علی رضی اللہ عنہ قال سمعنا العشاء  
 ف رمضان فامرهم بعبء یصل بالناس عشرين حکمة قال  
 وکان علی رضی اللہ عنہ یؤمهم وروینا ذلک من وجہ الخ  
 عن علی رضی اللہ عنہ (مسند احمد، ۱۲۳۱ ص ۴۱۶)

یہی ابو عبد الرحمن سلی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قرار دیا کہ رمضان میں ہر  
 کوئی ایک آدمی کا سر کیا کہ اگر ان کو نہ پڑ جائے میں کہتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دین پڑ جائے اور  
 یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقے بھی آئے ہیں۔ پہلے اثر علی رضی اللہ عنہ کو قوی کیا۔ اور دوبارہ کیا دوسرے  
 طریقے سے بھی دوسرے ہیں۔ اور اگر وہ اتنا قوی تر ہو گیا کہ اس میں کام کی گنجائش ہی نہیں دوسرے طریقے کو چھوڑ  
 کر جب بھی اس کے لئے ضرورت ہو ماکمل کر لیتے ہیں۔ دوسرے طریقے یہ ہیں۔

عن حماد بن ثیب عن ابی جحسان علیہ السلام وعبء یصل  
 یوم عشرين حکمة الخ

(مسند ابی حنیفہ، کان ابو حنیفہ، مسند، ۱۲۳۰ ص ۴۱۶)

یہی ابی جحسان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا سر کیا کہ اگر ان کو نہ پڑ جائے  
 میں کہتے۔

ابی جحسان اگرچہ صحابہؓ میں سے ہیں مگر ان کا ضعف حدیث کے قوی ہونے کا اثر نہیں ہے۔

هذا الحدیث وإن کان متعباً لکن معبر بشعور طرفہ الخ (ابو حنیفہ، مسند،

یعنی یہ حدیث گروہ ضعیف ہے۔ لیکن وہ تصدیق کے ساتھ یکر ہے۔

ولو سلم ان حکما ضعیفہ نہی مجموعہا تبلغ درجۃ الحسن الخ  
ابکار السنن، ص ۱۳۱۔

یعنی اگر تسلیم کیا جائے کہ حدیث کے سلسلے میں ضعیف ہیں تو وہ بھی بیہودہ سے درج حسن کو پہنچ جاتی ہے۔

**مشہد** ابولہدہ کے مشفق قریب التذیب میں لکھا ہے کہ ابولہدہ بھلا دہی ہے لہذا یہ حدیث ضعیف ہے۔

**جواب** اس حدیث کا مطلب ہے کہ جس شخص سے دو دہی روایت کی تو وہ شخص بھلا انسان نہیں ہوتا۔ لہذا جب ابولہدہ سے جو حدیثیں روایت ہوئی ہیں وہ دو شخص روایت کرتے ہیں تو بھلا کیجے ہمارا۔ اس کو درست نہ کہتے ہیں۔ اور سنو کہ روایت ایک جامعہ کے نزدیک مقبول ہے اور سوا کے نزدیک گمراہی کا نذر ہو۔ بہر حال مقبول ہے اور اس کا نذر ابو جہل لڑائی میں نہ ہو رہا ہے۔

**مشہد** ابولہدہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نہیں لہذا یہ حدیث مستطیل ہے۔

**جواب** ابولہدہ سے دو ہیں۔ ایک وہ ہے جو عمر کی قبر سے روایت کرتے ہیں۔ دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منکر کے شاگرد کے شاگرد ہیں۔ اور اس سے شریک علی روایت کرتے ہیں۔ جیسا کہ خذیب بن عزیب میں اس کی تصریح ہے۔ وہ سب ابولہدہ وہ ہے جس سے ابو سعد بقال: اندر روایت کی ہے۔ روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے لہذا وہ بیہودہ کے شاگرد اور استاد و شاگرد میں خودوں ایک کیجے ہرگز؟

**بارہوی کی حدیث** رجال محمد بن کعب القزولی کان انسانا یصلون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان

عشرین رکعتہ بطیلون فیہا القبولۃ ورموسون ثلاث الام

(قیام القلیل، ص ۹۱)

یعنی عمر بن کعب القزولی سے روایت ہے کہ سب دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور علی رضی اللہ عنہ کے نام میں بارہ رکعت میں تلواریں میں کست پڑھتے تھے۔ لہذا کہتے تھے کہ میں قرأت کا وہ درجہ تک

پڑھتے تھے۔

تیسری کئی حدیث **قال لا عش کلن عبد الله بن مسعود بنیضل عشرین رکعة دیوتری ثلاث**۔ **ثم** (قیام اہیل ۱۰ ص ۹۱) **یعنی** اللہ کے لئے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عزیس کہتے تزارویع اور تری دہ پڑھتے

## چاروں امام میں تزارویع کے حکم کے قابل نہ تھے

۱ **والسینون عند البخاری حنفیة**۔ **والشافعی**۔ **واحده**۔ **عشرین رکعة وحکی عن مابث**۔ **ان السناد یحسب**۔ **و ثلاثون**۔ **و لکان هذا من کل** **یعنی** مسئلہ تزارویع میں رکعت میں امام جعفریہ اور امام شافعی اور امام احمدیہ کے نزدیک حکایت کیا گیا ہے امام مالک کے حکم تزارویع چھتیس رکعت ہیں۔

۲ **فانتم ما لکن فی احد قولیه**۔ **و البخاری حنفیة**۔ **والشافعی**۔ **واحده**۔ **و داود**۔ **القیام**۔ **عشرین رکعة**۔ **سوی الوتر**۔ **و ذکر ابن القاسم**۔ **عن مالک**۔ **انہ کلن یستعن ستا وثلاثین رکعة**۔ **و الوتر**۔ **ثلاث رکعات**۔ **مداية الجندی**۔ (ج ۱ ص ۲۴۰)۔

یعنی امام مالک نے اپنے دو قول میں سے ایک میں اور امام جعفریہ اور امام شافعی اور امام احمدیہ اور امام داؤد کا یہی مسلک میں رکعت تزارویع کا قیام پسند کیا ہے اور تری رکعت دس کے علاوہ۔ اور ابن القاسم نے امام مالک سے یہ نقل کیا ہے کہ وہ چھتیس رکعت تزارویع اور تری رکعت وتر کے قیام کو مستحسن سمجھتے تھے۔

**و ذکر ابن القاسم**۔ **عن مالک**۔ **انہ لا یصر القیام**۔ **یعنی القیام**۔ **بست**۔ **و ثلاثین رکعة**۔ **من**

یعنی ابن القاسم اور شاگرد امام مالک نے ہم رکعت سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ چھتیس رکعت کا قیام قیام رسول ہے۔ یہی شدائیہ کے اس کلام سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ امام مالک نے صحیح تزارویع کو تسلیم کیا ہے۔ اس کی مزید تائید قسطنطنیہ کی اس نقل سے ہوتی ہے۔

وقد قال المالكية انها كانت ثلاثه وعشرين ثم جعلت  
سعا وثلاثين۔

یعنی اکیس رکعت کی تراویح کی روایتیں صحیح و درجہ میں پھر صحیح و درجہ میں رکعتیں گئی ہیں۔  
دوسرا اصل نے موت امام مالک کے بعد نقل بتاتے ہیں۔ ایک میں رکعت دس چوبیس کا۔ اور  
گیدہ رکعت کے قول کو پسند جبکہ روایات میں متاکر مذکور کیا کہ اس کو قابل شمار قرار نہیں دیا۔ غیر یہ نکلا  
کہ یہ بدون امام و جیسے رکعت تراویح پر متفق ہیں کسی ایک کا بھی متفق نہیں ہے۔

### فقہاء کے کلام سے میں رکعت تراویح کا ثبوت

وختلف اهل العلم في قيام رمضان فمما رواه بعضهم ان يصل احدى  
والربعين ركعة مع الفجر وهو قول اهل المدينة ومسلم على هذا  
عندهم بالمدينة واكثر اهل العلم على ما روى عن علي بن ابي حمزة  
ومعهم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة  
وهو قول سفينة الشريفة وابن ابي عمير والشافعية وقال الشافعية  
وهكذا اوردت ببطلانها بركة يعلو ب عشرين ركعة وقال  
احمد روى في هذا القواسم ينص فيه بطش وقال اسحاق بطل  
نخلة احدى والربعين ركعة على ما روى عن ابى بن كعب ؓ الف

(ترمذی شریف، ج ۱، ص ۱۷۲)

یہاں قیام رمضان میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ موصوفہ قاری نے کتابیں رکعت صحیح و درجہ میں رکعتیں  
ابلی مرید کہے کہ اہل علم میں چھ چیزیں۔ ۱۔ کہ کوئی اہل علم میں رکعت کے قائل ہیں۔ ۲۔ یعنی اس کے حضرت علیؓ  
و حضرت عمرؓ و غیرہ صاحب نبی علیؓ و حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ و حضرت علیؓ و حضرت علیؓ و حضرت علیؓ  
و شافعیہ کا قائل ہے۔ ۳۔ امام شافعیہ و زہریؒ کی روایتیں صحیح ہیں۔ ۴۔ کہ اس میں رکعتیں ۲۰ یا ۲۱  
۵۔ امام احمد نے کہا تراویح میں مختلف روایات ہیں۔ ۶۔ کہ کوئی ایک ایک میں اس پر کوئی علم نہیں  
لگایا۔ ۷۔ امام اسحاق نے فرماتے ہیں کہ کتابیں رکعت کا اختیار کرتے ہیں۔ موافق حکم حضرت ابی بن کعبؓ  
سے روای ہے۔ (انتق)

دیکھو خانہ خروار میں چھابہ کلام ۲۰۰ ابھیں، پانچ ابھیں کے خانہ میں گیسو چھابٹ اٹھک پہن! بیکو آری ششہ رسوت کوئی نصیب یا اہا شکست پوزن فرام تر نہ توں ولکا ذکر کرتے۔ ہم سب پر علی شاعر لکھتے ہیں۔

ومذ ههنا ان الزاوية عشرون درجة . ثم

یعنی جہاں مذہب ہے، وہاں تواریخ نہیں لکھتے ہیں۔

شیخ نسیم علی اویس خیل: "کشتان قشاق عن متن قشاق" ص ۲۴۷، مکتبہ

٢٠ ربيع عشرين رجباً في رمضان ١٢٠٠

عین تراویح میں رکعت میں ہضالہ ہیں۔ شرح فقہ اسلامیات، ص ۲۵۹، ج ۱۔ میں نقل نہیں

وهي عشرون بحكمة بن رمضان جماعة الهيم \*

یعنی تلواریں نہیں رکھتیں اور خصال میں جماعت ہے۔ ۲۔ انجیل (شانفیر) میں ہے۔

والتات منها صلیق الزارید و هی عسرون رکعت و لوفراد

وتم بحمد الله

یعنی اور ان میں سے فیسری نذر نذر ایسا ہے اور وہ میں نکاحات میں اگرچہ کیکلای پڑھنے اور اجابت کے ساتھ پڑھنا عفت ہے ؟ اور وہ حسن میں ہے ۔

ومنه صفة الغزاليين عشرون بحكمة كل واحد حكمتين بنسبة - الف

یعنی مسئلہ نژاد پرستی کی میں بحث میں ہر دو بحث ایک مسئلہ سے جڑی چلتے ۔

کتابگیری و شاگردی علیه القراویم فی رمضان عشرین رحمة

بعد صلاة قضاء يسلم من كل ركعتين قن (القول الجليل)

یعنی بعضی میں نادر عثمان کے بعد عیس کی گھٹ نادر تزاریج شیعہ ہو گئے۔

روایت پر ایم پھرے ۔

كتب الخليل التواييه سنة مؤكداً عشرين وركعة برمضان

والأصل في معرفتها الإجماع - (نيل الغائب) -

یعنی دھنیاں الہاک میں نہیں رکھتے تراویح منہ بٹگا، ہے اور حق اس وقت ہوتا اجماع ہے

نامت ہے۔ الطغریٰ محمود صاحب کرامت اور انصارِ مجدد اور مجاہدین کا غائب یہ ہے کہ تالیف کا یہ سہی



## اہل حشہ ملا رہے ہیں تراویح کا ثبوت

پس نسخ از بسبب و زیادہ چیز سے محبت ان (عن اہلہی ص ۳۴)  
پس نسخ کرنا میں تلاویح یا زیادہ سے کوئی چیز نہیں ہے۔

نائب عدلیٰ حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

”پس آئی زیادت عامل بسبب ہم باشد“ (۱۰) (دائیں لائن ص ۱۱۰)  
گیدہ سے نواہر کر اور یک پڑھنے والا بھی سنت پر عمل ہے۔

نیز فرماتے ہیں۔

”اگر مجمع از اہل علم ہیں نماز بسبب کمیت قرار دادہ اور دہر رکعتے فرماتے میں راستہ  
ایں عدد بخصوص ثابت نشدہ، لیکن ہر چیز سے است کر برائے ایں معنی صاف است کہ

انصافاً استدعاۃ وانہ فی رمضان

پس حکم تبدیل کن ہے سنت۔ (بدلاؤ ص ۳۴)

ترجمہ: لیکن اہل علم کا ایک جماعت خاص تھا کہ وہی کمیت قرار دیا ہے اور ہر کمیت میں میں  
وقت کو سنیں دیکھا ہے یہ حد اکثر سن خرمیہ و سلم ثابت نہیں لیکن ایک چیز ہے جس پر اختلاف  
ہے کہ یہ ثابت ہے یہ جماعت ہے یہ رمضان میں ہے لیکن اس کے بعد ہر نے کام لگنے کا کیا سن؟  
نیز فرماتے ہیں۔

ان صلوة التراویح سنة باصلها لما ثبت انہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صلوا فی لیال ثم ترکہ شفقۃ علی الامۃ ان لا تنجب علی  
ہماۃ او یحسبوا واجبۃ فلم یات تفسیر ہمدانی علیہا بات  
الصحیحۃ المرفوعۃ وعن یسلم من حدیث کلن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی رمضان ما لا یجتہد فی غیرہ  
بدلاؤ یسلم ان عدد ما کلن یجتہد۔

(الاستفادہ الوجہ ۱ ص ۱۰)

ترجمہ: نماز تراویح اپنی اصل کے ساتھ سنت ہے۔ لیکن کوئی ثابت ہو چکا ہے کہ انصافاً صلی

علیہ وسلم نے چند قول میں تازیانہ چھپی ہیں، پہلے اس حدیث کے کہ لوگ پہنچا جب وہ ہر بائیس آدمی کو مام  
انہیں واجب نہ کریں، پڑھنا ترک فرما دیا۔ اور روایات دیگر فرمودہ ہیں کہ (حتیٰ) عدد کا نہیں نہیں ایسا  
اس حدیث کے کہ

حکایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی معطن مالاً یجتہد  
فی غیرہ - رواہ مسلم -

مسلم ہر جگہ کہ تازیانہ کا خدا کیلئے ہے۔

تعلیق اب اگر بالفرض گیارہ کا ثبوت ہر قول تعلیق پر ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
پہلے گیارہ کا حکم دیا اور قرأت میں کی۔ پھر جب اس کا شفت بکا تو قرأت میں تخفیف کر کے  
اور تعداد بڑھا کر بیس رکعت کر دی اور تفریق لکھ کر طالعہ ہیں۔ مجرور تین رکعت ہر میں۔  
حاکم کی وہی حدیث سے ہی طرق تعلیق نقل کر لیں۔ چنانچہ زکب مسلمین حسنہ حضرت  
لکھتے ہیں۔

قال المسبک من عبد البر لغتان الف وقت تطویل تعلیم فجملہا  
امدی عشرة رکعة فی وقت عدد الوکعات فجملہا عشرين  
وقت استقر فیہم علی حدۃ - (حدیث حسنہ، ص ۱۳۰-۱۳۱)

یعنی اس حدیث سے ظاہر کیا ہے کہ جب وقت میں تطویل قرأت کا اصول نہ ہو کیا ہوگا؟  
رکعت کو متروک کیا۔ دوسرے وقت صد رکعات فرمایا یعنی رکعت کو متروک کر دیا۔ جس تک عمل سب  
اصول کا اس میں رکعت تطویل پر مستقر ہوا۔  
اور سلطانہ شریف لکھی ہیں۔

قال القسطلانی - فی شروع القیام جامع المسبک ہا انہم کانوا یقولوا  
بالحدیث عشرة ثم قاموا بعشورین و اوشوروا بثلث وقتہ حد دا  
صلوح فی زمان مسودۃ خلاصہ ص ۱۱۰ - (حدیث حسنہ، ص ۱۳۰-۱۳۱)

یہ سلطانہ نے شروع تازیانہ کی جگہ بیس وقت میں ج کیا ہے کہ اگر پہلی رکعت  
عے قیام کرتے تھے۔ پھر بیس رکعت تازیانہ میں تفریق لکھ کر تعلیق لکھ کر ہے۔ جو صورت میں تفریق  
حکایت میں واضح ہوا اجماع کی طرح۔ اس کے بعد میں آتا ہے۔





## میں رکعت کے متعلق دو سے علماء اہل سنت کے اقوال

ہر چیز کے تابع ہیں اور اتباع کا ہمیں کے غیر مفروضہ میں بعض اکابر میں سے ان کا حکم بھی پڑھتے ہیں۔ پہلے ان کے دین سے اس مسئلہ میں جو سبب دیے اور قرار دیا اس کا مطلع ہے تو بعد ازاں ان کے بڑے جنس کو کہیں اصول ہدایتی ملیں۔ تاہم انہیں کار میں یہی سبب دیے است کا اتفاق ہو گا اور حالت کے مستحب بھی ہوا کر آئی۔ اور اصل یہ ہے کہ گو جس رنگ چاہیں وہ بیان و قول میں آج کو نہ دیکھتے ہیں چاہے رکعتیں جو ہر امت کے احکام کے تعداد رکعت چھتیس تک پہنچا دیتے تھے لیکن جماعت میں یہی رکعتوں کی ہر گز نہ تھی۔ اور اگر جماعت کے ساتھ نام تمام سبب ملا حق کا سبب کہ انہوں میں غلط نہ ہو۔ تاہم یہ امر حق ہے کہ غیر مفروضہ کے بعد بھی تمام علماء اہل سنت و جماعت میں یہی کا حکم دیتے تھے اور یہی ان کے ساتھ فقہاء سے مستحب ہو کر گونا گونیستہ پر ہی عمل پیرا ہے۔ ذیل میں ان علماء و علماء متاخرین کے اس بارگاہی دین کے جائز ہیں جن کی نسبت عروضا مذکور ہے کہ وہ ہیں رکعت کے قائل تھے۔

إمامنا أبو عبد الله

حافظ امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تیس (تیس) تلاویح اور تیس رکعتیں مستحب ہے۔ اور امام مالک کی روایت میں ہیں گیارہ رکعت۔ (اگر تلاویح اور تیس تھ) مذکور ہیں وہم ہے امام مالک کے سوا دوسرے محدثین نے ایکس رکعتیں بتائی ہیں اور میں امام مالک کے سوا کسی ایسے محدث کو نہیں جانتا جس نے گیارہ رکعت کی حدیث کا ذکر کیا ہو۔

(الصالح شرح مطبوعہ عثمانی ہائی پریس لاہور)

حافظ ابو حنیفہ شیخ الاسلام امام ابو حنیفہ نے حدیث میں گیارہ رکعتیں اور تیس رکعتیں مستحب ہیں ہر ایک کے شرع میں پیرا ہوتے۔ حفاظہ اتفاق میں اہل مذاہب کے متفق تھے۔ ابھی کا قول ہے کہ اندلس و اسپین کے اندر کوئی عالم علم حدیث میں اس سے بھری کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ ابی حزم ظاہری لکھتے ہیں کہ کتاب فیہ ہدایہ دست ہر مرد (ابی حزمیہ) کی تصنیف ہے فقر، حدیث میں کہ کتاب اس تصنیف کی ہم یہ نہیں چاہیں کہ اس سے جو کہ ہو۔ ہر ہی مفروضہ تمام علوم میں پیش ہوا حقیقت لکھتے ہیں۔ ہر ایک شیعہ و اثنی عشری کتاب کو کہ "ابو امام مالک کے مذہب پر ہے چندہ طرہ میں ہے۔ کتاب = استیعاب = میں مواہذ کرام طبع و نسخ کی طبع



(مستطابین قدسہ: بطور مرآۃ، ۱۰۱۲، ص ۱۰۲)۔

امام احمدؒ کے نزدیک میں رکعت نماز میں، سفینہ فدیہ، ابو حنیفہؒ اور شافعی رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے اور امام مالکؒ، یحییٰ بن کثیرؒ کے فاکل میں اور فہرہؒ کی کہ یا ایک اور قریب ہے اور چوہی دلیل ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارکان کو اپنی کعبہ کی اقتدار پر جمع کیا تو وہ میں رکعت ہی پڑھایا کرتے تھے۔

اعمال نوریؒ: امام ابوالدین فدیہ، شارح مسلم فرماتے ہیں۔

اعلم ان صلاۃ الغزالیہ سنۃ ما اتفاق المسلمین وہی مشرودہ وحکمتہ۔ (کتاب الاصلکار، ص ۳۴)۔

یاد رکھو کہ نماز تراویح سنت ہے تمام مسلمانوں میں اتفاق پر امام شافعیؒ میں اور یہ سبب رکعت کی۔  
شیخ ابن شعیبہؒ: شیخ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔

ومنہ ثبت ان ابی بکر رضی اللہ عنہ کان یقوم بالناس مشرین رکعتاً فی رمضان ویومئذین ثلاث طرای کثیر من العلماء ان ذلک هو السنۃ ومنہ قام بین الہاجرین والا نصلاً ولم ینحصر منکر۔

(فتاویٰ ابن شعیبہ، ۱۰۱۲، ص ۱۰۶)۔

یاد رہے ثبوت کو ترجیح دے کر حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے ارکان کو صلا میں تراویح کی میں رکعت اور میں وتر پڑھایا کرتے تھے اسی بنا پر کہ غرض میں رکعت کی صلا تراویح میں کریمہ ابی بکرؓ حضرت امیرؓ و انصار کی جماعت میں میں رکعت کو انجام فرماتے تھے امداد حضرت میں سے کسی نے بھی ان پر انکار نہ کیا۔

خلافت ترکیبی: علامہ شمس الدین عظیمیؒ فرماتے ہیں کہ۔

اس بات کا یقین کر دو کہ اصل مسئلہ علیہ السلام ہے چھوٹ نہیں کہ اپنے ان باتوں میں کتنی رکعت رکعت پڑھائیں اور چار یا نہ سب میں رکعت پڑھنے کا ہے۔ (اصحاح صوم، ص ۱۰۲)۔

خلافت عظمیٰ: علامہ عبدالحی عینیؒ و شاذلیؒ کا یہی کہ میں رکعت کے قال تھے چنانچہ انہوں نے شرط کیا کہ میں اس کے شب بڑے و فاکل قبلہ کے میں اس سے میں وہ لکھتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب: وهو قول حمود العلماء وہی قال الفکرین



- { Telegram } >>> <https://t.me/pasbanehaql>

اس نامہ کی رو سے آخری فعل حضور صل علیہ وسلم کا اذان کے لئے تاج ہو گا۔ لہذا آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات مشا سے سوئی تک تیار کیا پڑھائی تھیں قرآن مجید کو پڑھنے  
کو سنت کی ابتداء میں ساری بات قیام کیا کریں یہاں تک کہ سحری ہو جائے۔  
۱۰ اور اس میں صدقہ کی تحریک ضروری ہے کہ اگر کوئی گت حضور صل علیہ وسلم نے پڑھی تھیں یا میں گت  
یا نبارہ میں ہے۔

۱۱ گت میں پوسٹ کے شکار دو راہیں مختلف ہیں۔ اس کے آخر گت تھیں نہ ہوئی۔ کسی نے  
آخر نقل کی ہیں، کسی نے کشتن اور کسی نے تھیں گت روایت کی ہیں۔ پھر کیا وجہ کہ وہ پہلے نقل  
کو دیکھتے ہیں اور آخری فعل کو نہیں دیکھتے جس پر کہ اہل اسلام کا عمل مستقر ہوا میں گت ہے۔  
جیسا کہ امام نووی ؒ و حرم نے نقل کیا ہے۔

ثم استقر حاله صل علیہ وسلم من ركعة فاتة المشاوره -  
یعنی پھر تراویح کا سطر میں گت پر مستقر ہو گیا۔ اور یہی اہل اسلام کا عمل ہے۔



## بیس رکعت تراویح سنت میں

حق تعالیٰ تعالیٰ شانہ کے فضل و کرم سے وہ مبارک مہینہ رمضان المبارک شروع ہو گیا ہے جس کے متعلق مسنعت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

”جس نے ایمان و نیک نیتی سے دو رمضان المبارک کے روزے رکھے، اس کے پہلے سب عمناء و صواف ہو گئے اور جس نے ایمان اور نیک نیتی سے تراویح پڑھیں، اس کے پہلے سب عمناء و صواف ہو گئے اور جس نے ایمان و نیک نیتی سے شب قدر میں قیام کیا اس کے پہلے سب عمناء و صواف ہو گئے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶)

بیزا حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

”وَيُتَابِعُ مَنْ يَتَابِعُ الْخَيْرَ أَفْضَلَ وَ يَتَابِعُ الشَّرَّ أَفْضَلُ رَوَاهُ التَّرمذی (مشکوٰۃ)

حق تعالیٰ کا مٹا دی اور رات، لپکا رہے ہے نیک کے احباب متوجہ ہو۔ اور اے نبی کے طالب نیک۔

اس لئے ہر مسلمان بل و جان سنی کرے گا کہ حسن صیام و قیام تراویح و بخیر عبادات سے اپنے لئے دوزخ یعنی جہنم کوں جوہر سے لئے معاصی و سابطہ کے کفارہ ہونے کے علاوہ حق تعالیٰ کی ناس و محفل اور فضلوں کا مورد ہو کر جب تعداد تراویح کی طرف نظر کرے گا تو متوجہ ہو گا کہ خدا کے ایسے بھی مقبول بندہ سے گذرے جس نے جوہر رات رمضان المبارک میں پائیس رکعت سے بھی زیادہ عبادت پڑھنے دے ہے جس کو ہمارے زمانہ کے بعض بدیدہ میان علم آثار رکعت سے زیادہ تراویح پڑھنے کو بدعت کہہ کر علوم کو بیس رکعت تراویح پڑھنے سے بھی روکنے کی سعی کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے کہ تراویح رکعت سے زیادہ پڑھنے کی عادت نہ کہیں مسنعت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے مراد نہایت اور نہ کہیں منشاء را شنیدن و پیش تعالیٰ منہم کے قول و فعل سے زیادہ آئی کا نکار بلکہ خیر ثانی رضی اللہ عنہ سے لگاتار مصلیٰ و عظماء امت کا جس رکعت



تراویح اور اس سے زائد پر باہم اختلاف متعدد برپا ہوا ہے۔ پھر ہماری حیرت کی کوئی دوا نہیں رہتی جسیم  
اس فرق کے زعماء سے یہ نکلنے ہیں کہ تیس رکعت تراویح بدست بھی مگر خدا بھوکے جناب نواب  
صدیق الحسن خان صاحب فتویٰ مرحوم (احمدیہ میٹ) لکھ کر وہ اپنے فرق کے احوال میں ہماری حیرت یوں  
دور فرماتے ہیں :-

اسناد میں ایک فرقہ یا اکثریت پسند یہاں ہوا ہے  
جو اپنے فرقہ واریت کے علم و عمل کا پیش ہے مدعی  
وہ محدث ہے تاہم جس قدر کہ وہ سے زود ہوا  
اور اصل میں اصل محدثان کے کسی دور میں نہیں  
ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔  
برسختی مطلق میں سے کسی کو نہیں پایا کرتا  
مابین کے فرقہ کی طرف کھینچا جائے ، ایسا حال کی  
پیدا کرنا ۔ (۱۱/۱۲)  
یہ کوئی دور نہیں بلکہ یہ تو زمین میں بہت ہی مختصر  
اور ناقص ہے ۔

فقد ثبت فی هذا الزمان فرقة ذات  
سمعة ورياء تدعى لا نفسها علم الحديث  
والقرآن العل بمسائل العلالات فی کل  
شان مع الغالبیت فی شیء من اهل العلم  
والعل والعرفان (محدث)  
فما وجدت الحد ابرغف فی طریق  
الصالحین امیر و سیرة طلق منین  
فما هذا وین ؟ ان هذا الا فتنة الارض  
وفساد کبیر (محدث)

اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ چند طور پر سکر تراویح کے متعلق پھر دیکھ لیں تاکہ اصل انصاف کیلئے شریعہ  
ملائیت اور اہل شقاق کے لئے ہدایت ہو۔

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزو تراویح کی رکعات کو  
مراۃ بیان نہیں فرمایا بلکہ صلوۃ تراویح کی ترغیب دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کتنی رکعات تراویح کا ثبت ہے

مفرت اور یہی حدیث سے مراد ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بیان  
ایک حدیث سے تراویح پڑھیں اس کے پہلے سب گناہ  
معاف ہوئے۔

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال من قام رمضان ایتانا  
واحتسا یا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ  
رواہ المجاہدہ ۔ (آئینہ سنی)

وَعَنْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحِبُّ فِي رَمَضَانَ مِنْ خَيْرِ مَا يَأْكُلُونَ  
فِيهِ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ: لَا يَسْلَمُ

اسی قسم کی اور بھی قلی احادیث ہیں جن سے عدد رکعات کو معلوم نہیں ہوتا مگر ترفیع تراویح سے  
تغذیر رکعات تراویح کا استعمال ضرور مفہوم ہوتا ہے یعنی جس قدر زیادہ تراویح جائیں گی افضل ہوگی البتہ  
نقطہ جو حضرت علیؓ کے حکم نے تین شب باجماعت تراویح پر رکھا ہے ایک روایت میں ان کی تعداد  
میں رکعت کی بھی کوہاں الی غیر اور یہ سب تو غیر جانے روایت کیا ہے مگر نصاب یہ ہے کہ یہ روایت  
ضعیف ہیں۔ دوسری روایت میں ان کی تعداد آٹھ رکعت کی ہے جس کو طبرانی نے ضعیف میں اور محمد بن نصر  
مروزی نے قیام لیل اور ابن خیر اور ابن مہبان نے اپنے اپنے مجموع میں روایت کیا ہے۔ مگر یہ روایت بھی  
ضعیف ہے اس لئے کہ اس کا راوی یحییٰ بن جابر راوی پر ہے جو محدثین کے نزدیک فقہ نہیں۔  
تعلیق مفسر ص ۱۱۲ میں ہے:-

قُلْتُ: مَدَارٌ عَلَى عِيْسَى بْنِ جَارِيَةَ قَالَ  
أَلَا يَحْيَى قَالَ: ابْنُ عَمِيرٍ حَدَّثَهُ مَسْكُورٌ قَالَ  
أَلَا يَحْيَى حَدَّثَهُ ابْنُ عَمِيرٍ حَدَّثَهُ مَسْكُورٌ  
وَقَالَ: ابْنُ عَمِيرٍ حَدَّثَهُ مَسْكُورٌ

حضرت عائشہؓ کی گیارہ رکعت والی روایت کو تراویح کی تعداد سے کوئی تعلق ہی نہیں ملے  
کہ اس میں تہجد کا تذکرہ ہے۔ علامہ قسطلانیؒ اسی کی تائید میں فرماتے ہیں:-

وَمَا قَالَ: حَافِظَةُ الْأَقْبَى فِي هَذَا بَابِ: «إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَا كَانَ ابْنُ عَمِيرٍ حَدَّثَهُ مَسْكُورٌ  
يَذْكُرُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ عَشْرَةَ رُكْعَةً فَجَعَلَهُ: «إِصْحَابُنا عَلَى التَّوَرِ  
يَعْنِي مَضَرَّ: «بَنِي إِسْرَءِيلَ» كَمَا رَوَيْتُ تَهْدِيَةً لِي بِهِمْ.  
نَرَوْنَهُ أَلْفَافٍ مِثْلَ بَابِ: «يَهْدِي» كَمَا رَوَيْتُ مَسْكُورٌ عَلَى أَحَدٍ عَشْرَةَ رُكْعَةً فَجَعَلَهُ: «إِصْحَابُنا عَلَى التَّوَرِ  
تَرَوْنَهُ كَامِرِي نَحْنُ»

واسلموا انهم اختلفوا في عدد ركعات | ابجد صحیح کہتم اور ان میں نظام اہل تہجد سے

المزاوری و لم یقع فیما روی عن رسول اللہ  
علی اللہ علیہ وسلم انه قرأ ثلاث لیا لے  
عدد رکعات بطریق صحیح و اجل الجہد

حد تراویح ثلاث چنانچہ میں کا تراویح تیس سے کم  
نہیں بلکہ تیس رکعت یا اس سے زیادہ ہے۔

### حضرت عشرے میں رکعت تراویح کا ثبوت

۱۱۔ عن یحییٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب  
امر رجلاً یصلی بھم عشرین رکعة  
ولہ ابو یحییٰ بن ابی شیبہ فی مصنفہ و  
اسنادہ مرسل قوی (آثار سنن بیہق)

۱۲۔ یحییٰ بن سعید سے روای ہے کہ حضرت عشرتے  
ایک شخص کو حکم دیا کہ  
وگرت کہ تیس رکعت تراویح پڑھا ہے۔

### حضرت عشر کے نماز میں سواۓ کا تیس رکعت تراویح پڑھنا

۱۳۔ عن السائب بن یزید قال کان یقرئون  
علی عہد عمر بن الخطاب فی شہر رمضان  
بعشرین رکعة الزواہ الیہدقی ولسن یحجر  
آثار سنن بیہق ۳۳۰ جلد ۱۱ ج ۲

۱۴۔ عن یزید بن زومان اللہ علی کان انما  
یقرئون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان  
بثلاث وعشرین رکعة وواہ مالک و  
اسنادہ مرسل قوی (آثار سنن بیہق)

۱۵۔ جلد ۱۱ ج ۲

حضرت عشر بن زید بن زومان کے زمانہ میں ہر رمضان  
میں سواۓ کا تیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

۱۶۔ یزید بن زومان کہتے ہیں کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہر رمضان  
میں سب لوگ سواۓ کا تیس رکعت پڑھا کرتے تھے  
وہیں تیس تراویح اور بھی دینی

### حضرت ابی بن کعب کے تیس رکعت تراویح پڑھنا

۱۷۔ عن عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن  
سعد العنزی بن رفیع کہتے ہیں کہ حضرت

کعب یصل بالناس فی رمضان ہا الذیۃ | الی ورضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے پیچھے لوگوں  
عشرین رکعتہ و یوتر بثلاث اخر حله ابوکر | کو بیتر تک تراویح اور بیتر تک وتر میں  
بن ابی شیبہ فی مصنفہ و اسناد کاترل | مجزی بی پڑھا کر کے ہے۔  
قوی (۱۹۵۱ء)

**شعبہ** حضرت عثمان اور حضرت ابی کے تعلق میں رکعت تراویح کا بیتر نہیں اس لئے اگر خود  
حضرت عمرؓ کا حضرت ابی وقیم داری کو گیدہ رکعت مع وتر پڑھانے کا حکم معروف ہے۔

عن المسائب بن یزید انہ قال اس عسر | حضرت مسائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر  
بن الخطاب ابی بن کعب و قیسان اللذی | اور حضرت عمرؓ کو مسکراہا کہ لوگوں کا گیدہ رکعت مع  
ان یقو ما لئلا یس بلعدی عشق رکعت الا | وتر تراویح پڑھا میں۔  
نعمام ایک

اس امر کے ہوتے ہوئے لوگوں کا بیتر رکعت تراویح پڑھنا حضرت ابی بن کعبؓ کا بیتر رکعت پڑھنا  
کیونکر ہو سکتا ہے۔

**جواب** اول قولہ احدی عشرۃ (گیارہ رکعت) معفو نہیں۔۔ |  
قضاء ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ مسند عبد الرزاق کی | رواہ ابن ابی اسیر رکعت ہے۔  
عشرین (فتح مبدی ص ۱۱۲)

قال ابن عبد البر دوی خبر ذالک فی | عطاء ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ امام مالک کے  
هذا الحدیث احدی وعشرون وهو | ۱۳۰ دوسرے محدثین نے اس حدیث میں بیتر تک  
الصعب ولا لعلہ لحدیث قال فیہ لحدی | روایت کی ہے اور بیتر ہی ہے ۱۱۰ مجھے معلوم  
عشرۃ الا حاکما (رد القائل ص ۱۱۲) | نہیں کہ مسابک کے کہنے کے گیدہ رکعت کہا ہو  
دوسرے محدثین میں میں میں تعبیر دیتے ہیں کہ پہلے لوگوں نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں گیدہ رکعت  
پڑھی ہوئی پھر تیس پور مستقر ہو گیا۔

قال البیہقی فی سننہ و یسکن الجمع بین | امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ دونوں روایوں میں میں

<p>الروایتین با نهم کا نوا یقین مون با حدی عشرۃ ثم کا نوا یقین مون بعشرین ویوشرون ثلاث</p>	<p>شرح تطبیق ممکن ہے کہ پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ پھر بیس رکعت تراویح اتنی دتر بیس رکعت پڑھنے لگے ہوں۔</p>
<p>وقال القسطلانی فی شرح البخاری وجمع الیہ یقین بینہما یا نهم کا نوا یقین باحدی عشرۃ ثم قاسوا بعشرین و اوش و ا ثلاث وقد عدوا ما وقع فی زمن عمر کا لا جماع</p>	<p>خبر قطعہ فی شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ دونوں روایتوں میں پہلی نے یوں جمع کیا ہے پہلے لوگ پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر بیس تراویح اور تیرہ دتر پڑھنے لگے حضرت عمر کے زمانہ کا یہ تقال یعنی بیس رکعت اہل بیت الاسلام کے ہے۔</p>
<p>وقال السیوطی فی الصابیہ کان عمر لما امر بالتراویح اقتصرا و لا علی العدد الذی اصلا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم زاد فی اخر الا امر</p>	<p>علاء سیوطی صلابی میں کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے جبکہ تراویح پر جماعت کا حکم دیا تو پہلے ای حد پر اقتصار کیا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ابتداء) پڑھا تھا۔ پھر آخر کار تعداد بڑھائی</p>
<p>اس لئے کہ ممکن ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلی رات میں ثلث لیل تک اور دوسری میں نفع لیل تک جماعت میں آٹھ رکعت ہی پڑھائی ہوں۔ پھر اگر اذان باقی باقی رکعت پڑھ لیں جیسا کہ روایت اہل اہل بیت اس پر مشہدات اتنی ہے۔ پھر تیسری شب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوتھی تک جماعت کر لی تو اس پر بیس رکعت پڑھی ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس خبر پر ابتداء کی گورضت کہ کہ پہلے اس کا سر کیا ہو پھر حقیقت کا سر آخر الامم مشکف ہوئے پڑھیں رکعت کی تکمیل۔ اجماعاً اس نے گرا دی ہو پھر ای پر اس ستر ہو جس سے کم نہ رہا ذہاب میراث بیس رکعت تراویح پنج ہر ثلث تعریف کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت اس کا اصل اذن قول نبی نبوی ہے۔ جو تعریف ثانی پر یکم ہر مشکف ہوا تھا۔</p>	<p>اس لئے کہ ممکن ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلی رات میں ثلث لیل تک اور دوسری میں نفع لیل تک جماعت میں آٹھ رکعت ہی پڑھائی ہوں۔ پھر اگر اذان باقی باقی رکعت پڑھ لیں جیسا کہ روایت اہل اہل بیت اس پر مشہدات اتنی ہے۔ پھر تیسری شب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوتھی تک جماعت کر لی تو اس پر بیس رکعت پڑھی ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس خبر پر ابتداء کی گورضت کہ کہ پہلے اس کا سر کیا ہو پھر حقیقت کا سر آخر الامم مشکف ہوئے پڑھیں رکعت کی تکمیل۔ اجماعاً اس نے گرا دی ہو پھر ای پر اس ستر ہو جس سے کم نہ رہا ذہاب میراث بیس رکعت تراویح پنج ہر ثلث تعریف کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت اس کا اصل اذن قول نبی نبوی ہے۔ جو تعریف ثانی پر یکم ہر مشکف ہوا تھا۔</p>
<p>وقال الشعرانی فی کشف الغمہ وکانوا یصلونھا فی ازل زمان عشر ثلاث عشر رکعت وکان الشافعی یقرأ بالیسین بیس الا انہ حق کان من یعتقدون</p>	<p>ام خضرائی "کشف الغمہ" فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے ابتدا خلافت کے زمانہ میں وہ تیرہ رکعت صبح اور تیرہ تراویح پڑھا کرتے تھے۔ اور قاری یہی ہی سورتیں پڑھا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ جو بدروانی قیام اور راحت کے لئے ملاطبت</p>

علی العاصی من طویل العیام وکان اماماً  
 ابی بن کعب و تیماء الداری رضی اللہ عنہما  
 ثم ان عمر امر بفتحها ثلاثاً وعشرين  
 رکعة ثلاث منها وتر واستقر الامر  
 علی ثلاث فی الامصار وثلثین مسم

سہارا لگا کرتے تھے اعلان کے نام ابی بن کعب  
 اور تیماء داری تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے بیس رکعت تراویح اور تین پڑھنے کا حکم دیا اور  
 سب شہر وں میں اکی پھل دیا کہ مستقر ہوا۔

لم یذكر فی هذا الحدیث عدد الركعات  
 التي كان یصلی بها ابی و المعروف

### علامہ قسطلانی کی شہادت

هو الذي عليه الجبرود انه عشرون ركعة بعشر تسليمات و ذلك خسر  
 ترويحاً كل ترويحة اربع ركعات بتسليتين غير الترويحة وهو ثلاث  
 ركعات اربع و احدى عشر ركعة

اس حدیث میں تراویح کی ان رکعتوں کا عدد مذکور نہیں ہے کہ حضرت ابی بن کعب پڑھا کرتے تھے  
 اور پانچ ترویحوں کے۔ ہر ترویحوں کو سب سے پندرہ رکعت کا ہونا ہے۔ یہ بیس رکعت تراویح تین رکعت وتر  
 کے علاوہ تھیں۔

### حضرت علیؑ سے میں رکعت تراویح کا ثبوت۔

(۵) عن ابی الحسن ان علیاً امر رجلاً  
 ان یصلی بہو فی رمضان عشیرین  
 رکعة و رواہ ابن ابی شیبہ فی المصنف  
 (ماہر حق ص ۱۰۰)

ابی الحسن: امامین کہتے ہیں کہ۔  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبیل رکعت تراویح  
 پڑھنے پر ایک آدمی کو رمضان میں مامور کیا۔

### حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تراویح کا ثبوت

(۶) عن زید بن زہب قال کان عبد اللہ

لے اور وہ معروف غیب میں پر مجبور قائم ہیں یہ ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

بن مسعود یصلی لنا فی شہر رمضان  
فی نصف و علی لیل قال لا عشر  
کان یصلی عشرین رکعت و یوتر ثلاث  
رواہ محمد بن نصر المروزی (میں شریعت میں)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اہ رمضان میں ہم کو پڑھا کہ نماز پڑھا کرتے ہوئے ۷۰ رکعت پڑھا یعنی سات باقی ہوتی۔  
عشر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پڑھا کرتے تھے۔ اور جن رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

### جب ہوا صحابہ کرامؓ سے نہیں تراویح کا ثبوت

۱۰۱ عن عطاء قال اور کہتے الناس  
وہم یصلون ثلاثا و عشرین رکعت۔  
رواہ ابن ابی شیبہ و اسناد حسن

۱۰۲ واكثر اهل العلم على ما روی عن  
علي وعمر وعنه صابن اصحابہ انہی  
صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعت  
وہو قول سفیان الثوری و ابن ابی کثیر  
و الشافعی و قال الشافعی و ہکذا اذ کہتے  
یصلون ثلاثا و عشرین رکعت (میں پڑھا کرتے تھے)

حضرت عطاء تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرامؓ کو اور سمیت ۲۳ رکعت تراویح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (امام السنن ص ۳۳۸)

بہت سے اہل علم میں رکعت تراویح کے ایک ہی قول ہیں جیسے حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت محمدؐ پڑھا کرتے رہے ہیں۔ امام سفین ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک اور امام شافعیؒ کا بھی یہ مذہب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی طرح اپنے شہر کو نظر میں دیکھا ہے کہ لوگ میں رکعت تراویح پڑھا کرتے ہیں۔

### تابعین کے ہیں تراویح کا ثبوت

۹۱ عن ابی الخضر یسب قال کان یؤتم  
سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی  
خمس تر و یحاک عشرین رکعات  
رواہ البیہقی و اسناد حسن (امام السنن ص ۳۳۸)

۹۲ عن ذہب بن عمر قال کان ابن ابی ملیک  
ابن الخضر کہتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلةؓ میں، حدیثی مسند ۱۰۱ رمضان میں پڑھا کرتے تھے۔ امام محمدؐ کو پانچ روایتیں ہیں کہ تراویح پڑھا کرتے تھے۔

۹۳ شافعی بن مسعود کہتے ہیں کہ حضرت ابی ابی بلک

تائیں ہم کو مضامین مبارک میں کہیں رکست  
تراویح پڑھا کرتے تھے۔

سید کہتے ہیں کہ علی بن دینار تائیں مضامین مبارک  
میں لوگوں کو پانچ تہیکے دیے کہیں رکست: تراویح  
اور تین قرآن پڑھا کرتے تھے۔

.. .. .

ہم تائیں میں رکست تراویح کے قائل ہیں  
اس کے کم چند پر ذیل ہیں۔

خضر بن شعل۔ ابن ابی ملیکہ۔ عمارت جہانی۔  
عطاء بن ابی رباح، ابی جہتر بن۔ حضرت حماد بن  
کے بھائی سعید بن ابی کس۔

مسند ارحم بن ابی یزید۔ عمران عدی

.. .. .

یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعت

رواہ ابو یوسف بن ابی شیبہ واسنادہ صحیح

۱۱۱ عن سعید بن عبید ان علی بن ربيعة

کان یصلی فی رمضان خمس ترویحات

و یوتر ثلاث اخرجه ابو یوسف ابی

شیبہ فی مصنفه واسنادہ صحیح

۱۱۲ و اما القائلون بدمین اثنا بعین

فشر بن شکلة وابن ملیکہ و الحارث

الحمدانی و عطاء بن رباح و ابو الجہتر

و سعید بن ابی الحسن البصری و ابو الحسن

و عبد الرحمن بن ابی بکر و عمران العدی

و قال ابن عبد البر و هو حمل خبرہما علیاً

و بد قال الکوفیون و الشافعی و اکثر الفقہاء

و هو الصحیح عن ابی کعب من غیر خلاف

من الصحابة۔ (یعنی شرح)

فقہ ابن عبد البر مالکی "بیس" رکست تراویح کے متعلق فرماتے ہیں کہ قول جہر مظاہر کہ ہے۔ اسی کے لیے کہ

اور امام شافعی اور اکثر فقہاء قائل ہیں اور یہی حضرت ابی بن کعب سے صحیح ہے۔ صحابہ کرام میں بھی اس کے خلاف

کوئی نہیں۔

**بعض سلف کا بیس رکست کے زائد تراویح پڑھنا**  
سولی عبداللہ صاحب دوڑی

اپنے رسالہ "المدریث کے اعتبار سے" کے صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں۔ بلکہ خبر قرون میں بیس سے بھی زیادہ پڑھی

گئی ہیں۔ زوائد میں اتنی چھٹیوں پڑھا کرتے تھے اور طبرانی عدی پہلے بیس اور آخری مشرومی چھٹیوں پڑھا

کرتے تھے۔ سعید بن جبیر بھی چھٹیوں اور آخری مشرومی اٹھارہ کرتے تھے اور عمر بن عبدالعزیز اور ابان



ہی ٹھوس کے نام میں جھینٹیں پڑھتے تھے۔ اسی سیر پر کہتے ہیں۔ مسلمانوں پر ہم قادیان کی تیس پڑھتے تھے اور امام احمد بن حنبل سے امام احنیٰ نے تراویح کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ ان میں کئی تیس ہیں۔ قریب قریب چالیس کے کہا گیا ہے کوئی کراچی انہیں نقل ہیں اور امام احنیٰ کہتے ہیں کہ میں چار تیس ہی پسند کرتا ہوں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے لوگوں کو ان تیس ہی پڑھتے دیکھا ہے۔ لیکن میرے نزدیک

بجواب ترین ہیں ہی ہیں امام مالک جھینٹ کا پسند کرتے آگے مندر پر قیام لیل محمد بن نصر المروزی <sup>۱۱۸</sup> نے غرض کی پرکھی کہ تراویح میں غلو کوئی نہیں پڑھے خواہ پڑھیں پڑھے خواہ جھینٹ پڑھے۔ غلو اڑھتیس پڑھے راہی لفظ، مذکورہ ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ کے اصولات ملت ماسکین سے بخوبی واضح ہو چکا کہ انت مرحوم میں ایک سے کم نہ تھا، وغیرہ و یاد پڑھے کا حرف و حال نہ تھا، اسی لئے امام ترمذی نے جہاں تعداد تراویح کے متعلق تفصیل غائب تھا، وہاں بیان فرمائی ہے وہاں باوجود التزام ذکر مذہب آٹھ رکعت بلکہ تیس رکعت سے کم نہ لاکوئی مذہب نقل نہیں کیا ہے، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ترمذی کے اندر میں آٹھ رکعت تراویح پڑھنا معروف و مروج نہ تھا۔ بلکہ ہماری زمانہ کے جدید تجدید کا ایجاد و اسرار کا ہے۔ پس جس رکعت تراویح پڑھنا سنوں ہوا اس لئے کہ سنت غفار، راشدین ہے اور سنت غفار راشدین دو درجے سنت نہیں ملے۔ (۱) اول تو اس لئے کہ غلو صحابہ کرام، غفار، راشدین خصوصاً حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ وسلم کے نقل کا روئے ہیں۔ غفار کی تقریر باہر سے صحابہ کرام کا ہیں رکعت تراویح پر حال اس کے سنت نبوی پر مبنی ہونے کی طرف ملاحظہ فرمائیے۔

(۲) دوسرے اس لئے کہ سنت غفار، راشدین کی اتباع کو خود حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ وسلم نے ہی لازم فرمایا ہے تو کیا سنت غفار، راشدین کا صحیح قول نبی علیؑ رضی اللہ عنہ وسلم کا اتباع کرنا ہے۔ چنانچہ ارشاد آج: 

<p>و ستر من بعدی اختلافاً شدیداً فلیکون یسقی و سفقہ الخلفاء الراشدین الحمد بن (مشکوٰۃ ص ۵)</p>	<p>حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تم میرے بعد سنت، اتفاق و یکجہ میرے سنت اور میرے غلو، راشدین کی سنت</p>
--	--

کو لازم کرنا (یعنی اس پر عمل کرنا) صحیح نہیں اور اگر ان کے ترمذی کا باعث سمجھتے ہیں۔

ومن السنن صلوة التراويح فی شعبہ رمضان عند اہل حنیفہ و الشافعی و احمد و علی عشرین رکعة بعشر

انہما اربعۃ کا مذہب

تشریحات و فعلیہا فی الجماعت، افضل و قال ابو یوسف من غدر علی ان یصل فی بیتہ  
 کما یصل مع الامام فالاحب ان یصل فی بیتہ و قال مالک فیکرمضان فی البیت لمن  
 قوی علیہ احب الی و حکي عندہ ان التراويح ست و ثلاثون رکعة (رمضان ۱۴۰۰)  
 بخبر سنن نازوں کے نماز تراویح ماہ رمضان میں ہے، امام ابو یوسفؒ، امام شافعیؒ، امام احمد رحمہم فرمایا  
 کے نزدیک تراویح دس سلام سے بیش کمکت ہیں اور ان کو جو مدت میں پڑھنا چاہئے ہے، افضل ہے  
 اور امام ابو یوسف نے فرمایا جو گھر میں پڑھنے پر ایسے ہی قدرت رکھتا ہے، جیسے ابوجامد امام کے ساتھ  
 پڑھنے پر اسے محبوب تر گھر میں پڑھتا ہے۔ اور امام مالکؒ نے فرمایا ہے تراویح گھر میں پڑھنا زیادہ محبوب  
 ہے۔ اور امام مالکؒ سے منقول ہے کہ تراویح کی ۳۱ رکعتیں ہیں۔

آٹھ تراویح پڑھنا جیسے مجہود صحابہ کرامؓ اور تابعین اور تبع تابعین کے خلاف ہے ایسے  
 ہی چار ماہوں کے چاروں مذہبوں کے بھی خلاف ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ۵

**نتیجہ**

أَلَا كُلُّ مَنْ لَا يَقْنَدِي بِأَشْيَةٍ

فَقِسْمَةُ خَيْرِي عَنِ الْحَقِّ خَارِجٌ لَهُ

(خبر راجدین کے اہل کی پیروی نہ کرے گا، اس کی قسمت کھوٹی اور حق سے خارج ہوگا)

و الله يهدي السبيل من يشاء

# مسائل صلوات تراویح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
حَمْدًا وَ مَحَبَّاتًا

رمضان المبارک ہفتہ قلم کے بے شمار محنتوں کا مہینہ ہے اس میں نماز تراویح پر عبادت کو گہرا ہے۔ بعض سستی کی وجہ سے پورے مہینہ میں تراویح نہیں پڑھتے۔ اور بعض پوری کوشش نہیں پڑھتے۔ اور بہت بڑے ثواب و برکات سے محروم رہتے ہیں۔

اس لئے تراویح کے متعلق چند مسائل اپنے حقیقی نمازیوں کے فائدے کے لئے حدیث نبوی و قتال غیر القرون اور فقہ حنفی کی مددگاری میں مختصر طور پر تحریر کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور اہل ایمان مبارک و تراویح کی برکات عطا فرمائے آمین۔

## فضیلت و نزہ و تراویح

عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك و

تعالى فرمى صيام رمضان علىكم و سنت لكم قيامه

فمن صامه و قامه ايماناً و احتساباً اخرج من ذنوبه

ككبد و ولدته امه - ۱۰

(نسائی شریف - ج ۱ ص ۱۰۱ - ص ۱۰۲)

ترجمہ :- نائی شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے تراویح مسنون کر دیں۔ سب سے شریف نے ایمان و ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور تراویح پڑھیں وہ تمام گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا =

**مسائل تراویح**  
۱۔ نماز تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا پڑھنا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ضروری ہے۔ (درمختار)

۲۔ نماز عشاء کے بعد تراویح کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک پہنچتا ہے مگر شمالی رات کے بعد نصف رات سے پہلے پڑھنا مستحب ہے اور نصف رات کے بعد خلاف اولیٰ ہے۔ (مطہادی)

۳۔ اگر کوئی شخص عشاء میں چلے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز فرض ہو گئی ہو، اور نماز تراویح ہو رہی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشاء کی نماز فرض اور سنت پڑھے، پھر تراویح میں شریک ہو۔ اور اس درمیان میں اگر تراویح کی کچھ کہیں چھوٹ گئی ہوں تو ان کو وتر پڑھنے کے بعد پڑھے۔ (درمختار)

۴۔ نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی درمیانہ جتنی درمیان چار رکعتیں پڑھی گئی ہوں، مستحب ہے۔ لیکن اگر اتنی درمیان بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو کم بیٹھے اس بیٹھے کی جماعت میں پوسج پڑھے۔

سُبْحَانَ ذَا الْمَلَكُوتِ وَالْمَلَكُوتِ - سُبْحَانَ ذَا الْمَلَكُوتِ  
وَالْبَطْنَانِ وَالْقُدْرَةِ وَفَجْرُ بَيِّنَاتٍ وَالْحَيَوَاتِ - سُبْحَانَ الْمَلَكُوتِ  
الْبَيْتِ الذِّقِّ لَوَيْتَا مُوَدَّ بَيِّنَاتٍ - سُبْحَانَ ذَا الْمَلَكُوتِ رَبَّنَا وَ  
رَبُّ الْمَلَكُوتِ وَالْعَزِيزِ ذَا الْمَلَكُوتِ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۵۔ تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھا یا سننا سنت ہے۔ کسنی یا کابل کے اس سنت کو ترک کرنا چاہئے۔ (شامی)

۶۔ نماز تراویح میں کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ بلند آواز سے امام کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینا چاہئے۔ اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے مگر جو کسی سورۃ کا جزو نہیں۔

**تراویح پیش رکعت ہیں** اہل سنت وجماعت کے چاروں مذاہب مشہورہ (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) میں تراویح بیسٹ رکعت سے کم سنت نہیں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین رات تراویح باجماعت پڑھنا ثابت ہے مگر صحاح ستہ و دیگر میں کسی صحیح روایت سے قنءاد مستقول نہیں کہ کتنی رکعت پڑھیں گئی تھیں۔ طبرہ غلفاء و دمشقیہ سے ہمیں کثرت تراویح پر عمل ثابت ہے جو بظاہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا آئینہ اور تفسیر ہیں۔ نیز آپ کے ارشاد غنیۃ بکفر بشتیٰ و سنتہ الخلفاء الراشدین و اللہ یدیعن کے تحت غلفاء و دمشقیہ رد کی سنت عمل و قول میں تراویح جناب رسالت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت نقلیہ کہلے کی سخت ہیں۔

## خلفاء راشدین سے پیش تراویح کا ثبوت

عن المساب بن میزید قال حکنا فقوم من زمن عمر بن الخطاب بمشرین رکعة والوتر۔ رواه البيهقي في المعرفۃ و صحیحہ علامۃ السبکی فی شرح النہایہ (اعلاء السنن ج ۱ ص ۱۰۰)

ترجمہ :- حضرت مساب بن میزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہم (صحابہ و تابعین) میں کثرت تراویح (تین، دو یا بڑھا کر کتنے تھے

اس حدیث کو امام بیہقی نے کتاب المعروف میں روایت کیا ہے اور علامہ نسائی نے اس کے شرح میں اس کو صحیح کہا ہے :

۲۔ عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة قال وكانوا يقومون بالعشرين وكانوا يتوكلون على عصيهم في عهد عثمان بن عفان من شدة القيام رواه البيهقي واسناده صحيح - (انوار السنن ۲ ج ۱ ص ۵۳)۔

ترجمہ ۱۔ حضرت سائب بن یزد و محمد بن علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں (صہابہ و تابعین) ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں بیس سرورق کے ساتھ قرأت (امی، پڑھی جانے کی تو لوگ تھکان کے باعث گڑبڑیں پر سہارا لگایا کرتے تھے۔ اس کو بیہقی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے :

۳۔ عن يحيى بن سعيد ابن عمر بن الخطاب امور رجلا يصلي لهم عشرين ركعة - رواه ابو بكر بن الج شيبه في مصنفه واسناده مرسل قوي - (انوار السنن ۲ ج ۱ ص ۵۵)

ترجمہ ۱۔ حضرت یحییٰ بن سعید سے روای ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو امر فرمایا کہ دو گون بیس تراویح پڑھا یا کرو۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ اور اس کی سند مرسل قوی ہے :

۴۔ عن ابی عبد الرحمن السلسی عن علی بن وہ قال ودعا القراء فی رمضان فامروهم رجلا ان یصلی بالناس عشرين ركعة قال وكان علی یوتر بهم - رواه البيهقي في مصنفه - (اعلام السنن ۱ ج ۱ ص ۵۰)۔

ترجمہ ۱۔ حضرت ابو جبر العزیز بن سلمیٰ ۵ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ماہ رمضان میں قادیان کو بلکرائی میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیش رکعت تراویح پڑھایا کرو، اور نماز وتر خود پڑھایا کرتے تھے۔ یہ روایت سنی بیہقی میں ہے ۵

۵۔ عن عبد العزیز بن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدينة عشرين رکعة ویوتر بشوٹ أخرجه ابویحییٰ بن ابی شیبہ فی مصنفہ واسنادہ مرسل قوی۔ (آثار السنن ۱۲ ج ۵ ص ۵۵)۔

ترجمہ ۱۔ حمید العزیز بن رفیع ۵ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ماہ رمضان کے اندر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو بیش رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے اور اس کی سند مرسل قوی ہے ۵

۶۔ عن عطاء قال أدركت هناد بن اسهم وصلون ثلاثاً وعشرين رکعة بالوتر۔ رواه ابی بن شیبہ واسنادہ حسن۔ (آثار السنن ۱۲ ج ۵ ص ۵۵)

ترجمہ ۲۔ حضرت عطاء ۶ فرماتے ہیں کہ میں نے جمہور صحابہ و تابعین کو تراویح تیس رکعت تراویح پڑھتے دیکھا۔ یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں بسند حسن ہے ۵

۷۔ عن ابی النضیب قال کان یؤتی الناس بی غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویجات عشرين رکعة۔ رواه البیہقی واسنادہ حسن۔ (آثار السنن ۱۲ ج ۵ ص ۵۵)

ترجمہ ۱۔ حضرت ابی النضیب ۷ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں حضرت سید بن غفلہ

(تابعی) رحمۃ اللہ علیہ ہمارے امام ہوسے اور میں رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے  
اس کو یقینی نے سند حسن سے روایت کیا ہے :

## بیس تراویح پر جمہور صحابہؓ اور تابعینؓ کا اتفاق ہے

۱۔ واكثر اهل العلم على ما روى عن علي وعمر وغيرهما  
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرون ركعة وهو  
قول سفیان الثوري وابن المبارک والشافعي قال الشافعي وهكذا  
اور کت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة به (ترمذی ص ۱۱۱)  
ترجمہ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمہور صحابہؓ حضرت علی اور حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر صحابہ کرامؓ بیس رکعت تراویح پر عامل تھے۔ پس  
قول سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام شافعیؒ کا بھی ہے۔ نیز امام شافعیؒ  
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر مکہ معظمہ میں سب کو بیس رکعت تراویح پڑھتے  
پایا۔ (ترمذی ص ۱۱۱ ص ۹۹ میں ہے)۔

۲۔ وهذا كالاجماع۔ (معنی ابن قدامہ ص ۲۳۰ ص ۱۶۷)۔  
ترجمہ۔ میں تراویح پر قائل ہنزلہ اجماع کے ہے۔

## ائمۃ العرب کے نزدیک بیس تراویح سنت ہیں

والخيار عند ابی عبد الله فيهما عشرون ركعة وبهذا  
قال الثوري وابو حنيفة والشافعي وقال مالك سنة و  
ثلاثون۔ (معنی ابن قدامہ ص ۲۳۰ ص ۱۶۷)

ترجمہ۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیس رکعت تراویح نعمت ہیں، اسی کے  
سفیان ثوریؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ ہیں۔ امام مالکؒ ۳۰



دکھت کے قائل ہیں :

علامہ ابن قدامہ نے امام مالک کی طرف منسوب کردہ ۶۶ روایت کی دلیل کھنفت بیان کرتے ہوئے یہ تاویل کی ہے کہ چونکہ اپنی جگہ ہر دو تردید کے درمیان بیت اللہ شریف کا طواف سات پھرے کر لیا کرتے تھے۔ اس لئے اہل مدینہ نے ان کی برابری کی غرض سے ہر دو تردید کے درمیان چار روایت نقل گزارنے کی عادت اختیار کی۔ دراصل سنت تراویح ان میں بھی ۶۶ روایت معمول تھیں۔ اور اس پر موطا امام مالک رو کی روایت قریب ہے۔

و روى مالك بن يزيد بن رومان قال كان الشافعي يقومون في زمن عمرو في رمضان بثلاث وعشرين ركعة (مفتی ابن قدامہ ج ۱ ص ۱۶۷)۔

ترجمہ :- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان ۶۶ سے روایت کرتے ہیں کہ خلافت قادری میں رمضان المبارک کے اندر نوک ۶۳ روایت پڑھا کرتے تھے :  
ثم لو ثبت ان اهل المدينة كلهم فعلوه لكان ما فعله عمر واجمع عليه الصحابة في عصره اول بالاشباع ۔ (مفتی ابن قدامہ ج ۱ ص ۱۶۷)۔

ترجمہ :

اگر (بالغرض) یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ سب اہل مدینہ ۶۳ روایت پر عمل کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جس تراویح پر عمل اور ان کے نانا میں حضرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جس روایت پر اجماع زیادہ قابل اتباع ہے :

حجرات بالا سے یہ امر واضح ہو گیا کہ جس روایت تراویح پڑھنا سنت ہے اور جس راجح ہے۔ اس لئے کہ جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین کا اس پر عمل رہا ہے۔

# خیر الوسیلہ

بعد الحمد والصلوة۔ توسل بالانبياء والاولیاء، جمہور اہل سنت والجماعت کے نزدیک علوئاً اور بزرگانِ دینِ ہند کے نزدیک خصوصاً جائز و مستحسن ہے۔ مگر بعض لوگ انراط کی راہ چلی کر توسل کی طرح غیر مشروع استعانتہ بغیر اللہ کو جائز اعتقاد کرنے لگے ہیں۔ اور بعض طیر مشروع استعانتہ بغیر اللہ کی طرح توسل بالانبياء والاولیاء کو بھی بشرک و نامائز کہنے لگے ہیں۔

اس لئے بعض دینی خیر خواہی کی غرض سے قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے اقوال کی روشنی میں توسل و استعانت کے متعلق مختصر مضمون جمع کر کے راہ اعتدال واضح کیا گیا ہے تاکہ منصف مزاج ناظرین سلف صالحین کی معتدل راہ اختیار کر کے انراط و تفریط سے بچیں۔ اور بزرگوں سے صحیح ادب و احترام کا تقاضا قائم رکھیں۔

اللہم تدفنا لما تحب وترضی

# کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں؟

- ۱۔ توصل بالانبیاء والاولیاء کی حقیقت کیا ہے؟
- ۲۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم السلام اور صلحاء کرام کے توصل سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا کیسا ہے۔ خواہ وہ اس عالم دنیا میں زندہ ہوں یا وصال فرما چکے ہوں۔ خواہ اُن کی ذوات سے توصل کیا جائے یا اُن کے اعمال سے۔ ایسا توصل جائز ہے یا حرام، یا شرک، نیز اکابر علماء دارالعلوم دیوبند کا مسک توصل کے متعلق کیا ہے؟

## سوال اول کا جواب

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

المجواب وبالله التوفیق

توصل کی حقیقت ۱۔ مجدد الملت بحکم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی جیسی صلی حدیث سرور العزیزہ، جائز توصل کی حقیقت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: (الف) کسی شخص کا برجہا ہوتا ہے، اللہ کے نزدیک۔ اس جاہ کی قدر اس پر رحمت متوجہ ہوتی ہے۔ توصل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے اللہ متوجہ رحمت اس پر متوجہ ہے۔ اور جتنا قرب اس کا آپ کے نزدیک ہے۔ اس کی برکت سے

مجھ کو فلاں چیز عطا فرما۔ کیونکہ اس شخص سے تعلق ہے۔ اسی طرح اعمالِ صالحہ کا تو تسلُّل آیا ہے حدیث میں۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس عمل کی جوتقدیقِ تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ اور ہم نے وہ عمل کیا ہے۔ اے اللہ بزرگت اس عمل کے ہم پر رحمت فرما۔ (الفاس عیسیٰ ص ۱۵)

(ب) اور حاصلِ تو تسلُّل فی الدعا کا یہ ہے کہ اے اللہ فلاں بندہ آپ کا موردِ رحمت ہے۔ اور ہم اس سے محبت اور اعتقاد رکھتے ہیں۔ پس ہم پر بھی رحمت فرما۔ ۸۱ (نشر الطیّب ص ۲۳۸)

(ج) تو تسلُّل کی حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ فلاں شخص میرے نزدیک آپ کا مقبول ہے اور مقبولین سے محبت رکھنے پر آپ کا وعدہ محبت ہے۔ املیٰ مع من احب۔ پس میں آپ سے اس رحمت کو مانگتا ہوں۔ پس تو تسلُّل میں یہ شخص اپنی محبت کو اولیاء اللہ کے ساتھ ظاہر کر کے اس محبت پر رحمت و ثواب مانگتا ہے اور محبتِ اولیاء کا موجب رحمت و ثواب ہونا انعموں سے ثابت ہے۔ ۸۰ (الفاس عیسیٰ ص ۱۵)

## سوال دوم کا جواب

حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ عظام اور صلحا، کرام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا شرعاً جائز بلکہ قبولیتِ دعا کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے مستحسن و افضل ہے قرآن و احادیث کے اشادات و تصریحات سے اس قسم کا تو تسلُّل جاسب ثابت ہے۔

## قرآن مجید سے توسل کا ثبوت

حق تعالیٰ فرماتے ہیں :-

<p>اور جب پہنچی ان کے پاس کتاب اللہ کی عز سے جو سما جاتی ہے، اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے اور پہلے سے نسخ لکھتے تھے، کافروں پر۔</p>	<p>وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ رَبِّهِمْ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ (پہلے سے)</p>
---	---

يَسْتَفْتِحُونَ کا معنی استفتاح ہے۔ اس کے ایک معنی میں مدد طلب کرنا۔  
۱۔ علامہ رشکانی تفسیر فتح القدیر ص ۱۷۱ جلد ۱ میں لکھتے ہیں :- والاستفتاح

الاستنصار ۱۱

۲۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں :- نزولت فی بنی قریظہ والنخیر کا فرما  
يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا والخروج برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مبعضہ  
قالہ ابن عباس وقامۃ الخ (تفسیر روح المعانی ص ۳۳ ج ۱)

یعنی حضرت مہدی بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت قادیانؑ اس آیت کی  
تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اہل کتاب  
میں سے بنی قریظہ اور بنی نضیر اپنے فرقوں مقابل اور دشمنوں پر فتح طلب  
کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا  
کرتے تھے اور یوں کہا کرتے تھے :-

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تَبْعَثَ فِيْ  
اٰخِرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصِلَنَا الْيَوْمَ عَلٰى اَعْدَاؤِنَا فَيَنْصُرُوْنَ الْاِيْمَانَ (حوالہ بالا)

یعنی۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس آخر الزمان نبی کے طعن جس کی بعثت کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ یہ کہ ہمارے دشمن پر آج ہمیں مدد عطا فرما۔ وہ مدد دیئے جاتے د یعنی ان کی یہ دعا قبول ہوئی اور وہ غالب آجاتے۔

۳۔ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ یہود مدینہ اور یہود خیبر کی جب عرب کے بت پرستوں سے لڑائی ہوئی تو یہ دعا مانگتے۔

<p>اے اللہ! ہم تجھ سے اس احمد مصطفیٰ نبی مہدی کے سید سے سوال کرتے ہیں جس کے ظاہر کرنے کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور اس کتاب کے واسطہ و برکت سے سوال کرتے ہیں جس کو تو سب کے آخر میں نازل کرے گا یہ کہ ہم کہہ جائے دشمنوں پر فتح اور فصرت عطا فرما۔ یہ دعائیں ابن عباس اور ابن مسعود اور دیگر صحابہ سے</p>	<p>اللہم ربنا انا نسالک بحق احمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان و کتبتک الذی تنزل علیہ آخر ما تنزل ان تنصرنا علی اعدائنا۔ اخرجہ ابو زعیر والحاکم والبیہقی وغیرہم عن ابن عباس وابن مسعود وغیرہم بالفاظ مختلفۃ۔</p>
--	---

(درمشرور) باغداد مختلفہ مرزی ہے۔

۴۔ اوستا ذانا سا تذہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دہلوی ہندی  
قدیم سترہ العزیزہ اسی آیت کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں۔  
قرآن کے اترنے سے پہلے جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوئے



آپ سے درخواست کرنا ہوں، اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ برسیلہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی رحمت کے۔ اے محمد میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں، تاکہ وہ پوری ہوئے اے اللہ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کیجئے۔

(ف) اس سے تو نسل سراسر ثابت ہوا، اور چونکہ آپ کا اس کے لئے دُعا، نہ مانا کہیں مقبول نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح تو نسل کسی کی دُعا کا جائز ہے، اسی طرح تو نسل دعا میں کسی کی ذات کا بھی جائز ہے۔  
(نشر الطیب ص ۲۲۸)

انجام الحاجۃ (حاشیہ ابن ماجہ) میں ہے کہ اس حدیث کو نسائی اور ترمذی نے کتاب الدعوات میں نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔ اور بیہقی نے تصحیح کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور بیضاوی ہو گیا۔ (حوالہ بالا)

۲۔ دُردوسری روایت یا سنجاع الحاجۃ میں بعد تصحیح حدیث مذکور کے کہا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سابق الذکر سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کو جایا کرتا اور وہ اُس کی طرف التفات نہ فرماتے۔ اُس نے عثمان بن حنیف سے کہا۔ انہوں نے فرمایا۔ کُودُضُوا کہ مسجد میں جا۔ اور وہی دعا اور والدی بیکھلا کر کہا۔ کہ یہ پڑھ۔ چنانچہ اس نے یہی کیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو پھر گیا تو انہوں نے بڑی تعظیم و تکریم کی اور کام پورا کر دیا۔



(ف) اس سے توسل ذات سے بعد الوفا بھی ثابت ہوا (نشر الطیّب) ۲۴۸

۴۔ عن امیۃ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یستغفم بصعالبک المهاجرین۔ رواہ فی شجرۃ السنۃ (مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

ترجمہ ۱۔ امیرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فح کی دعا کیا کرتے تھے۔ توسل فقراء مہاجرین کے۔ روایت کیا اس کو شرح السنۃ میں۔

(ف) عادۃ توسل اہل طریق میں مقبولان الہی کے توسل سے دعا کرنا بکثرت شائع ہے۔ حدیث سے اس کا اثبات ہوتا ہے اور شجرہ پڑھنا جو اہل سلسلہ کے یہاں معمول ہے۔ اس کی بھی یہی حقیقت اور غرض ہے ان (الکشف ص ۴۴)

۴۔ عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغی فی ضعفائکم فانما ترزقون ومتصرفون بضعفائکم۔ رواہ ابوداؤد ترجمہ ۱۔ (مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

حضرت ابو الدرداءؓ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ مجھ کو (قیامت کے روز) غرباء میں ڈھونڈنا۔ کیونکہ وہ غرباء کی ایسی فیلت ہے کہ تم کو رزق اور دشمنوں پر غلبہ غرباء ہی کے طفیل سے میسر ہوتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔ (الکشف ص ۴۴)

(ف) ۵۔ اور دعا والی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مقبولان الہی کی

ذوات سے بھی توسل جائز ہے۔

۵۔ عن مصعب بن سعد عن ابيه انه قال ان له فضلاً  
على من دونه من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي  
صلى الله عليه وسلم انما نعرف الله هذه الامة بضعفائهم وعنهم  
واخلاصهم۔ رواه النسائي وهو عند البخاري بلفظ هل تعرفون  
وتزقون الابطعفاءكم الله

ترجمہ :- حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے خیال  
آیا کہ دوسرے صحابہ پر مجھے فضیلت ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد فرماتا ہے اس کے کمزور بندوں اور  
ان کی دعاؤں و اخلاص کے طفیل۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔ اور صحیح  
بخاری کی روایت میں ہے تم کو نصرت اور مدد دی جائے گی۔ کمزوروں  
کے طفیل۔

(۴) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی ذات  
اور اعمال و اخلاص کے وسیلہ سے دُعا مانگنا جائز ہے۔

۱۔ اس سے کہ ان ضغائر کو حق تعالیٰ نے جب کہ رزق کے لئے تعویذی طور پر وسیلہ  
رزق بنایا۔ خود صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریحی طور پر اس توسل کو قبول فرمایا۔ تو اگر  
اتباع و حرم صلی طور پر اپنی دعاؤں میں ان وسائل کے توسل کو اختیار کرے تو آخر اس  
میں کیا قیامت اور کوئی نقص ہوگا۔ کذا قال بعض اکابرنا و امام اللہ ربکا تم ۴۸

## امام شافعیؒ سے توسل کا ثبوت

ابو بکر بن خطیب، علی بن مسیون سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے سنا کہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ کے وسیلہ سے برکت حاصل کرتا ہوں۔ ہر روز اُن کی قبر پر زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں۔ اور اس کے قریب اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی کی دعا کرتا ہوں۔ اس دعا کے بعد جلد میری مراد پوری ہو جاتی ہے۔

(تاریخ خطیب ص ۱۲۲ ج ۱۰)

علامہ شامی حنفی نے بھی امام شافعیؒ کا یہ قول رد الخمار ص ۳۹ میں ذکر کیا ہے۔

## علامہ عینی حافظ ابن حجر، علامہ شوکانیؒ سے توسل کا ثبوت

و يستغاد من قصّة العباس رضي الله تعالى عنه استغاب الاستشفاع باهل الخير والصلاح و اهل بيت النبوة (عمدة القاری ص ۲۲۵، فتح الباری ص ۲۶۹، نيل الاوطار ص ۶۷)

یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قصہ سے بزرگوں اور اہل بیت (کی ذوات) سے توسل کا استغاب مستند ہوتا ہے۔

## قاضی عیاضؒ سے توسل کا ثبوت

بل استقبله واستشفع به ای اطلب شفاعته وسل وسیلته فی قضاء حوائجک وادائها جاتک ام (شرح شفاء ص ۲۶)

یعنی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ اقدس پر حاضر ہو کر) اپنی حاجتوں

اور مرادوں کے پورا ہونے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور وسیلہ طلب کر۔

### علامہ قاریؒ سے توسل کا ثبوت

قال ابن الملك بان يقول اللهم انصرنا على الاعداء بحق عبادك الفقراء المهاجرين ۱۱ (مرکات شرح مشکوٰۃ ص ۵ ج ۵)

یعنی۔ ابن الملک کہتے ہیں۔ اس طرح دعا کرے۔ اے اللہ ہمیں دشمنوں پر مدد فرما، اپنے بندوں، فقراء، ہاجرین کے طفیل۔  
علامہ سمہوویؒ و علامہ سیبکیؒ سے توسل کا ثبوت

قلت كيف لا يستشفع ولا يرسل بمن له هذا المقام والمجاهد عند مولانا بل يجوز التوسل بسائر الصالحين كما قال السيكي ۱۱ (دعوات ۴۹ ص ۲۴)  
یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عند اللہ جاہ و علو مقام پر نظر کرتے ہوئے آپ کو شفیع بنانا اور آپ کو وسیلہ بنانا تو بھلا کیسے جائز نہ ہوگا۔ بلکہ (آپ تو آپ ہی ہیں) تمام صالحین کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔ ۱۱  
شاہ محمد اسحق محدث دہلویؒ سے توسل کا ثبوت  
دعا یہ اس طور کہ الہی بھرمتہ نبی و ولی حاجت مرا را روا کن جائز است ۱۱ (دعائے مسائل ص ۲)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوٹیؒ سے توسل کا ثبوت

الجواب :- چونکہ اب بندہ سے سوال کیا گیا ہے۔ تو مختصر کھنکھن ضرور ہوگا۔ استعانتہ (توسل) کے تین معنی ہیں۔

ایک یہ کہ حق تعالیٰ سے دُعا کرے کہ بجز متہ فلاں میرا کام کرے  
یہ باتفاق جائز ہے۔ خواہ عند القبر ہو، خواہ دُوسری جگہ۔ اس میں کسی کو کلام  
نہیں۔ ۱۱

دُوسرے یہ کہ صاحب قبر سے کہے خدا کا نام چھوڑ کر تم میرا کام  
کر دو، یہ شُرک ہے۔ خواہ قبر کے پاس کہے، خواہ دُور کہے۔ ۱۲  
تیسرے یہ کہ قبر کے پاس آکر کہے کہ اے فلاں تم میرے واسطے  
دُعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کر دیے۔ اس میں اختلاف علماء کلمہ ہے۔ تجوز  
سماح موٹی اس کے جواز کے مقرر ہیں۔ اور مانعین سماح منع کرتے ہیں۔ سو  
اس کا فیصلہ اب کرنا محال ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام کے سماح میں کسی کو  
خلاف نہیں اسی واسطے ان کو مستثنیٰ کیا ہے ۱۳ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۵ ج ۱)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی حنظلویؒ سے توسل کا ثبوت

توسل بالخلق میں تفصیل یہ ہے کہ

اس کی تین تفسیریں ہیں۔ پہلی یہ ہے  
کہ خود مخلوق سے مانگا اور مدد طلب کرنا  
اس کو فاعل مستقل اعتقاد کر کے، جیسے  
شرکین کی عادت تھی۔ یہ اجماعاً حرام ہے  
دُوسری یہ ہے کہ کسی مخلوق سے دُعا  
کرنا۔ یہ توسل اس مخلوق سے درست ہے  
جس سے دُعا کرانی جا سکتی ہے۔ ثبوت

والتفصیل فی المسئلة التوسل

بالمخلوق له تفاسیر ثلاثہ، الاول  
دعائه واستغاثته كذا يدن التوکلین  
وهو حرام اجماعاً ۱۱

والثانی طلب الدعاء منه وهذا  
جائز فحین یکن طلب الدعاء منه  
ولم یثبت فی المیت بدیل  
فیختص هذا المعنی بالحق ۱۲

کے بارے میں کسی دلیل سے اس کا ثبوت  
نہیں ہیں۔ یہ زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو گا۔  
تیسری یہ ہے کہ کسی مقبول خلاق کی  
برکت سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا۔ اسے  
جہود نے جائز قرار دیا ہے۔

والثالث دعاء الله ببركته بهذا  
المخلوق المقبول وهذا أحد جوار  
الجمهور (دربند النور ص ۴۳)

### اکابر علماء دیوبند کے متفقہ فتویٰ سے توسل کا ثبوت

تیسرا اردو جرحہ سوال

۱۔ کیا دعائے کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعائوں میں جائز ہے یا نہیں۔

تہاڑے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین اللہ شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز؟

جواب

ہمارے نزدیک اہل ہائے مشائخ کے  
تذریک دعائوں میں انبیاء و صلحاء اللہ اولیاء  
و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ لیکن

السؤال الثالث والرابع

هل للرجل ان يتوسل في  
دعواته بالنبي صلى الله عليه  
وسلم بعد الوقات امر لا  
يجوز التوسل عندكم  
بالسلف الصالحين من الانبياء  
والصدقيين والشهداء والاولياء  
رب العالمين ام لا۔

الجواب

عندنا عند مشائخنا يجوز  
التوسل في الدعوات بالانبياء  
والصالحين من الاولياء والشهداء

کی حیات میں بھگا اور بعد وفات کے بھی  
 باہر طور کر کے۔ ! اللہ میں بوسید  
 نفل بزرگ کے تجھ سے دعا کی  
 فیریت اور حاجت براری چاہتا ہوں  
 اسی جیسے اور کلمات کہے۔ چنانچہ  
 اس کی تصریح فرمائی ہے۔ ہمارے  
 شیخ مولانا شاہ محمد اسحق دہلوی ثم الہی  
 نے پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی  
 اپنے قلم سے اس کی بیان فرمائی ہے  
 جو چھاپڑا، اجل لوگوں کے ہاتھ  
 موجود ہے اور یہ سلسلہ اس کی پہلی جلد  
 کے صفحہ (۹۳) پر مذکور ہے۔ جس  
 کا جی چاہے دیکھ لے۔

والصدا یقین فی حیو تھم و بعد  
 وفاتھم۔ ہان یقول فی دعا شہ  
 اللہم انی اتوسل الیک بغلان  
 ان تجیب دعوتی و تقضی حاجتی  
 الی غیر ذلک کما سر بہ شیخنا و  
 مولانا الشاہ محمد اسحق الدہلوی  
 ثم المہاجر الہی ثم یدینہ فی  
 فتاویٰ شیخانہ مولانا رشید احمد  
 الگنگوہی رحمۃ اللہ علیہما۔ فی  
 هذا الترمان شالغۃ مستفیضۃ  
 بایادی الناس و هذا المسئلۃ مذکورۃ  
 علی صفحۃ (۹۳) من الجلد الاول  
 من جامع الیہام من شاد۔  
 المحتل علی الفتاویٰ

یہ فتوے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری ثم المہاجر  
 الدینی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے۔ اور اس کی تصدیق میں اکابر علماء دیوبند  
 (مثل حضرت مولانا محمد حسن صاحب، حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب  
 حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب، حضرت مولانا سید احمد حسن صاحب امر وہی،  
 حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری، حکیم الامت حضرت مولانا

محمد اشرف علی صاحب تھانوی۔ حضرت مولانا حکیم سعد احمد صاحب گنگوہی۔  
 حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ  
 کے (۲۳) دستخط ثبت ہیں۔ نیز علماء مکہ معظمہ۔ علماء مدریۃ طیبہ علماء جامع اڑکھ  
 مصر۔ علماء دمشق و شام کے (۲۷) تصدیقی دستخط ہیں۔  
 الغرض جو اذتوسل کا مسئلہ تمام علماء دیوبند کے نزدیک متفق  
 علیہ ہے۔ کسی ایک کا بھی اس میں خلاف نہیں۔

### تسلیم

مذکورہ بالا تحریرات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا  
 کہ ہمارے مغربی پاکستان میں متبعین دیوبند میں سے جو اہل علم توسل  
 بالاموات یا توسل بالذوات کا مطلقاً انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کو حرام یا  
 شرک کہتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز دیوبندی المسلک نہیں۔ بلکہ اس کو بدنام  
 کرنے والے ہیں۔

واللہ بھادی من یشاء الی صراط مستقیم۔

### شبہ

بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوا ہے کہ وفات کے بعد کسی بزرگ کی ذات  
 سے توسل جائز نہیں۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے توسل

blogspot.com



کیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قحط کے زمانہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا کرتے اور کہتے کہ اے اللہ ہم اپنے پیغمبر کے ذریعے سے آپ کے حضور میں توسل کیا کرتے تھے۔ آپ ہم کو بارش عنایت کرتے تھے۔ اور اب اپنے نبی کے چھاکے ذریعے سے آپ کے حضور میں توسل کرتے ہیں سو ہم کو بارش عنایت کیجئے سو بارش ہو جاتی تھی۔ روایت کیا اس کو بخاری نے ام

عن انس ان عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا استسقى باعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك ببينا فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاستقنا فاستقوا. رواه البخاري  
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۱)

## جواب اول

غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ذات ہی سے توسل کیا ہے۔ اُن کی دعا، یا کسی میل صالح سے توسل نہیں کیا۔ اگر کسی صحیح روایت سے حضرت عباسؓ کا دعاء کرنا بھی ثابت ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے، گو توسل ان کی ذات سے کیا تھا۔ مگر انہوں نے تبرعاً دُعا بھی فرما دی۔ اس سے توسل بالذات ثابت ہوا۔ علامہ عینیؒ اور حافظ ابن حجرؒ اور علامہ شروکانیؒ کا قول سابق بھی اسی کا مؤید ہے۔

دہا یہ شبہ کہ حضرت عمرؓ نے بجلنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے حضرت عباسؓ سے کیوں توسل کیا۔ سواس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ بلا واسطہ آپ سے توسل کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ آپ سے قرابت حسیہ یا قرابت معنویہ رکھنے والے تعلق دار کے واسطہ سے توسل کیا جائے۔ چنانچہ حضرت حکیم الامتؒ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

”اس حدیث سے غیر نبی کے ساتھ بھی توسل جائز نکلا۔ جبکہ اس کو نبی سے کوئی تعلق ہو۔ قرابت حسیہ کا یا قرابت معنویہ کا۔ تو توسل باہنی کی ایک صورت یہ بھی نکلی۔ اور اہل فہم نے کہا ہے کہ اس پر متنبہ کرنے کیلئے حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے توسل کیا۔ نہ اس سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفات کے بعد توسل جائز نہ تھا۔ جبکہ دوسری

روایت سے اس کا جواز ثابت ہے۔“ ام

(نشر الطیب ص ۲۵)

## جواب دوم

ایک شبہ یہ ہو سکتا تھا کہ شاید تو سئل کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ کے سوائے کسی اور شخص کے ساتھ تو سئل جائز نہیں۔ اس شبہ کے ازالہ کرنے کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو سئل کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ دوسرے صلحاء سے بھی تو سئل جائز ہے۔

چنانچہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-  
 "مثل حدیث بالا اس سے بھی تو سئل کا جواز ثابت ہے۔ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو جواز تو سئل ظاہر تھا۔ حضرت عمرؓ کو اس قول سے یہ بتلانا تھا کہ غیر انبیاء سے بھی تو سئل جائز ہے تو اس سے بعض کا سمجھنا کہ احواء و اموات کا حکم متفاوت ہے۔ بلا دلیل ہے۔ اول تو آپ جنس حدیث قبر میں زندہ ہیں دوسرے جو علت جواز کی ہے جب وہ مشترک ہے تو حکم یکہ میں مشترک نہ ہوگا ؟ ام

(المکشف ص ۳۳۹)

توسل مذکور کو استعانت پر قیاس کر کے مطلقاً ناجائز کہہ دینا، یا استعانت (غیر اللہ سے مدد مانگنے) کو توسل پر قیاس کر کے مطلقاً جائز کہہ دینا صحیح نہیں۔ اس لئے کہ توسل مذکور تو مطلقاً جائز بلکہ مستحسن ہے اور استعانت کی کوئی صورت نہیں ہیں۔ اور ہر صورت کا حکم جدا جدا ہے۔

### استعانت کی پہلی اور دوسری صورت کفر و شرک ہے

(الف) کسی غیر اللہ کو عامل مستقل اور قادر بالذات سمجھ کر مدد چاہنا۔

(ب) کسی کو قادر بعباد الہی مان کر مستقل بالعرض سمجھ کر مدد چاہنا۔ یعنی یہ اعتقاد کرنا کہ خدا تعالیٰ نے اس مخلوق کو ایسی قدرت اور اختیار دیا ہے کہ جو اسود طاقب بشریہ سے باہر ہیں۔ ان میں جس طرح چاہے تصرف کرے۔ اور جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ وہ بعد عطاء الہی کے ان امور میں مستقل اور مختار ہے۔ حق تعالیٰ کے علم و ارادہ کو اب اس میں کچھ دخل نہیں۔

یہ دو صورتیں کفر اور شرک ہیں، مشرکین عرب بھی طائفہ اور بتوں کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔

مَا تَعْبُدُونَ إِلَّا لِيُقَرَّبُوا إِلَيْنَا اللَّهُ رُفْعًا -

یعنی — ہم قرآن کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو خدا کا مقرب بنادیں۔

## استعانت کی تیسری اور چوتھی صورت حرام ہے

(الف) عقیدہ میں اس غیر کو نہ مستقل بالذات سمجھے اور نہ مستقل بالعرض لیکن معاملہ اس کے ساتھ مستقل بالذات کا سا کرے۔ مثلاً اس کو یا اس کی قبر کو سجدہ کرے۔ یا اس کے نام کی نذر مانے۔

(ب) استعانت بالغیر میں اس غیر کے مستقل سمجھنے کا ایہام ہوتا ہو۔ جیسے روحانیات سے مدد مانگنا — اگرچہ یہ شخص مستقل نہ سمجھتا ہو۔ لیکن مُشرکین چونکہ ادراج کو فاعل مستقل سمجھ کر مدد مانگتے ہیں۔ اس لئے ان کے شعائر کا اظہار اور اُس کی تائید ہوگی۔

یہ دو صورتیں حرام ہیں۔ بلکہ چوتھی صورت کے کفر ہونے کا قوی شائبہ ہے۔

## استعانت کی پانچویں صورت مباح و جائز ہے

جو امور طاعتِ بشریہ کے تحت میں داخل ہیں اور کا دعائے عامہ کے اسباب کے ساتھ یہ مربوط و متعلق ہوں۔ اور کسی شخص کو ان کے فاعل مستقل

ہونے کا قوت ہم بھی نہ ہوتا ہو۔ خواہ وہ امور عادیہ سے ہوں۔ جیسے روٹی کی امداد۔ سے خبرک رفع کرنا اور پانی کی امداد سے پیاس رفع کرنا اور دوا سے مرض کا علاج کرنا وغیرہ۔۔۔۔۔ اور خواہ وہ امور شرمیہ سے ہوں جیسے دُعا، اور رقیہ و تعویذ اور صبر و نماز وغیرہ۔۔۔۔۔ یہ سورت استعانت کی جائز و مباح ہے۔

استعانت کے متعلق مزید تفصیل تفسیر عزیزی میں مطالعہ فرمائی جائے

هَذَا مَا عِنْدِي وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ الْعَزِيزِ

تراب اقسام الاولیاء والصلحاء

خیر محمد الجالندھری حفظہ اللہ دہلوی

یوم الجمعہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ



تو سب کو وضوح شدہ شرف میں داخل ہونے کے سبب قصداً اور دیکھا گیا اور ہر ماہار زنی شرک کبر و ہنر کا جو  
خوشنما ذکر ہو رہا ہے۔ غرض ان اور کثیر انفع اور اصل علم کے معنی بہ ہونے کے سبب اس کو ایک مستقل مسئلہ قرار دیا گیا  
میں بتایا گیا کہ انفع میں شہادت ہو۔ اور استقلال کی بنا پر اس کو ایک لقب بھی رکھ دیا گیا جو عنوان میں مذکور ہے  
ان شرفانی اس کو ناجی اور شہادت کے لئے واقع فرمائے۔ (کتب شرف علیہ السلام ص ۳۳۴ ج ۱)

**دلیل ثبوت توکل** | حدیث مصعب بن سعد عن ابیہ انہ ظن ان لا فضل علی  
من دونہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم انا فخر اللہ هذه الامم بضعفاً ثباتاً ودعوتهم واخلصهم ورواه النسائی  
وهو عند البخاری بلفظ هل تضرُّون وتُؤثرُ ظنونکم بضعفاً کثراً۔

ترجمہ۔ حضرت مصعب بن سعد کی حدیث دور روایت کرتے ہیں اپنے پیچھے سے کہ ان کو یہ خیال ہو گیا کہ  
مجھ کو دوسرے صحابہ پر ارجحیت کے کچھ فوٹیت ہے۔ پھر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان شرفانی کی  
جو نصرت اسی نسبت کے ساتھ ہے وہ بدلتی ہے کہ عاجزوں کی دعا و انعام ہی کے آثار و نتائج  
محتاج ہوتے نہ کہ برکس اور ایت کیا اس کو کافی ہے اور یہ حدیث بخاری کے نزدیک ابن الاثیر سے ہے۔  
جو نصرت کی جاتی ہے اور تم کو جو رزق ملتا ہے یہ صرف تمہارے عاجزوں کی بدولت ہے۔

فائدہ۔ یہ حدیث دو امر پر دل ہے ایک تو عاجزوں کی فضیلت پر ہی دوسرے تمام عمل ان شرفانی کے  
جو کہ عاجزوں کو دوسرے پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور دوسرا امر مقبولین سے توکل کا ثبوت ان کی ذات سے بھی اور ان کے  
اعمال ظاہر و باطن کے ساتھ بھی۔ چنانچہ اس کلمہ پر یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں بضعفاً ثباتاً ودعوتهم  
اخلصهم اور بدولت اس کے عاجزوں کے اور ان کی دعا و انعام کے، لفظ عاجز ذات پر دلالت ہے اور  
دعوت عمل ظاہر پر اور انعام عمل باطن پر۔

**تفصیل مسئلہ توکل** | ان مسندیں تفصیل ہے کہ توکل بالخلق کوئی تفسیر نہیں۔  
پہلی تفسیر یہ ہے کہ خلق سے مدد کرنا اور اس سے ایجاہک کہ جیسے شرک  
کا مرتبہ ہے یا با جماع عام ہے۔ روایہ اگر یہ بزرگ نبی بھی ہے یا نہیں۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اگر یہ شخص اس مخلوق کے موثر مستقل ہونے کا مستند  
معیار شرک جلی وغیر جلی ہے تب تو یہ اعتقاد شرک ہے یہ اس کی مخلوق کے لئے نادر روزہ ایسی بات



ہو گا اس سے حق تعالیٰ کے ساتھ ملا دینا ضرور کلامی ہے نہ کہ مجرد حقیقت کو معصیت ہے یا عقیدہ اس فعل کے پوشہ نہ ہو۔ جیسے ہر قسم ادا شدہ و نادرہ کار یہ شخص اس مخلوق کے کوثر مستقل ہونے کا عقیدہ نہیں تو یہ شرک کلمی نہیں بلکہ صرف معصیت ہے۔

**مائل معیار فرق** | مائل اس عقیدہ کا غیر رسمی، مفقود آخر کے مہاکوثر ہے کہ اس کا قرعہ عقیدہ ہونا ہے کہ شرک مائل حاصل اس عقیدہ کو کہ جس کا مستحق کچھ قدرت مستحق قطع ضرور اس طرح سے معصیت ہے کہ اس کا پتہ مستحق کو قطع و منقطع کو قطع پہنچنا شکیب جو یہ حق پر موقوف نہیں ہوگا گوئی ہر ایک سے اوپر قدرت حق ہی غالب ہے جیسے سلطان اپنے تابعین و حکام کو فانی اختیارات اس طرح دے دیتے ہیں کہ ان کا جواز ان کے سلطان کی منظوری پر موقوف نہیں ہوتا گوئی نہ ہر ایک سے اوپر سلطان ہی کا حکم غالب ہے گا۔ سو یہ عقیدہ تو عقیدہ تخریج ہے اس شرک کلمی ہے اور شدہ کہیں حرب کا پانے والا ہر ایک کے ساتھ ہی عقیدہ تھا۔ تو بعض کا یہ عقیدہ ہو گیا کہ ایسی قسمت مستحق کوئی مخلوق میں نہیں مگر بعض مخلوق کو قرب و قبول کا ایسا درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اس واسطے کیے سفارشی کرتے ہیں۔ پھر اس سفارشی کے جوہر میں خلعت کبھی نہیں ہوتا۔ اور سفارشی کی تحصیل کے لئے اس کے ساتھ جو اسطرح یا اسطرح ملاقات و عبادت کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ عقیدہ تخریج نہیں ہے لیکن جو اصل شرعی بدعتوں میں شرعی یا عقیدہ رکھنا معصیت اعتقاد ہے اور شدہ بدعت کلمی معصیت علیہ ہے اور ایسی شکیب کے سبب احکامات شرعی میں اس کو شرک کہہ دیا جاتا ہے۔

**دوسری تفسیر** | یہ ہے کہ مخلوق سے دعا کی درخواست کرنا یعنی یہ کہ کبھی غائب میرے لئے حق تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ یہ ایسے شخص کے حق میں باز ہے جس سے دعا کی درخواست ممکن ہے اور یہ امکان ہیست کے حق میں کسی دلیل سے ثابت نہیں پس یہ حق تو مل کے خدا کے ساتھ اس میں ملے گا۔

**تیسری تفسیر** | یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے دعا کرنا اس بقول مخلوق کی بکالت سے اس کو قبول نہ جاز ناہا ہے۔ اور تخریج اسی کے تابع نہ منع کا ہے اس خیال سے کہ کسی نے دعا پر سے

ایک اور کو نہیں یا کہ تو مل یا استحقاق کسی نہی بعد دعا کے کسی سے اس کی شکایت یا غیر مطلق کی حالت میں مخلوق سے یہ کہہ کر کہ وہ ان کے ساتھ نہ تخریج میں یہ تقریر نہ کہہ ہے اور مصلحت میں تخریج سے بہت تعجب ہے کہ خود انہوں نے اپنے عقیدہ کو وہی تخریج کا قول اور ان کی دلیل بھی اس عبادت سے ذکر کی ہے کہ وہ جو مذکور کچھ کہتے ہیں کہ تو مل میں نہ مخلوق سے دعا ہے انسان سے اجتماع ہے لیکن اس میں صرف اس کی جادو و شجاعت کے ذریعہ حق تعالیٰ سے دعا ہے۔

جسکہ یہ دوسری بات ہے کہ میں نے اس مسئلہ کے حق سے سوال کیا نہ جوں ..... جواب سے سوال کرتے  
 ہیں اور اپنے اس پتے کی حق سے سوال کیا نہ جوں اور بعض غلاموں کے ساتھ واقع ہوا ہے اور اس واقعہ نے اپنی آیت  
 پر (مقبول میں) حق قرار دیا ہے۔ دینے والے کے حقوق اور زور و شک کہتے چلے گئے بعد اس حق کے اثبات کے لئے  
 آیت و احادیث بیان کی ہیں۔ بعض یونین کے داخل نمودہ کر کے ہیں اور ان داخل کا کچھ جواب نہیں دیا لیکن باوجود  
 جواب نہ دینے کے نسخہ ہی پر جمع ہے۔

معنی ثالث کی حقیقت | ہے کہ اسے اس فقوں بندہ یا غلام مل جارا یا غلام بندہ کامل آپ کے  
 نزدیک مقبول دہندہ ہے اور کم کر اس بندہ کامل نے جس اور قبول ہے  
 خواہ تو اس میں اور کتاب کا اور خواہ اس بندہ یا اس کے غلام اس سے محبت رکھنے کا۔ اور آپ نے دیکھے بعض  
 محبت فرمائے کا بعد فراہم ہے جس کو یہ جس و قبول ہو پس ہم اس وقت موجود کتاب سے سوال کرتے ہیں چیت  
 ہے اس قول کی جس کے آثار پر بعد مذکور ہواست و دل ہے۔

پس گمشدہ کو کوئی یہ بتا دے کہ اس معنی میں کوئی غلامی یا غلامی ہے۔ اور اگر غلام کی دینی مصلحت  
 کے لئے اس سے نسخہ کیا جائے تو اور بات ہے۔ لیکن ہم مسئلہ کی تحقیق میں ہے۔ اس میں حق یہ ہے ساتھ ہے  
 انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس اس تحریر کا خیریت سمجھ میں سے حقیقت قول اور حقیقت شرک کی کثرت ہوگئی۔ جو میں  
 بہت غصہ و عقاب متغیر رہتے ہیں۔



# خیر الحَوَابْ فِی اِیْصَالِ التَّوَابْ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِسْتِفْتَاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح متین کہ اخبار "النیر" کی کیا فہم  
ہو کہ جو نوالہ بجز ۱۸ اراگت ۱۳۵۰ء کے صفحہ ۹ کالم نمبر ۲ میں بحوالہ الفقیر مندرجہ  
ذیل حدیث سے جو فاتحہ علی الطعام اور سوئم مرقق کے حجاز پر استدلال پیش کیا گیا  
ہے۔ یہ استدلال صحیح ہے یا غلط؟ اور بقاعدہ محمدین یہ حدیث معتبر ہے یا  
غیر معتبر؟ بَيِّنُوا لَنَا جَوَابًا -! اخبار "النیر" کی عبارت بصورت سوال  
و جواب بغضاً یہ ہے:-

سوال ۱:- کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینے کا ثبوت حدیث و قرآن میں ہے  
یا نہیں۔ اگر ہے تو کس طرح ثبوت کریں؟

سوال ۲:- فاتحہ کی چیز کھانا جائز ہے یا ناجائز و حرام؟  
جواب:- کھانا یا شیرینی کو سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے۔ یہ مسئلہ حدیث  
شریف سے ثابت ہے اور غاصکریوں، شمسلم نے ایسا کیا ہے۔

جواب ۱۔ بزرگوں کے فاتحہ کی چیز کھانا جائز و درست ہے اور مذکورہ بالا  
دونوں سوالوں کے جوابات کے لئے مندرجہ ذیل حدیث شریف کافی و کافی

علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ جو  
اکابر علمائے احناف میں ممتاز شخصیت  
کے رکھنے والے گذرے ہیں وہ اپنے  
فتاویٰ اوزہندی میں مذکورہ حدیث

وفی فتاویٰ الاوزجندی  
ملا علی قاری الحنفی و  
کان یوم الثالث من وفات  
ابراہیم ابن محمد علی امین

کو قتل فرما تھے جس کا ترجمہ یہ ہے  
 سکا در دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 عاجزان سے حضرت ابراہیمؑ کے انتقال  
 کا تیسرا روز تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ  
 عنہ حضورؐ کے پاس خشک خرما اور  
 ایک پیالہ میں دو روحوں اور جو کی  
 روٹی لیکر آئے اور آپؐ کے سامنے  
 رکھ دیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ  
 قل ھو اللہ پڑھا۔ اس کے بعد دونوں  
 دست مبارک کو دمل کے پانی سے اٹھایا  
 اور چہرہ مبارک پر پھیرا۔ اس کے بعد  
 حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا  
 کہ اس فاتحہ کی چیز کو گول گول کر دین  
 تقسیم کر دیں۔ ادا آپؐ نے فاتحہ کے  
 وقت میں یہ بھی فرمایا کہ اس کا ثواب  
 میں نے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کو بخشا!

علیہ وسلم جاء ابوذر عن  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 بجملة ما یستحب و یسن فیہ  
 خیر من شعیر فوضہا  
 عن النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم فقرا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم الفاتحہ  
 وسورۃ الاخلاص ثلاث  
 مرات (الحق ان قال)  
 رفیع ید یہ للدماء ومسح  
 بوجہہ فامر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اباضاً ان  
 یتسمھا بین الناس و  
 الصا قال النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم وجبت  
 ثواب ہذا لکلا بنی  
 ابراہیم!

اس حدیث شریف سے چند باتیں ثابت ہوئیں:-

(۱) خود حضورؐ کے فعل سے فاتحہ کا ثبوت۔

- ۲۔ سامنے رکھ کر فاتحہ دینا۔
  - ۳۔ سوّم کے روز فاتحہ دینا اور ایصالِ ثواب کرنا۔
  - ۴۔ قرآن شریف کی بعض سورتہ کا کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا۔
  - ۵۔ سورۃ قرآن شریف پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنا۔
  - ۶۔ دونوں ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا۔
  - ۷۔ بچنے کا طریقہ۔
  - ۸۔ حاضرین کے درمیان فاتحہ کی چیز کو تقسیم کرنا۔ وغیرہ ایک۔
- اس حدیث کو مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ الحرمین کے تیسویں باب صفحہ ۶۸، ۶۹ میں لیا ہے۔ (الفتیہ)

المستفتی

(دار و خرم) ولی احمد پشتر (محلہ راستہ جالندھر)

## الْجَوَابُ بِاللهِ التَّوْفِيقِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَمْدُہٗ وَنِعْمَ عَلٰی رُسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ذٰلِیْ الْاَلَمِ وَنِعْمَ اَجَبِیْنِ  
 آقا بندگان! بعد تہید و مقدمہ کے بعد پہلا جمالی پر تفصیلی جواب  
 عرض کیا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ براہمان اسلام کو مند و قجب سے بھاکر  
 بلا خوف و ممتنع ثمتۃ اتباع سنت کی عنایت فرماوے۔ آمین۔  
 پہلا مقدمہ عبارت مالی سے میست کو ایصالِ ثواب باتفاق اللہ

مجتہدین درست ہے۔ احادیث میں بھی اس کی تصریح ہے۔ ایسی طرح تلاوت قرآن مجید سے بھی ایسا ثواب ہمارے امام عظیم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک جائز و درست ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک میت کو تلاوت قرآن کا ثواب پہنچتا ہے۔	فَذَهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَخِي إِلَى مَسْجِدِ ثَوَابٍ قِيَامَةِ الْعَالَمِينَ (یعنی شرح بخاری ص ۱۱۱)
---	--

مگر کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن کے ثواب کا عمل التزام کرنا اور ایسا ثواب کے لئے سوئم اور چیلہ وغیرہ ایام کو مخصوص کر لینا۔ یہ رسم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر المردون کے طریقہ کے خلاف ہے۔ اس مقدس نامہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اس لئے اس کو ترک کر کے بہتر ہے کہ جب موقع ملا کر سے تلاوت قرآن سے خود بخود اپنے اعزاء و اقارب یا بندگان دین کی ادراج کو ایسا ثواب کر دیا جائے۔ اور حسب توفیق ایسا ثواب کی نیت سے غریب و مساکین کی امداد مالی بھی کر دی جائے۔ کسی پر ظاہر کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ معاملہ جہان تک اللہ تعالیٰ اور بندہ کے درمیان مخصوص رہے تو اعلیٰ درجہ خلاص کی بدولت مزید ثواب کی توقع ہے۔

مجموعۃ الفتاویٰ جلد سوئم صفحہ ۶ میں علامہ عبدالحی عکرمی مفتاح سر و وجہ کے متعلق لکھتے ہیں :-

”اس طور مخصوص نہ در زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود

و نہ دندان خلفار بلکہ و محمد اس بد قرون شکار کہ مشہود ہوا  
 بالخیر اند منقول شدہ :- ”  
 اور اسی صفحہ میں سوئم وغیرہ کی نسبت شیخ عبدالحق صاحب محدث  
 دہلوی کا قول، شرح سفر السعادت سے نقل فرماتے ہیں :-

” شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ اور شرح سفر السعادت  
 میفرماتند وعادت نبو کہ برائے میت در غیر وقت نماز جمع  
 شوند و قرآن خوانند و ختمات بخوانند نہ بر سر گورد نہ غیر اس  
 و اس مجموعہ بدعت است و مکروہ نعم تعزیت اہل میت  
 و تسلیہ و صبر فرمودن سنت و مستحب است اما این اجتماع  
 مخصوص روز سوئم و ارتکاب تکلفات دیگر و صرف اموال  
 بے وصیت از حق یتامی بدعت است و حرام ۔ انتہی ۔“  
**دوسرا مقدمہ** | حق تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :-

<p>اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق          تم کو بات بتلا دے تو خوب تحقیق          کرو۔ !</p>	<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ          فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا!          (سورہ مجرات پارہ ۲۶۰)</p>
<p>اور اپنے میں سے دو عادلوں          (دینداروں) کو گواہ بناؤ۔ !</p>	<p>وَأَشْهِدُوا ذِي عَدْلٍ          مِنْكُمْ ! (سورہ طلاق پارہ ۲۸)</p>

شیخ المذنبین غاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ارشاد فرماتے ہیں :-



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ  
يَكْذِبْ عَلَيَّ يَكِلْهُ إِلَى النَّارِ - !  
(صحیح مسلم مٹ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد  
فرماتے ہیں کہ تم مجھ پر جھوٹ مت  
بولیں سوائے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ  
بولی وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ !

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلُّ بَالٍ تُؤْمَرُ كَذِبًا أَوْ  
يُخَدَّرُ يَكِلُ مَا سُمِعَ - !  
(صحیح مسلم مٹ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
کہ سوائے کاذب (جالتحقیق) سرسنی سنائی  
بات بیان کر دینا (یا شائع کر دینا)  
اس کے جھوٹا ہونے کی کافی دلیل ہے۔

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

قَالَ إِبْنُ هَزْمٍ الْعِلْمُ دِينٌ فَإِذَا نَظَرْنَا  
مَنْ مَنِ تَأْخُذُ وَنَ دِيْعُهُ  
(صحیح مسلم مٹ)

علم حدیث دین ہے لہذا غور کیا  
کرو کہ کس قسم کے لوگوں سے اپنا  
دین حاصل کیا کرتے ہو۔ !

مَنْ إِبْنُ سِيرِينَ قَالَ لَوْ كُنَّا  
يَسْتَوُونَ مِنَ الْأَسَانِدِ فَلَمَّا  
وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا أَسْمُوا  
نَارًا جَالِكَةً فَيَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ  
السُّنَنِ فَيُؤْخَذُ  
حَدِيثُهُمْ وَ يُنْظَرُ  
إِلَى أَهْلِ الْبِدْعِ

حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے  
ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضہ حدیث  
کی سند دریافت نہیں کیا کرتے تھے  
پھر جب (جھوٹ کا) فتنہ برپا ہوا تو  
حضرات صحابہ کرام فرماتے تھے کہ  
راویوں کے نام بیان کرو، تاکہ  
غور کر کے دیکھا جائے، کہ راوی

فَلَا يُؤْخَذُ حَتَّى يَسْتَهْمُوا - ! | اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔ یا  
(صحیح مسلم ص ۸)

والجماعۃ راوی کی حدیث کو صحاح پیش کے نزدیک معتبر و قابل عمل سمجھا جاتا  
تھا اور بدعتی راوی کی حدیث کو غیر معتبر و احباب الترتکب :-

مذکورہ بالا آیات و احادیث سے امور ذیل مستفاد ہوئے :-  
۱۔ حدیث پر عمل کرنے سے قبل یہ جانچنا چاہیے کہ اس کی سند کیا  
ہے اور اس کے راوی کیسے ہیں۔

۲۔ حدیث وہی معتبر ہے جس کی سند میں راوی عادل (دیندار) ہوں۔  
جیسے شریعت میں شہادت وہی معتبر ہے جس کے شاہد میں دیانت  
و عدالت ہو۔ :- !

۳۔ فاسق آدمی (بے دین) کی کوئی حدیث یا خبر قابل اعتبار نہیں  
تا وقتیکہ اس کی پوری پوری تحقیق نہ کر لی جائے۔

۴۔ بے تحقیق حدیث کو محض نئے مسئلے بلا سند بیان کرتے پھرنا  
یا شائع کرنا، یہ جوئے آدمی کی نشانی ہے۔

۵۔ بلا سند کسی جھوٹی حدیث کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت  
کرنا سخت گناہ کبیرہ، دخول جہنم کا باعث ہے۔

۶۔ بدعتی آدمی کی حدیث قابل عمل و لائق اعتبار نہیں۔

اجمالی جواب | اس تہدید کے بعد اجمالاً جواب میں گزارش ہے  
کہ مستدل کی عبارت مندرجہ ذیل :-

”یہ مسئلہ حدیث شریف سے ثابت ہے اور مذکورہ بالا دونوں سوالوں کے جوابات کے لئے مندرجہ حدیث شریف کافی ودانی ہے“  
 یہ ایک دعویٰ ہے کہ واقعہ مذکورہ حدیث شریف ہے۔ اور غلط ہے کہ کوئی دعویٰ قابلِ سماعت نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اس کی صحیح دلیل نہ بیان کی جائے۔ لہذا ہم باادب درخواست کرتے ہیں۔ کہ ۱:- وہ کتب حدیث جن میں حدیثیں باسند بیان کی گئی ہیں ان میں سے کس کتاب کے اندر یہ حدیث موجود ہے۔ بحوالہ صفحہ و سطر اور بقید مطبع پیش کی جاوے۔

۲:- اور اس حدیث کی سند کیا ہے اس میں جتنے راوی ہوں سب کے نام ظاہر کئے جاویں اور اگر سب راویوں کے حالات کتب اسما و رجال میں درج کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی جاوے تو مزید احسان ہوگا۔  
 ۳:- اگر آپ کو سند نہ مل سکے تو کم از کم بحوالہ کتب معتبرہ یہی ثابت کر لیا جائے کہ کس مشہور محدث نے اس کو صحیح کہا ہے۔

۴:- اگر ان تمام باتوں کا جواب نفی میں ہو تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ ایسی جھوٹی حدیث کے شائع کرنے کا گناہ کس پر ہوگا اور اس پر عمل کرنے والے کس پاؤش کے مستحق ہونے چاہئیں۔ !

اس اجمال کی تفصیل کئی جوابات کی صحت میں عرض کی جا سکتی ہے۔ ۱:-

**تفصیلی جواب**

**جواب ۱:-** فتاویٰ اوزجدی ملا علی قاری کی تصانیف میں کوئی



علامہ علی قاری صاحب کے مذکورہ بالا اقوال سے بھی معلوم ہوا کہ ،  
بحوالہ اوز جندی بدعات کے حوالہ کی نسبت علامہ علی قاری صاحب  
کی طرف غلط ہے یا ان پر افتراء ہے ۔

**جواب :-** قطع نظر اوز جندی کے وجود و عدم کے صاحبزادہ ابراہیم  
رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جس واقعہ کی حدیث درج کی گئی ہے یہ  
موضوع ( من گھڑت ) ہے ۔ کتب حدیث میں اسکا پتہ و نشان  
نہیں پایا جاتا ۔

مولانا عبدالحی عکسویؒ اپنی کتاب مجموعہ فقہاؤں کی جہ۹۶ میں لکھتے ہیں :-  
” نہ کتاب اوز جندی از تصانیف علامہ علی قاری است نہ روایت  
مذکورہ صحیح و معتبرست بلکہ موضوع و باطل ہوا اعتبار نہ شاید  
در کتب حدیث نشانہ از ہجو روایات یافتہ نہ شود ۔ “

اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی بدیۃ الحرمین میں بھی :-  
” قصہ غلطی سے درج ہو گیا ہے ۔ ممکن ہے کسی شاعت کفریہ کے طعنائے ہجو  
مولانا عبدالحی صاحب مجموعہ فقہاؤں جہ۹۶ میں لکھتے ہیں :-  
” یہ قصہ جو بدیۃ الحرمین میں لکھا ہے محض غلط ۔ کتب معتبرہ  
میں اس کا نشان نہیں ۔ “

**خلاصہ** | الغرض اخبار ” المنیر ” مذکور میں جو جواب درج کیا گیا ہے  
وہ غلط ہے اور جس حدیث کا دعویٰ کیا گیا ہے ، وہ  
وضوح ہے ۔ لہذا جو شخص اس غلط مضمون کا مؤید ہو اس پر مندرجہ

ذیل امور کا جواب معقول اور مہذب طریقہ سے دینا واجب ہے۔

۱۔ فتاویٰ اوز جندی مطہرہ کا وجود کھلا یا جاوے۔

۲۔ علامہ ملاحی قاری صاحب کی تصنیفات کی فہرست میں بحوالہ مستبرہ فتاویٰ اوز جندی کو دکھلایا جائے۔

۳۔ یہ حدیث ہا سند حدیث کی کس معتبر کتاب میں ہے بحوالہ صفحہ صخر و بقیدہ مطبع پیش کی جائے۔

۴۔ اس حدیث کی سند میں جتنے راوی ہوں پورے پورے ظاہر کجایں  
۵۔ ہر راوی کے حالات کتب معتبرہ اسماء رجال سے بحوالہ کتب  
بیان کیے جائیں۔

۶۔ اگر سند نہ مل سکے تو کم از کم اس سند کے صحیح ہونے کی تصدیق کسی  
مشہور محدث یا حضرت امام ابو حنیفہ یا صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ  
سے دکھلا دی جاوے۔

نکتہ نثار دیکھے باتو کار : بے حور بگفتی دلش بیاد  
اگر معذرتاں مذکورہ کا صحیح جواب نہ ہو سکے تو جھوٹ ، فریب ،  
لاٹھی چھوڑ کر عملی اصلاح اختیار کر لینا اور اتباع سنت پر پابند  
ہو جانا دانی اور سعادت مندی کی بات ہے۔ فَاَللّٰهُمَّ يَهْدِنَا الصَّبِيْلَ

کَتَبَتْ

بندہ خیر محمد حنفی حنفی مہتمم مفتی مدظلہ العالی خیر الدار  
جانبہ شہر۔ ۲۷ راجدہ اولیٰ ۱۳۵۲ھ

خَيْرِ الْبَرِّهِينَ  
غَيْرِ الْمُفْلِدِينَ

## مَقَدِّمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده

اما بعد

کچھ حضرات اپنی کم فہمی کی وجہ سے تعقید اتر کر اچھا نہیں سمجھتے بلکہ بدعت و شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ ہم بلا واسطہ احکام مستنبط کر سکتے ہیں جس میں کسی اہل علم و فہم کے رضائی کی کوئی حاجت نہیں۔ حالانکہ کوئی نسخہ علم اللہ کی حمد کا اہل کا ترجمہ ہوتا ہے۔ عربی مہانت کا صحیح نسخہ سمجھنا تو اس کا بہت ہے وہ لوگ عربی مہانت سے بچ کر ترجمہ ہی نہیں کر سکتے کسی ایسے ہی غیر متعلقہ کے بدلے میں شہرہ ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے نماز خوب جھوم جھوم کر پڑھا ان شروں کو دی۔ کسی مقتدی نے عرض کیا کہ حضرت پر تبدیلی کیسے رونما ہوئی پہلے تو آپ ایسا نہ کرتے تھے ؟ فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو امامت کر لے وہ مہلک و نازک پڑ جائے۔

اصل حدیث کے لفظ یہ تھے۔ مَنْ اَمَّ بِشَيْءٍ فَلْيُخَوِّفْ صَلَواتُہُ جِس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو امامت کر لے اسے چاہئے کہ بچے نماز پڑ جائے لیکن مختصر نماز پڑ جائے : آپ نے امداد ترجمہ میں بچے - کو مہلک - پڑھا امداد پھر لہذا ہمیں میں چلے کا مطلب جھومنا سمجھا نیز یہ ہمارا جھوم جھوم کر نماز پڑ جانے کو حدیث کا نسخہ ہے۔

ایسے غیر متعلقہ ایک امداد ہی غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو



قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں اور باقی لوگ گمراہ ہیں۔ حالانکہ خود ان کو علم و عمل سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ فرقہ اہل حدیث کے مجدد غلاب صبیحی حسن خان بھوبالی اپنی کتاب ”الجلل فی ذکر البصائر المستتہ“ ص ۶۷ میں لکھتے ہیں۔

فقد نبقت في هذا الزمان      یعنی اس زمانہ میں ایک فرقہ شہرت پسند  
فرقة ذات سعة وديار مدعی      اور زیادہ کار ظہور پذیر ہو چکے۔ جو باوجود ہر  
لائقہا علیہ الحدیث والقرآن و      طرح کی غامی کے اپنے لئے قرآن و حدیث پر  
العمل یسما علی الصفت فی کل شان      علم و عمل کا مدعی ہے۔ حالانکہ اس کو علم و  
مع انہا البیت فی شئی من اهل العلم      عمل اور معرفت کے ساتھ دور کا بھی تعلق  
والعل والعرفان اہ      نہیں۔

چونکہ ایسے لوگوں کو علوم حدیث کا پورا علم نہیں ہوتا، ناخ و فسوخ سے نڈا قف ہوتے ہیں۔ لہذا جب احادیث میں اختلاف دیکھتے ہیں اور کوئی نصرت کچھ میں نہیں آتی تو شدید اختلاف کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض تو احادیث ہی کا انکار کر دیتے ہیں، اور بعض اسلام سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ ماضی قریب کے مشہور منکر حدیث عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ بالکل یہی معاملہ پیش آیا۔ اہل حدیث کے بہت بڑے عالم مولانا محمد حسین ثنائی مرحوم لکھتے ہیں۔

ابھیں پرس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ جہنم سلطان اور سلطان فقیر کے نام کی جانتے ہیں وہ آخر سلام کو سلام کو بھیجتے ہیں۔ ان میں بعض جہانی ہو جاتے ہیں اور بعض لاد مذہب جو کسی دین

مذہب کے پابند نہیں رہتے۔ اور احکام شریعت سے فسق و فحش قرار دیا

اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے۔ اھ (سید المرشد، ص ۱۶ و ۱۷)

حضرت مولانا خیر محمد صاحب برائے قلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی غیر مندرجہ کی حقیقت سے کل الجھن مٹائی تھی۔ آپ اپنے تجربے اور علم کی بناء پر اسے گمراہی کی سیل بشرح قرآن کیا کرتے تھے۔ واقعات اور تجربات شاہد ہیں کہ

قلم در ہر چ گوید دیدہ گوید

آپ نے اس سلسلے میں بہت سے مناظرے بھی کئے جنہیں غیر مندرجہ کی بددعا کبھی نہ کر سکتی۔ ان کے دوسرے آپ کی تصنیفات نے قربانیت تار حاصل کی۔ جن میں خیر التقیہ فی سیر التقیہ۔ خیر الصابج فی حد الزاویج۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

یہ نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس میں آپ نے مختلف غیر مندرجہ کی کتب سے ان کا مذہب نقل کیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف و اشاعت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسے پڑھنے والے میں احساس پیدا ہو اور وہ سوچے کہ غیر مندرجہ کی حقیقت کیا ہے؟ نیز یہ کہ اسے کچھ بڑے فرقوں و مذہب کو الجھنے کی لاشیں کی جلتے قرآن و احادیث سے کتنا دور نکل جاتا ہے۔

یہ مختصر کتاب ان لوگوں کے لئے بھی جواب ہے جنہوں نے پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ پر جلسوں میں اور دھڑوں میں یہ بیانیہ دیتے تھے کہ ہم پاکستان کو حقیقی شہادت نہیں بننے دیں گے۔ حتیٰ کتابوں میں یہ لکھا ہے وہ گھلے۔ کئی شریعت میں یہ غرابیں ہیں وہ غرابیں ہیں

اور حنفی کتب کے مندرجات غلط رنگ میں پیش کرتے تھے، اس سے گواہش ہے کہ آپ بھی ان حوالہ کو غور و نگاہیں اور از باب الحاف فرمائی کر کیا ہم یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہیں کہ ۔

اتنی زجر صاپاکی دلاں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھو خدا بنم بقا و دیکھو

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تقلید کے بدلے میں سلف صالحین کے چند روایات نقل کی گئی  
جائیں تاکہ جیت تقلید کا بیج اندازہ ہو سکے۔

۱۱۔ ملاحظہ فرمائیے اس شرح اور تبیین میں فرماتے ہیں۔

اسلاف زمانہ قتال امتنا لا یجوز ہمارے اترنے فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں  
تقلید غیر الائمة الاربعۃ الشافعی ائمہ اربعہ کے سوا کسی کی تقلید درست  
و عالمہ والی حنیفۃ واحمد بن حنبل نہیں۔

۱۲۔ شیخ ابن ہمام فتح القدر میں فرماتے ہیں۔

انفقد الإجماع علی عدم العمل اس پر اجماع منقذ ہر چک ہے کہ ائمہ اربعہ  
بالذہاب للخالفتہ للائمة کے مخالفت مذہب پر عمل دیکھا جائے۔  
اور بعد ۔

۱۳۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۰ پر فرماتے ہیں۔

ولما اندرست الذہاب الحقہ یعنی چونکہ مجوز مذہب اربعہ دیگر مذہب  
الاہدۃ الاربعۃ کان اتباعہا معدوم ہو گئے ہیں۔ لہذا اب ان کی

اتباعا السواد الاعظم والخرج  
اتباع ہی سوا باعظم کی اتباع ہے اور ان  
عنہا خروجا عن السواد الاعظم۔  
سے نکلنا سوا باعظم سے نکلنا ہے۔  
۴۔ آثار طحاوی ماضیہ و مختار میں فرماتے ہیں۔

من نکل خارجا عن هذه الاربعة  
جو ان مذاہب اربعہ سے خارج ہے والیجے  
فہو من اهل البدعة والنار۔  
پرعت و اہل نار سے ہے۔  
۵۔ طاحیون و تفسیر احمدی میں لکھتے ہیں۔

والانصاف ان انحصار المذاهب  
انصاف یہ ہے کہ چار مذاہب میں مذاہب  
فی الاربعة فضل للمی وقبولیة  
کا انحصار ہوتا محض فضل الہی اور قبولیت کے  
من عند الله لا مجال فی ترجیحا  
علامت ہے ترجیحات اور اہل کو اس میں  
والادلة۔  
دلیل نہیں۔

۶۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اپنی کتاب "انصاف" کے صفر ۳۴ میں فرماتے ہیں۔  
وبالجملة فالنذهب للجهنميين  
خلاصہ یہ کہ مجتہدین کے مذاہب پر پابند  
سنة الهدى الله تعالى العلماء وجمعهم  
ہو ایک راہ ہے جس کو عشرہ قلم نے  
عليه من حيث يشعرون او لا  
طہار کے قلوب میں الہام فرمایا اور ان کو اس  
يشعرون۔  
پر جمع فرمایا خواہ وہ کہیں یا نہ کہیں۔

۷۔ مولانا عبدالحی کھنوی مرحوم غیث الغمام ص ۵ پر فرماتے ہیں۔  
وقيد اشارة الى ان انحصار المذاهب  
اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کچھ نہ کہنے

فی مذاہب الاربعۃ الشہودۃ فی  
 میں تعلیقہ شخصی کا چاروں مذہبوں میں منحصر  
 الازمنة التأخرة امر الہی وفضل  
 ہونا محض حکم الہی اور فضل ربانی ہے کسی دلیل  
 دہانی لا محتاج الی اقامة الدلیل -  
 کا محتاج نہیں ۔

۸۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے بحوالہ ابن کثیر ص ۱۲۳ ج ۱ میں فرماتے ہیں ۔

هذه للمذاہب الاربعۃ الدونۃ تمام است نے یا است کے قابل امتداد  
 المحررة قد اجتمعت الامۃ او من افزائے اثر اربعہ کے چار مشہور مذہبوں سے  
 یستنبھا منها علی جواز تقلیدھا کی تقلید کے ہرگز پر کسی ایک اجماع نقل کیا ہے۔  
 لا یومنا هذا۔

۹۔ علامہ جمال الدین سیوطیؒ نے شرح بیج الجراح میں فرماتے ہیں ۔

یحب علی العالی وغیرہ معنی لغوی اور جو شخص مرتبہ امتداد کو نہ پہنچا ہو  
 یتلج مرتبۃ الاجتماع و التزام مذہب ہر اس پر غائب جہت میں سے کسی نہ سے  
 معینی من مذاہب الجہتین ۔ معینی کی تقلید کا التزام واجب ہے ۔

۱۰۔ مولانا سید محمد کمال شہیدؒ فرماتے ہیں ۔

” در اعملی اتباع مذہب الیچہ کما فی در تمام اہل اسلام است بہترو  
 خوب است : (مراہم ستقیم)  
 ثلاث عشرة کاملۃ



آخر میں ہم حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم خان قوی مدظلہ العالی  
سید العزیز کا تقلید شخصی پر تبصرہ نقل کرتے ہیں جس کو ایک عام آدمی بھی حمد کے ساتھ پڑھنے کے بعد  
سمجھ سکتا ہے کہ تقلید و عدم تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

اور اس کے بعد اسی سلسلہ میں حضرت اقدس صفائی مدظلہ العالی کا ایک نادر تحریر  
پیش کی جاتی ہے جس کو حضرت مولانا خیر محمد صاحب مرحوم نے فوتہ نادرہ سے تعبیر فرمایا ہے۔

## تقلید شخصی پر

حضرت قاسم العلوم والخیرات نور اللہ مرقدہ کا محققانہ تبصرہ



تقلید کی بات سنئے ! وریب دین اسلام ایک ہے اور چاروں مذہب حق، مگر جیسے  
فی طبابت یرثانی، یا ڈاکٹری انگریزی ایک ہے اور سب سے طبیب کامل قابل علاج اور ہر ایک  
ڈاکٹر قابل ساجو ہے۔ اور ہر وقت مختلف تشفیعی اہلیاء یا مختلف رائے ڈاکٹر ان جس طبیب کا  
علاج یا جس ڈاکٹر کا ساجو کیا جاتا ہے ہر بات میں اسی کا کتنا کیا جاتا ہے دوسرے طبیب کی  
یا دوسرے ڈاکٹر کی رائے نہیں سنی جاتی۔ ایسے ہی وقت اختلاف ائمہ و مجتہدین کا اتباع کیا  
جائے۔ ہر بات میں اسی کی تابعداری ضرور ہے۔ ہاں جیسے کبھی ایک طبیب یا ڈاکٹر کا علاج چھوڑ  
کہ دوسرے کی طرف رجوع کر لیتے ہیں اور پھر بعد و رجوع ہر بات میں دوسرے کا اتباع مثل اہل  
کیا جاتا ہے، ایسے ہی کبھی کبھی بعض بزرگوں نے زمانہ سابق میں کسی وجہ سے ایک مذہب کو چھوڑ

کہ وہ دماغ ذہب اختیار کر لیا تھا۔ اور بعد تبدیلی ذہب پر بات میں دوسرے ہی کا اتباع کیا۔ یہ نہیں کیا کہ ایک بات اُن کی لی اور ایک بات اُن کی لی اور تیسرے ایک فاضل کا پانچواں انداز نظر لیا۔

امام غلامی وہ جو بڑے محدث اور فقیر ہیں پہلے شافعی تھے پھر حنفی ہو گئے تھے۔ بلکہ بڑے عقیدہ کام نہیں مینا۔ یہی وجہ ہوئی کہ کثرتِ عالم اور محدث گزرتے پڑے غلطی رہے۔

امام ترمذی وہ کہ دیکھتے تھے بڑے عالم اور فقیر اور محدث تھے ترمذی شریف امین کی تصنیف ہے اور جو اس کمال کے معتقد ہی تھے۔ اعتقادِ دہر تو ترمذی شریف کو کچھ عجیب لگے اپنے ایسے عالم اس کمال پر غلط ہی رہے۔ امام شافعی کی عقیدہ امام ترمذی دہنے کی، اور امام حنفی اور امام مالک اور امام ابو یوسف دہنے امام ابو حنیفہ کی عقیدہ کی ہر پھر آج ایسا کہن سا عالم ہو گا جس کے ذمہ عقیدہ ضروری نہ ہو؟ اگر کسی بڑے عالم نے اماموں کی عقیدہ دیکھی، تو کیا ہوا؟ اور اول تو کثرتِ عالم کے مقابلہ میں ایک رو کی کوئی سنت ہے جس مائل سے ہر چھوٹے ہی کے ہمارے جس طرف ایک جہان کا جہان ہو وہی بات ٹھیک ہوگی۔ ہاں یہ کہ یہی عقل کی بات ہے کہ اس بات میں عاملوں کی چال ہم اختیار کریں۔

یہ ایسی بات ہے کہ کوئی مریض جاہل کسی طبیب کو دیکھنے کے وقت دیکھے کہ اپنا علاج آپ کرتا ہے اور دوسرے طبیب سے دوا لیں پوچھنا، یہ دیکھ کر بھی یہی آغازِ خستہ یار کے اپنا علاج اپنے آپ کرنے لگے اور طبیبوں سے کام نہ رکھے، تو رقم ہی کمر ایسے آدمی مائل کو لوٹیں گے یا بیوقوف؟

سر ایسے ہی کسی عالم کو غیر متعلقہ دیکھ کر جاہلی اگر تقلید چھوڑ دیں تو یوں کہ علم تو متنا یا دنیا  
مضل دیں بھی دشمنوں ہی کو نصیب ہوئی۔ اور جاہلوں کو جانے دیجئے، آج کل کے عالم بعینہیں  
جلنے لگے نہیں اکثر جاہل ہی ہیں۔ بلکہ بعض عالم تو جاہلوں سے بھی زیادہ جاہل ہیں۔ دو کتہ ہیں  
اردو کی نفل میں دبا کر غلط کتے پھرتے ہیں اور علم کے نام خاک بھی نہیں جلتے۔ کہ سے کم علم اتنا  
تو ہو کہ ہر ملک کتاب طالب علم کو پڑھا سکے۔

باقی رہی تراویح، اس میں جو آج کل عافوں نے تخفیف نکال دی ہے یعنی میں کی آٹھ  
کر دی ہیں تو ہر ملک کو بوجہ آسانی یہ بات پسند آتی ہے پر یہ بات کوئی حسین کھتا کہ آٹھ رکعتیں  
جو حدیث میں آئی ہیں تو وہ تہجد کی رکعتیں ہیں۔ تہجد اور چیز ہے اور تراویح اور چیز۔ تراویح کی  
میں ہی رکعتیں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہزار ہا صحابہ پڑھتے اُس زمانہ سے لے کر آج تک  
کسی نے میں رکعت میں کچھ عبت نہ کی تھی مگر آج کل ایسے ان پڑھ ہی عالم پیدا ہوئے ہیں کہ  
انہوں نے حضرت عمر اور صحابہ کرام علیہم السلام کی بھی غلطی نکالی۔ سبحان اللہ یہ منہ اور سہ کے  
وال !

باقی یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ سے پہلے میں رکعتیں نہیں پڑھتے تھے یہ خیال غام ہے۔ یہ بات  
اتنی بات سے کہیں کر نکل آئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں میں میں کا اہتمام شروع ہوا !  
دیکھتے پہلے زمانہ میں نکاح ثانی کا اس لئے چند ماں اہتمام نہ تھا کہ اس نکاح کو اتنا بڑا نہ سمجھتے  
تھے۔ جب شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے یہ دیکھا کہ اس امر خیر کو آج کل سیو ب کھنڈے لگے تو انہوں نے



اس کا ذکر اپنی تصانیف میں کیا۔ آخر کار ان کی اولاد اور ان کے سٹاگردوں نے اس کو جلدی کہنے میں کرنا بدھن بھی بنگرا اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ نکاح ثانی مشاء ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کے خاندان کا ایجاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بات نہیں۔

ایسے ہی میں رکت کو حضرت عمرؓ اور ان کے زمانہ کے صحابہؓ کا ایجاد نہ کہئے، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہئے۔ ورنہ اس کے یہ معنی ہونے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سنی تھے ان کے زمانہ کے صحابہ کرامؓ و عظیمؓ و فضولؓ اس تھے تھے سب کے سب نفوذ باللہ برحق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مشاویہ اپنی سنت جلدی کر دی۔ اب تم ہی فرماؤ حضرت عمرؓ اور اصحابؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا کہنے والا کمن ہوتا ہے ؟

سنا بنجو صاحب ! حضرت عمرؓ اور اصحاب رضی اللہ عنہم کی بیروی کا سلم۔ مگر صحیح حدیثوں میں موجود ہے۔ ایک دو حدیث لکھ دیتا ہوں انہیں مولوی صاحب سے ان کا ترجمہ کرالیا جو آخر رکت لگتے پھرتے ہیں۔

۱۔ ایک حدیث توبہ لیجئے۔

عليكم بسنة الخلفاء الراشدين من بعدى۔

۲۔ دوسری لیجئے۔ اقتدوا بالذی من بعدى۔

۳۔ تیسری لیجئے۔ اصحابی کالنجوم یا بعد اقتدیتم اہل بنم۔

فقط



## الکلام الفریدی فی التزام تعلیقہ

از حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی قدس سرہ



اثبات تعلیق کے متعلق یہ وہ فیصلہ کن ثبوتِ نادر ہے جس کو حجۃ العارفین سراج الفریضہ  
مجدد الملت حکیم الامت سیدی حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی چشتی حقی  
دست برکات نے ایک استفتاء کے جواب میں بڑا ثناء قیام مدد صاحب العلوم کا پندرہ ۱۳۱۴ھ  
میں تحریر فرمایا تھا اور محترم کے درخواست کرنے پر سند جو بالا نام بھی آج کل تجویز فرمادیا۔  
(خیر مجری عنانہ عنہ)

الجواب : احکام شرعیہ دو قسم ہیں۔ مخصوص، غیر مخصوص، مخصوص ثلث نوع میں  
متعلق، غیر متعلق، متعلق دو قسم ہیں، معلوم التقسیم والتأخیر، غیر معلوم التقسیم والتأخیر  
پس احکام مخصوص غیر متعلق یا متعلق یا معلوم التقسیم والتأخیر میں ذی قیاس جائز دیکھی کے قیاس  
کا اتباع جائز۔ لقولہ تعالیٰ، وَإِنْ شِئْنَا لَنُظَنِّتَنَّهُمْ وَلَقَوْلُهُ تَعَالَى، إِنْ شِئْنَا  
لَنُظَنِّتَنَّهُمْ إِلَّا الظَّنَّ، اسی نام سے مراد وہی ظن ہے جو متقابل نص کے بر۔ اور احکام غیر مخصوص

لے اللہ تعالیٰ کا فرمایا، اور انہیں میں وہ نگر (بے بنیاد) خیالات پکارتے۔ (سورہ قمر پ: ۲)

جہ نہیں پروردی کرتے گھبرے اصل خیالات کی (سورہ نجم پ: ۳) خیر محمد

یا منصرف متعذر غیر مطلقہ التقدیم والآخر میں یا تو کچھ عمل نہ کرے گا، یا کچھ کرے گا۔ اگر کچھ نہ  
 کیا تو مخالف نص آیتُحِبُّ الْوَسَّانُ اَنْ یُّفْرَکَ سُدًى اِنَّ اَفْحَبَیْمَ اَنَا  
 خَلَقْتُکُمْ مِّنَّا کے لازم آئے۔ اگر کچھ کیا تو بدوں علم یا تو کسی جانب کے عمل ممکن نہیں۔  
 پس علم یا تو کسی حکم نص سے توہم نہیں سکتا۔ یَسْتَدِیْمُ الْفُتُوحَیْنِ فِی الْاَوَّلِیِّ وَفِی الْاٰخِرِیْنِ مِّنْ خَیْرِ  
 عَلَیْہِ بِالْمُتَدَبِّرِیْنِ وَالْاٰخِرِیْنِ فِی الْاَوَّلِیِّ مَرْدُءٌ مِّنْ یَّاسِیْنِ قِیَاسُ سَعْدِیِّ۔ پس  
 یا قیاس بہر شخص کا شرعاً مستحب ہے کہ جو کسی کلمہ میں آئے۔ یا بعض کا مستحب ہے بعض کا نہیں۔  
 کُلُّ کُلٍّ مَرْدُءٌ مِّنْ یَّاسِیْنِ سکتا۔ لقولہ قُلْ اِنَّیْ اَنْزِلْتُ الْوَحْیَ اِلَیَّ اِنِّیْ اَمْلِی الْاَوَّلِیْنَ  
 مِنْہُمْ لَمَلِیْمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَ مِنْہُمْ۔ پس بعض کا مستحب ہوگا بعض کا نہ ہوگا۔  
 جس کا مستحب ہے اس کو جملہ مستند کہتے ہیں، جس کا مستحب نہیں اس کو مفید کہتے ہیں۔ پس  
 مفید پر مزد ہوا اگر کسی جملہ کی تقلید کرے۔ لقولہ قُلْ اِنَّیْ اَنْزِلْتُ الْوَحْیَ اِلَیَّ اِنِّیْ اَمْلِی الْاَوَّلِیْنَ  
 اَمَّا بَیِّنَاتٍ۔

لے کیا انسان یہ خیال کرے کہ یوں ہی عمل چھوڑ دیا جائے گا۔ (سورۃ قیامت ۱۲)۔  
 نے کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ ہم نے تم کو یوں ہی عمل (غالی و حکمت) پیدا کیا ہے (مشرکین نے)  
 تہ کیونکہ پہلی صحت میں نص نہیں، اور دوسری صحت میں نیز لا تقدیم و تاخیر کے قائل ہیں۔  
 کے اور اگرچہ غیر خدا اللہ اپنے اہل الامر (مختصین) کی طرف سے پھر لے تو انیس کے اہل اتباع (مستحق) خوب معلوم  
 کہتے۔ (مؤلف زاد ۱۰۰)۔ شے نے مخالف چڑی کو اس شخص کی طرف سے جس نے میری حق تو جو کہ (مؤلف زاد ۱۰۰)۔

اب جاننا چاہئے کہ ائمہ اربعہ کے تاریخی حالات سے باطنی معلوم ہے کہ تحت عموم ،  
مَنْ أَتَابَ إِلَيَّ جَعَلَ دَخْلُ مَنْ يَسْأَلُ اس کا اتباع بھی ضروری ہوا۔ یہی بات کہ مجتہد قربت سے  
گنہگار ہیں، کسی دوسرے کی تقلید کیوں نہ کی جائے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اتباع سبیل کے لئے علم سبیل ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ مجتہد  
ائمہ اربعہ کے کسی مجتہد کا سبیل تفصیل جزئیات و فروغ معلوم نہیں۔ پس کہوں کہ کسی کا اتباع بھی  
ہے۔ پس انحصار مذاہب اربعہ میں ثابت ہوا۔ یہی بات کہ ان چاروں میں سے ایک ہی کی  
اتباع کیوں ہو ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسائل دو قسم کے ہیں۔ متفق علیہا ، مختلف فیہا۔ مسائل  
متفق علیہا میں توسع کا اشتہار ہو گا۔ مسائل مختلف فیہا میں توسع کا اتباع ہر نہیں سکتا۔  
بعض کا ہو گا ، بعض کا نہ ہو گا۔ پس ضروری ہے کہ کوئی وجہ ترجیح کی ہو۔ سوچنا ہے کہ اتباع  
کہ اَنَا بِنْتُ إِلَى اللَّهِ پر متفق فرمایا ہے جس امام کی امامت الی اللہ تاۃ معلوم ہوگی اس کا اتباع  
کیا جائے۔

اب تحقیق زیادہ امامت کی یا تنصیف کی جائے گی یا اجمالاً۔ تنصیف یک ہر فرقہ و فرقہ  
مختلف فیہ میں دیکھا جائے کہ حق کسی کی جانب ہے۔ اجمالاً یہ کہ ہر امام کے مخصوص حالات و نسبت  
پر نظر کی جائے کہ غالباً کن حق پہے اور کسی کی امامت ناۃ ہے۔ صورت اولیٰ میں علان حرج  
اور تکلیف اور احوال کے متعلق نہ رہا بلکہ اپنی تحقیق کا قیاس ہوا ، نہ دوسرے کی سبیل کا۔ و ہو

نے ترجمہ الیٰ و غیر۔

خلاف المفروض۔ پس صورت ثانیہ میں ہوئی۔ کسی کو امام ابو حنیفہؒ پرانے کے مجموعہ حالات سے یہ ظن غالب و اعتقاد راجح ہوا کہ غریب و مصیبتیں کسی کو امام شافعیؒ پر۔ کسی کو امام مالکؒ پر۔ کسی کو امام احمد بن حنبلؒ پر اس لئے ہر ایک نے ایک ایک کا اتباع اختیار کیا۔ اور جب ایک کے اتباع کا بوجھ علم بالانابت اجماع کے التزام کیا گیا۔ اب بعض جزئیات میں بلا کسی وجہ قوی یا ضرورت شدیدی اس کی مخالفت میں شش اقل نمود کرے گی۔ وقد ثبت بطلانہ۔

پس مجدد الشریعہ ترمذیؒ بالاسے وجوب فقہیہ مطلقہ و تعقید انہ اربعہ خصوصاً و انحصار فی الترتیب الاولیٰ و وجوب فقہیہ شخصی و بطلان تلفیق کا الشہد من فی کبد السماء واضح ہو گیا۔ و دونہ خرط الفتاد و الکلام فیہ طویل و قیما ذکرنا کفایۃ لطالب الرشاد انشاء اللہ تعالیٰ و لنعمہ ما قیل۔ ۳۰

ہر کس پر خط فرماں ایسے ہی نہیں  
کے قریب شد کوشش ہوئے بلکہ آدریں  
ہر کو خواہد کہ خبر سنائی تصور فرمید  
بایک شش پر دی راہ نمایاں کر دیں

۱۔ اور وہ خلاف مفروض ہے۔ ۲۔ آئے اور اس کا بطلان ثابت ہو چکا ہے۔ ۳۔ آئے یعنی مجدد الشریعہ ترمذیؒ بالاسے دو پہر کے سودج کی طرح خوب واضح ہو گیا کہ فقہیہ مطلقہ علم اور تعقید انہ اربعہ خصوصاً واجب ہے اور اس وقت انہ اربعہ کے غائب ہیں میں تعقید انہ اربعہ و وجوب فقہیہ شخصی و بوجھ اولیٰ و ترتیب بالیٰ ہے اور دیگر فقہیہ کے چارہ نہیں رہا کہ اس بیان میں دلیل ہے اور طالب شہادت کیسے ممکن نہ کہ کافی ہو گا انہ اربعہ

ادید کیا کہ مذہب محمدی کو چھوڑ کر مذہب حنفی کو اختیار کیا۔ یہ عجیب خطبوں کا کام ہے۔

اس کو یہ تو خبر ہی نہیں کہ مذہب کس کو کہتے ہیں؟ وہی محمدی کو مذہب محمدی کہتا ہے۔ وہی مذہب میں فرق بھی معلوم نہیں کہ وہی جو اصول کا نام ہے اور مذہب مجبوراً فروغ کا۔ اور ہر فروغ کے لئے اصول ضروری ہیں۔ جب مذہب محمدی ہوا تو وہیں کوئی سا ہو گا؟

پیشکش اس نسبت سے خفیہ کو رخ کرتا ہے اور اپنی خبر نہیں کہ کیا خاک چھانک رہا ہے کہ وہی محمدی اتار سے نکلا جاتا ہے۔ اور خفیہ کی نسبت تو نہایت عجیب ہے۔ کیونکہ وہی مثل بڑے ملک یا بڑے قبیلہ کے ہے اور مذہب مثل شہروں اور چھوٹے قبیلوں کے ہے۔ اطلاعات ہندو روا میں اپنے کہ شر اور چھوٹے قبیلے کی طرف نسبت کیا کہتے ہیں۔ اسب سے جب ملک یا بڑے قبیلہ سے سوال کیا جا رہا ہے، اس وقت چھانک اور بڑا قبیلہ نکلتے ہیں۔

اسی طرح اطلاعات ہندو روا میں اگر کوئی اپنے کو حنفی بتلاوے اور جب وہیں سے سوال ہو اس وقت محمدی کہے۔ فرمائیے! کن سا شک و کفر لازم آگیا؟ اس پر اعتراض کرتا ہوا ہے جیسے کوئی کہے کہ تم اپنے کو صدیقی یا گھنوی کیوں کہتے ہو بلکہ آدمی یا ہندی بتلاؤ۔ ایسے شخص کا مقابلہ بجز جواب جاہلانہ شد غرضی کے اور کیا ہو گا؟ ایضا الامتوان لا تسعوا

لے لے جائیو! زمین میں فساد و ظہان کی سس مت کرو۔ اس لئے کہ تیرے دشمن کے قتل سے فتنہ (دینی گناہ میں) زیادہ سخت ہے اور ہر طرح کی مصیبتوں اور غم میں اثر قتل سے مدد طلب کی جا سکتی ہے لے ہمدے پر مددگار حق و ایمان پر چلا خاتر کرو۔ \* خیر محمد۔

فی الارض والفساد والطغیان قاتل الفتنۃ اشد من  
القتل بالسيف والسنان والله السقای علی البلیات والاحزان  
دب ترمنا علی الحق والایمان ، فقط .

۱۰ شبانی روز چار شنبہ ۳۱ م ۱۳۸۵ھ



## ◎ التماس ◎

زیر نظر کتاب کو صوبہ دہشت بلا ترہر کر پڑھیں۔ اس کے منہجات پر خدا  
اشاہتہ قلے ہیں یقین ہے کہ آپ کو محسوس ہو جائے گا کہ مراد باس تقیم کی ہے ،  
استہارہ نفس و ہر کی کی ہے ۔ اذ قلے ہم سب کو ماہی پر چنے کی ترغیب عنایت فرماتے  
واللہ یشول الحق و ہر سدی بسیل ۔

واقم المسطر  
فقیر محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

خادم فاروقیہ مسجد ، ممتاز آباد

مُلَکَانُ

۱۱ ۱۰ ۱۱ ۱۳۸۵ھ



## تبرائی غمیت لیدین کے کثرہ سوالات



۱۳۔ جنوری ۱۹۲۷ء کے اخبار الحمد للہ میں ایک صاحب بروری جسد القلند  
 چنگد عربی نے ”ادبائے تقلید سے چند سوال“ کے عنوان سے نین چل کا ام کا ایک  
 مضمون شائع کیا تھا جس سے صاحب مضمون کا مقصد قتلید کرنا ہمارا قرار دینا تھا۔  
 اس کے جواب میں علامہ العصر منابر سلو م حضرت مولانا سید رفیع الحسن چاندپوری مدظلہ  
 علیہ نے اخبار ”الحمد“ گوجر فورلڈ میں ”التقلید والتقیید“ کے عنوان سے  
 ایک نہایت دلچسپ مضمون رقم فرمایا۔ جس میں آپ نے غیر مقلدین سے شروع سوالات کئے۔ اور  
 ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ

جو لوگ تقلید کو شرک، کفر، فسق، حرام اور مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں، میں تو صرف  
 انہی کی خدمت میں کچھ عرض کرنا ہے۔ اور جو واقعی ائمہ دین ہیں، حدیث چل کر سنے کی غلطی  
 ان کو ترفیق و قابلیت عطا فرمائی، وہ تو تقلید کو برا کہتے ہیں مقلدین انہی کے بعد ہیں کہ برا کہتے  
 ہیں۔ میں سے ہیں کوئی عرض نہیں نہ وہ ہم سے مخاطب ہیں۔ (نتیجہ تحقیق ص ۷۷)۔

مگر کوئی ایسا غیر مقلد تقریباً کچھ مثال کے بغیر مروج سے آج تک ان سوالات کا کوئی  
 جواب نہ دے سکا۔ اس لئے ان سوالات کی وقعت و اہمیت آج بھی وہی ہے جو پہلے دلی تھی  
 جو غیر مقلدین ان سوالات کے مخاطب تھے ان کی خدمت میں آج بھی یہی گزارش ہے کہ یا تو





خداوند عالم کو فرمانا کہ "آدم کو سجدہ کرو"۔ تو شیطان نے قول باطل کر ترک نہیں کیا بلکہ قول ملکی کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے کافر ہوا ہے۔ تو کمال ادب عرض ہے کہ قول حکم ہے اس کی دلیل اور چاہئے۔ آدم کو سجدہ کرو، یہ تو حکم ہے، یہ حکم ہی خود اپنے نفس کے لئے دلیل کیسے ہو سکتا ہے اقیمو الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم دیا۔ یہ حکم ہے اس کی دلیل کوئی اور چاہئے۔ اور اگر یہی حکم ہے اور یہی دلیل ہے تو حاصل یہ ہوا کہ نماز چاروں، زکوٰۃ دو، سائل عرض کر کہ ہے کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ تو جواب ملتا ہے۔ اس واسطے کہ نماز چاروں، زکوٰۃ دو۔ اور یہ تو کئی ماقبل بھی تجویز نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص کے لئے میرا قلم دے دہ ہزار روپے قرض ہے۔ دعا علیہ کے کو دلیل کیا ہے؟ تو وہ کہے کہ یہی دلیل ہے کہ میرا قلم دے دہ ہزار روپے قرض ہے۔ ضایعہ خدا سے جواب دیا جیسے؟

سوال نمبر ۱۰۔ خداوند عالم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کو باطل تسلیم کرنا چاہئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کی تعلید کرنی چاہئے جو انکی تعلید کی کہ وہ کافر ہے۔ فرض اول سے آخر تک دینی، ایمان، مذہب تعلید ہی تعلید کا نام ہے۔ جو اب میں جلدی نہ کرنی چاہئے کہ ہم تعلید غیر نبی کریم، کواشرک اور گناہ کہتے ہیں اور یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلید ہے۔ اس وجہ سے کہ یہاں تعلید ان کا ابھی سوال ہی نہیں۔ یہاں تو سوال صرف اس قدر ہے کہ دینی و ایمان اول سے آخر تک تعلید ہی تعلید کا نام ہے یا عدم تعلید اور غیر متعلی کا؟

سوال نمبر ۱۱۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ قرآنی شرطین و احادیث میں مرقہ

احکام ہیں ، وہ احکام میں دلائل نہیں۔ قراب یہ بھی بتانا چاہئے کہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کو جو احکام کے دلائل کہتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں۔ اور آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے بڑھ کر وہ کون سی چیز ہے جو احکام کے دلائل بنے گی۔ فہم خبر دا فہم۔

اہل علم کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں چند سوالات اور جوابات ہیں جن کی طرف اشارہ ہے۔ ہمیں حضرت مجتہدین زمانہ سے اسید و کھن چاہئے کہ اس مقام کو وہ اسی طرح حل فرمادیں گے جس طرح مسئلہ قرأت خلف الامام وغیرہ کو مجتہدان رنگ میں بیان کرتے ہیں تقلید کی حرمت کو اب دیکھنا ہے کہ بلا تقلید کی کتب کے مطالعہ اور اللہ کی مدد کے ، کیا جواب تشفی بخش ارشاد فرماتے ہیں۔

میری ایک غیر متعلقہ صاحب سے دہل میں بات چیت ہوئی ، وہ زندہ ہیں اور غلبہ ہے کہ اس مضمون کو بھی دیکھیں اور یہ قصہ بھی شاید انہیں یاد آجائے۔ دہل بندے سارا پور کو جا رہے تھے۔ بندہ نے ان کا نام لے کر کہا کہ ہمیں معلوم ہے عدم تقلید کی حقیقت ہے کہ رات کو رنج البدی ، صین ، فنج العتیر وغیرہ شروع دھواشی متقلدین کے دیکھے جاتے ہیں ان صبح کو تقلید کو حرام کہا جاتا ہے۔ اہل بیان وہی کیا جاتا ہے جو متقلدین نے کہل ہے۔ ہم اس کو نمک حرامی کہتے ہیں کہ آدمی جس ہنڈیا میں کھائے اس میں جھید کرے۔ ہاں اگر

قرآن مجید اور حدیث شریف کے ہوتے ہوئے تقلید کی ضرورت نہیں ، اور جہاں سے اور مجتہدین نے احکام کا اخذ کیا ہے آپ بھی وہیں سے اخذ احکام فرمائے ہیں تو بسم اللہ لاؤ کس چیز سے بڑے غیر متعلقہ جس نے علم ہیئت و حرم و نحو درپہا پر ، آستان اس کے سامنے موجود

وہ علم ہیئت کے کئے مسئلے ایجاد کرتا ہے ، اور کلام عرب موجود ہے دیکھوں کہ صرف و نحو کے کئے قاعدے ایجاد کرتا ہے۔ شرم کنی چاہئے کہ لٹریچر سوسائٹس ، فینٹا غورٹ ، خلیل اور غنیش کے جوتے اٹھانے اٹھاتے ساری عمر بر جائیں مگر اجتہاد کا نام بیٹے ہوئے دم نکلے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی ان کے نزدیک یہ قدر ہے کہ کوئی تفسیر پڑھنے کے بعد انہیں مجتہدین کو گایا دینا شروع کر دیں ، قرآن مجید اور حدیث شریف سے اجتہاد کے دعوے کریں۔ اگر دعویٰ ہے تو میں یہی میدان ہے اور یہی امتحان۔ مگر اس کا کچھ جواب نہ دیا۔

حاصل یہ ہے کہ وہی محض تقلید ہی تقلید کا نام ہے یا نہیں ؟ یہ بات دوسری ہے کہ خداوند عظم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید فرض اور انہیں مجتہدین کی واجب و ہاں قطعی ، یہاں ظنی۔ دین میں اجتہاد بھی ہے مگر کسی کے لئے ، وہ کہن ہیں ؟ اس کا جواب بھی قرآن و حدیث ہی سے دینا چاہئے۔

سوال نمبر ۶۔ اگر یہ بات سہم ہے تو پھر تقلید کے اقسام محمد اور مذہب ، فرض اور واجب ، حرام اور جائز ، اولیٰ اور خلاف اولیٰ ، تمام اقسام اور سب کی تصریحیں مفصل بیان فرمائیے ؟ ورنہ یہ فرمایا جائے کہ تقلید دین میں سب جگہ حرام یا کفر ، مشرک کیا ہے ؟ اور ترک تقلید کے بعد کیا طریق اختیار کرنا چاہئے ؟ قرآن مجید اور حدیث پر عمل کس طرح کہے ؟

سوال نمبر ۷۔ تقلید میں جو تسلیم الفعل بلا دلیل ہے اس کا کیا مطلب ہے ؟ یہ مطلب ہے کہ جو قول شمس الامری میں بلا دلیل اور غلط ہے۔ اس کے تسلیم کرنے کو تقلید کہتے ہیں

تب تو واقعی تقلید کی جس قدر خدمت کی جلتے ٹھنڈی ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ ایک قول کو جو واقعہ اور نفس الامر میں دلیل اور محقق ہے، چاہے اس کی دلیل قطعی اور یقینی ہو یا ظنی۔ منکر دلیل ضرور ہے۔ ایسے قول کو قائل کے اعتبار پر یا کسی محقق بل دلیل کی بنا پر جو اس وقت اس کلام میں مذکور نہ ہو تسلیم کرنا تقلید ہے۔ تو پھر اس کی خدمت کی کیا دلیل ہے؟ کیا کسی مسیح بات کو بھی بلا ذکر دلیل تسلیم کرنا کفر اور شرک و حرام اور گناہ ہے؟

بخاری شریف کی حدیث کو جاسنہ بیان کئے ہوئے کئی شخص تسلیم کئے تو یہ بھی تسلیم القول بلا دلیل ہو کر تقلید ہو گئی یا نہیں؟ اگر ہو گئی تو یہ تقلید مذموم ہے یا بستر؟ ہندو بیان فرمایا جاتا ہے کہ اگر نہیں تو کہیں؟

حضرت عرفی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے صحیح قرآن شریف کے بارے میں کہنا اور حضرت صدیق اکبرؓ کا یہ جواب دینا کہ

کیف فعل شیتا لہ یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے جواب میں فادق اعظم رضی اللہ عنہ کا دایات قرآنہ کہ پیش کرنا نہ حدیث نبوی کو یہیں کرنا بلکہ ہذا واللہ خیر کنا۔ اہ صدیق اکبرؓ کا حضرت فادق اعظمؓ کے قول کو قبول فرمنا یہ تقلید فی الدین اور تسلیم القول بلا دلیل ہوئی یا نہیں؟ پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے صدیق اکبرؓ کا صحیح قرآن کو فرمنا اور زید بن ثابتؓ کا بھی وہی جواب دینا جو حضرت فادق اعظمؓ کو حضرت صدیق اکبرؓ نے دیا تھا۔ پھر فطاحل قول سے دونوں حضرات کا شعر حمد ہو جانا اور اس پر تمام صحابہؓ سے کسی نے بھی انکار نہیں

کیا۔ تو سب صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کے قول کو بلا دلیل تسلیم کر کے تقلید کا حکم ثابت فرمادیا یا نہیں؟ فرمائیے! تقلید مَا نَا عَلَیْہِ وَاصْحَابَیْ کَا فُو ہوتی یا نہیں؟ مقتدیہ کس فرقہ میں اور غیر مقتدیہ بشر میں یا جوہتر میں؟

حضرات غیر مقتدیہ! ہر شہید ہر کر جواب فرماتے۔ آپ کے بعض بڑوں نے نہایت گستاخانہ اعتراض حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر تراویح کے بارہ میں کیا ہے گویا ان کو بدعتی کہہ دیا۔

دیکھو کوئی شخص یہ کہہ کر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرے کہ حضرت عمرؓ کا کیا ذکر ہے، جب انہوں نے ایک جہت کل تردید سے بھی سہی۔ ہمیں جو چاہیہ کہہ کر مگر دیکھو آخر کو کبتر آگئے سے اور چھوٹا رافضی ہوتا ہے اور صحابہ کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنا یہ اصل فرض ہے مگر قیامت تو یہ ہے کہ یہ قصہ تو تراویح سے بھی پہلے کا ہے۔ یہاں تو معاذ اللہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کا بھی بدعتی ہونا لازم آتا ہے۔ اور پھر انہیں میں ایسے نہیں، کوئی صحابی بھی نہیں بچتا۔

تراویح میں تو بس صحابہؓ جماعت سے علیحدہ بھی پڑتے تھے لیکن یہاں تو ایک صحابی سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں۔ اور پھر خلیفہ سوم و چہارم نے بھی وہی کیا سب سے بڑی دلیل تو یہ ہے کہ کج کل کے غیر متعلقہ بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں۔ دنیا بدعتی ہو جائے غلط حضرت کہیں بدعتی قصہ ڈال ہی ہو سکے ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ اگر کوئی یہ جواب دے کہ تمام صحابہؓ جو فاروق اعظمؓ کے قول

کہ جو دلیل تسلیم کیا تھا انما وہ تو مستند ہو گئے، مگر ہم نے ان کے قول کو بھی جو دلیل تسلیم نہ کیا بلکہ فلاں دلیل سے صحیح قرآن ثابت ہے اس بنا پر اس قرآن کو پڑھتے ہیں۔ تو حضرات پھر دست بستہ یہ عرض ہے کہ آپ ساری عمر غیر مقلد رہیں بلکہ اس سے بھی اور زیادہ درجہ اختیار فرمائیں، آپ کو اختیار ہے۔ ہم کو تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مقلد ہونا ثابت کرنا ہے۔ تاکہ ہم ان کی تقلید کے کہ مَا اَنَا عَلَيِّ وَاصْحَابِی میں داخل ہو کر نجات پائیں۔ ہم مقلد ہیں اور بے شک مقلد ہیں۔ مگر کہیں کسی ایسے ویسے، ابرا غیر انتھو خیار کے مقلد ہو کر تقلید تھوڑا ہی کرتے ہیں۔ اور آپ کی دلیل کی بھی حقیقت ابھی معلوم ہوئی نہ تھی ہے۔ مبرا فرمائیے اور یہ کہہ کر دیجئے۔

سوال نمبر ۹۔ حدیث میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تشر فرقہ ہونے فرماتے ہیں۔ یہ تشر فرقہ امت اجابت کے ہیں یا امت دعوت کے؟ اگر امت اجابت کے ہیں تو حامل یہ ہوا کہ تشر کے تشر مسلمان، اور مسلمان کے لئے بااخر نجات لازم تھی۔ پھر تشر کا نادی اور صرف ایک تاجی ہونا اس کے معنی کیا ہیں؟

اے اگر امت دعوت ملا ہے۔ یعنی سب کافر اور مسلمان ملا ہیں تو یہ معنی کسی حدیث نے بھی نہیں یا نہیں۔ پھر تشر کی کیا تخصیص کفار تو امت سے ہیں۔ اور اہل حدیث کے پیچ میں جو کسی صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ مقلد ہیں انہوں نے سب کیسے نامی ہو سکے ہیں تاجی ایک ہی ہو گا۔ اس کے کیا معنی ہوں گے۔ اس واسطے اب تو حامل یہ ہوا کہ بستہ تو کفار کے سہمے جو مسلمان نہیں، اور مسلمان سب تشر میں رہے۔ تو جب تمام ہی اسلام

کے فرقہ ناجی ہوئے، تو جہاں سب جنت میں جائیں گے، ان بے مقلدوں کے حال پر بھی دم فرمائیے۔ دوزخ پر مقلدین اور آج کل کے اہل حدیث میں بھی اس قدر اختلاف ہے کہ ایک دوسرے کی تفسیق ہی نہیں تحقیر تک کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی شمس الدین صاحب ہی کو لہجے جو غیر مقلدوں کے باب الفرض میں، انہیں کو بعض غیر مقلدین کا فریاد کہتے ہیں۔ رسائل نہیں بلکہ بڑی بڑی کتابیں ان کے دوزخ میں لکھی ہیں۔

صلحت نیست کہ از پردہ بڑوں افتد راز  
درد در مجلس دندان خیرے عیث کز نیست

مولوی شمس الدین صاحب کے بعض مخالفین مولوی ابو تراب صاحب، مولوی فقیر الدین صاحب، مولوی عبداللہ صاحب اور غرض یہ جامعیت ہے غرض مقلدین کی طرح ان میں بھی اختلاف ہے جیسے مقلدین میں ایک ہی ناجی ہوگا، غیر مقلدین میں بھی تو ایک ہی ناجی ہوگا۔ اور باقی جہنمی۔ تو جو جواب غیر مقلدین دیں گے وہی جواب مقلدین کا بھی ہے۔ انکو کس ! تعلیم چھوڑنے کے بعد بھی ہمشہہ ہی میں رہے۔ "تشریف" پھر بھی نہ بنے۔

سوال نمبر ۱۰۔ خیرۃ سوال تو اس حدیث میں ضمنی آگیا ہے۔ اصل بات تو قابلِ عرض یہ ہے کہ تشریف فرماں فرقہ ناجی ہے جس کو مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابُ كَرَكِے فرمایا ہے۔ جس طریقہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس طریقہ پر آپ کے اصحاب ہیں یہ ایک ہی فرقہ ہے یا دو۔ اگر دو ہیں تو کجائے تشریف کے جو ہتر ہو گئے۔ دوسرے جو





ناری ہونا لازم آتا ہے ، بلکہ دخول جنت محال ہے ۔ اور خود مذہب اسلام معاذ اللہ ایک لغو اور باطل اور مجرورہ ضعیفی و اجتماع نقیضین کا خلاصہ ہو گا ۔ اور اسی کے ساتھ ہر ہر صحابی کی نجات بھی محال ہو جائے گی ۔ کیوں کہ ہر صحابی کا کہیں وہ مذہب ٹھوڑا ہی ہے جو مکمل صحابہ کا ہے ۔ لہذا یہ احتمال بھی بالکل غلط ہے ۔ بلکہ صحیح وہی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر صحابی کا قول و فعل ریشہ و ہدایت اور موجب نجات اخروی ہے اور اس صورت میں ہر صحابی کی تقلید شخصی اور اسی سے تقلید ائمہ صراحۃ ثابت ہوتی ہے جو مقصود ہے ۔ اور اگر حضرات غیر مستحبین کے نزدیک یہ احتمال صحیح نہیں ، تو جو احتمال صحیح ہو ، اس کو بیان فرمائیں ۔

حضرات حامل ہی تو ہر اکہ جو کئی شخص میں طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل پر بلا چمن و چرا عمل کرے گا اور یہ تقلید بھی ہے ۔ اسی طرح صحابہؓ کی تقلید بھی صحیح ہے ۔ کسی صحابی کے کسی فعل اور قول کی دلیل معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ۔ و ہو التعلیل نیز ہی مضمون اصحابک النجوم بابہم اقتدیتہم ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہدایت ہیں ۔ آپ کے صحابہ و مولیٰ اللہ عظیم اجمعین نجوم ہدایت ۔ ضلالت کی ظلمت دشمنی میں ہو سکتی ہے نہ سادوں میں جس کی اتباع کرے ناہی ۔ اور جب یہ بات معلوم ہو گئی تو دلیل کی طلب اگر جنوں نہیں تو کیل ہے ۔ دلیل تو اسی لئے طلب کی جا سکتی کہ اتباع میں گمراہی نہ ہو ۔ جب ہدایت ہی دینے ہے تو طلب دلیل کی ضرورت

نہیں تقلید ضروری ہے۔ فتہ بردار۔

فرمایے کہ جسے سن طریقے سے تقلید ثابت ہو گئی اور سب تقلیدیں اثر اولیہ کا ناجی ہوتا  
 بھی ثابت ہو گیا۔ کیوں کہ ہر امام کسی دکنی صحابی کے قول یا فعل کا قیاس ہے۔ ہمیں دیکھنا ہے  
 کہ آپ تقلید کو قبول فرمائیں گے یا جواب میں مقتدا طرز اختیار ہوگی۔ مگر ابھی بحث نہ تھی  
 مگر تقلید شخصی بھی حدیث بھی سے ثابت ہو گئی۔ کسی صاحب کو یہ غور نہ ہو کہ اس  
 تقریر سے لازم آتا ہے کہ جیسے مقلد امام کا جانتا ہے، جب سب جگہ تقلید ہی تقلید ہے  
 تو مقلد اثر ثانی سے مقلد رسول اثر صلی علیہ وسلم کیوں نہیں کیا جاتا؟

تو ہمارے نزدیک قرعہ جواب ہے کہ تخصیص بحسب الاصطلاح ہے۔ حد اعتبار  
 اصل معنی کے بلحاظ سب کے مقلد ہیں۔ اور تقلید کے معنی کو تقلید اثر میں غلبہ ہو گیا ہے  
 اور کافیر میں پڑھا ہوگا

الوصف بشرط ان یحکون فی الاصل فلا یغضہ الغلبہ

فتہ بردار

پس اصل معنی کے اعتبار سے سب جگہ تقلید ثابت آتی ہے کہ جب استعمال  
 وہاں تقلید کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا اور اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور اگر یہ جواب پسند  
 خاطر نہ ہو، تو اس سے عمدہ جواب حضرت مجتہدین کا یہ نہایت فرامین، ہمیں  
 قبول میں کیا مذہب ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ ہم مسلمانوں کی بے شمار تعداد میں کابیز فتنہ فساد کے کسی کو بھی

علم نہیں۔ بالکل بے پڑھے لکھے ذلیل کو جانیں نہ حکم کو۔ مسلمانوں کے پیٹ پیٹا ہونے  
محض تقلیدِ آباء کی وجہ سے مسلمان ہونے اور اسلام پر ہی خاتمہ ہوا۔ حضرت غیر مقلدین  
کے نزدیک ان لوگوں کا اسلام مقبول ہے یا بدوہ تعلیدی ایمان کے سوا اللہ العظیم سب  
کافر اور جہنمی ہیں۔ اس صورت میں کفرِ حدیث کا کافر ہو گا۔ شاید اس کو تو کوئی بے باک  
اے جی دے مگر مشکل تو یہ ہے کہ اکثر غیر مقلدین جو بالکل جاہل ہیں وہ بھی تعلیدی ہی  
ایمان رکھتے ہیں تو یہ سب کافر ہی کافر ہوں گے۔ اہل حدیث اور غیر مقلد ہر کس بھی کب  
انسان کافر ہو سکتا ہے ؟

سوال نمبر ۳۳ :- اور اگر کرم فرما کر ان بے چارے بے پڑھے لکھے مسلمانوں  
کے حال پر رحم کیا جائے اور اس تعلیدی ایمان کا اعتبار ہو تو سوال یہ ہے کہ جب  
ایمان میں تقلید مستحب ہے اور جنت کا استحقاق ہے تو رفعِ یدین آمین بالجگر وغیرہ جزیات  
مسائل میں یہ لوگ تقلید کر کے کیسے گمراہ بنے دیں اور جہنمی ہوں گے ؟

سوال نمبر ۳۴ :- اور جاہل تو جاہل پڑھے لکھے بلکہ بہت سے غیر مقلدین کے  
علم بھی اکثر مسائل کے دلائل نہیں جانتے۔ اور پھر بھی اہل حدیث جنت کے مالک کبھی  
جہنم میں تو کیا نہایت کے لئے ہی کافی ہے کہ آدمی اپنے کو غیر مقلد کہہ دے۔ اور رفعِ یدین  
آمین بالجگر وغیرہ کی چند حدیث یاد کرے۔ اور باقی تمام یا اکثر اصل دُروغ کے دلائل  
سے بے خبر ہو کر مقلد ہو اور نہایت پا جائے۔ غرض ہر پہلو کو غور سے ملاحظہ فرما کر جواب  
دیا جائے۔

سوال نمبر ۱۵ :- یہ قرآن مسلمانوں کا حال تھا ہر مسلمانوں کے گھر پڑا ہوئے  
اب یہ عرض ہے کہ اگر کوئی کافر بے دلیل معلوم کے مسلمان ہو جائے اور تمام احکام شرعیہ  
پر صرف تقلید ہی عمل کرتا رہ جائے تو اہل حدیث زمانہ کے نزدیک یہ مسلمان ہے یا  
کافر کا کافر ہی رہا۔ اگر یہ تقلید معتبر ہے تو پھر خیر نسبت مسائل میں کیوں  
ناجائز ہے ؟

سوال نمبر ۱۶ :- اور اگر اس کا اسلام معتبر نہیں تو اسی طرح اگر کوئی مسلمان  
العیاذ باللہ العظیم محض تقلید سے جو کسی دلیل کے مرتد ہو جائے تو اس کا تقلیدی کفر بھی  
معتبر ہو گا یا یہ مسلمان کا مسلمان ہی رہے۔ مگر یہ کافر ہے تو وہ مسلمان کیوں نہ ہو ؟  
سوال نمبر ۱۷ :- یہ چند سوالات تو عوام کی تقلید آبائی کے متعلق تھے۔ قرآن مجید  
میں جو مذکور ہے کہ :-

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد سے دریافت فرمایا کہ تم میرے بعد  
کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے جواب میں بھی فرمایا کہ :-

قُلُّبُ الْإِلَٰهِ وَ إِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ  
وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ +

ہم آپ کے خدا، اور آپ کے آباء حضرت ابراہیم و اسماعیل و اسحاق علیہم السلام  
کے خدا کی بندگی کریں گے +

حق یہاں القیاس پر صرف علیہ السلام کا یہ فرمانا :- وَاسْتَبْتُمْ بِلَٰئَةِ آبَائِكُمْ

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ .

یعنی میں نے اپنے آباء و اجداد کی ملت کی اتباع کی ۔

زیر اگرچہ آباء کی ملت کی اتباع تقلید مذہب ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب باطیم السلام کی نسبت کیا رائج ہے ۔ واضح رہے کہ انبیاء طیم سلام کی نسبت یہ خیال کرنی شخص کر سکتا ہے کہ ان کو دھند باری تعالیٰ یا دھرانیت یا اسلام کی نجات کے دلائل معلوم نہ تھے ۔ فتدبر فید ، فان هذا القول قبل النبوة او بعدھا ۔

مطلب مرفوع یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مذہب حضرت کر تعقلید کی ملت میں ظاہر فرما کر بتا دیا کہ فقط تقلید ایمان ہی کافی ہے ۔ اگر کوئی شخص شخص اس وجہ سے مسلمان ہے کہ اس کے ماں باپ مسلمان ہیں ۔ اور وہ یہ کہے کہ میں آباء کی مذہب کر تسلیم کرتا ہوں ۔ اس پر مرتا ہوں ، اسی کو حق جانتا ہوں ۔ کوئی دلیل بھی بیان نہ کرے ، یا نفس ہمارے میں دلیل جانتا بھی نہ ہو تو اس کا اسلام مستحب ہے ۔ اور جب ایمان جو اصل اصول ہے اس میں سے تقلید مستحب چنی تو پھر فروع مسائل میں تقلید کس طرح کفر و شرک ہو سکتی ہے ۔ اس وجہ سے تقلید کے اقسام کی تفسیر اور ہر ایک کے احکام بیان فرمانا ضروری ہے مطلقاً تقلید کو حرام کہنا بے جا ہے ۔ ورنہ ان آیات کا مطلب ایسا بیان فرمایا جائے جس سے تقلید آباء کی ایمان میں بھی ناجائز رہے اور حضرات نسب باطیم السلام کا فرمانا بھی درست ہو جائے ۔

چونکہ حضرات غیر مقلدین بطلانی تقلید میں وہ آیات بھی پیش فرماتے ہیں جن میں کفار کی آباتی تقلید کا ذکر ہے جو اسباب عظیم السلام کے سامنے کافر بننے پر کفایت بیان کرتے تھے۔ اس وجہ سے یہ عرض کیا ہے کہ ہر جگہ استیان آبار مذہب اور گناہ نہیں بلکہ بعض جگہ محبوب اللہ مطلب ہے۔

گر فرق مراتب مذکنی زندیقہ

لا بیج مطلب ہے کہ ہر شے پر ایک حکم غلط ہے۔ ہر شے کو اس کے مرتبے میں رکھنا چاہئے۔ اچھی جہیں بہت کچھ عرض کرنا ہے۔ بالفضل یہ عرض ہے۔ خدا چاہے ہم اس بحث کو ایسا منصل و مکمل عرض کریں گے کہ چون و چرا کی گنجائش نہ رہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب



## ایک غمیتہ کی مامست کے بارے میں اہم فتویٰ



سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اندر یہ مسئلہ کہ ایک غیر مقلد حکم جواز محمد بن کی تقلید کو جس پر امت مسلمہ سب سے قبل قرنہا قرن سے متفق چلی آ رہی ہے اور ہزاروں اولیاء کبار، محدثین و مفسرین، فقہاء جگہ مجددین کرام کا بھی اس پر اتفاق رہا ہے، ایک قلم بیوروں کا نورد قرار دینا ہے۔ اور بدیانتی اور خیانت سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ کی اس تصریح کو کہ وہ دین میں تحریف کا سبب جو بیوردانہ تقلید ہے وہ وہ تقلید نہیں جس پر ان کے بعد کی پیروی کی صورت میں امت متفق چلی آ رہی ہے، یکسر محرم کر کے بیوردیہ طریقہ کو نہ صرف ائمہ مجتہدین کی تقلید محمود پر منطبق کر لے۔ بلکہ اپنی اس بد اعتقادی کو حضرت شاہ صاحب کے ذمہ لگا کر اتنی عظیم الشان شخصیت پر افترا باندھتا ہے۔

۲۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مسلک جی پر آج تک ہزاروں اولیاء اللہ اور فقہاء محدثین چلے آ رہے ہیں سب کو دائرہ اہلسنت سے خارج قرار دینا ہے اور حبلہ مقلدین کو بیوردی صفت نامہ سنا بعد من الضراب کے خرے میں ہوش و بیدار تقلید کے چنگل کا سیر کتا ہے۔ اور برٹا کتا ہے کہ تقلید کا دھند ابعد کے پیشہ کاروں نے نکالا ہے۔ اس بدعت کو ہوس کے دیوتوں نے جنم دیا۔ کوڑھکی اس بیماری کا تعویذ ہوا اور ہوا ہوس کے جنم دینے سے چھیلایا اور پھر سب مقلد ملے۔ گو جن میں کل اکابر و بوند، سہانچہ، ڈھانچل، اندوہ، اعطار اور جلد و مہار مجلس ختم نبوت، تنظیم اہلسنت و الجماعت، جمعیت علماء اسلام، عالم لدینی لاہور



نیز جہادِ اشرفیہ و ہر غیر الدنیا میں ملحق و اہل علم و شہداء و شہداء جہادِ اشرفیہ کو کٹہہ ٹھک جیسے ملحق  
مکرر شامل ہیں ان سب کو اہل مہر کہتا ہے۔ (۳) فقہی مستند کتابوں ہذا، و فقہاء، و فقہاء و فقہاء و فقہاء  
کے تصنیفیں کو خود رسالہ گھڑنے و لا قدر دیگر طریقہ پر بھجواتا ہے جنہیں مذہب میں شریک کو ملال بتاتا ہے  
اور اس کو اپنی جہالت کی غیبت کہہ دیتا ہے کہ فقہ حنفی کا فتویٰ کیسے ہے۔ اگر پر احسان کے خلاف فضا کو  
مسموم کرنے کیلئے حدیث و فقہ کی کتابوں سے حوالے نقل کرنے میں جدیدانہی اور جہالت سے کام لیتا ہے  
(۴) باوجود علوم شرعیہ سے جاہل ہونے کے اپنے اپنے علم کے خلاف ہدایت کے بھی خلاف ہے اور خود  
علماء و دیوبندی قزاقی و اشعلیہ کو گالیاں دینا اسکی تبلیغ کا اصول و عرض ہے جو علمائے اہل حدیث مثل مولانا  
محمد بلال رحمہ اللہ کی طرح کے خلاف بھی نہایت سرغیلاں اور بازوی زبان استعمال کرتا ہے۔ بزرگوں اور  
علماء کی شان میں قرین کا یہی ایک ٹھک ہوا ہے کہ اسے اہل حدیث نے بھی اپنی ایک جامع مسجد سے اس نام  
میں نکال دیا ہے اب وہ اپنی خود مائی میں کسی سبک کے رنگ کیساتھ نہیں جگہ رہا ہے برائے کو اہل حدیث کہتا  
ہے۔ قرآن و مکتوب اس باب میں ہے کہ ایسے شخص کو نماز میں امام بنانا۔ اسکی غراقت منشا اللہ ہوا جس کے  
ساتھ تعاون کرنا شرعی ہے؛ اللہ جو لوگ اسے شغل طور پر بنا جو کچھ پیش امام بنائیں تو کیا ہی پر اہمیت  
میں مواخذہ ہونے کا اندیشہ ہے یا نہیں؟

استغنیٰ : علامہ ذکریٰ خاں محمد پرویز ریسرچ سوسائٹی شہر، (حال تقیم بریکم انکلیوڈ)  
الحق سبحانہ : ایسا شخص یقیناً اہل ہنر میں سے ہے ذرا سکولام بنانا جائزہ لے لے کر کیا  
اختلاف اور اسکی باتوں کو سنا جائز ہے۔ مسئلہ حضرت ابو نعیم ہذا علیہ السلام اہل حدیث نے کبھی ہی سب  
صالحین اور ائمہ دین اور ائمہ فقیہین کے بد سے ہی ہرگز ہر مذہب کو اختیار نہیں فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ کٹہہ

حضرات نے خود اس کو اپنی ایک جاں بچھڑے الگ کر دیا ہے۔ عظیم فخری پختاوی جس نے بعد میں اپنا نام محمد راشد پختاوی تبدیل کر کے شہرت حاصل کی، اس کا ابتدائی حال بھی یہی تھا کہ حضرت امام عظیم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عوف کی شاخ میں سنت غنی کا تھا اور لاہور میں سید حسنین رضی اللہ عنہ میں امام شافعی کے تلامذہ و ائمہ ذکر و بیکار خود، ائمہ ربیع حضرت نے اس کو کلامت سے الگ کر دیا تھا۔ اس گستاخی و بے باکی کا وبال اس پر اگر بڑا لگا کہ جو سب سے پیش احمد حدیث میں بتلا جو کہ سنی حدیث کا ایک بہت بڑا داعی اور سرخیز ہو گیا۔ تمام اہل اسلام پر لازم ہے کہ ایسے فتنہ گر شخص سے بالکل عیب و اعتقاد کر لیں اور داس کی باتیں سنیں اور دالہام بنا کر اس کا سواصلہ انفرادی کریں۔ فقط

○ بندہ محمد راشد خضر، مفتی خیر الدین عثمانی ۱۳۳۳ھ ○

یوں ہیج اور جس ہے۔ والحق الحق لی یتبع مسئلہ السک الجہد کے نزدیک بھی اہل سنت کے تمام عقوبت غرض حقاہ السنہ، الجماعت میں چنانچہ مولانا وحید الدین صاحب حمید آبادی الجہد شکر فرماتے ہیں: والاعلامات والشواہد والعلیہ والجماعۃ فہم مسلمون ولعلون فی ذمۃ اہل السنۃ والجماعۃ (نزل الاول، ص ۱۰۹ ج ۱ مطبوعہ سید الطیل بنارس) میں تمام حق، شافعی، مالکی، حنبلی (متحدین ائمہ اہل السنۃ والجماعۃ) ہیں۔

○ خیر محمد عفا اللہ عنہ، شہنشاہ خیر الدین عثمانی ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳ھ ○

الجواب صحیح اذ جعل لہ اظہر من ان تحفی وهو بخلافاتہ البعد من ان یمدی ہو حال مسئلہ بلا ارتباب فوجب عنہ الاجتنب۔

○ محمد عفا اللہ عنہ، مفتی تمام العلوم، عثمانی ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴ھ ○

# خیر البراہین

۱۔ غیر متضدی کے نزدیک کافر کا نزع کیا ہوا جائزہ ملا ہے اس کا کھانا جائز ہے۔

(دلیل الطالع ص ۳۳۱، مؤلفہ لایب علی حسن بن فریختہ، حرف لایب ص ۳۳۱، رکن الدین علی بن فریختہ)

————— دلیل میں حدیث صحیح یا قرآن کی آیت پیش کرنی چاہئے، غیر متقدمہ کرشمہ کالی کی تعلیمہ جائز نہیں۔

۲۔ غیر متضدی کا مذہب ہے کہ ہر ایک وقت میں جتنی عمر توں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے

اس کی حد نہیں رکھا جی ہوں: (غیر متضدی ص ۳۳۱-۳۳۲، مذہب صاحب فریختہ، حرف لایب ص ۳۳۱)

یہ کہنا کہ یہ اجتہادی تقریر ہے غلط ہے، نص کے موجود ہوتے ہوئے قیاس و اجتہاد کیا، اور شکی

کی تعلیمہ کیسی؟ حدیث میں بغیرہ موجود جس کا اقرار اور پھر شکی کی تقریر اجتہادی جو غلط ہے بغیرہ کے ذکر

کرنا، جو خلاف اس کے خلاف ہوں ان کی تردید کرنی پر تعلیمہ جاہد نہیں نوادہ کیسے؟

۳۔ غیر متضدی کے نزدیک شکی کے وہ تمام جائزہ ملا ہے جن میں غوی نہیں؟

(حدود ص ۱۰۲، مؤلفہ لایب صاحب مذکر)

————— دعویٰ کے لئے اور ہوا کے واسطے صحیح حدیث یا قرآن کی آیت کی ضرورت ہے، یہ

کہنا کہ یہ اجتہادی تقریر ہے بچوں کو سمجھانا ہے۔

۴۔ غیر متقلبین کے نزدیک جہاں نور مرگیا اور نیست ہے وہ ناپاک نہیں :

(دلیل الخطاب، ص ۲۲۲)

\_\_\_\_\_ قرآن مجید کی ضرورت نہیں بلکہ صرف صحیح حدیث کی ضرورت ہے وہ اعتبار نہیں۔

۵۔ ناب صاحب غیر مستند دہاتے ہیں کہ "سورہ کے ناپاک ہونے پر ایت سے استدلال کرنا

صحیح نہیں لہذا کمال اعتبار نہیں بلکہ اس کے پاک ہونے پر دال ہے (بدولہ جرس ۱۶۱۵)

\_\_\_\_\_ پس سورہ کی ضرورت پاک ہے۔ قیاس کا اعتبار نہیں ناپاک دہونے اور ناپاک بھی

ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۶۔ غیر متقلبین کے نزدیک سورہ حقیفی و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں

کا خون پاک ہے۔ (دلیل الخطاب ص ۲۳۱ و بدولہ جرس ۱۱۸ و عرفان الہدی ص ۱)

\_\_\_\_\_ ظاہر ہونے کے لئے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول پر نا چاہئے، قیاس کا اعتبار

نہیں۔ ابنہ نازک رسول کے سوا کسی زید عمرو کے بنائے ہوئے کا عدہ پر زچلنا چاہئے

و دعمل بالحدیث دہرگا۔

۷۔ غیر متقلبین کے نزدیک ہلی تہمت میں زکوٰۃ نہیں۔ (بدولہ جرس ۲۲۲۔ دلیل الخطاب ص ۲۲۲)

و تک التمام شرح عرفان الہام۔ و شرح مدار شوقانی، حدود فقہ ص ۹۹

\_\_\_\_\_ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح قول پیش کرنا چاہئے کہ اہل تہمت میں زکوٰۃ نہیں

زید عمرو کے تاحدن کا اعتبار نہیں۔

۸۔ غیر متقلبین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام شیا میں سود لینا جائز ہے :

(طیل معذب، عرف الہادی، البیان المرموز، ج ۱، ص ۱۰۷)۔

\_\_\_\_\_ باقی میں جواز کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مرثیہ پیش کرنا چاہئے۔

۹۔ غیر متقلدین کے نزدیک بغیر غسل کئے ہوئے ناپاک آدمی کو قرآن پاک چھونا، اٹھانا، دیکھنا

نامتحرک کرنا جائز ہے ؟ (ذیل معذب ص ۲۵۲۔ عرف الہادی۔ البیان المرموز)۔

\_\_\_\_\_ جواز کے لئے کوئی صحیح مرثیہ حدیث چاہئے نیز عمرہ کے اقبال مندرجہ کیے کافی نہیں۔

۱۰۔ غیر متقلدین کے نزدیک چاندی، سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ؟ (جدید جہیز)

۱۱۔ غیر متقلدین کے نزدیک شرب ناپاک و خمر نہیں بلکہ پاک ہے ؟

(جدید جہیز ص ۱۱۵، ذیل معذب ص ۳۰۳، ۳۰۴۔ عرف الہادی ص ۲۳۵)۔

\_\_\_\_\_ اس کی طاعت ہر کوئی صحیح مرثیہ حدیث یا قرآن کی آیت پیش کرنی چاہئے، ورنہ

داد و دغا ہری وغیرہ کے اقبال سے استدلال صحیح نہیں۔

۱۲۔ غیر متقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سونے میں ہونا جس طرح چاہے بھی،

غریب سے، کئی زیادتی ہر طرح جائز ہے ؟ (ذیل معذب ص ۵۰۵)

\_\_\_\_\_ صحابہ کرام طہیم رضوی کے اقبال ص کے نزدیک حجت نہیں لہذا کوئی قرآن صحیح حدیث

زیر کے بارے میں جواز کے لئے پیش کرنا چاہئے تاکہ خلاف پر حجت ہو۔ فلاں نے ایسا

کہا، فلاں یوں کہنا ہے، سیدہ تھیتی میں غیر متقلد ہرگز یا نہیں۔

۱۳۔ غیر متقلدین کے نزدیک منی پاک ہے ؟ (جدید جہیز ص ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷۔ دربار کتب ص ۱)۔

\_\_\_\_\_ اقبال، جہاں پر محل متقلد بیمار سے نکلتے ہیں، الحمد للہ اور غیر متقلد ہرگز رسول ص

کے سوا کسی دوسرے کے قول کو دلیل میں پیش کرنا شانِ محدثیت میں بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ  
ہاشم علی حکم ہے اس کے لئے مروی سامروسی صاحب حدیث شیخ پریش کریں۔

۱۴۔ غیر متقلبین کے نزدیک نذال ہرے سے پہلے جمع کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (بدوحدت)

\_\_\_\_\_ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذال سے پہلے جمع پڑھنا جائز ہے ؟

اگرچہ آئمہ شیخ کے ساتھ پیش کرنا چاہئے۔ اماموں کے قول پیش کرنا غیر متقلبین کے  
لئے مفید نہیں، ان کی ضرورت تو یہاں سے متقلبن کو ہوتی ہے۔

۱۵۔ غیر متقلبین کے نزدیک جمع کی نماز کے لئے جماعت کا ہونا ضروری نہیں مگر وہ ہی آدمی

ہو تو ایک خطبہ پڑھے اور پھر دونوں جمع پڑھیں۔ (بدوحدت)

\_\_\_\_\_ اسی قاعدے سے تو ایک ہی تنہا جمع پڑھ سکتا ہے کیونکہ جماعت تو ضروری نہیں  
لیکن اس کے واسطے قرآن و حدیث سے دلیل پیش کرنا چاہئے۔

۱۶۔ غیر متقلبین کے نزدیک جمع کی نماز مثل اللہ ناندوں کے ہے بجز خطبہ کے اور کسی چیز کا فرق

نہیں ہے۔ (بدوحدت)

\_\_\_\_\_ اذن تو اس کے لئے کسی حدیث کی ضرورت ہے کہ جمع میں اللہ دوسری نمازوں میں کچھ

فرق نہیں۔ دوسرے انصاف صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کا فعل مقرر فرمایا اور نماز میں

میں نہیں۔ غرض کہ اس حکم سے نمازوں کے واسطے نہیں، محبت سے جمع مطلق

کیا اور نمازی نہیں، مسافر پر جمع فرض نہیں اور نمازیں پانچوں فرض ہیں۔ جیسا کہ

جمع فرض نہیں باقی پانچوں نمازیں فرض ہیں۔ اسی طرح اللہ اور میں بھی۔ لہذا یہ کتنا

کداس میں کسی چیز کی ضرورت نہیں اور کچھ فرق نہیں، عجیب ہے۔

۱۱۷۔ غیر متقدمین کے نزدیک شکاوت کا سببہ کرنے والے کو نفاذ کی صفت پر ہر نام ضروری نہیں ہے

(جدول ۱۱۷ ص ۶۸)

یعنی دعوہ بے دعوہ و غیرہ سب طرح سے آتا ہو سکتا ہے۔ کیا اس کے لئے کوئی اصل  
مشرعی اصل یا شرعیہ و سلم کا حکم یا فعل ہے کہ ہر طرح جائز ہے ؟

۱۱۸۔ غیر متقدمین کے نزدیک جو ان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے

(جدول ۱۱۸ ص ۳۵۶، دلیل خطاب ص ۳۵۶ ص ۳۵۷)

سامرودی صاحب نے جواب میں عام لوگوں کو بھی دھوکہ میں ڈال دیا کہ یہاں تو  
لفظ "شکلی" ہے جس کے معنی زینت کے ہیں، زیور کے نہیں۔ شاید جدول ۱۱۸ کا لکھیں  
کھلی کر نہیں دیکھا، اس میں یہ موجود ہے۔

« اما حلیۃ فضہ پس مانع محتاج دلیل است چرا اصل حل است »

حلیہ کے معنی تو زیور سکھ میں ہیں کہ نواب صاحب مردوں کے لئے حلال کہتے ہیں۔ دلیل خطاب

میں ہے۔ « اما حلیۃ الفضۃ فالمانع یحتاج الی دلیل »

یہی شرکائی کہہ رہا ہے۔ یہ حلیہ کیا چیز ہے مگر زیور نہیں ؟ نواب صاحب غیر متقدم

شرکائی دونوں کہہ رہے ہیں کہ چاندی کا زیور پہننا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے جائز

ہے۔ محمد تقی اور مرد اس میں برابر ہیں۔

۱۱۹۔ غیر متقدمین کے نزدیک جو چاندی بندوق کے شکاوت سے مر جائے اس کا لکھا جائز اور حلال ہے۔

\_\_\_\_\_ اس کے جواز کے لئے کسی صحیح حدیث یا اہمیت قرآنی کی ضرورت ہے۔ سارودی صاحب<sup>۱</sup> :  
 حلال و حرام شرعی حکم ہے اس کے واسطے نص شرعی ہونا چاہئے۔ آپ کے لئے جائز نہیں  
 کہ عمر و بکر کے اقوال پیش کر کے دعائاً بت کریں۔ ان کو تو مسئلوں کے واسطے چھوڑ دیجئے  
 گلی جلتی ہے بھارتی نہیں۔

۲۰۔ ۱۔ غیر متقدمین کے نزدیک اگر کوئی قصداً اندھ چھڑو سے لہ پھر اس کی قضا کر لے تو قضا سے کچھ  
 فائدہ نہیں اور وہ نناناس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے زمرہ واجب ہے  
 وہ بیچارہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل مطلب ص ۲۵۰)

\_\_\_\_\_ اس کے واسطے صحیح حدیث پیش کرنی چاہئے کہ قضا واجب نہیں۔ علماء کا اختلاف  
 آپ کو مفید نہیں۔ سارودی صاحب زور ٹکائیں اور کوئی نص پیش کریں۔ حسن بصیرت  
 دائرہ ظاہری یا ابن حزم کے اقوال آپ کے لئے حجت نہیں۔ زید و بکر کے بتائے ہوئے  
 اصول ہیں ان سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے ہے۔ (۱)

۲۱۔ ۱۔ غیر متقدمین کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔ (دور الاول ص ۱۶۱، ۱۵۰)

\_\_\_\_\_ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی صحیح حدیث، پاک ہونے پر پیش کرنی چاہئے اس کا اعتبار  
 ہمیں کوٹھل نے یہ کہا اور لٹاں نے وہ کہا۔ آپ غیر متقدم ہیں سارودی صاحب! غیر متقدم  
 کے معنی بھول جاتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ قیاس کا اعتبار  
 نہیں حدیث پیش کیجئے۔



۲۲۔ غیر متقلدین کے نزدیک دنیا کے تمام جہنم زندہ ہیں یا مردہ سب عقل میں گرفتاری :

(جہاد ۳۲ ص ۳۳۳ ، عرف المہدی ص ۲۴۰)

\_\_\_\_\_ سامرودی صاحب ! اگر امام شافعی ؒ یا امام مالک ؒ کے آپ تقلد ہیں تو میں کے اقوال پیش نہیں دوں گا کوشش رہے کہ اس حدیث کو پڑھیں کہ میرے واسطے وہ بیستہ ایک ٹھیکہ الوداع دے جہاد عقل کئے گئے ہیں۔ اس حدیث نے دوسری حدیث کے محوم کو خاص کر دیا ہے۔

۲۳۔ غیر متقلدین کے نزدیک چاندی ، سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے : (جہاد المہدی ص ۲۴۰)

\_\_\_\_\_ امام ابوحنیفہ ؒ یا امام شافعی ؒ جو پڑھائی غیر متقلد تھیں کرتے کہ سامرودی صاحب ان کے اقوال کو پیش کریں۔ بلکہ اپنے دعوے کے لئے حدیث پیش کرنی چاہئے جس سے یہ ثابت ہو کہ چاندی سونے کے برتنوں کا استعمال جائز ہے۔ بے کار اور اوراق سیاہ کرنا مفید نہیں۔

۲۴۔ غیر متقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی محنت سے زنا کیا ہے وہ شخص اس کی رشک سے نکاح کر سکتا ہے اگرچہ وہ رشک اسی زمانے سے پیدا ہوئی ہو : (عرف المہدی ص ۱۱۳)۔

\_\_\_\_\_ اس کے جواب کے واسطے کوئی عزیز حدیث پیش کرنی چاہئے۔ یہ کہنا کہ امام شافعی ؒ

اس کے قائل ہیں ! دوسرے لوگ یوں کہتے ہیں ، غیر متقلدوں کے لئے زبانیں۔ مگر سامرودی صاحب یہ ہیں تو صحابہؓ سے جہاد و عدم جو ان لوگوں کی عزیز حدیث پیش کریں۔ امام ملائی نے ثابت کیا ہے ، یا نفل نے بیان کیا ہے ، عامل المہدیث کے

دھونے کو ثابت نہیں کی۔

۱۲۵۔ غیر معتدوں کے نزدیک شت زلی کرنی یا کسی اور طریقے سے منی کو خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے پوری ذہن، ارگن، میں سب سے پہلے کا خوف ہو تو مباح ہے  
یا مستحب یہ ہے ؟ (عون الجاوی، ص ۲۱۳)

\_\_\_\_\_ آپ لوگوں سے اس بنا پر عرض کیا جاتا ہے کہ آپ مدظل میں کو ہم حدیث بھی پر عمل کرتے ہیں۔ اقبال رجال قابل اعتبار نہیں۔ حنفی، شافعی، قریبیہ آپ کے خیال، فاسد میں قیاس اور دلتے پر عمل کرتے ہیں۔ اگر یہ مسائل غلط ہیں تو کبھی تو ایک مدلل ایسا لکھ کر شائع کیا ہوتا کہ جس میں علی حسن خان، ذوالکسری خان، ذوالکرم صلیبی، حسن خان غیر متقلبین کا غلطیاں بیان کی ہوتیں، اور کہا ہوتا کہ صحاح ستہ میں یہ مسئلہ نہیں ہے اس لئے قابل اعتبار نہیں۔ سامرودی صاحب کو صرف متقلبین ہی آنکھیں نہ کھلنے کو رہ گئے ہیں یہ آپ کے اثر کیوں ہی مسئلوں کے قابل ہو گئے ؟

۱۲۶۔ غیر متقلبین کے نزدیک قربانی بکری کی، بہت سے گھروالوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سوادہی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں ؟

\_\_\_\_\_ صحیح انت کہ ایک گوسفند از تمام مردم غناۃ محسبہ سی و بندہ است اگرچہ صد کسی چرا نہ باشند ؟ (بدعہ ص ۲۴۱)

\_\_\_\_\_ ایک بکری قربانی میں سوادہیوں کی طرف سے کافی ہو، مگر اونٹ اور گائے سات ہی کے لئے کافی ہے۔ سامرودی صاحب اس پر لکھ گئے کہ بڑا کیوں لکھ دیتے۔ اب

میں چھتا ہوں کہ اگر سو ایک جگہ ایک مکان میں ہزار آدمی ہیں تو ایک بکری قربانی میں اس کی طرف سے کافی ہونگی یا نہیں ؟ مکان کے سر یا ہزار آدمی ایک بکری میں شریک ہو کر قربانی کرنا چاہیں اگر سب کی طرف قربانی ادا ہو جائے گی یا نہیں ؟ غنی یا اثبات دونوں کے لئے نصیح ہونا چاہئے ۔ شرکت و کفایت میں آپ فرق کر کے بیٹھ گئے ، اس کی دلیل بیان کریں کہ شرکت کیوں نہیں ہو سکتی لہذا کافی کہیں ؟ دلیل میں حدیثیں پیش کریں ، اقوال و افعال غیر مستند ہو کر ہمیشہ کہنے میں غائر نہیں ۔

۲۴۔ غیر مقدسوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز مبارک کی زیارت کے لئے دینہ منہ کا سفر کرنا جائز نہیں ۔ (عرف المہدی ص ۲۵۱)۔

جواز و عدم جواز شرعی حکم ہے اس کے لئے ایسی حدیث پیش کریں کہ جس میں یہ موجود ہو کہ میری قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں ۔ یا سیدی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز مبارک کی زیارت کے لئے منع نہیں کیا ۔ زاد کسی صحابی نے منع کیا ہے ، یہ بتانا ہے ۔ سارووی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مسائل وہ ہیں جو ایک زمانہ سے طے ہو چکے ہیں ۔ خیر شک ہے ۔ یہی حنفی کہتے ہیں کہ جن مسئلوں کو آپ پیش کرتے ہیں وہ آپ کے زمانہ سے پہلے طے ہو چکے ہیں ۔ لہذا جملہ کہہ چکے ہیں کہ کئی نتیجہ نہیں ۔ آپ فرمائیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں ؟ اگر جائز سب سنت سمجھتے ہیں تو جو لوگ منع کرتے ہیں ان کے مد میں ایک رسالہ شائع کریں ۔ اقوال و افعال کا اعتبار نہیں ۔ اپنی

غیر متقدمی کا ضرور خیال کیجئے گا۔

۲۸۔ غیر متقدمی کے نزدیک نہایت گہرے سے کئی پانی تاپاک نہیں ہوتا، تصورِ مبرا یا نہایت

نہایت پائند، پیشاب ہر یا اور کئی۔ ہاں رنگ، بر، مزہ ظاہر ہر تاپاک ہر جائیگا۔

(عون الہدیٰ ص ۹۰)

\_\_\_\_\_ اس کے مدلل صحیح حدیث ہوتی چاہئے اگر تصورِ مبرا سے پانی میں نہایت گہرے سے

تاپاک نہیں ہوتا۔ رنگ، بر، مزہ بدلنے پر نہایت کے حکم کو کسی صحیح حدیث سے ثابت کرنا

چاہیئے۔ سامروہی صاحب چچو غیر متقدمی میں اس لئے فقہاء اور اماموں کے مذہب

اور صحابہ کرام علیہم السلام کے اقوال کو نقل کرنا ہی کے لئے مفید نہیں۔ ہاں مقدم ہر گئے ہوں

تو اہ بات ہے۔ یا غیر متقدمیت کے معنی بھول گئے ہوں تو معذور ہیں۔ لیکن صحابہ کرام

کے قول اور اماموں کے مذاہب ان کے نزدیک حجت نہیں۔ لہذا اہدیش کی ضرورت

ہے اور اہدیش اور غیر متقدم نہیں۔ حدیث کو پیش نہ کرنا اور اقوال بھول نقل کر کے

اور اہدیش سیاہ کرنا مفید نہیں۔

۲۹۔ غیر متقدمی کے نزدیک بے وضو آدمی قرآن چھو سکتا ہے۔ (عون الہدیٰ ص ۱۵)

\_\_\_\_\_ بے وضو اور تاپاک آدمی میں فرق ہے مولوی سامروہی صاحب اس کو ایک ہی

سمجھ گئے اور احسن کر دیا کہ فضل و کسب کو بڑھایا۔ آپ غیر متقدم میں پھر ان جہان

اور صحابہ اور قتادہ اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا مذہب ہوتا آپ کو مفید نہیں، یہ معلوم کر دھو کہ

جیسا ہے۔ لہذا اس کو چھوٹے مسئلے حالتِ حدیث میں، حدیث پیش کریں جب ضروری ہے

آپ کہ کہیں گے۔ وہ نہ جانا اور جہنم اور زبانی بیخ پر سے کچھ فائدہ نہیں۔

۳۰۔ غیر متقلین کے نزدیک اگر نازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی اور وہ گناہگار ہے۔ "پس پہلے تباہی گھاس دینا آٹھ است و نماز کش باطل نیست ؟"

(امداد المومنین ص ۲۸)

\_\_\_\_\_ نماز بیج ہونے کے واسطے ضروری بیج حدیث سارودی صاحب پیش کریں۔ ایسی حدیث کا یہ مذہب ہے اور ظان کا یہ قول جتنی یوں کہتے ہیں۔ یہ سب غیر متقلین کے معنی بھول جانے کی دلیل ہے۔ بسنہ میں حدیث پیش کریں باقیوں نے کچھ فائدہ نہیں۔ صحابہ کرام کا قول آپ محبت نہیں لیتے۔

۳۱۔ غیر متقلین کے نزدیک بدن سے نکلا ہی غول نکلے اس سے دوزخ نہیں ٹوٹتا ؟

(دستور مفتی ص ۱۲۹ جلد بیج ص ۴۰)۔

\_\_\_\_\_ سارودی صاحب بیج حدیث اس کے واسطے پیش کریں۔ صحابہ کرام آپ کا معیہ ہے اس سے اس حکم کے واسطے سند پیش کریں۔ یہ میرا یہ تحقیق ہے میں حدیث بیج کی ضرورت ہے۔ لوگوں کے اقوال سے غیر متقلد اور ائمہ حدیث ہرگز استدلال کرتے ہیں؟ آپ پر بڑا غمناک ! وہ دعویٰ تقدس کیا ہوا ؟ اور وہ غیر متقلدیت کے معنی کہاں فراخ کش کر دیتے ؟ یہ خدا شری اور پھر یہ کونسی ۔

۳۲۔ غیر متقلین کے نزدیک مسافر مستقیم کے پیچے نماز نہ پڑھے۔ اور اگر شریک ہو نماز سارودی ہے

تو کچھ دوزخ رکتمیں میں شریک ہو، نہ پہلی میں ؟ (الہدیان مومنین ص ۱۶۳)

یہ اور یہ کامیابی مذہب ہے۔ ماسی کی تعلیم انہوں نے کی ہے۔ سامروہی صاحب  
غیر مقلد کی معنی بار بار بھول جاتے ہیں۔ قیاس و اجتہاد اہل حدیث اور غیر مقلد ہر کر  
ہاگز نہیں کیا آج یہ بھی بھول گئے کہ سب سے پہلے شیطان نے قیاس کی تھا۔  
حضرت دلا! حدیث صحیح اس مسئلہ کے لئے پیش کریں۔ آپ مقلد نہیں جو اماموں  
کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ یہ تو یہ چارے مقلدوں کا کام ہے۔ ایسے پرکھیں جو اس کم میں  
کمر بستہ اماموں کے اجتہاد کے اور کہیں پناہ ہی نہیں ملتی۔

۱۳۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک سر مشدنا خلاف سنت اور خراجوں کی علامت ہے۔

(المسنین للرمی، ص ۱۶۹)

\_\_\_\_\_ اس کے واسطے صحیح حدیث پیش کرنی چاہئے۔ صاحب بنیان جب سر مشدنا  
کے قائل ہیں تو خلاف سنت اور خروج کی علامت کیوں کہتے ہیں؟ سامروہی صاحب  
ظاہری تادیب یا امام احمد کا قول آپ کے لئے مفید نہیں۔ یہ تو مقلدوں کے لئے چھوڑ  
دیجئے۔ آپ حدیث پیش کریں۔ اہل حدیث ہر کہہ کر دہی! آپ بھول گئے۔  
وہ اہل حدیث شیم و نادر شناسیم۔ حدیث کی جگہ زید، بکر کا قول  
محبت میں پیش کرتے ہیں۔

۱۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ "اللہ" کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے؟

(المسنین للرمی، ص ۱۷۳)

\_\_\_\_\_ سامروہی صاحب آپ نے "بنیان" کی عبارت کیوں نقل کی؟ خود جانتے

اس میں بھی ہے۔ لیکن اس کے ترجمہ کو آپ بہم کر گئے تاکہ علوم و اچھل پڑیں۔ نامہ ستر  
ہمسلم پر حدیث پیش کریں انہم دینے کو تیار ہیں۔ چرچے آیت۔

إِنَّ الْقَدِیْنِ مَثَلًا لِّرَبِّنَا اللَّهُ شَرُّ اسْتَفْهَامًا۔ اور یاد رکھئے اس حدیث  
کو کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب کئی اللہ اللہ کئے وہ نہیں رہے گا۔ الحدیث  
آپ جیسے مکی میں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اب مسلم ہوا کہ آپ کو غیر فقہارہ اور  
صحابہ کرم ؓ اور اہل علم بخاری وغیرہ کے چاند نہیں۔ حد کہیں تو غیر منکسہ کا اثر ہوتا۔  
آپ کے بیان کو مغلط صاف ہے۔

۱۳۵۔ غیر منکسہ کے نزدیک بعض صحابہ و فاسق ہیں۔ چنانچہ حضرت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کہ انہوں نے اس کتاب کا برا اور لغات کی ہے ۱۱ (المسنین الصوفی، ص ۱۸۷)

\_\_\_\_\_ سامری صاحب نے سینا حضرت مسعود ؓ کے نام کا انکار کر دیا۔ مگر یہاں  
انہام نہیں مقرر کیا۔ کیونکہ ۱۱ المسنین ۱۱ میں موجود ہے۔ شاید رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا قول یا نہیں۔ حدیث پیش کیجئے کہ صحابہ کرم ؓ کو فاسق کہنا جائز ہے۔ کیونکہ  
وہ ٹھیک کہا کرتے تھے۔ انہوں نے ایسکا، سختیوں کئے ہیں۔ متاثرہ کی کتابوں میں یوں لکھا  
ہے، غیر منکسہ ہر کھنڈل ہے۔

۱۳۶۔ غیر منکسہ کے نزدیک محدث کی نماز غیر تمام ستر کے چھپانے ہوتے صحیح ہے۔ تنہا ہر یا  
دوسری صورتوں کے ساتھ ہر، یا اپنے شرمہ کے ساتھ ہر، یا دوسرے مقام کے ساتھ ہر۔  
غرض ہر طرح صحیح ہے۔ زیادہ سے زیادہ سر چھپانے ۱۱ (بدور، ص ۲۶)

صحیح حکم شرعی ہے اس کے واسطے حدیث صحیح سند میں ہونی چاہئے۔ سامردی صحیح  
برسرِ عقد ہر کہ اقوال و افعال پر پیش کریں گے تو قابلِ اعتبار نہیں۔ اور جو فضیلتی صورتیں اور مجبوری  
کی حالتیں ہیں ان کو بھی ذکر کرنے سے فائدہ نہیں۔

۳۷۔ غیر متقلدین کے نزدیک فدا کی کہ پرہیز کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر کسی نے چمک  
کہر میں غیر فدا کے قصدِ فائز پھل کر اس کی فدا بھی ہو جاتی ہے :

(دلیل: الطالع ص ۲۹۴، عرف مجلدی ص ۱۳۲، جودہ گاہ ص ۳۹)

چمک کہہ رہوں میں فدا کے صحیح ہونے کے لئے سامردی صاحب حدیث پیش کریں  
صاحبِ کرامِ مسلم ارضوں کے اقوال و افعال غیر متقلدین کے نزدیک حجت نہیں۔ البتہ ہر کہ  
اماموں کے اقوال پر پیش کرنا سامردی جیسے لوگوں کا کام ہے۔ بے چارے کیا کریں غیر متقلد  
کے سخت بھول جاتے ہیں۔

۳۸۔ غیر متقلدین کے نزدیک شخصوں سے نیچا پایا جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے :

(استدقاق ص ۲۹، جہ بیہودہ)

کبھی میں حدیث دیکھتا تھا جس میں یہ ہر کہ جو شخص شخصوں سے نیچے تسبیح پڑھے !  
نیچا پھیر پھرنے تو اس کا اثر ٹوٹ جاتا گا۔ سامردی صاحب ! حدیث دانی بہت  
مشکل ہے۔ مسند اور چیز جی ہر کہ زجر و تنبیہ دوسری چیز ہے۔ وہی میں کہہ  
پیدا کریں۔

۳۹۔ وضو میں ہٹنے کہتے ہیں کچھ قصدِ اکلیلی لیا تو غیر متقلدین کے نزدیک اس کے اثر



کفارہ نہیں ؟ (مسند حنفی، ص ۱۰۳، جید علی ص ۱۳۱)

۴۱۔ غیر متقدرین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص اندراج مطہرات کے بدلے میں دلوہ جئی ہے امت کی عمرتوں کے واسطے نہیں ؟ (المبینہ للرحمن، ص ۱۶۰)

\_\_\_\_\_ سامرودی صاحب نے عہد بدنسبیاں کا ترجمہ یوں کیا ہے : یعنی پردہ خاص اندراج مطہرات نہیں کے بدلے میں آیا ہے نہ امت کی عمرتوں کے حق میں : یہی تو میرا بھی کتا ہے کہ پردہ کا حکم خاص اندراج مطہرات کے بدلے میں آپ لوگوں کے نزدیک ہے دوسری عمرتوں کے لئے نہیں۔ صرف عتق حکم جرحہ ہالے سے آپ لال پیلے ہو گئے۔ اور اقوال رجال نقل کر دیئے۔ سب جگہ آجی آدمی عہد حق نقل کی ہیں۔ تفصیل کسی اور وقت کے لئے تفری دیکھئے۔

۴۲۔ غیر متقدرین کے نزدیک ساہی (خدا پرست) کھانا جائز ہے حرمت کی حدیث ثابت نہیں ؟ (جود الاہل ص ۳۵۱، عرف مجلہ ص ۲۴۲)

\_\_\_\_\_ خبیث برنکی حدیث سے ثابت کرنا چاہئے۔

۴۳۔ غیر متقدرین کے نزدیک ان شرعوں میں کاروں سے جیلہ کر کے سود لینا جائز ہے ؟ (المبینہ للرحمن، ص ۱۱۳)

\_\_\_\_\_ سامرودی صاحب آپ کے اس ترجمہ کا کیا مطلب ہے ؟ : بھانڈا قرض سودی ان شرعوں کے کفارہ سے چلنے کے لئے ہو سکتا ہے۔ یہاں تفری کے متعلق آپ سے ہم نہیں دریافت کرتے، تفری قرآپ کا جائز کتا ہے۔ اسی میں کلام ہے۔ حنفی یوں کہتے ہیں،

ہدایہ میں یوں ہے۔ یہ غیر متکلی کے سنی بھول جانے کی دلیل ہے۔ آپ کو کیا فرض ہدایہ سے اور حنفیوں سے، آپ تو حدیث سے اپنا مذہب ثابت کریں۔

۴۳۔ غیر متکلی کے نزدیک جانور کے ذی کتہ وقت بَشیر اللہ نہیں پڑھی دیکھاتے وقت بَشیر اللہ پڑھے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (عرف ہندی ص ۳۹)

\_\_\_\_\_ سردی صاحب اسی سکر میں امام بخاریؒ کے متعلق ہیں، اسی لئے بخاری کے ترجمہ حباب کو ذکر کیا ہے۔ مذہب ثنائی میں بَشیر اللہ توبہ خواہ کس قسم کی ہو۔ آپ لکھتے کہ آپ کے ہاں تو بَشیر اللہ ہی نادر ہے، لکھتوں اور ناک والوں کی مثال ہے۔

۴۴۔ ۱۔ فرض پڑھنے والے غفلت پڑھے۔ دلائل کے بچے غیر متکلی کے نزدیک نادر پڑھ سکتے ہیں۔

(عرف ہندی ص ۳۷)

۱

\_\_\_\_\_ اس کے واسطے صحیح حدیث ہمونی چاہئے۔ جس میں یہ ہو کہ ایسی نادر جائز ہے۔ سفرض کی اقتداء غفلت کے بچے صحیح ہے۔ دلی کے ذمہ دلیل بیان کرنا ہے ذکر مانع پر۔ کوئی بھی ایسا کرتے تھے آپ کے ساتھ سے صحیح نہیں اور صحابہ کرامؓ کے اقوال و افعال آپ کے نزدیک حجت نہیں۔

۴۵۔ ۱۔ باطل و کفر اگر باذن کی امانت کرے تو اس کی امانت صحیح ہے۔ (عرف ہندی ص ۳۳)

\_\_\_\_\_ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول باطل جو صحیح سند سے ثابت ہو دلیل میں پیش کرنا چاہئے۔ اس کے واسطے فقہان کے اختلاف کو بیان کرنا غیر متکلی کے معنی بھول جانا ہے۔

۴۶۔ ۱۔ غیر متکلی کے نزدیک حجت کی نادر تھا ایک آدمی کی بھی صحیح ہے اس کے لئے امانت کا ہونا

فرزدی نہیں ہے (جلد ۱ ص ۷۰)۔

\_\_\_\_\_ سنائے مجددی ہونے کے واسطے حدیث کی ضرورت ہے، نقل ہر باغی یا فرزی  
بیزمس کے غیر منطوقی کے معنی بھول جاتا ہے۔

۴۰۔ ۱۔ غیر منطوقی کے نزدیک جس صورت میں چاہے خدا کا ہر ہو سکتا ہے۔

(پتہ الہدی ص ۷، جلد اول)

۴۰۔ ۲۔ غیر منطوقی کے نزدیک غیر اللہ سے استعانت کرنا اور جس سے مدد ماننا جائز ہے ترک

نہیں ہے۔ (پتہ الہدی ص ۱۹، جلد اول)

\_\_\_\_\_ یہ کتاب وہ ہے جو ساری وحید الزمانی صاحب غیر منطوقی حیدر آبادی نے امام صدیقی  
علیہ السلام کے محل کرنے کے واسطے لکھی ہے۔

۴۰۔ ۳۔ ۱۔ ساری وحید الزمانی غیر منطوقی فرماتے ہیں۔ جو شخص نکاح یا عروسی کی باتوں میں باجے کرے

اس کو فاسق کہنا ظلم اور شرارت اور تعصب ہے۔ (اسرار اللہ: بابہ پنجم ص ۳۰)

\_\_\_\_\_ اچھوتہ خصوصاً ساری سامرودی صاحب اس کے جو ان کی سرخ میچ حدیث چن  
کر ہیں۔

۵۰۔ ۱۔ غیر منطوقی کے نزدیک غیر منطوقی کو خدا کا نام طعن کرنا جائز ہے۔ (پتہ الہدی ص ۲۳، جلد اول)

\_\_\_\_\_ اس کے جو ان کی ساری سامرودی صاحب کوئی میچ سرخ حدیث صحاح مبشر سے

چین کر ہیں۔ اسی کتاب کے کہ امام صدیقی علیہ السلام غلو کی کو ہدایت فرمائیں گے

۵۰۔ ۲۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علیؑ یا کسی دوسرے کو یہ خیال کر کے دوسرے سے مذاکرے کرے

ہی کی کماحت ماتہ اللہ کسی کی سماعت سے اوج ہے تو یہ شرک نہیں :-

(بیۃ المسی من ۲۵، ۲۶، ۲۷)

\_\_\_\_\_ مولوی وحید الرحمن غیر متعلقہ بھی ہیں اور الحدیث بھی۔ مولوی ساروادی صاحب غور سے  
لا حظ فرمائیں۔

۵۲۔ الحدیث کے نزدیک خارجیوں اور منافقین کے کچھ فرائض اقتدار کرنی جائز ہے :-

(امراء الملتہ پارہ ہفتم ص ۶۶)

۵۳۔ غیر متعلقین کے نزدیک ذات خداوندی کے ساتھ حوادث قائم ہیں اس کے اعتبار پر کوئی  
شرعی دلیل قائم نہیں :- (بیۃ المسیہ ص ۷۰)

\_\_\_\_\_ بدی تھانے کامل حوادث ہر ناکس دلیل شرعی سے ثابت ہے ؟

۵۴۔ غیر متعلقین کے نزدیک صحابہ کرام کی تفسیر قرآنی قابلِ حجت نہیں۔

۔۔ ماحصل آٹھ حجت تبخیر صحابہ غیر قائم است لہذا یہاں اختلاف ۱۰

(جدولہ طرہ ص ۱۳۹)

غلاب صدیقی حسن صاحب الحدیث بھی ہیں اور غیر متعلقہ بھی اور مجتہد بھی ۔

۵۵۔ غیر متعلقین کے نزدیک دلی مندرج فاسد نہیں ہوتا اور اس پر کوئی گفت و گو ہے ۔

ولا یبطل حجۃ ولا یلزمہ شیء ۱۰ ۱۱ (امداد فقہیہ شرح الحدید ص ۱۶۵)

وا عجب متواتر آن فساد حج بوطی ۱۲ (بدولہ طرہ ص ۱۴۱)

:- دونوں کتابیں غلاب صدیقی حسن خاں غیر متعلقہ کی ہیں۔

۵۶۔ غیر متعلقہ کے نزدیک حالت مجلس میں محنت پر مطلق نہیں پڑتی ؟ (رد المحتار ص ۱۰۲)

• والواجب عدم وقوع البدعی اھ :

\_\_\_\_\_ یہی ہیں تجسید اہل ابن حزم کا مذہب ہے چنانچہ کتاب مذکور میں نواب صاحب غیر متعلقہ نے تصریح کی ہے ۔

۵۷۔ غیر متعلقہ کے نزدیک اگر کوئی شخص مؤخر اہل میں دلی کرے فصل واجب نہیں۔ چنانچہ

مولوی وحید الرحمن غیر متعلقہ نے ۔ بیۃ السی ص ۱۲۰ میں تصریح کی ہے ۔

۔ فصل کے واجب ہونے پر کوئی دلیل ہم نے نہیں دیکھی ؟

۵۸۔ غیر متعلقہ کے نزدیک صورت مرد میں سے کوئی صغیر اہل قطع کرے فصل واجب نہیں ہوتا اھ

فاس سے مطلق بائن ہوتی ہے درجی ؟ (جدد جلد ۱ ص ۱۰۰)۔

\_\_\_\_\_ اس کے واسطے کوئی صریح صحیح حدیث دلیل میں پیش کرنی چاہئے ۔

۵۹۔ ائمہ بیٹ کے نزدیک اگر خاندان میں بھی ، محنت ہی وجہوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی

جہلم یا برص یا بامردی یا اہتک یا سزاگ تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح

فلج کر دے گا۔ اھ (سراحد پانچم ص ۱۲۵)

\_\_\_\_\_ مولوی سامرودی صاحب قرآن و حدیث سے اس کتابت کریں خصوصاً بخاری سے

۶۰۔ اہل تجسید سے مستثنیٰ ہے کہ جس طرح میں منبر سے اترتا ہوں اس طرح خدا آسمان سے اترتا

ہے ؟ (بیۃ السی ص ۷)۔

\_\_\_\_\_ یہ مفلوک کے ساتھ تشبیہ نہیں آتا کیا ہے ۔

۹۱۔ باری تمناے کامکان عرش جسے کہو کہ ہر موجود کے واسطے مکان کی ضرورت ہوتی ہے ؟

(بیۃ المسیح ص ۹)

۹۲۔ اللہ تعالیٰ ہر بات کو عرش سے آسمان دنیا کی طرف بذاتہ اترتا ہے اور پھر عرش و کرسی کی

طرف چڑھ جاتا ہے ؟ (بیۃ المسیح ص ۱۰)

۹۳۔ راوی حیدر علی صاحب فرماتا ہے کہ ابوہریرہؓ گرامام الوضیۃ اور شافعی کی تقلید کو

حرام کہتے ہیں۔ لیکن ابن تیمیہؒ اسے قیمہ شوالیہؒ فراب حدیث حسن علی کی ادھار دھند

تقلید کرتے ہیں ؟ (املا حضرت پانچہم ص ۲۲)

۹۴۔ غیر متقلدین کے نزدیک مستوجاز ہے ؟ (بیۃ المسیح ص ۱۱۲)

۹۵۔ غیر متقلدین کے نزدیک قراءۃ شاذہ کے ساتھ نماز جائز ہے ؟ (بیۃ المسیح ص ۱۱۳)

۹۶۔ غیر متقلدین کے نزدیک جو شخص حوزوں اور لونیوں سے ملاقات کرے یعنی دار میں دھلی کرے

اس کو منہ نہیں کہتا چاہئے کیونکہ مسئلہ مختلف فرما ہے ؟ (بیۃ المسیح ص ۱۱۴)

۹۷۔ غیر متقلدین کے نزدیک فائزہ احمدؒ سے گلے کر دکان نہیں چاہئے ؟

(بیۃ المسیح ص ۱۱۵)

۹۸۔ غیر متقلدین کے نزدیک گانے اور میرے لوگوں کو منہ نہیں کرنا چاہئے ؟

(بیۃ المسیح ص ۱۱۶)

۹۹۔ کوئی شخص شکر کرنا جو اس پرانکر دکرنا چاہئے ؟ (بیۃ المسیح ص ۱۱۷)

۱۰۰۔ شطرنج کھیلنے والے پر انکار جائز نہیں ؟ (بیۃ المسیح ص ۱۱۸)

- ۱۔ ۱۔ مجلس بیاد و حسیر سے لوگوں کو منع کرنا اور ان پر سختی کرنا جائز نہیں : (بیۃ المسند ص ۱۷۱)
- ۱۔ ۲۔ غیر متحدین کا ذریعہ : کہ ہم خدا کو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جسم ہے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جسم نہیں ہے : (بیۃ المسند ص ۱۷۱)
- ۱۔ ۳۔ غیر متحدین کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مرکب بھی نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ غیر مرکب ہے : (بیۃ المسند ص ۱۷۱)
- ۱۔ ۴۔ غیر متحد کہتے ہیں کہ صمد بڑے اقوالِ حجت نہیں اور امام بخاری اور امام احمد حنبلت ہیں : (بیۃ المسند ص ۱۷۱)
- ۱۔ ۵۔ غیر متحد کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حج کی حالت میں ہلی کر لی تو کسی قسم کا اس کے ذمہ تاہل نہیں
- قرآن و حدیث میں اس کی براہ ہر ایک نہیں : یہ ہیں در کتاب و سنت و آثار اہل سنت و
- یافت : (ابوداؤد ص ۱۴۱)



## غیر مقلدین میں باہمی مسائل متعارضہ

از استاد العلما حضرت مولانا خیر محمد صاحب قس اللہ شہ العزیز



۱۔ مولوی وحید عثمان صاحب غیر مقلد کے نزدیک زندقہ کی خارجی حرام ہے۔ اس کے بعد دھڑکھانا درست نہیں ہے۔ اس سے سادہ کرنا درست نہیں ہے۔ چنانچہ انھوں نے اسرار اللہ پادہ دم ص ۱۵۹۔ میں تصریح کی ہے —۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کے نزدیک حلال ہے اور قرآن اس کا مذہب ہے۔

۲۔ مولوی وحید عثمان صاحب غیر مقلد کے نزدیک قرآنی اور احادیث سے جہادوں پر رقیہ کرنا درست ہے اور دوسرے غیر مقلدوں کے نزدیک ناجائز ہے : اور تعجب تو ان ائمہ پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منج کرنے میں اور پھر ذرا سی بیماری میں لگ جاتی ہے تو خیم اور چکر کے پاس دوڑے جاتے ہیں۔ منتر بھی وہاں طرح ہے جب وہاں جائز رکھتے ہوں اس کو بھی جائز رکھو۔ انتہی ! (اسرار اللہ، پادہ دم، ص ۱۱۵)

۳۔ مولوی وحید عثمان صاحب غیر مقلد کہتے ہیں کہ اگر کراہت سے پہلے کسی نے احرام باندھا تو جائز ہے : (جہۃ المہدی ص ۹۳ ج ۱ سلسلہ)

اور نواب صدیق حسن خان صاحب غیر مقلد کہتے ہیں کہ جائز نہیں : (مہذبہ، ج ۱ ص ۱۳۹)





۹۔ مولوی بشیر لدھی صاحب فزجی کہتے ہیں۔ تراویح میں ختم کے دن سورۃ اخلاص قیامت مرتبہ پڑھا بدعت ہے دو عارفوں کو منع کر دیا کرتے تھے۔۔۔۔۔ مولوی وحید الزمان صاحب کہتے ہیں کہ بدعت نہیں جائز ہے۔ (اسرارِ حق، پارہ ہمام ص ۴۲)

۱۰۔ شمس کانی اور نواب صدیقی حسن خان صاحب غیر مقلد اس کے قائل ہیں کہ نماز میں ستر شرط نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور مولوی وحید الزمان صاحب غیر مقلد اس کے قائل ہیں کہ ستر سنت نماز میں شرط ہے غیر اس کے نماز نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث النبی میں ربط کے ساتھ اس سنو کو بیان کیا ہے اور دونوں کا رد کیا ہے۔

۱۱۔ صدیقی حسن خلی صاحب غیر مقلد کہتے ہیں کہ اذان وقت ہی میں ہونی چاہئے اور بلانہ کی اذان شب میں ایضاً قائم اور ارجاع قائم کے لئے ہوتی تھی۔ نماز فجر کے واسطے دھنسی۔ (بدھادہ ص ۴۱)۔ لیکن وحید الزمان صاحب غیر مقلد کی رائے ہے کہ فجر کے لئے

دو اذانیں ہونی چاہئیں۔ چنانچہ اسرارِ اللہ میں مصرع ہے۔ (بدعت لدھی ص ۶۲)

۱۲۔ نواب صدیقی حسن خان صاحب کے قائل ہیں نماز کی اجرت دے کر رکنا بھی جائز ہے۔ (بدھادہ ص ۴۱)۔۔۔۔۔ اور مولوی وحید الزمان صاحب غیر مقلد کہتے ہیں کہ اس وقت

جواز اخذ اجرت میں کوئی شہ نہیں۔ ۱۔ بیۃ النبی ص ۴۵

۱۳۔ مولوی وحید الزمان صاحب غیر مقلد کے نزدیک نماز کیلئے ذکر تہنیز ہے (بیۃ النبی ص ۶۲) اور۔۔۔۔۔ نواب صدیقی حسن خان صاحب غیر مقلد کے نزدیک (نماز کے لئے ذکر ہونا، شرط نہیں، بلکہ عورتوں اور مردوں کا ایک حکم ہے۔ (بدھادہ ص ۴۲)

۱۴۔ اہل ناب صلیبی حسن خانی صاحب کہتے ہیں کہ اذان واجب ہے۔ (جدید اہل بدس ص ۴۶)۔  
مولوی وحید الزمان صاحب غیر متفقہ کہتے ہیں کہ سنت ہے۔ (بیۃ الہدی ص ۴۶) اور وجوب  
کی دلیلوں کو رد کیا ہے۔

۱۵۔ مولوی وحید الزمان صاحب غیر متفقہ کہتے ہیں کہ اسی طرح علامہ عظیمیٰ غفریٰ علیہ السلام کے لئے مختلف فیہ  
ہے۔ اہل حید اللہ شادی اور غرضی کہ رسول میں بتول راجح ہائز بلکہ مستحب ہے۔  
(اسرار اللہ ص ۱۰، پارہ ہفتم ص ۱۰۹)

اہل ناب صلیبی حسن خانی صاحب غیر متفقہ کہتے ہیں موا میر حرام ہے (جدید اہل بدس ص ۵۳)  
یہی مذہب ابن تیمیہ اور ابن قیم کا ہے۔

۱۶۔ مولوی وحید الزمان صاحب غیر متفقہ فرماتے ہیں کہ ناز جنازہ میں بیچ یہ ہے کہ خاک کو پکڑ کر نہ  
پڑھے۔ (بیۃ الہدی ص ۳۳)۔

اہل ناب صلیبی حسن خانی صاحب غیر متفقہ فرماتے ہیں کہ جبر ثابت ہے اور آہستہ پڑھنا  
مستحب نہیں۔ (جدید اہل بدس ص ۹۲)۔

۱۷۔ مولوی وحید الزمان صاحب غیر متفقہ فرماتے ہیں کہ ناز جنازہ میں چادر پانچ سے ناکھ کھیر کر  
گھنٹا بجا کر ہے۔ (بیۃ الہدی ص ۲۱۸)۔

ناب صاحب غیر متفقہ فرماتے ہیں کہ چادر کھیروں سے قصداً کم و بیش کرنا بدعت ہے ؟  
(جدید اہل بدس ص ۹۲ - ۹۳)

۱۸۔ امام شریکانہ فرماتے ہیں کہ ناز جنازہ میں جو دعائیں وغیرہ وارد ہوئی ہیں ان کے موضع قرأت

کی کوئی تعین نہیں۔ جس عجیبہ کہ بعد چاہے ڈرے۔ پہلی میں ہر یا دوسری میں یا تیسری میں ہر یا چوتھی میں۔ چنانچہ نیک الاطوار میں مصرا ہے۔ ————— بلکہ سہری  
 وحید الزمان صاحب غیر متقدم فرماتے ہیں۔ فردوسی ہے فاقہ پہلی میں ہر۔ اصدود کا دوسری  
 عجیبہ کہ بعد ہر یا فردوسی ہے اور دہائی تیسری عجیبہ کہ بعد ہر۔

(ہفتہ المسمی ص ۲۲۲، ۲۲۳)

۱۹۔ (اب صدیقی حسن خان صاحب غیر متقدم "جدد الکامل" میں فرماتے ہیں کہ قصداً چار عجیبہ  
 سے کم و بیش کیا جا رہا ہے۔ (جدد الکامل ص ۹۲۰)۔  
 اور "دلائل القیوم" میں بنیادی کتابت کیا ہے اور عدم نجات کے قائل ہوتے ہیں۔

(دلائل القیوم ص ۹۰، ۹۱)

۲۰۔ مولوی وحید الزمان صاحب غیر متقدم فرماتے ہیں کہ تیسری عجیبہ کہ بعد دہائی کا فردوسی ہے۔  
 (ہفتہ المسمی ص ۲۲۲)

اور نواب صاحب کے طرز بیان و تقریر سے یہ ثابت ہے کہ وہ شوکانی کے متقدم ہیں۔

(دلائل القیوم ص ۱۱)

۲۱۔ مولوی وحید الزمان صاحب غیر متقدم فرماتے ہیں کہ جب بیت ٹونٹ ہر تو دہائی میں غیر ٹونٹ  
 کی چھ منی چاہئے۔ ————— اور نام شوکانی فرماتے ہیں کہ متاخر تک کہ ٹونٹ د  
 کہے۔ (ہفتہ المسمی ص ۲۲۲)

۲۲۔ اسی تیسرے شریف کو بھی فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عجیبہ سے ظاہر نہیں ہوتی۔ (قصداً چار عجیبہ)

اد میں مذہب الہی قلم کا ہے ————— لیکن شروکانی اور ذاب صاحب غیر متفقہ اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمدان اہلہ وغیرہ میں صریح ہے۔

۲۳۔ سروری حمید الدہان صاحب غیر متفقہ فرماتے ہیں کہ میت کے کنفی میں تین کپڑوں سے مرد کے لئے اور پانچ کپڑوں سے عورت کے لئے زیادتی کرنا مکروہ ہے۔ (۱۔ بیۃ المدی ص ۲۵) اور ————— شروکانی: اور ذاب صاحب غیر متفقہ فرماتے ہیں کہ زیادتی میں کوئی عروج نہیں۔ (دعۃ النبی ص ۱۰۰)

۲۴۔ سروری حمید الدہان صاحب غیر متفقہ کہتے ہیں کہ غسل میں ہون کا نکتہ مستحب ہے۔ (بیۃ المدی ص ۲۱)

اور ذاب صاحب غیر متفقہ کہتے ہیں واجب ہے۔ (ہمدان محمد ص ۳۱) اسی کے شروکانی قائل ہیں۔ (دعۃ النبی ص ۲۶)

۲۵۔ دخول مکہ کے واسطے غسل کرنا سروری حمید الدہان صاحب غیر متفقہ کے نزدیک مستحب ہے۔ (بیۃ المدی ص ۲۶)

اور ذاب صاحب غیر متفقہ منہج کرتے ہیں بلکہ کہتے ہیں قلمیات بعضہا حقوق بعضہ۔ (۱۔ دہم ص ۳۱) اور فرماتے ہیں کہ اس کا ثبوت ہمارے علم میں نہیں ہے۔

۲۶۔ دائرہ مظاہر کہتے ہیں کہ غسل کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ اور ذاب بیۃ المدی فرماتے ہیں کہ ذکر کرنا چاہئے۔ (ص ۲۲)

۲۷۔ سروری عبد الحلیل صاحب غیر متفقہ کہتے ہیں کہ ہلدیہ کے بعد سر نہ اٹانے میں نہیں ہے۔

(عذاب علیہ ص ۱۰۲)۔

لیکن صاحب مہندیہ لڑمیں کہتے ہیں کہ غازیوں کی علامت ہے ۔۱۔ عینہ و مہدیہ  
۲۸۔ ۱۔ مولیٰ عبد الحلیل سارہادی جز مسئلہ کہتے ہیں کہ سادہ کی اقتداء منعم کے بچے جائز ہے۔

(عذاب علیہ ص ۱۱)

لیکن علی حسن خاں صاحب جز مسئلہ کہتے ہیں کہ ہرگز اقتداء ذکر سے مجبوری کو پھیل داکتوں میں  
شریک ہو۔ (مہندیہ لڑمیں ص ۱۱۳)

۲۹۔ ۱۔ زلمی خاں صاحب جز مسئلہ کہتے ہیں کہ شت نئی جائز ہے۔ (عذاب علیہ ص ۱۱۴)

لیکن عبد الحلیل صاحب جز مسئلہ کہتے ہیں کہ شت نئی جائز نہیں۔ (عذاب علیہ ص ۱۱۵)

۳۰۔ ۱۔ زلمی خاں صاحب جز مسئلہ کہتے ہیں کہ ناکا بیٹی سے نکاح کرنا ہائز ہے۔ (عذاب علیہ ص ۱۱۶)

لیکن عبد الحلیل صاحب جز مسئلہ فرماتے ہیں کہ ہائز نہیں کیونکہ صحاح جتہ میں اس کا ذکر  
نہیں۔ (عذاب علیہ ص ۱۱۷)

۳۱۔ ۱۔ مولیٰ وحید الزمان صاحب الحمد بیٹ فرماتے ہیں غیب اثر کو ذکاں مطلق ہائز ہے۔

(مہندیہ ص ۱۱۸)

۳۲۔ ۱۔ مولیٰ شہار اثر صاحب اس کو شرک فرماتے ہیں۔ (الحمد بیٹ کا مذہب ص ۱۱۹)

۳۲۔ ۱۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی یا کسی ولی کو یہ خیال کر کے مارے کر کسی کی سماعت

عائد قناس سے اس سے تو شرک نہیں۔ (ہدیہ مہدیہ ص ۱۲۰)

مولیٰ شہار اللہ صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ یہ شرک ہے تو ان حدیث کے خلاف ہے۔ (الحمد بیٹ ص ۱۲۱)

۳۳۔ مولوی وحید الزمان صاحب الحدیث فرماتے ہیں: ایک نیک مرد نے میرے پرانے کارڈز نہیں۔ (ہذا المستطاب)

لیکن مولوی شام الدین صاحب الحدیث فرماتے ہیں: یہ بدعت ہے۔ (الحدیث کا مذہب ص ۴۳)

۳۴۔ نواب صدیقی حسن خان صاحب فرماتے ہیں: قبلہ میں ۱۰۰ سے کہہ ایمان لادے تاحضرت عثمان

۱۰۰ سے۔ (ہذا المستطاب ص ۱۳، ۲۳، فتح الغیب ص ۴۱، ۵۱)۔

لیکن مولوی شام الدین صاحب الحدیث اس کو کلمہ نماز اور شکر کے قرار دیتے ہیں۔

(الحدیث کا مذہب ص ۱۱-۱۲)

۳۵۔ نواب صاحب الحدیث تو قبلہ اور کہہ کھانا جائز کہتے ہیں۔ چنانچہ عبادت بالاشاہ ہے لیکن

مولوی عبد الباقی صاحب غیر متعلقہ کہتے ہیں: ناجائز ہے۔ (الغائب ص ۱۰)

۳۶۔ نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں۔ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (جدید ص ۱۲)

اور مولوی عبد الباقی صاحب غیر متعلقہ کہتے ہیں کہ مال تجارت میں عامر الحدیث کے نزدیک زکوٰۃ

واجب ہے۔ (الغائب ص ۲۰، ۲۱)

پہلے قول کے شرکانی اور دائرہ ظاہری وغیرہ بھی قائل ہیں۔ اور مولوی وحید الزمان غیر متعلقہ

بھی عدم واجب کے قائل ہیں۔ (ہذا المستطاب ص ۱۵۰)

۳۷۔ نواب صدیقی حسن خان صاحب غیر متعلقہ کے نزدیک چاندی سونے کے زیور میں زکوٰۃ واجب

نہیں۔ (جدید ص ۱۲)

لیکن مولوی وحید الزمان صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ دلیل کے اعتبار سے واجب ہی ہے۔

(ہذا المستطاب ص ۱۵۰)

۳۸۔ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ ایک سو اکیس تک بکتے ہیں ایک بکری دو سو ایک تک بکریاں بچر اس میں ترقی ہیں ترقی سو ایک تک۔ پھر چار بکریاں ہیں۔ پھر سو سو ایک بکری ہے۔ یہی تفصیل حدیث النبیؐ و ابی عمرؓ میں ثابت ہے۔ (موضع التنبہ، ص ۱۲۳)

لیکن مولوی وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ ایک سو بیس تک ایک بکری اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں۔ اور دو سو ایک سے ترقی سو تک تین بکریاں۔ اور چار سو ہیں تو چار بکریاں دینی چاہئیں۔ شرکانی اور نواب صاحب کا قول صحیح نہیں۔ (ہفتہ طبری ص ۱۳)

۳۹۔ اگر کسی شخص سے ایک رمضان کے روزے کسی فنک کے وجہ سے چھوٹ گئے تھے اور دوسرا رمضان آگیا اور رمضان کی تو آخر تک وجہ سے ہر روز کھائے رمضان کے ایک دن کھانا دینا مولوی وحید الزمان صاحب غیر متعلقہ کے نزدیک لازم ہے۔ (ہفتہ طبری ص ۶۵، ص ۶۴)

اور نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ تاخیر کے وجہ سے کچھ اس کے ذمہ لازم نہیں آتا۔ یہی قول شرکانی کا ہے۔ (بعد از ص ۱۳۸، ۱۳۹ و موضع التنبہ ص ۱۵۰)

۴۰۔ مولوی وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ قاتی جوردہ کی قدرت نہیں رکھتا، اور وہ روایتیں جس کا چھا ہونے کی امید نہیں ہے وہی پر حذر نہیں بلکہ کفارہ لازم ہے۔

(ہفتہ طبری ص ۶۵، ص ۶۶)

اور نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں۔ قصا ہے ذکر کفارہ۔ (موضع التنبہ)

اور مولوی عبدالرشید صاحب ہندی پوری الحدیث نے ایک نئے معنی تفسیر آیت میں لکھا ہے۔ کہ روایتیں، مسافر و قسم کے ہیں۔ ایک توردہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور ایک قسم شقت کے





اثبات ہے۔ (بیۃ البیہ ص ۶۵ ص ۱۳)

۴۵۔ عرض کے روز غسل کو لازمی وحید النعمان صاحب الحدیث مستحب فرماتے ہیں (بیۃ البیہ ص ۶۵ ص ۱۳) اور نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں اس کا قابل اعتبار ہونا دلیل سے ثابت نہیں۔

(جدد الاطوار ص ۳۲)

۴۶۔ ۱۔ مولوی وحید النعمان صاحب فرماتے ہیں۔ طواف زیارت میں کو طواف صمد وغیرہ کہا جاتا ہے، فرض وہی چاہے۔ لیکن نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ فرض نہیں واقعی صمد پر دلالت کرتے ہیں۔ (بیۃ البیہ ص ۶۵ ص ۱۵۵)

۴۷۔ ۱۔ نواب صاحب الحدیث جہاں صمد محرم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب دو عادلین ملے ہوں یا میں برائے غسل کا حکم کیا تو وہ حکم لازم نہیں کہ کوئی عادلین برائے غسل کا حکم نہیں کر سکتے۔ نیز سلف کے عادلین کا حکم خلف کے لئے لازم نہیں۔ بلکہ جب قتل صمد کا کوئی حادثہ پیش آوے تو اسی وقت عادلین جس کو غسل قرار دیں وہ غسل بھیجا جائے گا۔ (دوۃ المسلمین ص ۱۶۶)

لیکن مولوی وحید النعمان صاحب فرماتے ہیں کہ میری توجہ دینے ہے کہ انکی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی نے غسل متفرک کیا تو وہ سب پر تقدم ہے۔ اور جب صحابہ و تابعین نے جہاں صمد میں کسی کو غسل متفرک کیا ہے تو اسی پر عمل کرنا حادثہ کے وقت جبکہ عدلیں کی ضرورت نہیں کہ کوئی سلف کی عدالت عدالت اہل زمانہ سے قوی نہ رہے۔ اہل جس وقت سلف کے لیے متفرک نہ ہو تو انتخاب عدلیں جدیدین کی ضرورت ہے وہ جس کو غسل قرار دیں وہ غسل کرے گا۔

(بیۃ البیہ ص ۶۵ ص ۲۲۰-۲۲۱)

۴۸۔ نواب صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کسی غیر محرم نے ہم معکم میں شہد کیا، پاس کے حضرت الکافا  
 تو سوائے گناہ کے اور کسی قسم کی کوئی جزا نہیں۔ (مدونہ فقہ ج ۶ ص ۱۶۹)  
 لیکن مولوی وحید زمان صاحب فرماتے ہیں کہ طلاق گناہ کے کفارہ بھی ہے۔ پرمانہ بعض  
 الحدیث کا ہے۔ (بدیع الہدی ص ۱۳۳، ۱۳۴) مگر بدیع الہدی ص ۱۳۳ میں پرچ  
 کہ نواب صاحب کے عقیدہ ہو گئے اور فراموش کر سوائے تو ماہیت کے کوئی جزا نہیں ہے  
 واجب ہوگی۔ باوجودیکہ صہبہ کی ایک ہی صحت ہے، اگر نقل کیا ہے مگر ہر الجواب ہے،  
 جب تاشا ہے۔

۴۹۔ نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ میں شخص جس سے نفرت کی جانب سے کسی فعل واجب  
 بدنی کا تبرع کیا تو وہ کافی نہیں اور اس سے میت کے ذمے واجب ملاحظہ ہوگا۔ کیونکہ  
 میرے علم میں اس کی کوئی دلیل نہیں اور نیز دلیل سہول نہیں۔ لہذا صحیح نہیں۔

(مدونہ فقہ ج ۶ ص ۱۶۹-۱۷۰)

مگر مولوی وحید زمان صاحب الحدیث بسط کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر ایسی حالت ہے  
 کافی ہو جائے گا کہ اگر کراچ کا شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی قرار دیا ہے لہذا ساقط ہو سکتا ہے۔

(بدیع الہدی ج ۶ ص ۲۱۰)

۵۰۔ شرکائیہ فرماتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے فضائل و معجزات اور شرائط میں سے نہیں، نیز  
 خطبہ کے بھی جو ہر جہاں ہے۔ اسی کی تعلیم جہاد نواب صاحب نے کی ہے اور فرمایا ہے کہ  
 خطبہ جمعہ شرط نماز جمعہ نہیں۔ (مدونہ فقہ ج ۶ ص ۱۰۹) لیکن مولوی وحید زمان صاحب

الحدیث فرماتے ہیں کہ بغیر خطبہ کے حمد و ہرچی نہیں ملکتا۔ اور اس کی شرطیت و فرضیت کو بطلان کے ساتھ ثابت کیا۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۵۱)

۵۱۔ وحید عزمان صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ ہر رکعت کی قرأت سے پہلے تہنؤ فرض ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۱۰)

اور نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ صرف ابتدائی صلوٰۃ میں ہنؤ مستحب ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۰۰)۔ یہی مذہب میری قییم اور شرکانی کا ہے۔

۵۲۔ نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ کراچ و سب میں قیامات سنت ہیں اور ہر سب میں اور مولوی وحید عزمان صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ سب مطلقاً نافذ صحیح ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۶۱)۔ یہاں تک کہ عقیدہ ہے۔

۵۳۔ مولوی وحید عزمان صاحب فرماتے ہیں کہ اَلْعَمْدُ سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ عام ہے اور ہر پڑھے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۰۳)۔

اور نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ کسی میں ہے کہ جہری نماز میں بِسْمِ اللہ جہری پڑھے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۶۱)۔

۵۴۔ نواب صاحب الحدیث فرماتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں اَلْعَمْدُ کے ساتھ ایک آیت بھی پڑھنا واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۶۰)۔

اور مولوی وحید عزمان صاحب فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک عام واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۳۵)



## ’حضرت خیر محمدؑ سے ملا شجرہ کو کمال‘

حضرت علامہ امجد علی دہلوی



مسلک شہادتیت بغیر نسب و نسب	مدرسہ خیر المدارس میں منع مسلم و مسلم
پشت گئی بچے تھے ہم سے عظمت بیلان اقبال	ٹوڑنے چاہا لادانہ بھر میں نور معرفت
تیرا در کمال گئی انبیا میں حضرت اقبال	تیرا فیض عالم و حکمت زینت درم ہر جہاں
لشست خیر البشر کی پریشانی تیرا کمال	عظمت میں ہے تجاں مست ایمنہ گاہ
فرقہ تیری مولانا کلام ہیں اہل کمال	تجھے استقلال کا کمال عداوت سے رکھنا
جس سے ظاہر ہے روشید ہمارا کمال	نور و ایات حسن کا آج ہے آئینہ کار
حضرت خیر محمدؑ سے ملا شجرہ کو کمال	ہر جہاں حق تعالیٰ کے شرف سے نوری بنا

ہم ہیں کارکنانِ نور خودی اپنی ذات کا  
کام کیا دیکھی وہاں انور تیری بے قیاس



## خیر الافادات

ملفوظات حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ

— (مرتبہ) —

عارف باللہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب ہاندھری

مفہوم شمر، کفر گیر د کالے بخت شود

اس شعر فرمایا ہے  
کفر گیر د کالے بخت شود ہرچہ گیر د بختی علت شود  
(یعنی کامل اگر کفر اختیار کرے بخت ہو جائے اور جو کہ بختی اختیار کرے بخت ہو جائے)۔

دیکھو حضرت عارضی اللہ عنہ نے سماعت، اکراہ، کلمۃ کفر، کلمات:   
إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ (مگر جس شخص پر زبردستی  
کے جانے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور

منافقین نے اُصنا کہا۔ اس کی وجہ سے اِثْنَا ثَمَانِیْن یعنی الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ  
بن النّار (بلاشبہ منافقین و دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں عائن  
گئے) کا خبر دی گئی۔

## ۲۱. چاندی پر زکوٰۃ :-

فرمایا :- چاندی کی زکوٰۃ میں اعتبار ہے کہ فی سیکڑہ جو ارحائی روپے  
واجب ہوئی ہے۔ بیسہ دو روپے دے یا پچیس کی قیمت بازار میں لگا کر کوئی دھڑکا  
جنس مثلاً پیسے یا تلہ وغیرہ دیدے۔ البتہ سونے کی قیمت جتنی بنتی ہے اس کے  
آگے قیمت لگا کر دوسری جنس سے تبادلاً کرنا جائز نہیں۔ مثلاً سونے کی قیمت  
سود پر جو تو پچاس زکوٰۃ میں دیدے یا چھ کی کوئی دوسری چیز دیدے یہ تو جائز  
ہے اور یہ جائز نہیں کہ پچاس کا نرخ دریافت کر کے جتنی قیمت ہوتی ہے اس  
کی کوئی چیز خرید کر دیدے۔

## ۲۲. ہارویڈنٹ فنڈ کی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں :-

فرمایا : ملازمین اور اسکول کے ماسٹروں سے جو حجتہ تنخواہیں سے فزٹکل  
بورڈ ہر مہینہ میں کاٹ کر تنخواہ دیتا ہے اور ختم ملازمت پر جمع شدہ رقم  
بقیہ تنخواہ کی مع زادہ سود کے ملازم کو دی جاتی ہے، اس ضبط کردہ مقدار  
تنخواہ کی بھی زکوٰۃ دینی ہر سال بدمر ملازم ضروری ہے۔ بشرطیکہ صاحب  
موجود البتہ جو سود اس کو ملنے والا ہے اس کا لینا ملازم کو جائز ہے۔ اور اس  
لیہ حاشیہ الخ صغیر



کی زکوٰۃ وصول سے قبل کی دینی واجب نہیں۔ جائز اس لیے ہے کہ وہ ترازو قسم  
عیقہ سرکار ہے، اگر اس کا نام کچھ دیکھیں کیونکہ العبقۃ للعافی لا ینقضہ وصالہ  
کا تفسیر الفاظ کی طرح ہوتی ہے)

### (۴) اوقات خاص میں اپنے مخصوصین کا یاد آنا

فرمایا: یہ جو مشہور ہے کہ کالمیں کو اوقات خاص میں کوئی اپنا یاد نہیں آیا کرتا  
یہ غلط ہے۔ بلکہ ان کو اپنے ایسے وقت میں یاد وہ یاد آیا کرتے ہیں۔ دیکھو  
ہدایت سیرا حضرت علیؑ علیہ وسلم نے شب معراج میں فی علیؑ عبادۃ  
النشانیٰ (اور سلامتی ہو اللہ کے نیک بندوں پر) فرما کر ساری امت  
صالحہ کو یاد کیا۔ حالانکہ وہ مقام اخص الاوقات تھا۔

### (۵) ترقی کے اندازہ کا معیار

فرمایا: روزانہ ترقی کا اندازہ کرنا کہ ترقی ہوئی یا نہیں یہ نازیبا و نامناسب  
ہے، ایسا نہ کرنا چاہئے، بلکہ پانچ سال کے بعد دیکھو اگر پھر بھی ترقی نہ ہوئی  
ہو تو اس شیخ کو چھوڑ کر دوسرا شیخ اختیار کر لو۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ): پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور سود کے مسائل کے بارے میں مفتی اعظم  
پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب یونیدی نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ مفضل، قلال اور  
جامعہ رسالہ لکھا ہے۔ ملازمین سرکار کو اس کام سے روکنا ضروری ہے۔

(۶) مدار اتحاد صرف اعتصام بجمل اللہ ہے :

فرمایا : لوگ مال کی فراوانی سے اتحاد و اتفاق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تدبیر صحیح نہیں۔ دیکھو قرآن مجید میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ فرما کر لو انفقنا ما فی الارض جمیعاً ما ائمت بن قلوبہم وادارہ گراپ دنیا بھر کا مال خرچ کرتے تب بھی ان کے قلوب میں اتفاق پیدا نہ ہوتا سکے لیکن اللہ ہی نے ان میں باہم اتفاق پیدا کر دیا۔ مال روختے زمین کا۔

(۷) تدبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور (۳) اتفاق اپنے موقع میں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موقع ہی میں صرف فراموش گئے۔ مگر پھر بھی فرماتے ہیں مَا ائمت یقن قلوبہم بلکہ مدار اتحاد صرف ایک ہے اور وہ اعتصام بجمل اللہ اللہ کی رسی مضبوط پکڑنا، ہے۔ فرماتے ہیں : واعتصموا بجمل اللہ جمیعاً (اور مضبوط پکڑو رکھو اللہ تعالیٰ کو اس طرح کہ ہم سب متحد رہو۔) اس آیت میں وہ حکم بجمل اللہ ہے جو شخص بھی مستقیم بجمل اللہ ہے دوسروں کو اس کے ساتھ ملنا واجب ہو گا۔ قلت و کثرت کا کوئی اعتبار نہیں۔ جمیعاً بمعنی کل واحد ہے۔

(۸) اختلاف بدول بغض فی اللہ کی مغفرت

کب تک معلق رہی ہے :

فرمایا : وہ اختلاف جس کی بنیاد بغض فی اللہ (ایسی دشمنی جو اللہ کیلئے ہو) نہ ہو اس کی مغفرت معالمت (صلح) تک معلق (کل) رہتی ہے۔

(۸) عبد نفرت بوجہ مظلوم ہونے کے ہے :

فرایا : فلا یسئل فی القتل (سوا اس کو قتل کے بارہ میں حد (شرح) سے تجاوز نہ کرنا چاہیے) کے بعد اِنَّهٗ لکان منصوصاً (وہ شخص طرقداری کے قابل ہے) فرمانے میں اشارہ ہے کہ عبد نفرت (مدکاوحد) بوجہ مظلوم ہونے کے ہے۔ اس میں ترغیب ہے کہ تم اسراں سے عبد نفرت کو ضائع مت کرو۔

(۹) معاملات تحریک حاضرہ غیر اجتہادی ہیں :

فرایا : معاملات تحریک حاضرہ میرے نزدیک غیر اجتہادی ہیں اور مجھے نزدیک اجتہادی ہیں اور وہ بوجہ اجتہاد شامل ہوتے ہیں۔ جب تک ان پر حق واضح نہ ہو تو وہ مفہور ہیں۔

(۱۰) عورتوں کی اخباریہی کی خدمت :

عورتوں کی اخباریہی کی خدمت میں فرمایا کہ عورت کی توصیف ہے کہ وہ کلی احوال سے بے خبر ہو۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں : اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاطِمَاتِ (جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان عورتوں کو جو پاک راسی ہیں (اور) ایسی باتیں کرنے سے بے خبر ہیں)۔ جعفرانہ و تاریخ کی تعلیم عورتوں کو دینے کا قومیہ بھی ہے کہ ان کو مفہور ہونے میں سہولت ہوگی۔ کیونکہ پتہ ہو گا کہ جنگش کمال کہاں ہیں۔

(۱۱) غزوات میں پر وہ شکنی کے لیے فتویٰ جواز :

فرمایا بعض لوگوں نے پر وہ شکنی کے استدلال میں یہ کہا ہے کہ محدثین غزوات میں جایا کرتے تھے، اور تعدادی جدی (زخموں کا علاج) کیا کرتے تھے، اس کے جواب میں فرمایا جب ایسا وقت آجائے گا تو ہم فتویٰ جواز دے دیں گے۔

(۱۲) صحابیت کی وصف سب معاصی کے لیے ماحی ہے :

فرمایا : صحت صحابیت کی وصف سب معاصی دگناہم کے لیے ماحی (مٹانے والی) ہے۔ کیونکہ حدیث : لا یعمس النار من برأتی اور الصحابة کلهم عدول (صحابہ سب کے سب عادل تھے) کلیہ ہے، ہر دن استثناء کے۔

(۱۳) سزا اور معذرت میں فرق :

فرمایا : حدود سائر میں لفظ الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیونکہ حدیث قرعہ کے بیان میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَاصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۰ پھر جو شخص توبہ کرے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال درست کر کے توبہ شک اللہ تعالیٰ اس پر توبہ فرمائیں گے۔ بلے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت فرماتے ہیں۔ پھر فرمایا : سزا اور چیز ہے اور معذرت اور چیز ہے۔ سزا دینے سے دل ٹھنڈا نہیں ہوتا، بلکہ اگر سزا دیتے وقت وہ آدمی توبہ نہ کرے تو سزا دینے والے حاکم کو اور اشتعال ہوتا ہے۔ ہاں دل تو معذرت کرنے ہی سے ٹھنڈا ہوتا ہے، جیسے استنا و ٹرکوں

کو شراعت پر سزا دیتا ہے، مگر اصل غصہ مغذت سے جاتا ہے۔ بلکہ طبیخی و غصہ تو اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ مغذت کا عمل اثر دیکھوے۔

(۱۴) نماز میں وسوس کا ایک علاج :

فرمایا : جب نماز میں وسوس و خیالات آویں تو فوراً تصور کرے کہ یہ بھی تو خالق کی طرف سے ہیں۔

(۱۵) بیعت کے لیے مناسبت کی ضرورت :

فرمایا : بیعت کے لیے مہر و طلب اور مناسبت کی ضرورت ہے کثرت عبادت و اعمال کی ضرورت نہیں۔

(۱۶) احادیث مملوۃ القلیل میں لطیف تطبیق :

فرمایا : حدیث حاکم بن زید میں (احادیث عشوۃ مکلفہ) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ گیارہ رکعت پر زیادہ ذکر کرتے تھے، بظاہر باقی روایات کے خلاف اور متعارض (مزام) ہے جس میں کم و بیش رکعات مملوۃ القلیل کا ذکر ہے۔ اس کی نہایت لطیف تطبیق ارشاد فرمائی کہ اس حدیث میں عدم استمرار زیادت (ہمیشہ زیادہ) نہ ہونا، یعنی سلب و دام کلی ہے نہ دوام السلب الکلی۔ اب کوئی متعارض نہیں۔

دام، باطن کی مقصودیت بھی احکام ظاہر کے قالب کے ساتھ ہے :

فرمایا : باطن کی مقصودیت بھی اسی احکام ظاہر کے قالب کے ساتھ ہے۔  
نہ دوسرے کچھ جسم میں۔

(۱۸) وساوس کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے؛

وساوس کے متعلق فرمایا: ان کی طرف کمین غرض سے بھی التفات نہ کرنا چاہیے نہ جہلاً (کمیناً) نہ سلباً (دور کرنا)۔ جیسے بلی کی تار کو خواہ وہ جلتی کی غرض سے ہاتھ لگاؤ خواہ دفع کی غرض سے بہر صورت ٹھکڑے، بعض پابندی اعمال کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱۹) توبہ کے وقت استغفارِ ذنوب کی کوشش کریں

فرمایا: توبہ کے وقت استغفارِ ذنوب قصداً نہ کرنا چاہیے۔ ہاں جس وقت خود بخود حضورِ ذنوب ہو جائے تو تہجدِ توبہ کر لے۔ احضار کی کوشش نہ کرے۔

(۲۰) ظریف آدمی کا نفس مُردہ ہوتا ہے۔

فرمایا: ظریف آدمی کا نفس مُردہ اور رُوح زندہ ہوتی ہے۔

(۲۱) طالبِ لذت ہونا سنتِ غلطی ہے؛

فرمایا: طالبِ لذت ہونا سنتِ غلطی ہے۔ کیونکہ حقیقت میں مقصودِ دہی ہے۔ لذت تو اس کے تحمل کو سہل کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ جیسے طبیب کڑوی دوا دہی یا بکٹھے وغیرہ میں کھلاتا ہے، مقصود دوا ہوتی ہے، شیرینی کی لذت مقصود نہیں ہوتی، بلکہ وہ لذت بھی تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھو! حضرت علیؑ علیہ السلام کے لیے نمازِ قنوتِ عین (آنکھوں کی ٹھنڈک) تھی اور ساتھ ہی قرآنِ عزیز کا تحفہ

المرحول (دیک کے اوپر وہی تاج و دیک کے اندر ہوتا ہے) فرمایا ہے۔

(۲۲) پر یہ کہ عالم غیب ہونا ضروری ہے :

فرمایا پر یہ کہ عالم غیب ہونا ضروری نہیں البتہ عالم غیب ہونا ضروری ہے۔

(۲۳) ہر شرک متنع عقل ہے :

فرمایا شریعت میں جتنی چیزیں شرک ہیں وہ سب عقلاً متنع منع ہونے کے قابل ہیں، ہر شرک متنع عقل ہے دون الکنس۔ اور شرک لوگ تعمرات جزیرہ کسی جڑ کا تعمرات میں شیت حق کا تعلق نہ مانتے تھے اور یہ متنع عقل (جسے عقل منع کرے ہے۔) کیونکہ ممکن بدون ترجیح ما بہ الذاات (بہتر کسی کو ترجیح دینے) کیسے ہو سکتا ہے۔

(۲۴) امور اختیار یہ کام مقصود اور امور غیر اختیار کا غیر مقصود ہونا :

مقصودیت امور اختیار یہ اور غیر مقصودیت امور غیر اختیار پر آیت کریمہ :  
وَلَا تَتَّبِعُوا مَا يَفْضُلُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ۚ وَآيَةٌ الْمَرْءِ عَلَى امْرَأَتِهِ كَمَا  
كَرِهَ فِي اللَّهِ تَعَالَى لَعْنَةُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۚ بَيِّنَاتٌ لِّمَن يَرْجِعُ ۚ  
فرمایا اور موافق تحریر مسائل السلوک تقریر طیف فرمائی۔

لے تحریر مسائل السلوک یہ ہے لَا تَتَّبِعُوا میں نہیں ہے اس سے کہ فضائل غیر  
انجلیکہ کے درپے ہو کہ اس سے سخت تشریش پیدا ہو جاتی ہے جو کہ توجہ الی  
بقیہ اگلے صفحہ پر

(۲۵) جلد وصول الی اللہ اتباع سنت کی برکت ہے :

منہجہ طریق جذب کے ایک طریق اتباع سنت بھی ہے۔ حضرات دیوبندی میں جذب، اتباع سنت کی وجہ سے ہے، پورے سلوک کی وجہ سے۔ اسی واسطے جلدی وصول ہو جاتا ہے۔

(۲۶) بدعت مجتہد فیہا میں بھی ظلمت :

فرمایا : بدعت مجتہد فیہا میں بھی ظنی ظلمت ہوتی ہے صاحب اور اک کو اس کا ارتکاب ٹھہرے۔ اور غیر درک کو سہز نہیں ہوتا۔

(۲۷) حضرت گنگوہیؒ کا ادب :

فرمایا : حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو بہت ذہب کھنڈ لکھا کرتا تھا۔ بوجہ کثرت ادب کے۔

(۲۸) نفع تام اور نفع عام :

فرمایا : حضرت حافظ مناس صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مرزا امینیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم میں نفع تام تھا اور حضرت حاجی صاحب

(بقیہ حشیہ صفحہ گذشتہ) القصو سے مانع ہوتی ہے۔ (تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۱۳۴)



اور حضرت مولانا شاہ عبدالغنیؒ کی تعلیم میں نفع نام تھا۔

(۳۹) مقاصد میں اُشَقِ افضل ہے :

فرمایا : مقاصد میں اُشَقِ دنیا و شقت کا کام (افضل ہوتا ہے اور طرق میں افضل دنیا و آسان) افضل ہوتا ہے۔ جیسے گرم پانی سے دھوا افضل ہو گا پر نسبت سرد کے موسم ہر ایسے۔

(۴۰) شرائع میں علت تلاش انکار نبوت کے مترادف ہے :

فرمایا : حضرت بہت صاحبِ خرافات تھے کہ کثرتِ اُشَقِ میں علت تلاش کرنا اور انکارِ نبوت کے ہے۔ کیونکہ اس شخص نے مصلحت کا اتباع کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع نہ کیا۔

(۴۱) سختی اور نرمی دونوں طریق سے اصلاح :

فرمایا : مجھ میں سختی بھی ہے اور نرمی بھی۔ سختی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص شیر فروش ایک محدث پر عاشق تھا، مجھ سے قصہ بیان کرنے لگا مجھ کو غصہ آیا ایک وصول مارا۔ بے غلہ اس کی بیاری عشق کی سب جاتی رہی۔ اور نرمی کی مثال یہ ہے کہ ایک لاکھ لاکھ لاکھ عورت پر عاشق ہو گیا۔ اس عورت نے میراں لکیرے جا کر حضرت خدوتم کے روضہ کے سامنے عہد کیا کہ تو مجھے وفائی نہیں کرے گا۔ اس کے گھر والے اس لڑکے کو خانقاہِ اداویہ میں دے گئے۔ حضرت والا نے فرمایا کہ : تنہائی میں اس کو

سجایا۔ اس نے عشق سے توبہ کیا اور ایک مرتبہ عورت سے دل کرنا انقطاع و قطع تعلق کرنا، ظاہر کیا۔

(۲۲) سلسلہ کی دو برکات :

فرمایا : ہمارے بزرگوں کے سلسلے میں داخل ہونے سے دو چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ فہم، ذہب۔

(۲۳) شامان منلیہ کی تواضع :

فرمایا : شامان منلیہ کبر کے ساتھ تواضع بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ اسی کامنات سواتے سید کے دوسرے کو ذکر رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ دوسرے کے لگے بیٹھنے سے ہمارے تو ہیں جوتی ہے۔ اور سید کے آگے ہونے سے تو یہ نہیں جوتی، کبر و تکبر آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

(۲۴) ایک بزرگ کو سوتے میں مشاہدہ :

فرمایا : بعض لوگوں کو فضائل مقصود نہیں ہوتے۔ بلکہ غایت تواضع کی وجہ سے صرف لذت میں رہتے ہیں۔ ایک بزرگ کو سوتے میں مشاہدہ ہوا کرتا تھا وہ صرف جمال ہی کے طالب تھے۔

(۲۵) مقطعات کا علم :  
مقطعات کا علم حضرت علی اللہ علیہ وسلم کو ہونا اور ہے۔

(۳۶) عرفاء کے تین درجے :

فرمایا : عرفاء کے تین درجے ہیں۔ ظاہر قول میں ایک صاحبِ قَلَنْ، دوسرے بے قَلَنْ، تیسرے صاحبِ قَلَنْ اور پھر بے ضبط۔

(۳۷) جزاء عطاء حسابا کی تفسیر :

جزاء عطا و حسابا کی تفسیر میں فرمایا کہ جزاء و عطاء واقع ہیں ، حساباً باعتبار استعدادات مختلفہ ( مختلف قابلیتوں کے اعتبار سے ) کے۔

(۳۸) فتن مرفوع نہیں ہوں گے :

فرمایا : فتن مرفوع نہیں ہوں گے ، اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی ہے : اللہم اذا تو فتنی فتو فنی عید و مفتون یعنی بجاتے رفعِ فتنہ طلب کرنے کے یوں دعا کی کہ مجھ کو بکفایت امثالینا۔ اس سے

---

اے حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحبِ عارفی مدظلہم اس ملفوظ کی شرح میں فرماتے ہیں : یہ الہی سلوک کے درجات ہیں۔ ابتداء میں قَلَنْ اپنی کوتاہی نقصِ اعمال پر ہوتا ہے۔ پھر مبادہ سے قَلَنْ رفع ہو جاتا ہے اور جذبہ طاعت غالب آ جاتا ہے۔ پھر اسی طاعات کے نقص پر قَلَنْ ہوتا ہے۔ (مکتوب بنام امقرقریشی )  
 سہ : اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ دوسری صورت متحقق ہی نہ ہوگی۔

### (۳۹) سکنت کی قسمیں :

فرمایا سکنت دو قسم پر ہے ، مال میں ، اور مزاج میں — اول غیر مطلوب ، ثانی مطلوب ، البتہ مال سکنت میں اشیاء کا بیع ہے ۔ ( یعنی مال سکنت میں ہر وقت متوجہ رہنا )

### (۴۰) دو بازوں کے لیے جال :

فرمایا : سننا ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے دو بازوں کو چھندے میں لائے تھے کہ یہ جال پھیلایا تھا یعنی مولانا محمد قاسمؒ اور مولانا گلگوہریؒ

### (۴۱) کام نلکم کی صورت میں زیادہ ہوتا ہے :

فرمایا : ذوق سے معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر کام نلکم کی صورت اس سے زیادہ ہوتا ہے ۔  
(۴۲) تبلیغ و اصلاح نفس کی ترتیب :  
تبلیغ و اصلاح نفس کی ترتیب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ : اگر دوسرے کام کرنے

حاشیہ منور گذشتہ جگہ دعا تھے نبوی کے الفاظ یوں یاد آتے ہیں :

وَإِذَا أَرَدْتُ بِقَوْمٍ فِتْنَةً  
فَأْتُوْنِي غَيْرَ مُنْشَوْنِ !  
اے اللہ ! جب آپ کسی قوم کو فتنے میں مبتلا کرنا  
ارادہ فرمائیں تو مجھے اس میں مبتلا کیے بغیر نہ آئیے۔

والے موجود ہیں تو اصلاح نفس فرض میں ہے۔ اور اگر موجود نہ ہوں تو اصلاح نفس و تبلیغ دونوں چھ کرے۔

(۴۳) جہاد کی دو قسمیں :

فرمایا : حاجی صاحب کا لفظ جہاد ہے کہ جہاد دو قسم پر ہے ذموم عند اللہ و عند الناس۔ مشہور یہ ہے کہ اولیٰ کی طلب ذموم امتثالی کی کمود — مگو صوفیہ کے نزدیک ثانی کی طلب بھی ذموم ہے۔ جیسے کوئی سیاہ فام عاشق اپنے حسین سے کبھی یہ درخواست نہیں کریگا کہ توبہ پر عاشق ہو جا۔

(۴۴) سوانح عمری میں کی پیشی کے سبب احتیاط :

فرمایا : میں نے وصیت نامہ لکھ دیا ہے کہ میری سوانح عمری نہ کبھی جامے کی رنگ اس میں کی زیادتی بہت کر دی جاتی ہے۔

(۴۵) مناسبت کا مفہوم :

فرمایا : مناسبت کے یہ معنی ہیں کہ شیعہ کے فعل و عمل پر قلب پر کوئی اعتراض نہ کیا ہو۔

مے حضرت خواجہ غفران اللہ نے "اشرف السوانح" کے نام حضرت کی سوانح حیات، آپ کی میثاق طیبہ ہی میں مرتب کر دی تھی، جو آپ کی نظر اصلاحی کے ساتھ چھپ بھی گئی تھی، اس کے معنی بھی خود ہی تحریر فرمادیے۔ مگو یہ ہے کہ وہ سوانح عمری کم اور تربیتہ اسلمک زیادہ ہے

### (۴۷) دوست کی رضا بڑھانا :

فرمایا : دوسرے کی صحت کی میں انقباض میں اوسر سے داد لیا وہ رضا کے انہی میں تملی ہوتی ہے۔ کیونکہ دشمن (شک و لی) اختیار کرتے ہیں تو دوست کی رضا اور بڑھ جاتی ہے۔

### (۴۸) تائبین بھی اولاد میں داخل ہیں :

فرمایا : مِلَّةُ الْاَنْبِيَاءِ میں غور کر لے کے معلوم ہوتا ہے کہ تائبین بھی اولاد میں داخل ہیں اور اس کی مزید تائید اس سے ہوتی ہے کہ فرمایا : هُوَ شَاكِرٌ الْاَنْبِيَاءِ۔ یہاں بالا جماع خطاب عام ہے اور ظاہر یہی ہے کہ وہ لوگ جو خطاب متہد ہونا چاہتے۔

### (۴۸) حسن ظن محتاج دلیل نہیں ہوتا :

فرمایا : حسن ظن محتاج دلیل نہیں ہوتا۔ بلکہ فقدانِ دلیل سورۃ ظن میں حدیثِ دلیل حسن ظن ہے۔ دلیل میں آیت : وَتَوَخَّيْ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَانَفْسِهِمْ خَيْرًا۔ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپس میں دلوں سے نیک گئی کیلئے ایک مرتبہ کہہ کر اس ملازم میں تردد ہوا کہ خاذلہ یا نوا باریعة شہداء خاذلہ عند اللہ ام انکذبتون ؟ (سو جس صحت میں یہ لوگ (موافق کا عدہ کے) گواہ ہیں — تو بس اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں) کس طرح مرتب ہوا۔ جواب یہ سمجھ میں آیا کہ خاذلہ عند اللہ ای عنہین اللہ اور عند قالون اللہ عند الشرع پس وہ اللہ کے نزدیک

یعنی اللہ کے دیس اور اس کے قانون اور شریعت کے نزدیک

(۴۹) قبض کی حالت میں معمول ذرا قلت تو جہد سے کرے،

فرمایا: قبض کی حالت میں معمول تو سابق ہی رہنے دے مگر ذرا قلت تو جہد سے ادا کرے۔

(۵۰) سنن نکاح :

فرمایا: <sup>۱۲۹۹ھ</sup> میں شیخ محمد صائب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اور <sup>۱۲۹۹ھ</sup> میں یر نکاح ہوا۔

(۵۱) حیثیت عقلیہ میں وام :

حیثیت عقلیہ میں وام ہوتا ہے، قوت نہیں ہوتی۔ اور حیثیت بطبیہ میں برعکس معاملہ ہے۔

(۵۲) اگر بے اعتدالیوں کا نشانہ بنے فکری ہے :

فرمایا: اصل مقصود فکری ہے۔ آج کل اگر بے اعتدالیوں کا نشانہ بنے فکری ہوتی ہے۔

(۵۳) حضرت مولانا شیخ محمد تقی کا ایک شعر :

فرمایا: کہیں پر ایک بت خاں کو شکست کر کے اہل اسلام نے مسجد بنائی

تھی۔ ایک ہندو شاعر نے اس کے متعلق ذیل کا شعر کہا ہے :

۔ بہین کرامت بت خاند مرا اسی شیخ

کہ چون طراب شور خاند خدا باشد

(میرے بت خاند کی اسے شیخ کرامت دیکھو کہ جب وہ تباہ ہو جاتا ہے

تو خاند خدا ہی جاتا ہے ۔)

اس کی تردید میں مولانا شیخ : حمد تعالیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا شعر فرمایا :

بہین نہاست تہا نہ استے خود ای گبر

کہ تا خراب نش خاند خدا نشد !

(اے آتش پرست اپنے بت خاند کی ناپاکی تو دیکھ کہ جب تک وہ برباد

نہیں ہو جاتا خاند خدا نہیں بنتا۔)

(۵۴) صوفیاء عالم مادی کو عالم جسمانی کہتے ہیں :

فرمایا عند الصوفیہ روح ، نفس اور نسر (ذی روح) مترادف ہیں۔ روح طبعی

واسطہ ہے بین البسم والروح الذی عند الشکلیین اور الروح الذی عند الشکلیین واسطہ

ہے بین الروح الطبعی۔ والروح الجبر والذی عند الصوفیہ۔ (جسم اور روح کے

مابین مشکلیین کے نزدیک اور روح مشکلیین کے نزدیک۔ واسطہ روح طبعی کے) (اور

روح مجرد صوفیہ کے نزدیک ۔ صوفیہ کے نزدیک عالم مجرد کو عالم امر اور عالم

مادی کو عالم جسمانی کہتے ہیں۔ آیت میں جو بین الامرین آیا ہے اس کی تفسیر

عالم مجرد سے غلط ہے۔ وہاں وہی مراد ہے جو : اِذَا تَوَلَّىٰ سَوَّاهُ اِذَا تَوَلَّىٰ سَوَّاهُ



شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَذَلِكَ فَيَكُونُ (جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہو بس اس کا معمول یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے بوجہ اس وہ ہو جاتی ہے) میں ہے۔

### (۵۵) علوم معاطہ اور علوم مکاشفہ کی قسمیں :

فرمایا علوم دو قسم پر ہیں۔ علوم معاطہ، علوم مکاشفہ، علوم معاطہ جیسے تہذیب، اخلاق و اصلاح اعمال۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے اصل مقصود یہی علوم ہیں۔ اور علوم مکاشفہ جیسے وحدۃ الوجود و وحدۃ الشہود وغیرہ ذیل اصل ہیں اور ذہانید کی بعثت ان کے لیے ہوئی ہے۔ ان کے لیے تربیتی غیبت ہے کہ ان کے خلاف نہ ہوں۔ ان کی تدوین (جمع کرنا) بعض اس لیے ہوئی کہ ایسے واردات بعض کو پیش آئے۔

### (۵۶) حجب نورانیہ حجب ظلمانیہ سے سخت ہیں :

فرمایا : حجب نورانیہ سخت ہیں حجب ظلمانیہ سے عیروز ما گرفت گزرد  
 ہاگ نیست (یعنی ایام تلف ہو سکے پر حسرت نہ کرنا چاہیے  
 میں "روز ما" کا تفسیر بھی یہی واردات و حالات ہیں۔

### (۵۷) صوفی کون ہے :

فرمایا : صوفی کہ تہذیب یہ ہے : وہ عالم با عمل جس کا ظاہر و باطنی شریعت کے موافق ہو۔

### (۵۸) کسی گناہ کو صغیر نہ سمجھو !

فرمایا : جو لوگ گناہ کو صغیر سمجھ کر جرات کر لیتے ہیں۔ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ انھوں نے یہ دیکھا کہ گناہ صغیر ہے اور یہ نہ دیکھا کہ گناہ کسی ذات کا ہے۔ اگر یہ مراقبہ کر لیتے تو سمجھ جاتے کہ اس لحاظ سے تو صغیر وہی اکبر الکبائر (بڑے گناہوں سے بھی بڑا) ہونا چاہیے۔

### (۵۹) علم باری تعالیٰ :

فرمایا : علم باری تعالیٰ قبل وجود الخلق و بعد الخلق (خلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اور خلوق کو پیدا کرنے کے بعد) یکساں علم ہے۔ فرق صرف متعلق کے اعتبار سے ہے، کہ پہلے متعلق ہمارے اعتبار سے استقبالی مرتقا اور اب حالی ہے، قرآن مجید میں جو کچھ جگہ ننم یا یعلم اللہ (تاکہ ہم جان لیں) تاکہ اللہ جان لے، آیا ہے اس کے تفسیر علم تفصیلی معقول سے کرنی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ معقول تفصیلی علم تو ہمیں معلومات ہے اور یہاں اس کا فساد ظاہر ہے۔ ہاں قاسمی ثناء اللہ صاحب پانی تہ لے نہایت عمدہ تفسیر کہ ہے۔ یعنی ہم جان لیں کہ جو پہلے موجود ہونے والا تھا وہ اب موجود ہو گیا۔

### (۶۰) الغیبة اشد من الزنار :

فرمایا : الغیبة اشد من الزنار (غیبت گناہ سے بڑھ کر سخت ہے) کے

معلق حاجی صاحب نے فرمایا کہ نصیحت گنہ گاروں کا گناہ باجی ہے، پھر فرمایا،  
ہماز سے پاس تو ایسے ہی چٹکے ہوتے ہیں۔

(۶۱) نو تعلیم یافتگان کے شبہات کے اسباب :

فرمایا : نو تعلیم یافتگان کو جو شبہات پیش آتے ہیں اس کا فشار دو چیزیں  
ہیں۔ عدم عفت حق تعالیٰ اور عدم محبت، عفت و محبت پیدا ہو جانے  
کے بعد شبہات نہیں ہوا کرتے، عفت کا پیدا ہونا قدرے مشکل ہے،  
مکومت ہمازہ و ریاضت و سنت سے پیدا ہوتی ہے۔

(۶۲) دیوبند اور علی گڑھ کا نقشہ :

فرمایا : اکبر الہ آبادی نے کیا اچھا نقشہ کھینچا ہے۔  
ہے دل روشن مثال دیوبند اور ندوہ ہے زبان ہر شہند  
اب علی گڑھ کی بھی تم تشبیہ کو ایک معزز ہیٹ بس اس کو کو

(۶۳) مفہوم ایان نعبد :

فرمایا : ایان نعبد و ایان نستعین (ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے  
ہیں اور خاص تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں) انشاء ہے، خبر نہیں دماغ  
اس میں غلطی کیا کرتے ہیں۔

(۶۴) کون سی تنائے موت محمود ہے :

فرمایا : تنائے موت شوقاً الی لقاء اللہ ، اللہ تعالیٰ کے دیدار کے اشتیاق میں (مرد ہے)۔

(۶۵) شیخ کی اتباع اور مجتہد کی تقلید :

فرمایا : شیخ کی اتباع تمہارے اعمال میں ہے ، اور مجتہد کی تقلید احکام شرعیہ میں ہے ۔ دونوں میں فرق ہے ۔

(۶۶) مخالف شرع شیخ کو چھوڑ دینا چاہیے :

فرمایا : اگر کوئی شیخ ایسی چیز کا امر کرے جو شرعاً ممنوع معلوم ہوتی ہے تو دیکھو وہ منتقل فیہ (جس میں اختلاف ہو) ہے یا متفق علیہ (سب کے نزدیک بہ اتفاق) حرام ؟ اگر منتقل فیہ ہے تو شیخ کے کہنے کی اتباع کرے بشرطیکہ وہ جناح کے ۔ اور اگر متفق علیہ حرام ہے تو دیکھو اس میں تاویل حلت (حلال ہونے کی تاویل) کی گنجائش ہے یا نہیں ؟ اگر گنجائش تاویل ہے تو بھی اتباع جائز ہے اور اگر گنجائش تاویل بھی نہیں تو اپنی سمجھ سے بالاتر سمجھ کر شیخ سے باادب درخواست کرے کہ معذور والا شرعاً اس کی اہانت سمجھ میں نہیں آتی ، تو شیخ اس کی تفسیر کر دے اور سمجھا دے یا اپنا معذور ہونا ظاہر کر دے ۔

اور اگر شیخ دونوں باتوں میں سے کوئی نہ کرے تو وہ شیخ ہونے کے قابل نہیں اور مخالف شرع سمجھ کر چھوڑ دے۔ البتہ تو یہی اور بے ادبی نہ کرے۔

(۶۷) شیخ اپنے بعض مریدوں کو ترجیح دے سکتا ہے :

فرمایا : شیخ کو جائز ہے کہ اپنے ذاتی تعلقات کے اعتبار سے بعض لوگوں کو بعض پر ترجیح دے لے۔ البتہ ان کے باہمی تعلقات و معاملات میں سب کو برابر سمجھنا ضروری ہے۔

(۶۸) متقدمین اور متاخرین کے علوم کا فرق :

فرمایا : متقدمین (پہلے لوگ) و متاخرین (بعد کے لوگ) کے علوم میں یہ فرق ہے کہ متقدمین کے علوم میں حقائق زیادہ ہونے میں اور الفاظ کی پابندی نہیں ہوتی۔ اور متاخرین اصطلاحی الفاظ میں مقید رہتے ہیں۔

(۶۹) خبیث نفسی کا ترجمہ :

فرمایا : حدیث میں جو آتا ہے ”خبیث نفسی“ اس کا ترجمہ ہے ”میراجی میلہ ہو گیا“

(۷۰) تبرک کا بلا اجازت اہل خانہ تقسیم میں مفاسد :

فرمایا : کسی کے گھر میں جب بزرگ کی دعوت ہو تو ہر اسیر کا بزرگ

کے بزرگ کے آگے سے خود بخود کھانا اٹھا کر تبرکاً خورد کھانا یا باقی تقسیم کرنا اس میں چند مفاسد ہیں — (۱) وہ صاحب خاذا کی طرف سے بطور اہانت ہوتا ہے و بطور تمسک نہیں ہوتا، رہی اجازت حکم سو یہ اس لیے مفقود ہے کہ صاحب خاذا اور اس کے اہل اپنے لیے تبرک کے خواہشمند ہوا کرتے ہیں۔ (۲) بزرگ ضیف کو مجب پیدا ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ یہ درج فعلی ہے جیسے درج قولی ممنوع ہے ایسی ہی درج فعلی بھی ممنوع ہے۔ (۳) بعض نفیس طبائع کو مطلقاً جھوٹے سے کرامت ہوتی ہے پھر جلس میں ان کو کتنا کہ تبرک لے لو اس میں ان پر تلخی واضح کرنا ہے۔

### (۱) غلطی کا اقرار کرنا بڑا مجاہدہ ہے

فرمایا: یہ بہت بڑا مجاہدہ ہے کہ ایک بات غلط کہ دے پھر غلطی پر متنبہ ہو کر صاف اقرار کرے کہ میں نے غلط کیا تھا صحیح ہے۔

### (۲) اصلاح تقدس پر موقوف ہے:

فرمایا: سووی عبید اللہ سبندھی صاحب بیان کرتے تھے کہ شہر علی صاحب سے ملاقات انھوں نے کہا کہ اصلاح تقدس پر موقوف ہے۔ اور ہم لوگوں میں تقدس نہیں ہے۔ اس لیے اصلاح نہیں ہوگی۔

### (۷۳) ہمدردی للفتیقین کا مفہوم :

فرمایا : ایک مقام پر حافظ محمد احمد صاحب برحوم سے پھری لوگ سوال کر رہے تھے کہ ”ہمدردی للفتیقین“ کا کیا مطلب ہے۔ حافظ صاحب برحوم جواب دیتے تھے ، ان کی سیری نہ ہوتی تھی ، آفریں نے کہا اس کی مثال ایسی ہے جیسے تم کہا کرتے ہو : ”کورس بنی“ اسے کا ہے۔ یعنی اس کے پڑھنے سے بنی ، اسے ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی یہ کورس تقریبی کا ہے یعنی اس کی ہدایت اختیار کرنے سے مستفی بن جاتا ہے۔

### (۷۴) مہین مولوی :

فرمایا : ایک مرتبہ کہ سفر میں اہل ..... نے میرے متعلق حاجی صاحب سے شکایت کی کہ وہ ..... کا فالغت ، جواب میں فرمایا ، آس کی طبیعت میں خلل کا مادہ ہی نہیں اور حجاج والا پر آنے لگے تو مجھ کو ان الفاظ میں سلام کہلا کر بھیجا کہ ہمارے ”مہین مولوی“ سے بھی سلام کہ دینا۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ حاجی صاحب نے کیسا جادو لفظ استعمال فرمایا کیونکہ مہین کے معنی ہیں عربی میں حقیر ، فارسی میں سردار ، انگریزوں میں نازک۔

(۷۵) کسی بزرگ کو علی سبیل جزم ولی کہنا جائز نہیں : فرمایا کہ

علی سبیل جہنم شیخ کہنا صحیح ہے۔ کیونکہ اس کا معنی ہے یہ طریقی تربیت باطنی سے واقف ہے۔ البتہ وہ کہنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس کے معنی ہیں مقبول عند اللہ۔ یہ اخروی حکم ہے، پہلا دنیوی تھا۔

(۷۶) بنی و رسول میں نسبت عموم و خصوص :

فرمایا : بنی اور رسول میں نسبت عموم و خصوص من وجہ یا مطلق کے علاوہ تسادی بھی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ایک ہی ذات کو تعلق مع اللہ کے لحاظ سے بنی اور مع الخلق کے لحاظ سے رسول کہا جاتا ہے۔

(۷۷) روایاتے صادقہ کی تفسیر :

فرمایا : جزء من النبوة کی تفسیر یہ ہے کہ روایا صادقہ منجملہ ۴۶ اوصان نبوت کے ایک وصف ہے۔ باقی اوصان کو بیان نہیں کیا گیا۔ اور چہ ماہ و حی کے ساتھ تفسیر کرنا غلط ہے۔

(۷۸) عشق میں کتمان مجاہدہ شدیدہ ہے :

فرمایا : حب خدا تعالیٰ کسی کو مطرود کرنا چاہتا ہے تو محبت احداث (زنا کرنا) کے ساتھ قبلہ کر دیتا ہے۔ اور عشق میں باوجود عفت، کتمان رکھنا مجاہدہ شدیدہ ہے۔ کیونکہ ذکر کرنے سے سہو نا غم بگا ہو جاتے۔



## (۹) حالتِ فنا کی تعبیر :

فرمایا : حالتِ فنا کی تعبیر کفر سے جائز ہے ، کیونکہ کفر لغت میں ستر کو کہتے ہیں اور اسلام مترادف ایمان ہے اور ایمان علم ہے اور حالتِ فنا میں علم لائق ہو جاتا ہے ۔ لہذا ایمان کفر کی نفی اور کفر کائناتِ اثبات درست ہے ۔

(۸۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے رویت باری تعالیٰ کا اثبات

فرمایا : آیت غلامی رتبۃ الجلیل موسیٰ علیہ السلام کے لیے رویت باری تعالیٰ کے اثبات و استدلال غلط ہے ۔ کیونکہ تہلیل پر بلا فصل زمانی مرتب ہے مگر جبیل وصفِ موسیٰ علیہ السلام ۔ اور تقدم و تاخر بعض ذاتی ہے تو رویت کس کو ہوئی ۔ (۸۱) ناشکری کا سبب :

فرمایا : وجہ ناشکری یہ ہے کہ انسان مغتور کی طرف نظر کرتا ہے موجود کی طرف نظر نہیں کرتا ۔

(۸۲) صدقہ فطر کی مقدار :

فرمایا ، صدقہ فطر کی مقدار نمبری سہاروی تولد سے پونے دو سیر گندم ہے اور مولانا محمد یعقوب صاحب فرمایا کرتے تھے کہ  $\frac{1}{4}$  سپنتہ اور آدھ پاؤ ۔

(۸۳) گیا رھویں کے متعلق ایک سوال کا جواب :

فرمایا : کانپور میں ایک مرتبہ ایک تھانیدار میرے پاس آیا ، اور کہا ہم بہت تنگی میں ہیں ۔ بعض عالم کہتے ہیں کہ گیارہویں جائز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ناہائز ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ بتلاؤ ادھر بھی کبھی سوال کیا ہے ۔ وہ خاموش رہا ۔ فرمایا بس معلوم ہوا کہ جواز تو خود دل میں بسایا ہوا ہے ۔ اب محض ہم پر اعتراض کرنا مقصود ہے ۔ سو ہم مستر علی کو جواب نہیں دیا کرتے ۔

(۸۴) بیعت کی حقیقت :

فرمایا : بیعت کی حقیقت یہ ہے کہ طالب کی طرف سے التزام ہوا اتباع کا ، اور شیخ کی طرف سے التزام ہوا تسلیم و توجہ کا ۔

(۸۵) اصلاح کے لیے بیعت ضروری نہیں :

فرمایا : جو لوگ بیعت کو اصلاح کے لیے ضروری سمجھتے ہیں یہ بدعت اعتقادی ہے ، شیخ کو چاہیے کہ سب سے پہلے اس کی اصلاح کرے ، اور کسی کا خاطر حقیقت کو نہ چھپا دے ، اور باقی مصلحتوں کی رعایت کرے ۔

(۸۶) شیخ محقق کے اصلاح کرنیکا سبب :

فرمایا : شیخ کو چاہیے کہ اصلاح میں انعامن (چشم پوشی) نہ کرے ،

مگر میں اصلاح کے وقت بھی ملا اب سے افضلیت کا اعتقاد جائز نہیں۔  
جیسے ایک بادشاہ جنگی جلاؤ کو حکم دے کہ شہزادہ کو دتے لگاؤ تو حسب حکم  
جلاؤ تعمیل فرما کر دے گا۔ مگر دتے نامتے وقت بھی اس کو کہیں یہ دوسرا ملک  
نہ ہو گا کہ میں شہزادے سے افضل ہوں۔ اس طرح شیخ معق اصلاح کرتا ہے۔

(۸۷) حضرت مولانا نانوتوی کا ایک ارشاد :

فرمایا : حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس کا پرٹاڑا ہوا  
اس کے مریدوں کی اصلاح کبھی نہ ہوگی۔

(۸۸) سختی اور مضبوطی کا فرق (عجیب مثال)

فرمایا : سختی اور مضبوطی میں فرق ہے۔ جیسے لوہے کی تلمنت ہے، مضبوط  
میں اور ریشم کا رتہ نرم ہے مگر بہت مضبوط ہے۔ اسی واسطے حق تعالیٰ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں : فَمَا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ يَتْلُو لَهَا  
(یہ اللہ کی خاص رحمت ہے کہ آپ ان کے حق میں نرم خور ہیں)

(۸۹) ہدیہ میں اشرافِ نفس :

فرمایا : ایک مرتبہ سفر بہار پور میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب پور  
نے مجھ سے پوچھا کہ مولوی رحمہ بخش صاحب پریذیڈنٹ کا معمول ہے کہ ہم کو  
کچھ خزانہ دیا کرتے ہیں۔ اب ہم کو خیال ہے کہ حسب معمول کہہ دیں گے۔ کیا

یہ اشارت نفس (فکر الملاح ہونا) منوع میں داخل ہے یا نہیں۔ (حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ دیکھا جاتے اگر غلات تو قح .... صورت و قح میں آنے سے کلفت ہو۔ تو اشارت نفس ہے، اسی کا کلفت نہیں تو اشارت نہیں۔

(۹۰) اللہ کے ذکر سے شیطان مردود قح ہوتا ہے :

فرمایا : ذکر اللہ سے شیطان مردود ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ حَاضِرٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ اِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خُفِيَ وَاِذَا غَفَلَ وَجَّهَ (شیطان آدمی کے دل پر بیٹھا رہتا ہے۔ جب آدمی اللہ پاک کا ذکر کرے تو ہٹ جاتا ہے، اور جب غافل ہو جاتے تو وسوسہ افزائی کرتا ہے)

(۹۱) امراض سوداویہ کے خواب میں نظر آنی کی تعبیر :

فرمایا : جذام و امراض سوداویہ کا خواب میں نظر آنا بدعت سے تعبیر ہے۔

(۹۲) وسوسہ نسانی اور شیطان کا فرق :

فرمایا : وسوسہ کہی نسانی ہوتا ہے اور کہی شیطان — فرق یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کے وسوسہ میں ٹکرا ہو تو نسانی ہے اور وسوسہ مختلف الانواع (مختلف قسموں کا وسوسہ) آتا ہو تو شیطان ہے۔  
۱۔ حاشیہ الحکمہ مسلمہ دیکھیں۔

(۹۲) دنیا میں شوق اور بے چینی کا سبب :

فرمایا : عشاق اور عرفا کو دنیا میں شوق (ثرپ) اور بے چینی اس لیے ہوتی ہے کہ دنیا میں حد استعداد تک کوئی کام حاصل نہیں ہوتا اور آخرت میں ہر کام حد استعداد (قابلیت کی حد تک کام) تک حاصل ہو جاتے گا۔ اس لیے وہاں سکون ہو گا۔ یہ شبہ نہ ہو کہ جنت میں فواکہ و نعماء اچل و شرب کے لیے جو لاکھ کریں گے تو شاید نفس کو ان کی طرف بے چینی ہوگی۔ جواب یہ ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بے پیاس والے کے لیے شربت سرد کا گلاس پیش کیا جائے، تو اس کی طبیعت میں بے چینی تو نہ ہوگی مگر پھر بھی پینے سے مزہ اور لذت خود مضاعف ہوگی۔ ویسے ہی وہاں ہو گا۔

(۹۳) صاحبِ تعرف کا صاحبِ تشریح ہونا ضروری نہیں :

فرمایا : صاحبِ تعرف کے لیے صاحبِ تشریح ہونا ضروری نہیں، دیکھو وہاں کتنا بڑا صاحبِ تعرف ہو گا اور ایسے ہی صاحبِ تعرف ہے انسان کے

---

حاشیہ صفحہ گذشتہ : دلیل اس کی یہ ہے کہ شیطان چاہتا ہے کہ انسان گناہ میں مبتلا رہے۔ اگر ایک گناہ سے بچ جاتا ہے تو دوسرا گناہ کرانے کی کوشش کرتا ہے اور نفس اپنے کیکلے گناہ کرتا ہے۔ وہ مرتد ایسے گناہ کر چاہتا ہے جس میں اسے خطا آتا ہو۔ اس سے بار بار خواہش کرتا ہے

اندر گھس جاتا ہے۔

(۹۵) خیر من العب شہر کا مفہوم :

فرمایا : لیلۃ القدر کی فضیلت میں خیر من العب شہر (ایک ہزار بیسے سے بہتر) فرمایا گیا ہے اس سے مراد تحدید نہیں ، بلکہ مراد یہ ہے کہ ہر شخص کے نزدیک جو سب سے بڑا عہد و ذہن میں آ سکتا ہے لیلۃ القدر اس سے بھی بہتر ہے ، اہل عرب کے یہاں ”العن“ سے اوپر کوئی مفرد محدود نہ تھا اور یہ ان کا انتہائی مفرد محدود تھا۔ اس لیے خیر من العب شہر ”فرمایا۔

(۹۶) آخرت میں روت حق سبحانہ کیسے ہوگی :

فرمایا :۔ آخرت میں روت حق سبحانہ ، بدوں اور ایک کُنز و احاطہ ہوگی جیسے آسمان کی روت تو جوتی ہے مگر اس پر احاطہ نہیں اور ذرا رک۔

(۹۷) نور کا مفہوم :

فرمایا : ”نور حق ظاہر برد اندر ولی“ سے مراد نور مخلوق اللہ ہے۔

(۹۸) مراقبہ کی تفسیر :

فرمایا : مراقبہ نام برد اور مقصود ہے۔ جیسے حدیث میں ہے : ”مراقب اللہ تجمہ تجاہد“ (اللہ تعالیٰ کا دھیان کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا) اور

شغل نہ مامور نہ مقصود ہے۔ مراقبہ کی تفسیر ہے۔ استحضار علوم — اور شغل کی تفسیر ہے توجہ حواس ظاہرہ و باطنی شئی مآ — (ظاہرہ ہواس کی توجہ اس چیز کی) جیسے حدیث میں ہے "اجعل بصرک حدیث مسجدت" (نظر سیدے کی جگہ رکھی توجہ اور قصور (خیال) دونوں مساوی ہیں۔

(۹۹) باب تاویلات کاغشا کبر ہوتا ہے :

فرمایا : علامت طلب صادق کی دو چیزیں ہیں۔ پنجگو، تواضع۔ باب تاویلات کاغشا کبر ہوتا ہے۔

(۱۰۰) علامت شقاوت و سعادت بدنی ساخت میں کو دی جاتی ہے :

فرمایا : حدیث خلعت مولود میں فرمایا گیا ہے کہ فرشتہ سوال کرتا ہے : اَذْكَرٌ اَدَا شَبَّیْ اَذْ سَعِیْدٌ (بدبخت ہو گا یا نیک بخت) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شقاوت و سعادت کی علامت بدنی ساخت میں رکھ دی جاتی ہے۔ ورد ابتدا فرشتے کے اس سوال کے کچھ معنی نہ ہوں گے۔

(۱۰۱) استاد کو لائق شاگرد کا ممنون ہونا چاہیے :

فرمایا : استاد کو شاگرد لائق کا بھی ممنون ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہ اپنے دل کی زمین کو کاشت کے لیے استاد کے سپرد کرتا ہے جس میں برقی علوم و اجر آخرت کا ذخیرہ جمع کرتا ہے۔ کیونکہ فیض جلیے القار سے ہوتا ہے، ہمتی

سے بھی جوتا ہے، بلکہ سال کا بھی مستقل پیمانہ ہے۔ کہ وہ کلی کی طرح تھارے  
ثواب کو اٹھا کر آخرت تک پہنچا رہا ہے۔

(۱۰۳) استخارہ اور دعا میں فرق :

فرمایا : استخارہ اور دعا میں فرق یہ ہے کہ استخارہ تو امر مسترد و مشک  
کلام میں جوتا ہے۔ اس لیے وہ ان الفاظ میں بھی تردید ہوتی ہے۔ اور دعا میں  
داعی کے نزدیک ایک جانب میں مصلحت متین ہوتی ہے، اگر واقع میں نہ ہو،  
اس لیے دعا میں سوال بالجزم ہونا ضروری ہے۔ ” (ان شلٹ) ” (اگر تو چاہے)  
وغیرہ کہنا جائز نہیں۔

(۱۰۴) مدرسہ کے لیے چندہ غریب سے لو :

فرمایا : مولوی مبارک حسن صاحب دیوبندی روایت کرتے ہیں کہ میں نے مولانا  
دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مدرسہ بدوں چندہ لینے کے چل  
نہیں سکتا۔ اور چندہ لینے میں جو قباحتیں ہیں وہ بھی ظاہر ہیں، فرمایا چندہ ضرور  
لو مگر غریب سے — اس میں قباحت نہیں ہوگی، وہ دیکھو خود ممنون ہوتے  
ہیں۔

(۱۰۵) اولیاء اللہ کے دیکھنے سے فائدہ :

فرمایا : اولیاء اللہ کی طرف دیکھنے میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نمونہ مل جاتا ہے۔



(۱۰۵) حقوق اللہ در حقیقت حقوقی النفس ہیں :  
 فرمایا : حقوق اللہ در حقیقت حقوقی النفس ہیں۔ کیونکہ اگر تعمیل نہ کی تو  
 خدا کا کیا عجز ؟ نفس ہی کا ضرر ہے ، البتہ حقوق العباد اس شد (زیادہ  
 سخت) اس لیے بھی ہیں کہ ان میں ضرر دوسرے کو پہنچتا ہے۔ معلوم ہوا کہ  
 معاشرت میں غیر کو مزہ سے بچانا زیادہ مؤکد ہے۔

(۱۰۶) حُبّ زوج کے لیے ایک عمل :

فرمایا : حُبّ زوج کے لیے یہ عمل ہے کہ بعد از شام یا وُذُوذُ گیارہ سو  
 مرتبہ اور اقل و آخر میں تین مرتبہ دُؤد شریف اور بعد میں گیارہ صد سیاہ برہج  
 پر دم کر کے تیز آگ میں ڈال دے۔

(۱۰۷) دینی غیرت :

فرمایا : میری احتیاط کہ بار تقویٰ و طہارت نہیں بلکہ دینی غیرت ہے۔ خواہ  
 لوگ مجھ سے ناراض ہو جاویں مگر دین کی ذلت کا سبب کچھ نہیں بنا۔

(۱۰۸) حدود میں دو گناہ :

فرمایا : حدود میں دو گناہ ہیں ایک خلوتِ حکم۔ دوسرا عدم اظہارِ مذمت و  
 معذرت۔ (تمرد، سرکش ہونا)۔ حد، پہلے گاہ کے لیے کفارہ ہے، دوسرے  
 کے کفارہ کے لیے توبہ و معذرت کی ضرورت ہے۔

(۱۰۹) شیخ کو خلوت کی ضرورت :

فرمایا : شیخ کو تقویٰ کے ساتھ خلوت کی بھی ضرورت ہے :

وَقَبِّلْ بِأَيْدِيهِ الثَّيْلُ (اور سب سے قلع کر کے اپنی طرف متوجہ رہو)

(۱۱۰) اپنے شیخ کو سب سے افضل نہ جانتا چاہیے :

فرمایا : شیخ کو سب سے افضل سمجھنا جائز نہیں البتہ نفع سمجھنا ضروری ہے۔ (یعنی یہ سمجھے کہ زندہ مشائخ میں سب سے زیادہ نفع اور فیض کسے اپنے شیخ سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔)

(۱۱۱) ادب کی برکت :

فرمایا : ایک شخص جاری پانی پر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ بائیں طرف امام احمد بن حنبل وضو کر رہے ہیں۔ اور میرا غلغلہ استعمال شدہ پانی، اسی کی طرف جارہا ہے۔ یہ تو ان کی بے ادبی ہے۔ ادب کی خاطر وائیں طرف سے اٹھ کر امام صاحب کی بائیں جانب جا بیٹھا۔ حق تعالیٰ نے اسی ادب کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ ادب بڑی چیز ہے ۔

ادب تاجلیت از فضل اللہ

بہر بر سر ہر حجاب کن خواہی

(ادب اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک تاج ہے۔ اسے سر پہن

لو اور جہاں چاہے چلے جاؤ)

(۱۱۲) بے ادبی سے نسبت طلب ہونا :

فرمایا : ایک صاحب کیفیت نے قبلہ کی طرف تھوکر دیا تھا، اس نے ادبی

کی وجہ سے سب کیفیت سلب ہو گئی۔ واقعی بے ادبی بہت بڑی چیز ہے۔

(۱۱۲) جانور سے کذب اور فریب :

فرمایا : ایک شخص نے غالی جھولی کا صورت سے گھوڑے کو اپنی طرف بلوایا۔ ایک باغدا بزرگ نے دیکھ کر فرمایا یہ کذب (اور فریب) ہے۔

(۱۱۳) تمار کی سفت بزرگ اور ولی نہیں ہو سکتا :

فرمایا : ایک رفیع حضرت شیخ السدنیؒ نے فرمایا : ایک شخص ایک مشہور معروف بزرگ کی تلاش میں نکلا۔ راستہ میں اس کی نماز کی جگہ کو دیکھا کہ دست کا نشان سجدہ میں غلات سنت لگا ہوا تھا، یہ سمجھ کر کہ وہ غالباً سفت ہے۔ وہیں سے واپس ہو گیا اور ارادہ بڑھادت فیج کیا و کہ جو شخص سنت نبویؐ کا تمارک ہو وہ بزرگ اور ولی نہیں ہو سکتا۔

(۱۱۵) متقی کی زبان میں اثر ہوتا ہے :

فرمایا : متقی شخص کا خدا سا ارشاد موثر ہوتا ہے (کیونکہ اس کے اخلاقی و تقیہ کا اثر سادہ میں یک پہنچتا ہے) چنانچہ حضرت مولانا شاہ اسماعیل شیبہؒ کے ذرا سے ارشاد سے اثر ہوتا ہے۔

(۱۱۶) عالم کی نصیحت کا اثر زیادہ ہوتا ہے : فرمایا : ایک بچے کو گڑ کھانے کی عادت تھی۔ روکے سے

مانا نہیں تھا۔ ایک بزرگ کے پاس اس کی شکایت کی گئی، اور اس کی اصلاح کے لیے دعا کی درخواست کی گئی، وہ بزرگ بھی کسرت سے لڑکھایا کرتے تھے۔ فرمایا اکل آتا۔ رات کو صدقہ دل سے خود توبہ کی پھر اس بچہ کو نصیحت کی۔ اس نے لڑکھانا ترک کر دیا۔ عمر بھر نہیں کھایا۔ یہ نصیحت کا اثر ہوا۔

(۱۱۷) خلع کے لیے نماز پڑھنا :

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری سفر حج کے ارادہ سے جس جہاز میں سفر کر رہے تھے اس کا ڈرائیور نصرانی تھا۔ اس نصرانی نے ایک نمازی سے کہا تم کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا اپنے خدا کی نماز پڑھنا ہوں۔ نصرانی بولا یہ خدا کی نماز نہیں، خدا کی نماز وہ ہے جو ہماری شکل جیسا (یعنی مولانا موصوفی) پڑھتا ہے۔ دیکھو اگر سرکار کو اچھی چیزیں سوغات میں تو پسند آئیں گی اور رضا مندی ہوگی اور اگر وہی چیزیں دو گے تو ناراضگی ہوگی۔

والفضل ما شہدت به الخ عداو

(اور حقیقی فضیلت وہی ہے جس کو دشمن بھی تسلیم کریں۔)

(۱۱۸) مدرس جامع العلوم کی فوقیت :

”مدرسہ فیض عام“ کانپور میں بعد علیحدگی مولانا احمد علی صاحب کانپوری کے حضرت مولانا حکیم الامتؒ کا تقرر ہوا، پھر کہ عرصہ بعد بسبب شکایت چندہ وصول نہ کرنے کے، استعفیٰ دیدیا، پھر جامع مسجد کانپور میں جامع العلوم

کی بنارس کھینچی اور حضرت حکیم الامت قدس سرہ کو وہاں صدر مدرس کے لیے  
 بھیجا گیا اور سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت مولانا حکیم الامتؒ کی تقریر ہوئی۔  
 دورانِ تقریر فرمایا کہ ہر سرمدارسِ شریعت، پیر، شاہ، اطفال کے ہیں، اولین کا  
 ادب ضروری ہے اور ان دونوں پر ثالث کی پرورش ضروری ہے۔ اگلا صاحب  
 نے کہا ہر آپ کے لئے ان کی طرف امداد جامع العلوم کا فائدہ نما کی طرف اشارہ  
 کر دیا، کیونکہ بدرگشتا ہے اور ہلال بڑھتا ہے۔ پھر ان صاحب نے حضرت  
 حکیم الامتؒ سے خطاب کرتے ہوئے کہا :-

تو مکمل از کمال کیستہ

تو منور از جمال کیستہ

(تو کس کے کمال سے مکمل و کامل ہے اور کس کے جمال سے منور ہے)

فرمایا مجھے بھی حشر تھا، میں نے فی البدیہہ جواب دیا :-

من مکمل از کمال حاجیم

من منور از جمال حاجیم

(میں سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کیلئے کے کمال  
 سے مکمل اور کامل ہوں اور ان ہی کے جمال سے منور و درخشاں ہوں)

(۱۱۹) تجلیسِ اعلیٰ :

فرمایا، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب کی حالت  
 میں ایک سونے کے کٹورے میں پانی غیب سے پیش کیا گیا۔ فرمایا یہ عطاۃ الہی

نہیں، وہ غیر مشروع (جو شریعت میں جائز نہیں) برتن بیٹھ دیا جاتا، بعد ازاں وہ دھواں سا ہو کر اڑ گیا اور آواز آئی کہ آپ کو آپ کے علم نے بچا لیا۔ فرمایا: یہ دوسری تلبیس الجیس ہے۔ خدا تعالیٰ نے بچا لیا، علم نے نہیں بچا لیا۔

(۱۳۰) حاجی صاحب کی غیرت دینی :

فرمایا :۱۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں غیرت دینی کی یہ حالت تھی کہ ہندوستان سے بہت سے روپے حاجی صاحب کے واسطے ایک سیٹھ کے دوکان پر مکو مکور میں پہنچ گئے۔ اس سیٹھ نے کھلا بھیجا کہ حاجی صاحب کلن سے منگائیں یا ملے جائیں اس پر حاجی صاحب نے فرمایا کہ جس خدا تعالیٰ نے ہندوستان سے یہ روپیہ مکو مکور بھیجا ہے وہ دوکان سے مکان پر بھی پہنچا دے گا۔ خود لینے نہیں گئے، ڈکس آدمی کو بھیجا۔

(۱۳۱) حضرت حاجی صاحب کی مہریت تواضع :

فرمایا :۱۔ حاجی صاحب میں عشق خدا اور مہریت استقدر تھی کہ ایک مرتبہ شریف بکر کے حکوت کے نقدی خدا کے واسطے تقسیم ہو رہی تھی۔ آپ نے غرور مانگ کر ہر لیے۔ حضرت بیگم الامت نے فرمایا : خدا واسطے کتنا ایک کا دوسرے کو یہ چیز کسی غریب خاص سے نہیں دی جاتی۔

فرمایا : غصہ اور مار پیٹ بھی کام کی چیز ہے۔ ایک مرتبہ ایک طالب علم

نے کسی عورت سے اپنا عشق بیان کرنا شروع کیا۔ میں نے اس کا جو علاج بتلایا، اس نے کہا اس سے نہیں جاتے گا، آخر میری طبیعت میں تغیر ہوا، میں نے کہا یہاں سے چلے جاؤ مجھے غصہ آچکا ہے۔ مگر وہ باز نہیں آیا۔ آخر میں نے اس کو ایک وصول رسید کی اور نکال دیا۔ اس کے بعد اس نے ۱۷۱۱ ع و ہج کو اس وز سے و سوسہ سعیت کہی نہیں آیا۔

(۱۲۳۱) محبت و حکمت سے نفی کا اثر :

فرمایا : حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک نوجوان ریش تراش آیا، فرمایا، ایسا ناٹا تو بڑا صاحب کمال معلوم ہوتا ہے، ہم بھی اس سے ملیں گے۔ وہ لڑکا دل ہی دل میں بہت پریشان ہوا۔ آئندہ صدیقی دل سے ڈاڑھی منڈوانے سے توبہ کی۔

(۱۲۳۲) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا ذوقِ لطیف :

فرمایا : جب حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نابینا ہو گئے تھے۔ اس زمانہ میں مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی اور ایک دوسرے مولوی صاحب اپنے دو قصیدے اصلاح اعدا زما توش کے لیے لاتے، مگر دل لگی یہ سوچی کہ راستہ میں یہ طے کیا کہ یہ واقعہ ہم سنا نا اور تمہارا میں سناؤں گا۔ دیکھیں کہ شاہ صاحب پہچان لیتے ہیں یا نہیں۔ بوقت ملاقات شاہ صاحب نے فرمایا پڑھو، انھوں نے حسب قرار داد پڑھے،

آپ خاموش رہے، جب پڑھ چکے تو فرمایا اپنا اپنا قصیدہ پڑھو پھر اصلاح دینا چنانچہ ہر ایک کو جدا جدا اصلاح دی۔ انھوں نے حیرت سے پوچھا کہ حضرت یہ دنیا کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا کہ تمہاری گفتگو کے لہر سے الفاظ کہ بہا ہوا۔ (سبحان اللہ کس قدر ذوقِ لطیف رکھتے تھے)۔

### (۲۵) فقر اختیار ہی :

فرمایا: حضرت نشاہ عبدالرزاق صاحبؒ کے پاس ایک شخص پتھری لایا کہ اس کے گلانے سے پتھر اور رولہ سونا بن جاتا ہے، فرمایا طاق میں رکھ دو، پھر ایک عرصہ کے بعد آیا اور سہا کہ اب تو شاہ صاحبؒ بہت غنی ہو گئے ہوں گے، مگر آکر دیکھا تو ویسے ہی فقیر ہیں، اسے بڑا افسوس ہوا، دریافت کیا کہ حضرت میں آپ کو سونا بنانے کی پتھری دے گیا تھا؟ فرمایا وہیں طاق میں جو لی۔ جب طاق میں دیکھا تو ایسی بے شمار پتھریاں نظر آئیں، بڑی حیرت ہوئی، فرمایا فقر اختیار ہی ہے۔

### (۲۶) مولانا محمد امین صاحبؒ کی حکایت :

فرمایا: ۱۔ مولانا محمد امین صاحبؒ جو رائے بریلی میں رہتے تھے، بڑے سخت آدمی تھے، حضرت سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خواجہ احمد صاحبؒ کے خلیفہ تھے۔ ان کی شکایت سرکار میں پہنچی کہ ان کے وعظ سے یہاں پر فساد کا اندیشہ ہے، سرکار کی طرف سے وعظ بند کرنے کے لیے سب انسپکٹر پولیس



سے موسمِ وکرا اور فاسق و متقی میں امتیاز کر دیا کرتا ہوں، نیز بعض سے بے نیاز بھی ہوئے گا اور ایک (پہچان ہو جاتا ہے۔ نیز خط کے الفاظ سے کاتب کی حالت کا اندازہ کر جاتا ہے کہ کس حالت میں اس نے یہ خط لکھا ہے۔

(۱۳۲) مولانا فضل حق خیر آبادی کا کمال :

فرمایا : مولانا فضل حق خیر آبادی نے ایک ہندو کو منطق پڑھا دی تھی۔ وہ پڑھ کر بڑا شریر ہو گیا اور اسلام پر اعتراضات کرنے اور مسلمانوں کو تنگ کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ فلاں کتاب دوبارہ پڑھو، پھر تو ایسی استاذی سے پڑھائی اور ایسے شبہات میں ڈال دیا کہ ساری پڑھی پڑھائی منطق بھول گیا۔

(۱۳۳) ایک زندی کا ناسخ سے تائب ہونا۔ (حکایت) :

فرمایا : منظور میں مسجد کے قریب ایک شخص نے زندی کو بل کر ناسخ شروع کر دیا، مولوی رحیم اللہ صاحب نے اس زندی کو چوڑے سے پٹا۔ لوگوں نے اس کو پھر ناچ پر آمادہ کیا۔ مگر اس نے کہا کہ اس شخص نے جو کچھ کیا ہے محض خدا کے واسطے کیا ہے۔ اس کا مقابلہ محض خدا سے مقابلہ کرنا ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتی۔ پھر مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر تائب ہو گئی۔

(۱۳۴) زندی کی غیرت (حکایت)

گلگڑہ میں ایک زندی تھی، اس نے ایک عابد کا سنا، وہ اپنے آشنا

سے تعلق اور میل جول ہے۔ دل میں خلعت پیدا ہوتی ہے اور نورانیت سلب ہو جاتی ہے، اگر جلدی سے احساس نہ ہو۔ کیونکہ جو علوم مشکوٰۃ نبوت سے نکلے ہوئے ہیں ان میں نور ہوتا ہے اور جو مضامین یا ایجادات فاسق دل سے نکلے ہوں گی ان میں خلعت مزور ہوگی۔ پھر اس پر یہ حکایت بیان فرمائی کہ حکیم عبدالرحمن صاحب میرٹھی نے فرمایا کہ میں بغن پر سوار ہونے اور کرسی پر بیٹھنے سے احتیاط کرتا ہوں۔ ایک روز ایک رئیس نے بغن دکھلانے کے لیے بلایا اور قن بھیجی اور سوار ہونے پر امر کیا میں ان کی خاطر داری سے سوار ہو گیا۔ اس روز سے کیفیت باطنی سلب ہو گئی۔

(۱۳۰) ایک اُنشی شیخ کا ذوق لطیف :

فرمایا : کتاب "ابریر" تصنیف شیخ عبدالعزیز دُبَاغ میں لکھا ہے۔ کہ ایک شیخ اُتے تھے، مگر حق تعالیٰ نے ان کو ذوق اس قند صبح اور لطیف دیباچہ کہ اللہ تعالیٰ کے کلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام اور امام انسانوں کے کلام کے درمیان محض ٹخنے سے امتیاز کر لیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ الفاظِ قرآن میں بہت تیز نورانیت محسوس ہوتی ہے اور الفاظِ حدیث میں اس سے کم۔ باقی کلام الناس میں یہ بات نہیں ہوتی۔

(۱۳۱) حضرت حکیم محمد مصطفیٰ صاحب کی فراست :

فرمایا : حکیم محمد مصطفیٰ صاحب میرٹھی کہتے ہیں کہ میں قادرہ کے دیکھنے

آیا، جس کی سونچیں بڑھی ہوئی تھیں، اور پائے ٹخنوں سے نیچے گلے ہوئے تھے، جب آیا تو مریدوں سے فرمایا کہ اسے پکادو۔ قیچی لاکر مونچیں کاٹ دیں اور پائے کترہ سے پھر فرمایا: "اب کہو کیا کہتے ہو؟ جب شرمسار ہے اس کے کہا کہ گورنمنٹ کو آپ کے وعدے سے فساد کا اندیشہ ہے، تو فرمایا: جب فساد ہوگا اس وقت روکنا، ابھی تمہارا کوئی اختیار نہیں ہے۔"

(۱۲۶) نظر مفاہات کی خورست :

فرمایا، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک حافظ قرآن ایک نصرانی لڑکے پر عاشق ہو گیا، حضرت نے اسے میل جول سے منع کیا، نہ لگا۔ ایک بار کہیں نظر لمبا جاتا (اچانک نظر) سے لذت حاصل کی، اس کی خورست سے محظوب ہو گیا۔ نمودار شد منہ۔

(۱۲۸) نظریہ کا انجام :

فرمایا: ایک اخوان شمع بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا اللہم انی اعوذ بک منك (اے اللہ میں تجھ سے تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں) دریافت کرنے پر جواب دیا کہ ایک مرتبہ اُتر دڑکے پر نظر کر تھی اس کی خورست سے نظر جاتی رہی۔

(۱۲۹) تلبس بالفساق و الکفار سے نکلنا : فرمایا: تلبس بالفساق و الکفار (کافر اور فاسق و فاجر کو گول

کو ہرا لے کر گئے، اس جھوٹے عابد نے زنا کے متعلق کہا۔ ”ہرا دوست“ اس زندقہ کو غیرت آئی اور کہا یہ عابد کیسا؟ یہ تو مسلمان بھی نہیں۔

(۳۵) حضرت شیخ الذکری کبر نفیس :

فرمایا : حضرت مولانا محمد الحسن دیوبندیؒ نے حضرت گلگوچیؒ سے سُننے کا ارادہ کیا، اور اس کے لیے گلگوہ حاضر ہوئے، مگر اسے ادب اور عہدیت کے خاموش رہے کہ اگر یہ پوچھ لیا کہ تجھ کو آتا ہی کیا ہے جو سُن دینا چاہتا ہے؟ تو کیا کہوں گا۔ (اللہ اکبر! کیا مشکل ہے۔ اس عہدیت، تواضع اور کبر نفیس کا)

(۳۶) عمل کی تنہا پراجہ :

فرمایا : حضرت ابراہیم بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہمایہ کو جو درجہ ملے ہے وہ ہم کو بھی نہیں ملے۔ اس لیے کہ وہ ہمیشہ عمل کی تنہا رکھا کرتا تھا۔

(۳۷) حضرت سلطان الاولیاء کی ملکیت :

فرمایا : حضرت سلطان الاولیاء کو ایک مرتبہ جنگل میں نماز کا وقت آیا آپ اس انتظار میں کھڑے تھے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ آجاتے تو جماعت سے نماز پڑھ لیں، اتنے ایک کھڑا ہوا آیا، حضرت سلطان الاولیاءؒ نے اس سے فرمایا : توضو بھی کر لیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ مسلمان بغیر وضو بھی رہ سکتا ہے؟

آپ تیسرے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ ہم سے بھی نہیں ہیں، ہم بھی ان کو نہیں پہچان سکتے۔

(۱۳۸) حضرت گنگوہی کے ایک مرید کا خلاص :

فرمایا ، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ایفونی مرید ہولے کے لیے آیا، اس نے یہ شرط کی کہ ایفون نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے فرمایا کتنی کھایا کرتے ہو ؟ اس نے کہا اتنی ۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے ذرا چھوٹی گولی بنا کر فرمایا کہ اتنی کھایا کرو، اس نے کہا : اسی جیب چھوڑی ہی ہے تو کیا اتنی کیا اتنی۔ چنانچہ آپ کی برکت سے اس نے بالکل ہی چھوڑ دی اور پھر وہ دو روپے کا نذرانہ (جبرہ) لایا اور کہا کہ میں ہر سیزن دو روپے کی ایفون کھایا کرتا تھا۔ اب جو ایفون چھوڑ دی تو نفس خوش ہوا کہ اچھا دو روپے کی بچت تو ہوا کہ بے گئی۔ سر میں نے کہا کہ تم کو خوش نہیں ہولے دوں گا یہ دو روپے پر کو دیا کروں گا۔

(۱۳۹) حضرت حاجی صاحب کی کرامت :

فرمایا :۔ حاجی صاحب سے ایک آدمی مرید ہولے کو آیا اور شرط کی کہ تلخ دیکنا نہیں چھوڑوں گا اور نماز نہیں پڑھوں گا۔ فرمایا اچھا یہ وظیفہ تھوڑا سا پڑھ لیا کرنا جب نماز کا وقت آیا خارش بدن پر شروع ہوئی، آپ کی برکت سے دونوں ہمد تھوڑے دینے لیں تلخ سے توبہ کی اور نماز کی پابندی کی۔

(۱۴۰) دل شکن کا خیال :- فرمایا :- بعض شرکار کے مزاج میں رعایت

بے حد ہوتی ہے۔ ایک دیگر صاحب ایک مرتزہ غلطی سے کسی عام آدمی کے آنے پر کھڑے ہو گئے۔ بعد ازاں جب وہ آیا کرتے کھڑے ہو جایا کرتے کہ اگر اب نہ کھڑا ہوں گا تو اس کی دل شکنی ہوگی۔

(۱۳۲) ایک تدبیر سے نو تعلیم یافتہ کا علاج :

فرمایا :- بریل میں ایک بوڑھے نے شکایت کی کہ میرا لاکا انگریزی پڑھتا ہے، نماز نہیں پڑھتا، آپ نصیحت کریں۔ فرمایا میں نے لڑکے کو بتلا کر دریافت کیا اس نے کہا میں تو خدا ہی کا قائل نہیں ہوں۔ اور روکر کہا مجھے والدین نے خراب کر دیا جو علی گڑھ کی تعلیم میں ڈال دیا، میں نے اس کے والد سے کہا کہ اس کے ایمان کی خیر مناد، ایک تدبیر یہ ہے کہ انگریزی گورنمنٹ کالج بریل میں پڑھاؤ۔ انھوں نے اس پر عمل کیا۔ کچھ دنوں کے بعد لاکا پکا مسلمان اور نمازی ہو گیا۔ کیونکہ یہاں ہنردنوں سے حمایت قومی میں جگہ پڑتا تھا۔ اور علی گڑھ میں اس الامداد کو دین سمجھا تھا۔

(۱۳۳) احکام میں فلاسفی معلوم کرنا موجب الامداد ہے :

فرمایا :- احکام میں فلاسفی معلوم کرنا موجب الامداد ہوتا ہے اور عمل سے کو را کرتا ہے۔ ایک انگریز مسلمان جو اترونازی بے وضو پڑھا کرتا تھا، دریافت کرنے پر کہنے لگا کہ وضو کو عربوں کے لیے اسی لیے رکھا گیا تھا کہ وہ طبیعت نہیں رہ سکتے، اور ہم تو صاف ہتے ہیں گرو وغیرہ سے۔

(۱۳۴) ایک ایرانی شہزادہ کی حکایت : فرمایا :- ایک ایرانی شہزادہ مگر سے ناراض

ہو کر کھڑ پھنپا۔ نواب گنج پورہ سے ملاقات ہوئی۔ نواب صاحب نے شہزادہ کی دعوت کی، نواب صاحب نے ملنے کے لیے کہا کہ تم کہیں گنج پورہ آنا، وہ خستہ حال کی سڑک میں کپڑے پٹھے ہوئے کرایہ کے ٹیڑ پر سوار گنج پورہ پہنچا، نواب صاحب بعد الملاح استقبال کے لیے بجے اس کی خستہ حال دیکھ کر کہنے لگے :

اکھ شیران ما کند رو باہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

(یعنی جو چیز شیروں کو لٹری مزاج بنا دیتی ہے وہ احتیاج ہے)

شہزادہ نے فرما جواب دیا ۔

خیر ذکے شود رو باہ مزاج

(یعنی شیر زکب لٹری مزاج ہو سکتا ہے۔ احتیاج کو جو کہ پرہیز دیتا ہے) پھر سخت ناراض ہو کر واپس چلا گیا کہ تم شریف آدمی سے ملنے کے لائق نہیں ہو ؟

(۱۴۴) حکایت رنجیت سنگھ :

فرمایا : رنجیت سنگھ نے ایک دریا سے پار جانا چاہا تھا۔ ایک پار چڑھائی کی تھی، گھوڑا دیا تھے ایک میں ڈالا اور منہ کرنے والوں کو کہا : ”جس کے دل میں لگا“ اس کے لیے ایک ۔“

فرمایا : ایک مرید نے ایک بزرگ

(۱۴۵) ایک مرید کا درجہ مرادیت کو پہنچا : سے تجلی الہی اور زیارت نبوی کی

درخواست کی، شیخ نے فرمایا کہ نماز مت پڑھو، مرید کو نماز کا چھوڑنا بہت شاق ہوا  
 آخر کار اس نے غور و فکر اور تعمیری (قصد) سے سنن کو تخفیف سمجھ کر چھوڑ دیا، مرن  
 فرم پر چلے، رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے  
 فرمایا کہ کیا ہماری ہی شفقت پر مشن کرتی تھی (تذکرۃ الاولیاء) حضرت حاجی صاحب  
 نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ وہ مرید درجہ مرادیت کو پہنچا ہوا تھا۔ پیر کو معلوم تھا کہ  
 اس سے نماز رہ نہیں سکتی وہ خود اس سے پڑھالیں گے، مگر اس کو اپنی مرادیت  
 کا علاج نہ تھی۔

(۱۳۶) مسروق کرمیؒ کی ایک مریدہ کی حکایت :

فرمایا : مسروق کرمی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدہ کا لڑکا مر گیا، لوگوں نے علاج دی  
 سہ کر کہا کہ نہیں مرا، بلایا تو بچہ زندہ تھا۔ حقیقت میں وہ عورت مرادیت کے معلم  
 کو پہنچا ہوئی تھی، اس کے ساتھ جو معاملہ ہوتا تھا۔ اس کو علاج دے کر ہوا کرتا تھا،  
 اسی سال علاج موت نہ تھی، اس لیے اس کو زندہ ہونے کا شوق (اعتماد) تھا۔

(۱۳۷) نماز کا مسئلہ پوچھنے سے الہام خوشنودی :

فرمایا : قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ کسی نے  
 نماز کا مسئلہ پرچا کو بہت غرض ہوئے، اور فرمایا کہ آج عرصہ بعد نماز کا مسئلہ فریاد  
 کیا گیا ہے ورنہ دنیاوی امور ہی پوچھے جاتے ہیں۔

(۱۳۸) حق تعالیٰ کے یہاں شکور و علیم کی قدردانی ہے : فرمایا : ”مَلَأَ قُورْئِسًا



دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے خواب میں دیکھا، پوچھا :  
 ”کیا حال رہا ؟“ فرمایا : ”صرف اس پر نجات ہو گئی کہ ایک وزیکٹری میں نمک زیادہ  
 تھا۔ بغیر نمک کیے کھایا تھا۔“ (سبحان اللہ ! فکر و حلیم کی قدر و ان کا کیا شکاں ہے۔)

(۱۳۹) ایک وزیر کی حکایت :

فرمایا :- ایک وزیر کسی بزرگ کے پاس عقیدت مندا نہ گئے۔ اس نے بادشاہ کا  
 حال پوچھا، وزیر بخفا ہو کر واپس آگیا کہ یہاں بھی بادشاہوں کے قبضے ہوتے ہیں۔  
 ہم تو خدا و رسول کی باتیں سننے آتے تھے۔

(۱۴۰) امام غزالی کی برکت سے مدرسہ باقی رہنا :

فرمایا : مدرسہ نظامیہ بغداد شریف کا ایک مرتبہ بادشاہ وقت نے طعنے کیا۔  
 تو دیکھا کہ اکثر طلباء دنیاوی مقاصد کی غرض سے علم حاصل کر رہے ہیں، سب سے  
 آخر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو طالب علمی دیکھ کر پوچھا کہ تم کس لیے علم پڑھتے ہو؟  
 فرمایا : ”تا کہ دیہی نبوی کے ذریعہ رحمت سے الٰہی حاصل کروں“ بادشاہ نے فرمایا :  
 ”سب کی حالت دیکھ کر میرا قصد ہو چکا تھا کہ مدرسہ کو توڑ دوں کیونکہ ہزار بادشاہی  
 روپیہ ضائع ہو رہا ہے، مگر ایک غزالی کی وجہ سے مدرسہ قائم رکھتا ہوں“

فرمایا : شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ شیرازی  
 (۱۵۱) پانچل :-

”کی تربیت کا الہام ہوا۔ حافظ صاحب کے والد  
 سے مل کر کہا، آپ کے اور کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ والد صاحب نے اپنے اکثر

بیشوں کو دکھلایا مگر اپنی اولاد میں سے حافظ صاحب کو دیوانہ سمجھ کر ان کو نہیں دکھلایا،  
 آپ نے فرمایا: کوئی اور دکھا بھی ہے تو وہ بھی دکھلاؤ۔ کہا: ایک دیوانہ سا ہے۔ فرمایا:  
 اس کو لاؤ۔ حافظ صاحب کو سامنے کیا گیا تو پہچانا کر یہ "پالک" نہیں ہے۔ بلکہ  
 "پاجل" (جس کے پاؤں میں پھول ہیں) ہے۔ حافظ صاحب حضرت شیخ کو دیکھ  
 کر کہنے لگے :-

آنا کہ خاک را بنظر کیا کند  
 بیا برد کہ گوشہ چشے بیا کند  
 (وہ لوگ جو اپنی نگاہ سے ہٹی کو بھی سونا بنا دیتے ہیں۔ کیا یہ ممکن  
 ہے کہ وہ ایک ہلکی سی نظر ہم پر بھی بھیج دیا کریں؟)

(۱۵۲) لعل کو تلاش کرنا :

فرمایا :- ایک شہزادے سے شب میں موتی گر گیا تھا۔ تلاش کرنے سے نہ  
 مل سکا، فرمایا: تمام ٹھیکریوں اور مٹی وغیرہ کو جمع کر لو پھر دن میں لعل مل جاتے گا۔

(۱۵۳) ہر وقت حق تبار کے سامنے اظہارِ عبودیت کی ضرورت ہے :

فرمایا :- ایک بزرگ ایک سوئی کے دبیلے سے روئے لگے، کبھی لے کہا  
 ایک معمولی سی چیز کے لیے کیوں اتنا دوستے۔ فرمایا شاید سوئی تباہی نے میرا رونا  
 دیکھنے کے لیے ہی بھونک دی ہو۔

(۱۵۴) تاجہ جان کر غصہ چلا ہانا :- فرمایا: ایک قیس زادے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اگر کہہ مٹا کر جو تھے۔ بازار میں جا کر حضرت کے لیے قیمتی کپڑوں کی ایک بہت بڑی گھڑی خرید لائے، اور لاکر آپ کے سامنے رکھ دی، آپ نے غصہ سے فرمایا کہ میرے سر پر رکھ دو، اس نے اٹھا کر آپ کے سر پر رکھ دی، پس یہ سمجھ کر کہ یہ بے سمجھ ہے سارا غصہ جاتا رہا۔

(۱۵۵) ہم تو یہیں تھے۔ کرامت حضرت حاجی صاحب :

فرمایا :- لما نہ عدد (۱۵۵) میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقام پنجپور میں روپوش تھے۔ ایک رات صاحب کے گھر لیے مقام میں قیام تھا، جہاں ان کے گھوڑے بندھا کر رکھے تھے۔ بڑے مقام اور جگہ کے تہیہ کے ساتھ گورنمنٹ کو خبر دی، پولیس افسر انگریز فوراً پہنچا، رات صاحب سے کہا کہ آپ کے گھوڑوں کی بڑی تعریف شنسی ہے، ہم معائنہ کریں گے، رات صاحب نے اسے اسٹبل سے آئے، معائنہ کرتے کرتے سیدھا اس کو ٹھہری تک پہنچا جس میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے، رات صاحب کے تو اوسان خطا ہو گئے، اس نے زور سے چرپٹ دروازہ کھولا، دیکھا کہ مصلیٰ پہنچا ہوا اور وضو کرایا گرا ہوا ہے، مگر اندہ کوئی آدمی نہیں، کہا : رات صاحب ایڑ لٹا، مصلیٰ ادا پائی کیا، رات صاحب نے کہا : ہم یہاں نماز پڑھتے ہیں۔ بولا : نماز کے لیے مسجد جوتی ہے ذکر اسٹبل! رات صاحب نے کہا : جناب ! ہم نفل نماز ایس جگہ چھپ کر ہی پڑھا کرتے ہیں۔ بڑا شرمندہ ہوا اور کہا : رات صاحب آپ کو بے وقت تکلیف ہی اسکی معافی چاہتا ہوں۔ اسے رخصت کر کے رات صاحب پھر وہیں واپس آئے تو دیکھا

کہ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصطفیٰ پر تشریف فرما ہیں۔ عرض کیا حضرت آپ کہاں تھے فرمایا : ہم قمر ہیں تھے۔

(۱۵۶) کرامت حضرت حاجی صاحب قمری سرور :

فرمایا : ایک مرتبہ گلکڑنے آپ کو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، دیکھ لیا کہ آپ چست پر چڑھے ہیں وہ بھی پیچھے ہو لیا۔ جب چست پر گیا تو آپ نلے۔

(۱۵۷) مبہم فیصلہ :

فرمایا : ایک بار شیعہ سُنی کے درمیان فضیلتِ صدیق و علی میں نزاع ہوا، فریقین نے اپنی جوری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم تسلیم کیا۔ انہوں نے ایسا مبہم فیصلہ دیا کہ دونوں فریق حیران رہ گئے۔ فرمایا کہ افضل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی بنتہ تحتہ نہ

(۱۵۸) تنجیر کا علاج :

فرمایا : ایک بزرگ کے پاس ایک سنگیز کو توڑاں شہر مرید ہونے کو آیا۔ آپ

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے افضل وہ ہیں کہ آپ کی ٹانگی آپ کے گھر تھی۔ اہل سنت و الجماعت کے نزدیک حضرت انبیاء علیہم السلام کے بعد سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑا مرتبہ سینا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اور وہ سب صحابہ سے افضل ہیں۔

نے فرمایا کجیت کی شرط یہ ہے کہ تم پانچ روپیہ کی مٹھائی لاؤ۔ مگر وہ پانچ روپیہ کتنی دوکانوں سے لگا کر ہی کسکے جمع کرو۔ اس نے بھور ہو کر ایسا ہی کیا، اس کے منجھڑ کا علاج ہو گیا۔ اسی کے موافق حضرت حکیم الامت مفتاحی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ کاندھل میں ایک رئیس مرید ہونے کو آئے تھے۔ ایک طبیب شیرخی کا اپنے نوکر کے سر پر رکھ کر لاتے، میں نے کہا ہم فلاں علیدیں جا رہے ہیں تم خود طبیب شیرخی سر پر رکھ کر مہراہ چلو، وہاں بیعت کریں گے، پھر وہاں سے ڈوہری اور تیسری جگہ لے گئے، الغرض کئی پھرانے سے جب اس کے کبر کا علاج ہو گیا تو مرید کر یا۔

(۱۵۹) غیر اللہ پر نظر کرنا شرک ہے،

فرمایا، حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت بری بری فوت ہو گئی یا بیمار ہے۔ فرمایا طوش رہو۔ جیل خانہ سے چھوٹ رہی ہے تم بھی چھوٹ گے، پھر اس شخص نے کہا۔ کہ حضرت جی ایک آدمی نے مرید طیبہ پہنلانے کا وعدہ کیا تھا پھر وعدہ پورا نہیں کیا۔ فرمایا شرک کی باتیں یہاں نہیں کیا کرتے (کیونکہ اس نے غیر اللہ پر نظر کرنا تھا)۔

(۱۶۰) دنیا کا فائدہ :

فرمایا :۔ ایک شخص نے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے کہیں سے چندہ وصول کر یا۔ لوگوں نے اس کی شکایت کی۔ فرمایا میرے ذریعہ وہی کا

خاتمہ تو کسی کو ہوتا نہیں کیا دنیا کے نفع سے بھی کسی کو روکنا ہوں؟ (اللہ اللہ۔ کیا شکا ہے اس عہدیت اور اپنے آپ کو ملانے کا)۔

(۱۶۱) خیر میں اسراف نہیں :

فرمایا : حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج راہ آبادی پر ایک صاحب نے اعتراض کیا لا خیر فی الا سراف (فضول خرچی میں خیر نہیں) جسے فرمایا :- لا اسراف فی الخیر (خیر میں اسراف نہیں)۔

(۱۶۲) صولت الفاظ :

فرمایا : شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو بوجہ کلمات باطنیہ کے حکومت نے گرفتار کر لیا، خلیفہ وقت نے جب تقریر سن کر کہا کہ ہم ان کی باتیں سمجھتے تو نہیں البتہ صولت الفاظ اس قدر ہے کہ باطل پرست میں نہیں ہو سکتے، یہ اہل حق ہیں چنانچہ رہا کر دیا۔

(۱۶۳) حضرت گنگوہی سے عدم تعلق پر عتاب :

فرمایا : دہلی میں ایک بزرگ کا انتقال ہوا، کسی نے ان کو خواب میں دیکھا، فرمایا نہات تو ہو گئے سگو اس پر عتاب ہوا کہ تم نے مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق کیوں نہیں قائم کیا۔

(۱۶۴) قبر پر مٹی نہ دینا (اکرامت)

فرمایا : حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر مٹی نہ رہتی تھی اس لیے کہ مرض کی شفا کے لیے لوگ لے جاتے تھے اور سب کو صحت ہو جاتی تھی۔ کچھ مرتبہ آپ نے صاحبزادہ مولانا معین الدین صاحب مرحوم نے

مٹی ڈال مگر پھر وہی حالت تھی۔ آخر ایک روز روق ہو کر قبر کو خطاب کر کے کہا کہ ”تمہاری تو کرامت ہوئی، اور ہم کو تکلیف ہو رہی ہے۔ اگر اب کے نہاری مٹی سے کوئی اچھا ہوا اور قبر سے مٹی اڑ گئی، تو ننگے پڑے رہیں گے۔ ہم مٹی نہیں ڈالیں گے۔ خدا کی قدرت اس روز سے مٹی سے وہ تاثیر شفا جاتی رہی۔

(۱۷۵) عذاب الہی کے وعظ پر عقاب (حکایت)۔

فرمایا: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال رحلت الہی کے متعلق وعظ فرمایا اور پھر ایک روز عذاب الہی کا ذکر کیا تو کئی آدمی مر گئے۔ اور جنازے جلیں و مٹے اُٹھے۔ حق تعالیٰ کی طرف سے عقاب ہوا کہ چالیس برس کے بعد رحمت ختم ہو گئی تھی۔

(۱۷۶) ایک میم کی چالاک

فرمایا :- ایک شریر میم نے تاکہ پر چڑھے جو تھے ایک بزاز کی دوکان سے بست سا کپڑا خریدا اور بزاز سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو۔ دام صاحب بھادریں گے، اسے ایک شغلخاند میں لے گئے اور ڈاکٹر سے کہا، بس یہی ہے اور اس سے قبل اس کو سمجھا دیا تھا کہ ہمارا ایک نوکر دیر انداز ہے، ہر وقت دام و دم کا کرتا ہے، اس کا علاج کر دینا۔ وہ کہہ کر کہیں چل دی۔ ڈاکٹر نے پاگل سمجھ کر اس کو پاگل خانے بھیج دیا، پھر بیشکل سفارش سے رہا ہوا،

(۱۷۷) حضرت حاجی صاحب :-

فرمایا: حاجی صاحب سے ایک غیر متلذزہ ہوا، مگر اس نے آمین بالہ نذر کر کر دی، حضرت حاجی صاحب نے اس سے فرمایا اگر راتے ہی بدل گئی جو تو غیر

میں سُنت ہے۔ ورنہ میں ترکِ سُنت کا وبال اپنے ذمہ نہیں لینا چاہتا۔

(۱۶۸) حضرت سید صاحب کا ادب :

حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شاہ عبدالعزیز صاحب نے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کے سپرد کر دیا تھا، شاہ صاحب نے ایک جگہ فرمایا یہاں بیٹھے رہو، اتفاقاً بارش شروع ہو گئی وہاں ہی بیٹھے رہے، بدوں حکم نہیں اُٹھے۔ (۱۶۹) سید صاحب کو سلوکِ نبوت سے مناسبت ہونا :

فرمایا : حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے، شاہ صاحب نے تصورِ شیخ تعلیم پایا، انھوں نے کہا : یہ تو شرک ہے میں کیسے کروں ؟ شاہ صاحب نے فرمایا :

یہ تصورِ شیخ کوئی باتِ ذاتِ مقصود نہیں۔ اصل مقصود تصورِ حق تبارک و تعالیٰ ہے،

اس لیے جن لوگوں کی قوتِ فکرِ ضعیف ہوتی

ہے ان کو یہ تصور نہیں جتا اس لیے ان کے لیے تصورِ شیخ تجویز کیا جاتا ہے۔ اس سے کیسویں حال ہوتی ہے۔ خطرات و وساوسُ فحش ہوتے ہیں۔ چونکہ شیخ محبوب ہوتا ہے اس لیے اس کا تصور زیادہ جتا ہے۔ اس سے قطع و وساوس کے لیے یہ تصور تجویز کیا جاتا ہے۔ پھر جب اس کی برکت سے توجہ حق شاہِ حاصل ہوتی ہے تو اس کو چھوڑا جاتا ہے۔



بنی سجادہ دہلی کی گرت پرے مٹا کر  
 کو ساک بے خبر خود زراہ موسم منزل  
 (یعنی اگر شیخ کمال کر دے تو اپنی گڑی شراب سے رنگ ہو کیونکہ  
 ساک منزل کی راہ و رسم سے بے خبر ہوتے ہیں)  
 سید صاحب نے کہا: یہ تو فروع میں ہے اور تصورِ بیشیخ تو شرک ہے،  
 شاہ صاحب نے فرمایا: سید صاحب کو سلوکِ نبوت سے مناسبت ہے۔  
 چنانچہ چند روز ہی میں تکمیل کر دی۔  
 (۱۱۰) حضرت انگلوچی کی سادگی:

فرمایا: حضرت مولانا مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نہ حلوی، ایک برتن  
 گلوہ سے تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا انگلوچی نے کھانے کو کہا تو فرمایا کہ جو تیار  
 ہو دو ہم راستہ میں کھائیں گے، مولانا انگلوچی نے باسجی روٹی اور دال لاری۔ انھوں  
 نے روٹی پر ڈال کر رامپور منہاراہ آکر کھائی، اور فرمایا مولوی رشید احمد صاحب  
 بہت اچھے آدمی ہیں متکلف نہیں کرتے۔

(۱۱۱) امام البریسف کی حکایت، حضرت امام ابو حنیفہ کی شہادت:  
 فرمایا: حضرت امام ابو حنیفہ اور امام یوسف (شاگردِ رشیدِ امام ابو حنیفہ)  
 دھبہ اللہ تعالیٰ سفر میں تھے، وقت تنگ پر جماعت کی، امام یوسف امام ہوئے،  
 نہایت متفرق حالت۔ مگر ڈر سے نماز کے بعد امام صاحب نے فرمایا: اَلْحَمْدُ  
 لِلّٰہِ صَاحِبِ یَعْقُوْبَیْنَا فِیْہَا (اللہ تعالیٰ ہمارے یعقوب اب فقید بن گئے)  
 (ہیں)

(۱۴۲) حضرت مولانا قاسم صاحب کا غربت آخرت ۱

فرمایا، مولانا انور قوی رحمۃ اللہ علیہ سے دہلی میں ایک مسئلہ غلط بتلایا گیا، کس دوسرے عالم کو متنبہ کرنے پر فوراً مولانا دیوبندی کو متنبہ کرنے پر فوراً مولانا دیوبندی کو ہراہے کر ان کے وقت سائل کے مکان پر پہنچے، اور فرمایا کہ میں نے مسئلہ غلط بتلایا تھا اور صحیح یوں ہے جو دوسرے مولوی صاحب نے بتلایا، مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم دینے کی غرض سے ایسا اہتمام کیا تھا۔

(۱۴۳) حضرت نذرا منظر جان جاناں کی لطافت :

فرمایا :- حضرت نذرا منظر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ روافضی کی گولی سے شہید ہوئے، کس نے زخمی ہونے کے بعد دریافت کیا حضرت! تکلیف تو نہیں؟ فرمایا تکلیف تو نہیں، البتہ بارود جو اندر دھ گیا ہے اس کی پوسے دماغ کو سمٹ ایذا پہنچ رہی ہے، شہادت سے پہلے مسبد کو یہ شعر پڑھتے جا رہے تھے۔  
 ”سر جفا کرد از تنم یار سے کہ با ما یار بود“ (میرے جسم سے سرجا کرنا کہ ہم اپنی جگہ کے پاس پہنچ جائیں۔)

جب خدام نے کندہ کرائے کے لیے معروضہ، تردد کیا تو دیوان کھول کر دیکھنے سے یہ شعر نکلا۔

بلوے زُربت من یا قند از عینب نمر ہے  
 کہ ایں مقتول را جز بے گناہی نیت تقصیر ہے  
 (یعنی میری قبر کی تمنی پر غیب سے لکھا ہوا پایا گی کہ اسے بے گناہ قتل کیا گی اس کی کوئی غلطی نہیں تھی۔)

(۱۴۴) عوام الناس کو صبر کی تلقین کرنا چاہیے :  
 فرمایا : ایک مرتبہ خانقاہ اندریہ کے دروازہ پر آکر ایک خان صاحب نے  
 حاجی صاحب و حافظ صاحب کو خطاب کیا کہ بہت ظلم ہو رہا ہے۔ حاجی  
 صاحب نے فرمایا کہ بھائی صبر کرو۔ حافظ صاحب زور سے بولے کہ ہرگز صبر  
 مست کرنا۔ ہانا شن کر، ہم شہادت دیں گے۔ پھر حاجی صاحب سے تخلیہ  
 فرمایا کہ ایسوں کو صبر نہیں بلانا چاہیے۔ وہ نہ گراہ جو جائیں گے۔ کیونکہ صبر نہیں  
 ہو سکے گا۔

(۱۴۵) ظلمانی کتاب سے بھی ظلمت جرتی ہے :  
 فرمایا : حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں ایک مرتبہ کہ  
 شخص کے آنے سے ظلمت مسموم ہوئی، فرمایا اس کے پاس کوئی کتاب  
 ظلمانی ہوگی، دیکھا تو بولے سینا کی کتاب اشعار تھی۔

(۱۴۶) حضرت سید احمد رضاؒ کا مقام :  
 فرمایا : ایک مرتبہ سید احمد رضاؒ رحمۃ اللہ سے خادم نے عرض کیا کہ حضرت  
 آپ کتب ہیں۔ فرمایا : نزلہ شیخک عن القطیبة (اپنے شیخ کو قطبیت  
 سے نزلہ سمجھو) پھر عرض آپ غوث ہیں فرمایا : نزلہ شیخک عن النوشة  
 (اپنے شیخ کو غوثیت سے نزلہ سمجھو) پھر فرمایا حق تمہارے نے سب کو  
 حسب استعداد دیا، حتیٰ دارت انوبہ الی هذا (الحقیر اللاشئ  
 فاختار اللہ وأراد اللہ فاعطانی ما لا ین مرأت ولا اذن سمعت  
 ولا خطو علی قلب بشر) یہاں تک کہ اس حقیر لاشئ کی بارہی آئی، تو اس

نے مناصب کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات کو اختیار کیا، اور اسی کو چاہا، پس اللہ رب العزت نے مجھے وہ کہہ دیا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔

(۱۷۷) فقر و فاقہ کی قدر :

فرمایا : حضرت ابراہیم اہم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی، فرمایا : معلوم ہو تا ہے تم کو یہ نعمت مل چکی ہے، اس لیے قدر نہیں، ہم سے اس کی قدر پوچھو، جنہوں نے سلطنت دے کر لی ہے۔

(۱۷۸) حضرت ابراہیم اہم کا امتحان :

فرمایا : ایک مرتبہ جنگل میں حضرت ابراہیم اہم رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کی ضرورت ہوئی، ایک کنویں میں ڈول پانی کے لیے ڈالا تو پہلی مرتبہ درہم سے بھرا ہوا نکلا، دوسری مرتبہ ڈالیں سے بھرا ہوا نکلا، پھر کنویں میں ڈول ڈال کر عرض کیا کہ اے اللہ! میں تو آزمائش کے لائق نہیں ہوں یہ چیز تو میں چھوڑ کر آیا ہوں مجھ کو قربانی کی ضرورت ہے۔ تاکہ وضو کر کے نماز پڑھ لوں۔ یہ دعا کر کے ڈول کھینچا تو پانی آیا۔

فرمایا : حضرت عربی عبد العزیز رحمۃ اللہ کی لونڈی نے اپنا خواب بیان کیا کہ آپ حق تعالیٰ کے یہاں پیش ہوتے، مگر غبار کئے گئے پھر آپ... بس نام سنئے ہی بوجہ غلبہ خشیت عیش و خوف خدا کا غلبہ، کھا کر گر گئے، لونڈی نے پکارا تم پار ہو گئے پار ہو گئے تب ہوش میں آئے فرمایا : ان کا شمار قطعاً میں کیا گیا ہے۔ بعض حضرات ان کو بتدین میں شمار کرتے ہیں۔

(۱۸۰) فرمایا: شیخ عبدالقدوس گنگوہی ایک مرتبہ جیسرہیل کر اپنے مرید کی دعوت پر گئے اور صفت میں بیٹھ گئے۔ مینرمان نے پہچانا نہیں تھا، فرمایا تم کو میری خوشبو نہ آتی۔ تو مرید صادق معلوم نہیں ہوتا۔ حضرت شیخ کو کشتون ہو گیا ہوگا۔ کہ محبت صادق کے اثر سے شیخ کی خوشبو محسوس ہو جاتی ہے اس لیے اثر کی نفی سے موثر کی نفی پر استدلال کیا۔

(۱۸۱) شیخ کو ناراض نہیں کرنا چاہیے،

فرمایا، حضرت فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ قصص الملک کا مطالعہ ایسے نسخہ پر فرما رہے تھے جس میں کتابت کی غلطیاں بہت تھیں، آپ کے خلیفہ ارشد حضرت سلطان الاولیاء نے کہا کہ حضرت! غلام جگہ قصص الملک کا نسخہ بہت صحیح بنے۔ آپ نے فرمایا: اِن بھائی! بدون صحیح نسخہ کے کچھ میں نہیں آتی۔ حضرت بابا صاحب کے صاحبزادے نے سلطان جی سے کہا، بکے ہو کیا فرمایا؟ کہا: نہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ حضرت تم پر ناراض ہو گئے ہیں، گویا تم نے اعتراض کیا ہے کہ آپ بدون صحیح نسخہ کے قصص الملک سمجھ نہیں سکتے۔ تب سلطان جی کو فک ہوئی، حاضر ہو کر معافی چاہی، شیخ کو جو رش آگئی، معافی نہیں دی، آخر صاحبزادہ صاحب نے سفارش کی تب معافی ملی۔ سلطان جی کو ساری عمر کھٹکارا کہ ہمارے افسوس میں لے شیخ کو کیوں

حاشیہ صفحہ گزشتہ: بہت دور سے حدیث حق شاہ ہر صدی کے تلامذہ ہیں ایک بہتہ جیسے ہیں جو دین کو از سر نو تازہ (زندہ) کر دیتا ہے۔

ناراضی کی۔

(۱۸۲) مہلانا امر غیر اختیاری ہے :

فرمایا : حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عامل نے حب کا تعویذ سکھلایا ، اور پھر اپنا قبضہ عملی بیان کیا کہ میں نے ایک مرتبہ یہ عمل کیا تو شہزادی میر سے پاس تھائی ہیں آ حاضر ہوئی ، اور کہا کہ میں حاضر ہوں ۔ میں نے کہا کہ بس جا ۔ میں نے تو عمل کی آزمائش کی تھی ۔ مولانا موصوف نے یہ قبضہ سن کر سکھا جو اصل مہلادیا ، حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ میں نے جلا واسطہ بنا ہے ۔ مولانا کی یہ کرامت ہے ۔ ورنہ مہلانا تو بظاہر قدرت سے باہر ہے ۔

(۱۸۳) حضرت بانی دارالعلوم دیوبند کا اپنے سریدوں کو توجہ دینا :

فرمایا : ایک مرتبہ حضرت مولانا القاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کسی مسجد میں چند سریدوں کو توجہ دے رہے تھے ، اور بات کا وقت تھا چراغ نہ تھا ، حضرت مولانا یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی خبر مل گئی ، جلدی سے آ رخصیہ طور پر حلقہ میں بیٹھ گئے ۔ حضرت نافو توڑی کو نسبت یقویہ کا احساس ہو گیا ۔ آپ نے توجہ روک لی ، مولانا یعقوب صاحب کو اس کا ادراک ہو گیا ، خفا ہو کر فرمانے لگے : ” بنادو ان کو غوث و قطب ! میں ہی ایک شخص ہوں جو غار معلوم جوتا ہے “

غلط غوث : بعض نے کہا ہے کہ قطب انقلاب کو غوث کہتے ہیں ۔ جو ایک جوتا ہے اور کون میں رہتا ہے ۔ عالم عجیب میں اس کا نام عبد اللہ جوتا ہے اور سب قطب اس کے ماتحت جوتے ہیں ۔

(۱۸۳) درس عبرت ۱

فرمایا: شیخ فرید الدین عطارؒ کے پیر سچ اپنے بہت سے مریدوں کے  
سج کو گئے۔ مگر منکر پہنچ کر ایک عورت کو بصورت پر عاشق ہو گئے، اور  
مریدوں کو چھوڑ چھاڑ کر اس کے پیچھے جو لیے، مرید دل توڑ کر واپس شیخ عطارؒ  
کے پاس گئے اور قہقہہ بیان کیا، فرمایا: تم غیرت میں مر رہ گئے جو واپس آ گئے؟  
ایک شخص کو شیطان کے پتھر سے میں دے کر آگئے، چلو بھوکو وہاں لے چلو!  
شیخ عطار مع باقی اخوان طریقت کے مکر مکرم میں آئے، اور بعد نماز فجر و بعد  
انگہاری تمام دعا سے بیعت کرنی شروع کی، حق تبارک نے قبول فرمائی، پیر صاحب  
کو شہر ہوا اور ہمیشہ آیا۔ فرما تو بڑی اور تجھ پر اسلام کی۔

(۱۸۵) نصوص میں آخرت کے اجمالی حالات مذکور ہیں:

فرمایا: ایک بزرگ نے مرتے وقت وصیت کی کہ تم قلم و دوات میری قبر میں  
رکھ دینا میں آخرت کے حالات معلوم کر کے لکھوں گا۔ اور تم تیسرے روز قبر پر  
سے کاغذ قلم و دوات اٹھائنا، چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ تیسرے روز لکھا ہوا قبر  
پر ملا کہ اجمالی حالات تو وہ سے جو نصوص میں مذکور ہے، اور شریعت کا حکم ہے،  
اس پر یقین کرو۔ اور تعمیلی حالت بدوں گزرنے کے معلوم نہیں ہو سکتی۔

(۱۸۶) صاحب تصرف بزرگ کی حکایت:

فرمایا: ایک بزرگ صاحب تصرف تھے مگر جوی مستفید تھے . . . . .  
ایک روز بڑا  
غیر اُتے ہوئے گذرے۔ اور سب لوگوں نے دیکھا کہیں جوی بھی کسری تھی وہ

دیکھ کر متعجب ہوئی، وہ بزرگ تشریف لائے تو برسی نے ذکر کیا کہ آج ہم نے ایک بہت بڑا بزرگ دیکھا ہے جو ہمیں اڑاتا تھا: اس نے کہا وہ تو میں ہی تھا۔ کئے گئے! اچھا! تبھی میز سا اڑتا تھا۔

(۱۸۷۱ء فتوحات اسلامیہ کی ایک حکایت :

فرمایا : فتوحات اسلامیہ مولانا احمد دجلان میں لکھانے کو صبا کی کہیں عجمی شہزادی پر عاشق ہو گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد نامہ لکھوایا کہ جب ملک فتح ہو تو وہ جاریہ لہ کو دی جائے، خلیفہ کے عہد میں جب وہ ملک فتح ہوا اور افسر کو وہ عہد نامہ دکھا کر وہ شہزادی صبا کی بیٹی لے لی، کس نے کہا : فروخت کر دو گے ؟ فرمایا : ہاں ! اس نے کہا کتنے کو ؟ کہا ایک ہزار روپیہ کو۔ جب مشتری نے ہزار روپیہ دیا تو دیکھ کر کہا : یہ تو تھوڑا ہے ہم نے بہت کہا تھا ہم نہیں دیتے۔ آخر افسر کے کہنے پر بہرہ دیدی۔

(۱۸۸۱ء خلیفہ دارون الرشید کے زمانے کا ایک اڑھا :

فرمایا : خلیفہ دارون الرشید نے کہا : جو ہم کو لکھتے سنا تھے اور ہم اس کی تصدیق کر دیں اس کو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ایک بوڑھا ہشیار آیا کہا : مکرار ! لہ کو درخت لگا بہت اچھا آتا ہے، فرمایا : ٹھیک ! ایک ہزار روپیہ انعام دیا گیا۔ پھر اس نے کہا : حضور میں درخت لگاتا ہوں تو اسی وقت چلدار ہو جاتا ہے۔ فرمایا : ایک ہزار روپیہ اور انعام دو۔ پھر بوڑھے نے کہا : حضور اہل کاباغ سال میں ایک قدم لگاتا ہے اور میل سال میں دو قدم۔ فرمایا : تیس ہزار بھی انعام دے دو۔



(۱۸۹) حق شائد کی شان کرم :

فرمایا : سیتو یہ نحوی مذہب کا معتزل تھا، مگر حق تعالیٰ کی نکتہ نوازی دیکھنے کو بسترے کے کسی نے غراب میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ مفسور ہے۔ دیر پاقت گئے پر کہا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے "اعرف العارف" ہمارے اسم پاک افتد کو کہا تھا اس لیے بخش دیا گیا۔

(۱۹۰) شریعت کے حکم کو خلاف مصلحت سمجھنے کا انجام :

فرمایا : شیخ وہاں نے بیان کیا کہ ایک بزرگ کو دفن کیا گیا، کچھ عرصہ بعد وہاں بروی شروع ہوئی۔ ورثہ نے ارادہ کیا کہ اس کی لاش کو نکال کر دوسری جگہ لے جائیں، چنانچہ اس بزرگ کی قبر کھودی گئی تو دیکھا کہ اس میں ان کی بجائے ایک خوبصورت لڑکی پڑی ہے۔ ایک شخص نے پہنا کر یہ لڑکی نصاریٰ میں سے ہے خلیفہ سلطان جو گئی تھی۔ اور پھر فلاں جگہ دفن ہوئی تھی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اس لڑکی کی قبر میں وہ بزرگ عیسائی گورستان میں پڑا ہے۔ ورثہ سے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ غلط جنابت کے متعلق کہا کرتا تھا کہ اچانک اس سے عیسائی مذہب اچھا ہے کہ اس میں غلط جنابت نہیں ہے۔ اس کی نحوست کا یہ اثر ہوا۔

(۱۹۱) شجاعت کی دو قسمیں :

ایک شعیبتہ نے کہا کہ حق خلافت حضرت علیؑ کا تھا کیونکہ اشیعہ ان سے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ شک ٹھیک ! مگر شجاعت دو قسم پر ہے۔ ایک شجاعت قلب، جو حکام و امراء میں ہوا کرتی ہے اور دوسری شجاعت بدن جو عوام و جرنیل اور سپاہیوں میں ہوا کرتی ہے، حضرات شہین

میں پہلی قسم کی تھی اور حضرت علیؓ میں دوسری قسم کی۔ (مضان احمد علیہ السلام جمیل)۔

(۱۹۲) عاودہ سوہ ادبی :

فرمایا : ایک بدعتی نے سہارنپور میں تقویۃ الایمان پر اعتراض کیا کہ مولانا شہیدؒ نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہزار بنا ڈالے یہ عاودہ سوہ ادبی کا ہے۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوئی جو کفر ہے۔ حضرت مولانا احمد علی سہارنپوریؒ نے فرمایا کہ اس عاودہ سے ملعون کی تحقیر مقصود نہیں ہوتی بلکہ فعل کا آسان اور سہل ہونا مقصود ہوتا ہے۔ مگر وہ نہیں مانا۔ دوسرے روز اس نے کہا کہ جی ! آپ بیضاوی پر بھی حاشیہ لکھ ڈالیے ! فرمایا : وہی عاودہ ہے اس سے قرآن کی ادبی جوئی۔ وہ ثابت ہوا اور کہہ کر اب کچھ یں آیا۔

(۱۹۳) شہادت تزکیہ کے متعلق یہی سوال :

فرمایا : ایک مقدمہ میں حضرت عمرؓ کے اہل اس میں شہادت گزری آپ نے شہادت کے تزکیہ کے متعلق ایک شخص سے یہی سوال کیا : کیا تو نے اس کے ساتھ مل کر سفر کیا ہے ؟ کیا اس کا تو ہمسایہ رہا ہے ؟ کیا تو نے اس کے ساتھ بیوی کیا ہے ؟ تین کا جواب نہ کہنے لگی میں دیا۔ فرمایا : تو نے اس کو مسجد میں نماز چھ کر وہاں سے نکلتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ کہا : ہاں۔ فرمایا : غایت کا متوقف ہیں تو اس سے واقف نہیں۔

(۱۹۴) نمازیں آنکھیں بند کرنا خلاف سنت امر ہے۔

فرمایا : مولوی محبت الدین صاحب مرید حضرت حاجی صاحبؒ نے ایک مرتبہ اپنے خیال میں خوب دل لگا کر نماز پڑھی۔ اور اس میں کوئی دوسرہ نہیں آیا،

بہت خوش ہوئے۔ چونکہ صاحب کشف تھے۔ نماز کی صورت مثالیہ غریبہ سے  
بالہی کی شکل میں کشف ہوئی۔ مگر آنکھوں میں مینائی نہ رہی۔ حاجی صاحب  
سے عرض کیا، فرمایا: تم نے خلافتِ سنت نماز میں آنکھیں بند کی ہوں گی۔ یہ اس  
کا اثر نمایاں ہوا۔

(۱۹۴) ایک عجیب غامض تحقیق :

فرمایا : مولانا اسماعیل شید رحمۃ اللہ علیہ نے جب بلی میں آئیں بالہر اور رفع  
یدین پر عمل کرنا شروع کیا تو لوگوں کی شکایت کی وجہ سے ان کو حضرت شاہ ولی اللہ  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بلا کر کہا : ایسا کیوں کرتے ہو ؟ کہا : میں سنتِ مؤدہ  
کو زندہ کرتا ہوں۔ اور ایسی سنت کے احیاء سے سوشیڈوں کا ثواب ملتا ہے۔  
فرمایا : اسماعیل تم بکے نہیں یہ ثواب اس سنت میں ہے جس کے مقابل بدعت  
ہو۔ اور جس کے مقابل دوسری سنت ہو وہاں احیاء سنت بہر صورت بدستور  
قائم رہتا ہے۔ مولانا شید بالکل خاموش ہو گئے۔ حضرت داد رحمۃ اللہ علیہ  
نے فرمایا عجیب تحقیق غامض ہے۔

(۱۹۵) آدابِ وجد و قیام :

فرمایا : شاہ الحدائق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قیامِ میلہ کے متعلق سوال کیا  
گیا۔ تو فرمایا :- شیخ! جلس کر دیکھنا چاہیے۔ (حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے  
بطور شرح فرمایا کہ چونکہ قیامِ حرکت وجدان سے ہوتا ہے اور وجد میں یہ ادب  
ہے کہ ایک کی موافقت سب کو کرنی چاہیے۔)۔

(۱۹۷) سورۃ اخلاص کی تلاوت سے تین ٹکٹ قرآن پاک پڑھنے

کا ثواب :

فرمایا : شاہ محمد اسحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تین مرتبہ قل ھو اللہ احد سے ایک قرآن کا ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ تین ٹکٹ قرآن کا ملتا ہے۔ کیونکہ صحاح ستہ قرآنیہ تین قسم پر ہیں: توحید، رسالت، معاد اور قل ھو اللہ احد توحید ہے اب تین مرتبہ پڑھنے سے توحید کا ٹکٹ اور تین مرتبہ سمجھا جائیگا۔

(۱۹۷) حقیقت کو حقیقت مدینہ :

فرمایا : حضرت حاجی صاحب کے بارے ایک نڈھال شریف کو کہا جا سکتا آیا، اور اچھی سنتی باتیں شروع کیں۔ حاجی صاحب کو جوشش آیا، فرمایا: سو گڑھا کے اور نفس کے کسی سے نہیں ڈرتا ہوں۔ خدا کی عظمت کا خوف ہے (اور نفس سے شرارت کا اندیشہ) تم زیادہ یہ کرو گے کہ کو اور مدینہ سے نکال دو گے، کچھ پروا نہیں، یہ فقیر جہاں رہے گا، وہیں کو اور مدینہ اور مدینہ ہے، اگر کو حقیقت کو، تجلی الہی ہے۔ حقیقت مدینہ تجلی عہدیت ہے۔ اور یہ ہر جگہ ہو سکتے ہیں، ان غنیمت کے نزدیک حقیقت بدون صورت کے مستبر نہیں اس لیے صورت کو اور مدینہ کی بھی ضرورت ہے)

(۱۹۸) ایک سیٹھ کا ہدیہ پیش کرنا

فرمایا : ابتداء زمانہ ہجرت میں حضرت حاجی صاحب پر بہت فائقے آئے ہیں۔ ایک دوسری حالت میں حرم شریف کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک سیٹھ آئے اور حاجی صاحب سے کہا کہ ٹکلی دیدو۔ آپ نے سہی کہ شاید ہبہ مالگات

چنانچہ دیدی، تھوڑی دیر کے بعد وہ نگلی پیٹ کر آپ کے سامنے رکھ کر چلا گیا۔ اس میں بہت سے روپے تھے۔ حاجی صاحب نے اُسٹھتے وقت دیکھ کر فرمایا کہ بھلا ناس رکھ کر خود نا معلوم کا چلا گیا۔ جب وہ ملا تو معلوم ہوا کہ یہ جریہ ہے۔

(۱۹۹) شیخ اکبرؒ کے قصص کی صحت کا امتحان :

فرمایا، حاجی صاحب نے مکہ میں دعا کی کہ اللہ مجھ کو ایسی جگہ دے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ جاہلیان سے ملے جا، حضرت خواجہ حسین الدرباشی چشتیؒ کی روح متشل ہوئی، فرمایا، تمہارے ہاتھوں پر ہزاروں روپے کا خرچ رکھا گیا ہے۔ عرض کیا میں اس کا تحمل نہیں ہوں گا۔ فرمایا : جو میں گئے وہ تحمل بھی عطا فرمائیں گے۔ پھر خواجہ صاحب نے کہ روپے دیئے۔ پھر خدام نے دبا ڈالے کے قریب مکان خرید کر حاجی صاحب کو دیا۔ آپ نے اسی وقت مقف کر دیا اور فرمایا جہاں بیٹھا کرتا ہوں بسند شیخ اکبرؒ کی ہے۔ فرمایا : ایک مرتبہ شیخ اکبرؒ کی قصص پر اعتراض کیا گیا تو شیخ اکبرؒ نے فرمایا : اس کا امتحان یوں کر کر لو کہ ایک ایک مرقی کر کے بیت اللہ شریف کی حجت پر ڈال دو، اور ایک سال بعد اٹھا کر دیکھو، اگر صحیح ہوگی تو باوجود کثرتِ براح و بخار کے کوئی حرف و ورق اس کا ضائع نہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (۲۰۰) دنیا دار مال کے قدر دان ہیں :

فرمایا : حکم حاجی صاحبؒ مولانا مستور علی صاحب نے ستمیقین کی فہرست لکھی تو ایسے دو آدمیوں کا نام اس میں نہ تھا۔ جو دنیا دار مال کے طامع (لاچی) تھے۔ فرمایا : ان کا نام کیوں نہیں لکھا، عرض کیا گئی : وہ تو اپنا کما لیتے ہیں۔ فرمایا : تم بھی عجیب ہو، وہ تو مال کے قدر دان ہیں، ان کو تم محروم کر کے ہر

(۲۰۱) حضرت مولانا یعقوب صاحبؒ کی دور رس :

فرمایا ، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ رحمۃ اللہ علیہ نافذہ میں چھکڑے پر سارا ہونے لگے۔ بخود رضائی کو سیدھی تہ کر کے کہیں گئے۔ کسی خادمہ نے اسٹر کو اوپر کر دیا۔ فرمایا عجیب احمق ہے رات جب اوڑھیں گے تو منہ میں مٹی پڑے گی۔

(۲۰۲) اپنے مرید کو غلام سنت امر پر متنبہ کرنے کی ہدایت ، فرمایا ، حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید قاضی مسکھ مولانا عبدالحی صاحب سے فرمایا کہ جب کوئی بھ میں غلام سنت امر دیکھ تو متنبہ کر دیا کرو انہوں نے کہا جب کوئی امر غلام سنت ہوگا تو عبدالحی کو غلام سنت نہیں پائیں گے۔

(۲۰۳) اہل بلقار پر نماز عشاء نہیں ، فرمایا ، مولانا رفیع حسن صاحبؒ نے حضرت والدؒ کے سامنے بیان کیا کہ مجھ کو شبہ تعارض ہے جو اگر موافق تصریح فقہاء اہل بلقار پر نماز عشاء نہیں ، کیونکہ ان پر وقت عشاء نہیں آتا اور حدیث میں ہے کہ جب خروج و جال کے وقت پہلا دن سال بھر کا ہوگا تو اندازہ سے متعدد نمازیں پڑھی جائیں۔ حالانکہ طلوع و غروب متعدد نہیں ہوگا۔ میں نے یہ شبہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا ، انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا : جب آؤ گے زبانی بیان کروں گے۔ یہ جواب میں گنگوہیؒ کیا تو یاد دلایا ، تو بیا مسئلہ جو اہل بلقار کے متعلق ہے یہی صیح ہے اور حدیث خروج و جال اس کے

خلافت نہیں۔ کیونکہ اس وقت بھی طلوع و غروب و زاد ہوگا، صرف جہاں اس کا  
بقعہ ہوگا وہاں یہ نمایاں نہیں ہوگا۔ اس لیے اذانہ سے سب نمازیں پڑھی  
جائیں گی، میں نے عرض کیا اس سے فی دلیل حدیث سے بھی ہے،  
فرمایا: ہاں ہے۔ پھر کئی بار فرمایا، بتلاؤں؟ ایک حدیث میں آتا ہے کہ وہاں  
کے نکلنے کی علامت پانچ سراپوں کا ظاہر ہونا فرمایا گیا ہے۔ اس سے معلوم  
ہوتا ہے کہ اگر طلوع و غروب بند ہو جاتا تو علامات متحقق ہو جاتی تو پھر سراپوں  
کے انتظار کسے کیا مہنی؟

(۲۰۴) مراقبہ معیت :

فرمایا: ایک بزرگ نے مریدوں کو مراقبہ معیت (الذیل علیہ بان اللہ  
یوی۔ کیا اس شخص کو خبر کہ اللہ تنہا اُسے دیکھ رہا ہے) فرمایا پھر استہان  
کیا سب کو ایک ایک کمر تراد چھڑی مے کر فرمایا کہ ایسی جگہ جا کر ذبح کر لاؤ جہاں  
کوئی نہ دیکھتا ہو، سب نے ذبح کر لیا صرف ایک ہی بچا، اس لیے کہ جہاں  
جاتا ہوں وہاں خدا تنہا لے دیکھتا ہے۔ فرمایا بس تو نے مراقبہ پختہ کر لیا۔  
اور باتیں کر فرمایا: تم نے اسے کچھ نہیں کیا۔

(۲۰۵) تردّد خامی کی دلیل ہے :

فرمایا: حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مبلغ جہتائی  
دہلی میں غشی مختار صاحب کے پاس دس روپیہ کی تصبیح پر ملازم تھے تو  
اس زمانہ میں حاجی صاحب کے پاس تشریف لے گئے حائری میں عرض  
کی کہ ملازمت ترک کر دوں؟ فرمایا: مولانا! سوال دلیل ہے تردّد کی، اور

تردد دلیل ہے غامی کی، غامی دلیل ہے پریشانی کی، ایسی صورت میں ملازمت چھوڑنا کیونکو جائز ہوگا۔

(۲۰۹) صاحب تعریف بزرگ کا اثر :

فرمایا : ایک عالم مقبرہ و غنڈہ کر رہے تھے اس وقت ایک صاحب تعریف بزرگ بھی میں میں توجہ فرما کر بیٹھے ہوئے تھے۔ عالم نے بہت نکات اور نکٹا بیان کیے۔ اشار بیان میں خطرہ ہوا کہ میں سب سے اچھا عالم ہوں۔ بزرگ کو اس کا ادراک ہوا فوراً توجہ ہٹائی، سب نکتہ و معظ سلب ہو گئی۔ فرمایا : بس اپنی حقیقت کو دیکھ لے۔

✽



# رسالہ خیر الاختبار خبر الاختبار

—: ملفوظ شریف :—

حضرت رشیدی دہلوی سیدی دستری جز اثر فی الدین مسکیم الامت مجددت حضرت مولانا  
شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

”اسم خیر و محبت جالہ حری جامع ملفوظ حق و ساری ہے کہ بہت دن سے میرا قلب غشی  
میں مستور اور طرح طرح کی نشریات میں سمور تھا۔ حق تعالیٰ کا کردار شکر ہے کہ ملفوظ مذکور  
بدولت قلب تمام غشی سے صاف اور تمام نشریات سے خالی ہو گیا اور ایک گز جمعیت جمل  
برگشتہ حق تعالیٰ سیدی حضرت مولانا مظلیم الدی کے فیض و برکات کو علی الدوام جاری رکھے

۵۰ ردی فی التسمیۃ اسم الجامع هو مولانا الولی خیر و محبت جالہ حری بانی  
خیر المدارس ملتان۔ متوفی شعبان العظمیٰ ۱۲۹۰ھ۔

اور مجھ اجاب کو استفادہ کی فرمائش تھی اور اتنا شہت اور اپنی رضا نصیب فرمئے۔ آمین !  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ عَمِیْدٌ ۝ وَصَلَّى عَلٰی سَورۃِ النّٰکِرِ ۝ وَلَا حَوْلَ ۝ وَلَا قُوَّةَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ ————— بھلے بعد نماز عصر اور مغرب مبارک  
 وحکم جزوی سے مستفید ہوں ————— ہر ایک مشین

فرمایا : ایک صاحب نے خط میں شکایت لکھی کہ جو جمعیت حضرت دوا کی  
کیفیت مقصود نہیں : خدمت باریک سے لے کر آگیا تھا وہ جہاں آکر رتہ رتہ ذہنت چو گئی  
 فرمایا : میں نے جواب میں لکھا کہ اگر یہ کیفیت ذہنت چو گئی تو عزت کیا ہوا کیونکہ کیفیت مقصود ہی؟  
 حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض  
کیفیت کے پیچھے لڑنے کی مثال : کیا حضرت مہر تو ہوتا ہے ؟ فرمایا کیا ضرور ہے !

عرض کیا کہ ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی ؟  
 فرمایا : اکی کیا دلیل ہے کہ وہ چیز اس کے لئے مانع ہی تھی ممکن ہے کہ وہ مسخر ہوتی حق تعالیٰ  
 ہی مسخر و مدیر کو غیب جلتے ہیں اس واسطے کہ بھی ہندو کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ  
 کیفیت کے پیچھے لڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔

### احمال حالہ میں لذت سہولت کی طلبہ میں نفس کا ایک مخفی کسید :

اگر یہ کہا جائے کہ مرہ سے اعمال میں سہولت پسند ہوتے ہے تو میں کہتا ہوں کہ سہولت ہی کی کیوں  
 طلب ہے ؟ کیا انسان دنیا میں سہولتوں کے لئے بھیجا گیا ہے۔ مگر تعالیٰ تو فرماتے ہیں :

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَفْضَلِ کَیْفٍ

ہم نے انسان کو شرف میں پیدا کیا اور یہ طالب ہے سہولت کا۔ الغرض اس قسم میں نہ پڑنا  
 چاہئے اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے کیونکہ اس قسم میں پڑنا کہ وہ حالت نہیں رہی۔ یہ حالت نہیں۔  
 فلاں کیفیت جاتی رہی۔ تنگی براء کرنا ہے۔ اگر یہ توہر مخلوق کی طرف نہیں تو اور کس کی طرف  
 ہے۔ اس میں بھی تو فرمان اچھا اختیار کیا گیا ہے مگر یہ نفس کا کسید کہ لذت سہولت کا طالب ہے



ہے کہ اگر کچھ جمیت نصیب بھی ہوئی ہو تو یہی نیکو کر کے اپنے ہاتھ سے خود اسکو برباد کرتا ہے ایسا کرنا باطل اس شر کا مسئلہ ہے ۔

بچے برسہا شاخ و بن سے بڑید + خداوند بستان نگاہ کر دو دے  
جس شاخ پر بیٹھا ہے اسی کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا ہے اسی طرح ، لگ اپنے ہاتھوں قلب کو مشور  
کر رہے ہیں ۔ وجہ یہی ہے کہ غیر اختیاری چیزوں کو کچھ بڑے ہیں ۔

دساؤس کی طرف التفات نہ کرنا دساؤس کا سب سے بڑا عیلاج ہے :

جمیت نہ ہونے کے سبب نماز میں بھی لوگوں کو دساؤس آتے ہیں اور اکثر انکی شکایت کیا کرتے ہیں اور دماغ کی قدر پوچھا کرتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ اس طرف خیال ہی مت کرو ۔ التفات ہی مت کرو بلکہ ایسے موقع پر مضبوط رہو کہ اپنے کام میں لگے رہیں ان دساؤس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ عبادت سبباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگاؤ کہ ہمارے دل کے واسطے ہر چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو ۔ ہر ضرورت میں وہ پھرتا ہے ۔

اور میں کہتا ہوں دساؤس کی دیگر ہی کیوں ؟  
قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے : قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے اگر سڑک پر بھٹکی چار چل ہے میں ادھاب میں اس پر سے گزرا ہے میں تو آپ کا فرج ہی کیسا ہے ۔ اگر سڑک کے خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو کبھی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکیں گے ۔ البتہ نظام کھن کے لئے تو سڑک بھی خالی ہو سکتی ہے مگر ہر شخص تو نظام نہیں ۔ اسس اب تو ہر شخص نظام بننا چاہتا ہے کہ جیسے من کے لئے سڑک دوک دی جاتی ہے ایسے ہی ہمارے لئے بھی سب گزرتے والوں سے سڑک خالی کر دی جائے ۔ اے بھائی پہلے نظام کے درجے کو چھوڑنا بھری یہ تیار کرنا جو نظام کے درجے کے ہو جاتے ہیں ان کے لئے سڑک بھی صاف کر دی جاتی ہے ۔

لوگ دساؤس کو حضور قلب میں غل بجھتے  
بصرف احتضار قلب کافی ہے : ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ خود حضور قلب ہی مقصود نہیں صرف احتضار قلب مقصود ہے ۔ حضور جو یاد ہو جب ہم اس کے خرماء مکلف ہی نہیں

زہنا چاہیے۔ اس سے بھی پریشانی ہوتی ہے۔ بلکہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ : اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ  
 شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ پس اس میں تسلیم ہے کہ حق تعالیٰ ہی کو مصلحت اور حکمت معلوم ہے۔ وہ ہر  
 ایک کی استعداد کے موافق فضائل و ثمرات خود عطا فرماتے ہیں۔ کبھی دُعا سے کبھی بددعا کے تم ایسی  
 چیز اختیار کی چیزوں کی جو قسمت کرو۔ اور نہ ان کی افراط کے ساتھ تنا کرو۔ اور اجعل اکثر لوگوں  
 نے ایسی ہی چیزوں کی تمنا کو اختیار کر رکھا ہے جن کے حصول کے مدد پہ ہونے سے منع کیا ہے۔ یہی سبب  
 ہے زیادہ تر لوگوں کی ناکامی کا اور پریشانی کا۔

ایک مولوی صاحب نے دریافت

توبہ کامل کے بعد دُعا امر کی ضرورت : کیا حضرت چاندیہ کا قصد اگر دیکھ لے

تو یہ یاد آجائیں تو اس وقت کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا کہ توبہ غافلہ و کامل کر چکنے کے بعد دُعا امر کی ضرورت ہے  
 ایک توبہ کہ خود ان گناہوں کا قصد استغفار دکرے جو باطنی میں گزر چکے ہیں اور جن سے توبہ کر چکا ہے  
 اور دوسرے استغفار کے نہ ہونے کی بخیر میں نہ چلے۔ یعنی کاسم اور مستقبل کی بخیر : دونوں حجاب ہیں۔  
 اسی کو مولا فرماتے ہیں : اِصْنِ دَسْتِیْلَتِ پَر دُعا خدا است

قصد گناہوں کا استحضار نہ کرنا چاہیے :

خلاصہ یہ کہ قصد گناہوں کا استحضار نہ کرنا چاہیے۔ اس سے بندے اور خدا کے درمیان حجاب ہو  
 جاتا ہے۔ البتہ جو گناہ چاندیہ کا استغفار دکرے اس پر مکرر استغفار دکرے پھر اپنے کام میں لگ جاتے  
 زیادہ کاوش دکرے البتہ اگر کسی کو استحضار سے بھی کیفیت حجاب کی نہ ہوتی ہو اس کے لئے مسخر نہیں  
 مگر پھر بھی ایسا ہالہ اور طور نہ کرے جیسے مولا دلسلے پردی کے پہلے پیر شاہ عبدالعظیم صاحب یک  
 قسٹ فرماتے تھے کہ دہی جاد کے مرتع پر جمنے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک لہسا سائیکل سے مستیجان کر رہا  
 ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ تو نے فلاں دن مجھ سے زنا کرنا یا تھا فلاں دن چوری کرنا تھی۔ فلاں فلاں دن  
 فلاں فلاں گناہ کر لیتے تھے۔ شاہ صاحب نے لڑکا کر لیا واریات حرکت ہے تربیت خفا ہوا اور کہہ کر  
 جو اس کا ساتھی ہو رہا بھی آجاد ہے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ بھائی میرا کیا بگڑا ہے بکر میری طرف سے  
 بھی دُعا جوتے لگا دے۔ مجھے بھی بہت پریشان کیسے۔ بعض جاہل لڑکے تو وہاں بھانے لگے یوں کے

بندوبست سے گریاں مارا کرتے تھے۔ یہ سمجھتے ہوں گے کہ کلکروں سے شیطان پر کیا اثر ہوگا۔ اس شخصیت پر گولیاں برساتی جاتیں۔ ایسی فضولیات اور غرائف میں بڑی حقیقت میں اپنے وقت کو برباد کرنا ہے۔ حضرت مایہ پوریؒ نے تو بے ضرورت شیطان پر لعنت کرنے کو بھی پسند نہیں فرمایا۔

### حدیث اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَائِرَ قُلُوبِیْ خَشِیَّتَکَ کا مفہوم :

پھر ان ہی مروری صاحب نے حدیث کی اس دعا کا مطلب دریافت کیا۔ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَائِرَ قُلُوبِیْ خَشِیَّتَکَ و ذکر کر کے واجعل هممتی و هوای فیما تحب و ترہنی۔ فرمایا۔ اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ بھلے وسوسوں کے خضیت و ذکر قلب میں پیدا ہو جائے اور جعل ایسا ہوگا جیسا اس حدیث میں ہے۔ مَنْ جَعَلَ الْفُتُوْنَ حَتَّاً وَاحِداً یعنی پہلی چیز ذل ہو جائے اور دوسری پرید ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ وسوسوں ذریعہ خضیت و ذکر کا بن جائیں۔ جیسا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ وسوسا کو مرآۃ جمالِ خداوندی بنائے۔ اس طرح ہے کہ جب وسوسوں بند نہ ہوں مرافقہ کرے کہ اثر اکر جب کو بھی کیا بنایا ہے کہ اس کے خیالات کی انتہا ہی نہیں پس اس منفعت کے مرافقہ میں ملک جائے تیسرے یہ کہ حق تعالیٰ کو یہ بھی نصبت ہے کہ خود وسوسوں ہی کو خضیت و ذکر کر دیں جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں :

کیا داری کہ تیرے کنی ، گوج جوئے غل بدو غیش کنی  
ایں چنین مینا گر بیا کارست ۱ ایں چنین اکسیر از اسرارست

### عارف اپنے آپ کو رائی کے برابر سمجھتا ہے :

ایسی دور رس نگاہیں کسی موقع پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عارف کو اپنے کو رائی کے برابر سمجھتا ہے۔ فرمایا اے اے جو رائی اُمیرا ہوتا ہے چلنے آپ کو رائی کے برابر سمجھتا ہے۔

### بلال قصہ حبشیؓ کے خیال کرنے کا علاج :

پھر ایک مروری صاحب نے عرض کیا کہ حضرت بلالؓ کا خیال بلا قصد آتا ہے۔ اس کا

کیا ملا ہے۔ فرمایا کہ یہ اختیار خود دانی ہے اور اگر وہ خود آتا ہے تو آنے دیجئے۔ ذرہ برابر غلط نہیں۔ مگر قصد اس کا ایسا۔ ذکر ہے کہ اس کشمکش میں تو اہل برہان ہے اور اگر دینی ہی کو چاہے تو ایک ملاقہ مفید ہو گا کہ کسی ایسے بے کا جو اندھا جہنم میں جلیں جو جس کی ناک بھلی ہو دینی جو نہ بڑے بڑے۔ تو نہ بڑی سی نکل ہوئی اور ناک سے ریٹھ اور نہ سے دال بہر ہی ہو تصور کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ خیال ہوتا ہے گا۔ اور اگر دیکھی گیا تو کی تو مزہ دہی ہو جائے گی کیونکہ یہ عقلی مسئلہ ہے کہ :

النفس لا تتوجه الى شئ من غير ان يوافقها احد -

نفس کو ایک وقت میں دو چیزوں کی طرف ہاری توجہ نہیں ہو سکتی۔ لیجئے ہم نے کافر سے بھی دین کا کام لے لیا۔

### دوسرے وقت ہمت سے کام لے کر قلب کو دوسری طرف متوجہ کرنا چاہیے

تو جب دوسرے وقت سے اپنے قلب کو مختلف دوسری طرف متوجہ کرنے اور اصل بھی جانا تو مطلب بھی نہیں اگر آدمی پہنچا جائے اور ہمت اور قوت سے کام لے تو خداوند کرنا ہے دوزخ رفتہ باطن بھی نکل جاتا ہے اور اگر وہ بھی نکلے تو گفت برداشت کرے۔ اگر خداوند سنہ کوئی مرض طبعی کو نگہ جانے تو وہاں کیا کر دے۔ طبعی تکلیف کو طبعاً کر دے برداشت ہی کرنا پڑے گا۔ یہاں بھی یہ کہ د اور اگر اس پر ماضی نہیں تو کوئی دوا شرعاً شش کو حضرت سرمد نے خوب فیصلہ فرمایا ہے۔ کہتے ہیں :

سوداگر اختصار سے باید کرد	یک کار ازین ۱۰ کار سے باید کرد
یا تو دماغ سے دوست سے باید داد	یا تلخ نظر زیار سے باید کرد

ہم کسی کو کسی دوا شش سے اور اپنی اصلاح کی نکلے منع نہیں کرتا ہاں غلو سے منع کرتا ہوں  
 ز آخر خلوت غلو بکملو

### ہیبت اور خشیت سارے مزاروں کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں :

اور اگر کسی کو بوسہ دے تو جو کہ عارضی کرباوات میں کیا کہ نطف اور مزے آنے میں لگے۔  
 پہنچاؤ خود حضرت علیؑ شہید دوسم فرماتے ہیں : حَيْبُوتُ قُرْبَانِيْنَ بِنِ الصَّغَاوِ

غازیہ کا کھانہ کی ٹرے لے کر ہے۔ تو خوب کچھ لیجے کہ جہاں اچھے لئے لذات اور مزہ ہے وہاں ایک شے اور بھی تو ہوتی ہے جو سائے مزدوں کو میا میٹ کر دیتی ہے وہ حبیت اور خشیت ہے کہ جس سے سارا مزہ مگر ہو جاتا ہے۔ خود جب رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی نماز میں یہ حالت ہوتی تھی کہ ”وَمَا يَكُنْ كَمَا تَكُنْ بِاللَّيْلِ تَحُلُّ“ یعنی نماز میں جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمائی ہے آپ کے سیریز مبارک کی وجہ فکر خوف و خشیت کے ایسی حالت ہوتی تھی کہ جیسے کوئی انڈی جو پے پر چڑھی ہوئی ہو اس کا سر میں ڈال کر رہا ہو اور کھد بہ کھد بہ کان زہور ہی جو نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبضہ نہیں فرمایا کرتے تھے اور نام نظر دیا کرتے تھے تو جناب آپ کو کیا خبر کہ جی کہ آپ سمجھتے ہیں کہ بڑے مزے میں ہوں گے ان پر کیا کیا گزرتی رہتی ہے۔ اسی کو ایک طرف فرماتے ہیں ۷

لے تراخا رہے ہا نشکرے کے دانی کو چیت  
حال شیرانے کو شمشیر ۸۔ بر سر خورد

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصود تو یہ حبیت ہی کا انکار کرنا ہے اور مزہ اس واسطے لیتے ہیں کہ حبیت و خشیت کا تحمل ہو سکے۔ اسی کو فرماتے ہیں ۷

گر تو ہستی طالب حق مرد داد ۹ : درد خواہ و درد خواہ و درد خواہ  
امد و کا بھی ایک شعر اسی کو ظاہر کرتا ہے ۷  
درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو : درد طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کڑی نہیں

### اصل مقصود خوف و خشیت ہی ہے :

اس لیے اچھے اپنے بچپن کی ایک حکایت یاد آئی۔ ایک سترہ کچھ کو فارغش کا مہرز ہو گیا تھا۔ والد صاحب اُس زمانے میں میرٹھ میں ملازم تھے۔ اڈال یہاں وطن میں بہت علاج کیا کوئی نفع نہ ہوا۔ خون میں اس قدر حدت پیدا ہو گئی تھی کہ بعض اقبائے احزان کا اندیشہ نہ دیا تھا۔ چنانچہ میں ملاک کے لئے والد صاحب کے پاس زیر طرہ چلا گیا۔ والد صاحب پر جو مشغفت کے بعد اثر ہوا۔ ایک جراح کو دکھایا اس نے ایک بنایت تجھ کوئی دی جو دی میں کٹائی جاتی تھی۔ والد صاحب یہ کہنے لگے کہ دی پہلے ہاتھ پر رکھتے پھر بس پر دیا ۱۰ دیکھتے اور پھر دی دیکھ کر کچھ کو کھل جیتے۔ اس کے کھانے سے تمام صلق کڑا ہو جاتا



اللہ بہت دیر تک اسکی تکی کا اثر دیتا۔ اب ظاہر ہے کہ مقصود ہی کھانا نہ تھا بلکہ اس تلخ ذرا کا کھانا تھا اور وہی کے ساتھ اس نے کھاتے تھے کہ تکی کی ناگواری کسی قدر کم ہو جائے اور وہ دوا کی کھانا کے دروازہ میں اس قدر تلخ تھی کہ بڑا ہی کمزور ہو سکتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ اس دوا ہی کی تلخی غالب رہتی تھی اسی طرح یہاں کچھ نیچے کہ لذت مقصود نہیں مقصود خوف و خشیت ہی ہے۔ لیکن لذت اس لئے دی جاتی ہے کہ خشیت کی سہارا ہو سکے۔ پھر بھی نظر خشیت ہی کا رہتا ہے اور کیوں نہ ہو بندہ پیدا ہی اس واسطے جو اسے کہ وہ اس کشمکش میں نیچے درج عالم ادرار ہی سے اُٹنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس امتحان ہی کے لئے تو یہاں بھیجے گئے ہیں اور یہی تو حکمت تدبیر کے ساتھ متعلق کرنے میں ہے۔ جب تک جہد کے ساتھ روح کا تعلق ہے یہی کشمکش اس سے چھٹکان کی تیار ہی کرنا مقصود ہے۔ انسان اس کشمکش ہی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ درج حیات کے لئے فرشتے کا کچھ کم تھے۔ شاہ نیاز اسی کو کہتے ہیں ۷

کہاں تھا کون تھا اور اب کہاں ہوں کیا ہوں میں  
اس آج کل کے جو ذلزل میں آپھنسا ہوں میں  
تھے کہاں گردِ شمسِ تھریر کہاں لائی ہے  
بادِ بھائی تھی یا بادِ پسیا ہے

۷ بندہ ہے مگر خدا میں کر رہنا چاہتا ہے کہ میرا ہی چاہے وہ ہو۔ بس حقیقت یہ ہے کہ لذت مقصود ہی نہیں۔

مقصود انصاف و صبر ہے : انبیاء علیہم السلام بھی اس سے خالی نہ رہے۔  
خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیمار میں بیعت ہوئی مگر فریب مضبوط ہو۔ اگر کوئی چیز مقصود نہ تھی تو انبیاء علیہم السلام بالخصوص ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کیوں بڑی نہ رہے۔ مولانا فرماتے ہیں ۷

زراں بایا کا نیاز بڑا دشمند : نیر بہ چسبہ پنج ہفتیں ہفتراشد  
خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اشد الناس بلاءاً اذ نبيا ثم الا مثل فالا مثل  
 دیکھئے اشد بلاءاً فرمایا اکثر، احد نہیں فرمایا۔

### حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی دساؤس سے مأمون نہ تھے :

اور دساؤس کی طرف سے تو ہم کو باطل مطمئن فرما دیا گیا ہے۔ حضرت صحابہ سے بڑھ کر قوم نہیں ہو سکتے۔ ان حضرات کو بھی ایسا ہی دساؤس سے کہتے تھے کہ جن کے بارہ میں انہوں نے اس منہان سے حضور میں طرح کیا کہ ان کو ظہر کرنے سے جل کر کوئلہ ہو جانا، ہل ہے تو دیکھئے اُن حضرات کو بھی کیسے کیسے خوفناک دساؤس سے کہتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا : ذاک صریح الا یہ ان ظاہر ہے کفر کے دساؤس سے بڑا دساؤس تو کوئی نہیں ہو سکتا اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب اس قسم کے دساؤس کا قلب پر هجوم ہو تو وہی نیراستہ استعمال کرے کہ اپنے خیالات کو کسی دوسری طرف متوجہ کرنے خواہ کسی دنیاوی چیز کی طرف مثلاً گھبراہٹ کا صلوا، شہلیم کا ایجاد اور اس کے انسان اور توحید میں قلب کو مشغول کرنے۔ اس طرح قلب کو متوجہ کرنے میں چند دفعہ توجع ہو گا۔ مگر پھر ارشاد اللہ تعالیٰ بڑی بھارت سے دساؤس کی ممانعت پر قدرت ہو جائے گی۔ آخر میں بطور تحدیث بالنسب کے فرمایا کہ میں حج عرض کرتا ہوں کہ مجھ کو تو برا لہجہ میں سے عار استہ نظر آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ کہہ شکوہ کے کو طریق کے سمجھنے میں اب کوئی پیچیدگی نہیں رہتی۔

(ماخوذ از تربیت السالکین ج ۲ صفحہ ۲۹۵ تا ۲۹۷)

ذکاءات اثر فیہ ۳۳ تا ۳۵

# نخیر الملقوظات

نخیر الافادات والمحنات  
ارشادات  
فردوات  
جموع فی القسری

## حَیْذُ الْإِفَاحِ اِنْفِ الْحَسَنَاتِ

**فرمایا: —** ایک مرتبہ کچھ امانت نبرداشت حضرت قدس سرہ، شرف علی نقی، فاضل قدس سرہ کو ملنے پہنچا۔ سہارنپور شریف سے جا رہے تھے کسی رفیق نے گئے دیکھ کر گھر پہنچے تھے، آپ نے ایک ہندو اسٹیشن پر کو فرمایا کہ ان گھنوں کو ایک کمرہ میں آگے لے جائیں اور عقیدت عرض کی کہ آپ یوں ہی لے جائیں گھولنے کی ضرورت نہیں۔ ہم گاڑی سے کہیں گے، آپ نے فرمایا: یہ گاڑی کہاں تک جائے گا؟ اس نے عرض کیا: تازی ہاؤس تک۔ حضرت اقدس نے فرمایا: تازی ہاؤس سے آگے کیا ہوگا؟ عرض کیا یہ گاڑی دوسرے گاڑی سے کہیں گے اور آپ کا سفر ختم ہو جائیگا۔ اس پر پھر امانت نے فرمایا: نہیں وہاں سفر ختم نہیں ہو گا بلکہ اس نے توکلے اسٹیشن پر بیٹھا اور وہاں سفر آخرت کا اسٹیشن وہاں لایا انتہام ہو گا۔

معاذات کی صفائی میں حضرت حکیم امانت کے حقیقین پر اتنا اثر چڑھ گیا کہ ایک طالب علم کی بیوی مسجد کے چار رخ سے معاف کر رہے تھے، جب چار رخ بچھانے کا وقت آیا تو فوراً اس کو گھبرا کر پٹائی چار رخ بند کیا، ایک اجنبی جوڑے نے اس حرکت کو دیکھ وہاں کے لوگوں سے کہا معلوم ہوتا ہے اس کا سوہنا صفائی کے حلق ہے:

**فرمایا: —** معاذ شرعی، عبادت بکری میں لگتے ہیں کہ ہم ابو تراب جوش کج الاہر صوفیا میں ہیں، ان میں جب کسی شخص کا دل اللہ تعالیٰ سے ادا نہیں کے ساتھ مانوس ہو جاتا ہے، تو ان کے ہر حرف میں کراہت پائی کر رہے ہیں۔

سوہنا زخم فرماتے ہیں:۔

چوں خدا خواہ کہ ہر کس درد، میلش اندر طعنت چنگاں برو  
وہم شخص کا خداوند تعالیٰ پر دوہا کرنا چاہتے اور ذلیل رسوا کرنا چاہتے ہیں وہ مشائخ اور بزرگان

دیجی صحنہ تجویس کرنے لگ با آجے۔ ہمارے اکابر کی مجالس ہر وقت مضبوط اور خوشے پک جاتی تھیں  
 حکیم و اہل علم حضرت خاتونِ فرات تھے وہ حضرت قلیب العالم اہم ربانی سرفراز شہید احمد گنگوہی کی  
 مجلس مبارک میں ایک شخص نے حضرت شیخ الہندؒ کی ذراتِ سبحانہ کی تعریف مگروں نے اس پر غصے  
 کا اظہار فرمایا اور فرمایا: اسی وقت ہماری مجلس سے اٹھ جاؤ تیری غیبت پر غضب الہی نازل ہوا وہ بلا  
 ہم ہوگئے ہیں اس میں نہ کہیں۔ حضرت مولوی شرف الدین صاحب مہر سید جوی شریف تھے تو دیکھ کر  
 مسادین میں رضی اللہ عنہ معذور تھیں مگر علیہ السلام کے دروازے کے قریب بیٹھے رو رہے ہیں حضرت  
 مولوی شرف الدین صاحب نے دریافت کیا: مسادین کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: میں نے اس قبولے کوئی  
 علیہ وسلم سے ایک بات سنی تھی اس کی وجہ سے وردِ ہول کہیں میں تو سہارا اس میں جتنا نہیں۔ میں نے  
 پرستنا تھا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی دل کے ساتھ کھڑی کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ لڑائی کے لئے مقابلہ کے لئے  
 اُٹھتا ہے اور میں اپنے بندے کی حمایت میں ایسا نہیں کرتا ہوں جیسے غضبنا کی شہرت اپنے بھائی کی حالت  
 کے لئے کرتا ہے، اسی لئے اہل اللہ نے فرمایا: اہل اللہ کے ساتھ امانت کرنے والے اور سونپ دیا کو خدا  
 بنے جنگ کرنے کا فرمایا ہے اس لئے اُن کا غارِ غراب ہونے کا غر بے۔

## ارشادات حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا خیر محمد صاحب ذرا اشراف و اسنا چیز پر نہایت ہی شفقت و مہربانی فرماتے تھے۔ میری امیر نے حکیم اومت حضرت قانوی رحمۃ اللہ علیہ کے دلال کے بعد اپنی تعلیم و تربیت کا تعلق مولانا مرحوم سے پیدا کر لیا تھا اور حضرت مولانا مرحوم نے درخواست قبول فرماتے ہوئے ہمارے غریب خانہ میانہ انڈیا میں علی ہوشیار پور پر قدم رنجر نگر فصیح فروری کے فرائض ادا فرمایا کرتے تھے :

میں تبار سے گھر کر اپنا گھر جتا ہوں۔

مولانا مرحوم ہم سے بہت جلد تک معاملہ فرماتے تھے ۱۹۲۷ء میں میں نے اور میری امیر سفیرج سے واپس آئے تو حضرت مولانا مرحوم باندہ سرہیشی پرتشریف دے رہے تھے۔ ہمارے غریب خانہ ان میں نے کوئی ایسے میں نہیں ڈھلایا تھا۔ مولانا کے دست مبارک میں خوشبودار گیوں کا دار و تحفہ میں نے سر جھکایا اور مولانا نے ہار گے میں ڈال دیا۔ میں اپنی قسمت پر مسرور تھا۔

مولانا مرحوم کو درگزر کی شکایت برجاتی تھی۔ جب کبھی نندہ ہوتا تو طباط علم بھیج کر کچے طلب فرماتے اور فرماتے :

تہا سے آفسے کچے بہت راحت ملتی ہے۔

تقسیم کھانے کے بعد ممتان میں بھی بار بار غریب خانہ کو روانہ فرماتے تھے اور فرماتے تھے :

”میں چائے پیوں گا۔“

ایک دفعہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مظلہ اعلیٰ کو ان اپنی امیر مکران خیر اللہ اس قان تشریف لانا تھا۔ اتفاق سے مولانا مرحوم کی عاجز راوی

اس روز سنت پیار حق چنانچہ اسی میں اس کا حال بھی ہو گیا — سرفراز قدم نے ایک صاحب نام مکان پر بٹھایا اور کہلایا کہ حضرت قاری صاحب مغلطہ ادران کے گھر دھون کھٹے خود درویشی کا انتظام آپ ہی کو کرنا ہے۔

ادھر سرفراز کے پیغام پہنچنے سے قبل ہی میرے دل پر از خود تقاضا ہوا کہ حضرت قاری صاحب مغلطہ کی دعوت کر دوں۔ میں خیر لہذا رس پہنچ گیا۔ وہ فرماست پیش کو نہ پر فرمایا۔ کیا میرا پیغام نہیں ملے؟ — میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: ”تہا را گھر تو میرا ناگھر ہے۔ میں نے خود وہی ہے محنت کو اچھا ہے۔“

چھوٹا پیرانی صاحب تڑپا جانے لگا تشریف وہی تھیں۔ حضرت سرفراز رحمہ نے خط سے موت یہ اطلاع کی کہ پیرانی صاحب تڑپا نکالنا بیچ کر تشریف لارہی ہیں۔ میں اور میری امیر دونوں جانے لگا پتہ لگے۔ میں نے عرض کیا حضرت یہ تو آپ نے تمہارے ہی نہ فرمایا کہ آئیے کو بھی ساتھ لیتے آنا؟ فرمایا:

مجھے معلوم تھا کہ جب وہ سنیں گی تو وہ نہ کہیں گی اور اطلاع میں نے اس لئے وہی بھی کر دہ پیرانی صاحب کی مزاج شناس ہیں ان کے کہنے سے پیرانی صاحب کو راحت ہوگی۔

حضرت سرفراز بہت ہی چاہتے تھے کہ کوئی عورت پر بھی بہت آرام میں ہیں جب بھی کوئی بات چیمیں آسان صورت کو ہی جانے کے پسند فرمایا۔

## والا نامہ جات حضرت سیدنا خیر محمد صاحب شیعہ

مکمل : زیر ہدایت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) ان پردوں میں بعض جیسے اولیاء اللہ ہیں۔ ان کو رُبرُجہنا اپنے ایمان کو نقصان پہنچانے۔ سب کا دل و زبان سے ادب ہرنا چاہیئے۔ رہا ان کا سماع وغیرہ بعض رسوم میں ابتلائے کسی کی طرف ترسبت صحیح نہیں اور کسی کا خاص بنا پر ابتلائے جس میں وہ مستور ہیں۔ یہیں علیحدہ امور میں ان کی اقتدار کرنا جائز نہیں۔ البتہ ان پر بظنی کرنا بھی سخت گناہ ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں ہے

در نیابہ حال نجستہ بیچ خام  
پس سخن گزارد باید و اشہوم

(۲) مشرک تو سمجھنا نہ چاہیے۔ البتہ رسومات میں اتباع کرنا جائز نہیں۔ اس سے احتراز کیا جائے۔

(۳) ایسے دگ سلطان ہیں ان کو کافر اعتقاد کرنا بہت بڑا ہے۔

یہ تراب کے سرائات کا جواب تھا۔ اب غیر خواہانہ مشورہ ہے وہ یہ کہ ایسے خیالات سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ اپنی ہی منکر پیش نظر رکھی جائے۔ سنت کے مطابق عمل کیا جائے پھر جس ایضاً کچھ تصور و تصور کا اشتقاق کیا جائے اور زید، عمرو کچھ سے نظر بند کر جائے۔ والسلام

۱۲ صفر ۱۴۰۳ھ



## ارض پنجاب کے متعلق مسائل شرعیہ

سوال :

کیا پنجاب کی زمین عُمّری ہے ؟

جواب حضرت مولانا :

عُمّری ہونے میں شبہ ہے اس لئے بقول حضرت مولانا عُمّری ادا کرنے میں احتیاط ہے ۔

سوال :

کیا استنبار سے بچا ہوا پانی سکودہ ہوتا ہے ۔ کیا وضو کے لئے آزارہ پانی بنا چلے ۔

جواب :

شرعی کراہت تو کوئی نہیں البتہ طبعی کراہت ہے ۔ دونوں طرح اختیار ہے ۔

سوال :

مُشَیّد یہ ہے کہ یہاں کی زمین چٹانوں نے اردوں سے مضب کر کے لی ہے کیا اس انزاء سے کوئی شرعی حکم ثابت ہوتا ہے ؟

جواب :

ایسے احتمالات سے کچھ نہیں ہوتا جب تک صحیح تحقیق نہ ہو ۔

سوال :

باتیں بہت کرتا ہوں لیکن دل کڑا ہے

جواب :

یہی اعتقاد ہمیشہ رہنا چاہیے۔ مگر واقعہ میں ایسا نہ ہو۔

سوال :

بھدا اللہ حضرت کی محبت سے دل سرشار ہے۔ دل چاہتا ہے کہ  
اسی میں میرا خاتمہ ہو۔

جواب :

اَللّٰہُ تَعَالٰی اِس سِرِّ خِصَّاصَ محبت کو طرفین کے لئے نافع اور طرفین  
کے حق میں ذمہ سزا نجات بنا سکے۔

سوال :

دعا فرمائیں میرا خاتمہ ایسا ہی ہو۔

جواب :

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ایسا ہی ہوگا۔



## مالِ شتبیہ سے احتیاط

مالِ شتبیہ کے بارے میں استغفار پر حضرت مولانا مرحوم نے جواب دیے جو کہ  
تشریف فرما :  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ :

دینے والے دینوری غرض سے ملازمین کو بلا طلب یا مع الطلب  
جو چیز دیتے ہیں وہ رشوت کہلاتی ہے۔ سو پٹواریوں کی زائد از مشاہدہ  
آمدنی اسی کا مصداق ہے۔ اس کے کھانے پینے کی اشیاء بے اجتناب  
کرنا ہی احوط ہے البتہ اس کے بارے میں اشیاء میں دس دس کے پیچھے  
لکھنے کی حاجت نہیں۔ ان جس چیز کے شتبیہ ہونے کا غرض طلب  
ہر اس سے اجتناب مناسب ہے۔ باقی کا مدار کہ استغفار سے  
کیا جاسکتا ہے۔      دائرۃ اعلم

از جاندھر : ۲۱ رجب ۱۳۶۲ھ



## حُسنِ تربیت کا سنہری اصول

ایک خط کے جواب میں حضرت مولانا مرحوم رقمطراز ہیں :

اسلام علیکم درجۃ الشرف بکاتر  
 چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ تربیت کس طرح کی گئی اس لئے  
 مشورہ سے قاصر ہوں۔

البتہ ایک اصول عرض کرتا ہوں جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا معمول  
 تھا، وہ یہ کہ کسی طالب کو اپنے دلی تعلقِ خاص کی اطلاع نہیں فرمایا کرتے تھے  
 مگر ناز کا وقت آنے پہلے، بلکہ ہر شخص کو ظاہری استفادہ اور انسانی  
 تربیت سے تربیت فرمایا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے آپ سے اس کی  
 رعایت نہیں رہ سکی۔

واللہ تعالیٰ اعلم  
 ۲۰ نومبر ۱۹۶۶ء



## مقتدایانِ دین کئے اصولِ شرعی

سوال :

حضرت والا ! میرے ایک انصر چاہتے ہیں کہ میں ان کی ہمشیرہ کو شوخیوں سے بچاؤں، لڑکی قریب البس ہے۔ اگر انکار کروں تو انہیں شہ ہے کہ کہیں نقصان نہ پہنچائیں۔ کوشش کروں گا کہ وہاں سے کپڑے پہن کر پڑھے۔ ارشاد فرمائیں کہ کیا طریق کار اختیار کروں ؟ حب الہشاد دل و دماغ سے عمل کروں گا۔

جواب حضرت سرورِ رحمۃ اللہ :

محرمی زید فریضکم ۔

وہیکم اسعوم مدحتہ اللہ :

من مگرئی دمن جوئی سے الہ بیت خوش ہوا، من قالی مزید فریق ترقی اورانی فرمے۔ جواباً منقرحہ ہے کہ قرآن مجید میں آیہ کریمہ وَلَا تَقْرُبُوا الزَّانِیَ " زنا کے قریب مت جاؤ " میں اسباب مذمومہ اور دواعی دنیویہ زنا کو طعم اور مشور قرار دے کر ان سے نہیں فرمائی گئی ہے۔ اس لئے اُردو سری بیت میں مرد و عورت کو تقریب سے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور حدیث میں ناگہانی نظر کو سمات فرمایا گیا ہے۔ ان سب نصویر سے معلوم ہوتا ہے کہ اجنبی مرد کا اجنبی عورت سے تعدیہ تخیل میں بیٹھنا، آواز سننا ہم حکوم ہونا ناجائز ہے۔ ایسے مقام میں بیٹھنا تعدیہ جاہل کہ ہے کہ جب تعویذ جاتی ہر معافی میں داخل نہیں بلکہ قصداً نفرت حکم میں ہے۔ معافی

اسی صفت میں ہے کہ خود کسی اجنبیہ کے قُرب کا قصد نہ کیا گیا ہو۔ پھر اُنھن سے سنا چڑھئے یا چاہا کہ غور چڑھائے۔ وہ سنا ہے۔ اس لئے آپؐ کا شمار میری نظریں شکوکہ ہے۔ غلامِ تقویٰ ہے۔ سرشد، حضرت حکیمؒ کا قریبی مترادف، اس پر مطلع ہوتے تو اجازت نہ فرماتے۔ علاوہ ازیں دینی مصلحت کے بھی غور ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے دینی مقتدا کا مُہدِ عطا فرمایا ہے۔ مقتدا کے لئے مقامِ تہمت و مراءضِ شک و تردید سے اجتناب فرمادی ہے۔ تاکہ دوسرے معتقدین غیر جائز مواقع میں اس کو محبت نہ بنا سکیں اور منافقین بدنام کر کے ایک دینی مسلک سے عوام کو ہٹا سکیں۔ نقطہ۔

یہ میرا خیال ہے۔ آگے آپ خود متقی ہیں۔ دینی رہنمائی ہی تحریر اور استخارہ فرمائیں اور حکمِ حدیث: دَعِ مَا يَرْيَبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرْيَبُكَ، یعنی شکر کا گھوڑا اگر غیر مشکوک کہرا اختیار کیا جائے۔ احتیاط پر عمل فرمائیں۔

والسلام

خیر محمد عفی عنہ از خیر العالیس دان

۲۲ روزی اکبر سنہ ۱۲۸۴ھ

خانِ محبوب ایشاد حضرت سرور، رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس کی کوڑھانا بتل نہ کیا اپنے انسر صاحب سے معذرت کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے سرور، مرحوم کی بکثرت سے حبِ فضل فرمایا کہ اس نے نہ بکے کہا کہ آپؐ کی اسی بات نے مجھے آپؐ کا گردیدہ بنا دیا ہے۔ آپؐ دینی اصل کے باندہ ہیں۔ پھر انھوں نے خاص کشمکش سے مجھے دو تین پیش کر دیے اور اُنکے۔

سوال :

حضرت دادا ! ہماری سب اب کافی دینے ہو گئی ہے۔ دگر کی ہزار  
 دقتاں ہے کہ یہاں نانا محمد ہوا کہ وہ گائیگی کے لیے پچاس سو نہیں۔ جبکہ روز  
 سیر اخیر المدارس آنا فرقہ ہر جگہ گانا تھا یہ بھی اندیشہ ہے،  
 اگر میں انکار ہی کرتا تو لوگ نیا نام محمد ٹھہرنے کی ٹکر کریں گے۔ حضرت  
 ارشاد فرمائیں کیا کریں ؟ رمضان المبارک آنے کہے۔ دل یہ چاہتا ہے کہ  
 اگر محمد کی ناز شروع کر دینے کا حکم ہر تہجد محمد حضرت والا پٹھانیں یہی  
 حضرت کر دینے کی وجہ سے آنے میں تکلیف ہوگی۔

جواب حضرت مولانا مرحوم :

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہتر صورت یہ ہے کہ آئندہ جمعہ یعنی ۱۹ ایشیاب کا آپ اپنی مسجد  
 میں شروع کریں۔ کیونکہ یہ جمعہ اصل میں رمضان ہی کہتے ہیں آبادوں کا  
 اپنے دوستوں کو اطلاع کریں۔ اگر یہ صورت منظور ہو تو مجھے اطلاع کریں۔  
 والسلام۔

غیر محمد صلی علیہ

۱۹ ایشیاب ۱۹۴۵ء

حضرت والا تشریف لےئے۔ ہماری مسجد میں پہلے محمد کی ناز حضرت نے پٹھان آئندہ  
 کہنے کے لیے اجازت مل گئی اور حضرت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مسجد آباد فرمادی۔



# فیروز شاہ حضرت اُستاد العلماء مولانا خلیفہ محمد حسن صاحب مدظلہ

## حضرت تھانویؒ کے ملفوظات کی افادیت

(۱) حضرت لاهور شاہ کے بعد ملفوظات کی مجلس ہوتی تھی جس میں اکثر حضرت حکیم اُمت تھانویؒ کے ملفوظات اور کبھی کبھار کسی دوسرے بزرگ کی کتاب سنائی جاتی تھی اسی مجلس میں ایک دفعہ سربایا کر حضرت تھانویؒ کے ملفوظات ہر ناس و نام کے لئے یکساں مفید ہیں۔

طالب اصلاح کو مشورہ —

(۲) فرمایا جس شخص کو بھی اپنی اصلاح مقصود ہو حضرت تھانویؒ کے ملفوظات اسوۂ عمل اور اگر نہ پڑھ سکے تو کسی سے سن لیا کرے۔

### دیوبندیت کیا ہے؟

ایک مجلس میں فرمایا میرے نزدیک دیوبندی وہ نہیں جو صرف دیوبند سے پڑھ کر آجائے بلکہ دیوبندی وہ ہے جو اکابرین دیوبند کے مسلک پڑھے۔ (شاہ حضرت کا شاہد اُن ملفوظات کی طرف ہو جنہوں نے دیوبندی سے علوم حاصل کئے اور پھر ہندوستان میں اکابرین دیوبند شیعہ و اہل سنت کی اختلافات کو مقصدِ حیات بنائے رکھا۔)



بھر فرمایا میں نے اگرچہ دوا اسلام اور بندیں پڑھاؤں مگر اکابرین و اساتذہ کے مقصد کا پابند ہوں۔

**عالم بے عمل** (۴) ایک اند فرمایا کہ عالم بے عمل کی مثال پارسی پتھر کی ہے جو وہ کہ کو تو سوز بہرہ  
ہے مگر خود ہی پتھر کا پتھر رہتا ہے۔ اسی طرح عالم بے عمل دوسروں کو توراہ دکھا دیتا ہے مگر خود اس  
دور نہیں پتا۔ آخری فرمایا لیکھتے اس کے ہاتھوں کو قابل احترام ہے کیونکہ عالم ہے۔

**گزشتہ اسی سلامت برکھارا است** (۵) ایک دفعہ فرمایا سیاسی مہارت ہانے غراب  
ہر کچے ہیں کہ کسی ایک جماعت کے ساتھ مخصوص نہ ہوں اور دیکھی جماعت کی مخالفت کاٹاؤ نہیں بلکہ  
جین سو قہر میں جماعت کو بہتر خیال کریں اس کے ساتھ تعاون کریں۔

**طلباء اور عملی سیاست** (۶) غنیب اللہ حضرت مولانا امتیاز الحق صاحب تھانویؒ  
فرمایا اسماعیل خاں دینو کا دورہ کر کے مدرسہ تشریف لائے تو اس موقع پر فرمایا اپنی مجلس کے طلباء اور  
اساتذہ کو عملی طور پر سیاست میں جھڑپیں لینا چاہیے ورنہ اس سے تعلیمی اہل بیاہر ہو جاتا ہے۔ (بعد کے  
حالات اور تقررات نے ثابت کر دیا کہ حضرتؒ نے اس مجلس میں جو کچھ فرمایا وہ بالکل صحیح تھا۔ حق کو عملی سیاست  
میں خریک کر پڑاؤں نے خود اپنے اس عمل پر بہت کاناہر کیا و پھر در اتفاق  
ج۔ ۱۔ قلند بہر بہر گورو دیدہ گوید

**جواب باہلان باشند خاموشی** (۷) ایک اند فرمایا غناقت کی پیروی گفتگو اور لغویات کا  
جواب دینا بہترین جواب ہے اس سے فتنہ ختم ہو جاتا ہے۔ ورنہ آج جواب دو گے تو کل کوئی ناشوشت چھوڑا  
لے گا اس طرح خلق دردمسرت ہونے لگا۔

**بہیں تفاوت راہ** (۸) فرمایا ایک اند فرمایا کہ پیش پر حضرت عظیم الامت تھانویؒ اور دیوبند  
کے بڑے حضرت احمد رضا خاں کی وفات ہوئی۔ غنا صاحب نے جب حضرت حکیم الامتؒ کو دیکھا تو فرمایا  
چہرہ اندیشہ شکل نے کے سبب بزرگ کہہ کر دیکھو معاف کیا اس کے معذرت میں دیکھ رہے تھے۔ بہیں پناہ

بتلوا کہ یہی تو مولوی اشرف علی تھانوی، جرنیہ، تو خان صاحب کو بہت فضا کیا اور وہ ہیں بے واپس نہ ہو گئے کہ میں دہلی میں وہابی سفر کر رہا ہوں سفر کا گورا نہیں کرتا۔  
 ادھر حضرت حکیم امانت کو ان کے مانتھوں نے بتلایا کہ یہی تو مولانا احمد رضا خاں صاحب تھے " تو فرمایا  
 ماشاء اللہ صورت تو بڑی اچھی ہے شہت کے مطابق، اللہ تعالیٰ مقید و معین فرمادیں۔

**اعتدال راہ راست** (۹) ایک ستر ستر خانہ اپنے حالات ہمارے تو ٹھنڈے کے بدلے بولنا میرت  
 فرمایا، اعتدال سے کرو، ہر حصے کا وقت مشورہ کرو اس میں مطالعہ کرو، دعا گفت کے وقت میں، مولات  
 اذ کرو، آرام کے وقت آرام کرو غرض ہر کام اعتدال سے ہونا چاہیے۔

**صحبت بد کا نتیجہ** (۱۰) فرمایا کہ ہر ایک لڑی میں سے اپنے آپ کو بچانا ہر ایک کا  
 فرض ہے۔ نری میں کا انجام دین سے دُوری اور ہلاکت ہے۔  
 (تک عشرہ کاملہ ۱)





{ Telegram } >>> <https://t.me/pasbanehaql>

میں مایوسی کو ترک کر اور اس کے مدد پر کے وقت امدادی مصافحہ کر لیا۔ تو خود فرمایا کہ تم جتنا توڑو مجھ کو تین  
تھا۔ یہ حضرت ملا علی کا امت تھی جس نے عرض کیا کہ تم جتنا توڑو۔ مگر امت ایسی ہے۔ ایک ہفت روزہ خانیہ پیر کا دوسرا  
دب بھی اٹھ ہے۔ جس کی نئی ہفت عرض کر سکوں گا۔ فرمایا وہ امت دین کی ہے۔ ادنیٰ کی۔ عرض کیا گیا۔ دین کی ہے  
فرمایا پھر وقت طاعی کیجئے ہر گاہ یہ تو سارا وقت ہی دین کے لئے ہے۔ دوسری امت کا جواب فرمایا کہ آپ مرحوم  
اصل نہ ہوں۔ پہلی سمجھ کر میں دینار کے ملنے بیٹھا ہوں۔ بدتر ہو کر اپنے شبہات بیان کرتے جائے۔ اور  
جوابات لکھنے جائے۔ حضرت ملا کے ان شفقت آمیز جواب اور حوصلہ افزا اور کثرت فیاضیت دل میں حوصلہ ہوا اور  
لنگر خزانہ پہلی جو سوال و جواب کی شہادت میں نسخہ ذیل کی جاتی ہے۔

سوال :- قرآن مجید میں آیا ہے اللہ بن احمد اور اللہ بن احمد۔ اور اس خطاب عام محل بیان کو ہے  
اس میں اصل تفسیر بھی غلط ہے۔

جواب :- اس آیت میں اللہ بن احمد اسم بر حوصلہ ہندواری ہے۔ قرآن ہندواریت کا نزول علیٰ حضرت ہے۔  
لہذا غلط اصل یہ سن کر ہی ہے۔ ذکر تفسیر :-

سوال :- احادیث الجملۃ واجب علی کل مسلماء و جمیع اہل ما کنت لہ ایش کی گئیں۔  
جواب :- ہر ایک کا جواب شافی ملاحظہ فرمایا۔

سوال :- سوچی و محنت میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی دوزخ میں فرماتے ہیں کہ جس گاؤں میں بیکاس  
کادی ہوں وہ جہنم پر ڈھیں ڈھنگار ہوں گے تمام حضرات درجندہ سے حضرت شاہ صاحب دہلوی دوزخ میں فرماتے ہیں۔  
بڑے ہیں۔ چھوٹے کے مقابلہ میں بڑے کے مقابلہ میں کر لیتے ہیں۔ یہ بھی انسان نادر نہیں ہوتا۔

جواب :- آپ نے اصول شکیب بیان کیا مگر اتفاق میں غلطی کی۔ حضرات درجندہ جو کہ کہتے ہیں وہ انہوں نہیں کہتے  
بلکہ حضرت امام ابو حنیفہ اور صاحبین دہم اللہ تعالیٰ کی بات نقل کرتے ہیں۔ شاہ صاحب دہلوی دوزخ میں فرماتے ہیں کہ  
مقابلہ ان حضرات کے ساتھ کیجئے۔ اور چھوٹے کے مقابلہ میں بڑے کے قول کو ترجیح دیجئے۔

الفرح خانیہ میرے تمام حالات کے جوابات منقولہ رنگ میں ملے کہ جگہ جواب کو دیا مگر قلب میں شرع  
صد ہندواری میں نے عرض کیا کہ شبہات تو بخیر اللہ بخیر ملے۔ مگر ابھی شرع صد نہیں پڑا۔ اپنے فوہ انفسہ  
دیکھو آپ نے گنزدہ فرمایا یہ جہنم پر ڈھایا ہو گا کہ اگر مصری سندرت جس پر اتفاق انہیں خیر جو عرض ہے  
اپنے گھر میں ہر چہ کے اور یہ گمان کرے کہ جہنم میں جو ہو چکا ہو گا۔ تو تمام انہیں کے نزدیک فرغاتی

مناطق ہو جاتا ہے اور جہاں اگر حنفی میں سے کسی کے نزدیک بھی جو ادا نہیں ہوتا جیسے قربان صغریٰ تو وہاں پھر پڑے لینے سے گہرا نشتر دفنِ مناطق ہو گا۔

ہستہ نہیں ہے جس ول اور جس حوزہ سے علماء فرمایا تھا کہ (وہ) ول صحت ہو گیا اور شرح ضد ہو گیا، عرض کیا کہ احوالِ شرح ضد بھی حاصل ہو گیا۔ اب بچنے جو مقررین میں پڑے ہیں صاب کا کہہ رہا تھا کہ لی گا۔ اذہ فرمایا کہ فی ماہ جو کہ صاب لگا کر کوئی کھینچی گا، میں وہ جو بھی آجایا کرتے ہیں چنانچہ وہ صاب چھکاتے ہیں گاؤں کو لگا کر مسجد میں اعلان کر دیا کہ بچے ختم ہو گئی ہے۔ میں جو نہیں پڑھا کہ وہ لگا۔ میں لوگوں نے میری رو سے بکھر کر فرمایا ہو۔ وہ چھوڑ دیں وہ لگے ہر روز ہو گا پھر صاب لگا کر ختم کریں۔ ختم ہو کر ہی ذبح۔



## فوائد نماز

<p>سب سے پہلے پوچھی جائے گی نماز          دیں اس سے قائم و آباد ہے          بالیقین ایک ذکر اکبر ہے نماز          آنکھ کی ٹھنڈک بھی نہ دیا گیا          دیں کے اعمال کی سداچ ہے          بکھر بکشتش کی ایک جوتے رواں          وصل ہے اس سے گناہوں کا خیار          جھڑپے میں سرماییں پتے جس طرح          کافہ وسلم میں کرتی ہے قیام          اس نے کھود ہی اپنی شان بسید          کفر کے نزدیک پینچا وہ بشر          حشر کے دن ہر گئی مثل آفتاب          دسیاہ غوار و سراپا نماز          تارک سنت کو جھڑکا جائے گا          ماتے نکتے بے عمل رہ جائیں گے          وقت پر اپنی فتنوں کو ادا</p>	<p>روزِ محشر کام آئے گی نماز          دوستو یہ دین کی بنیاد ہے          روکتہ ہے بخش و منکھ سے نماز          نور و برہماں اس کو بستلایا گیا          اہل ایمان کی یہی مصلح ہے          ہے نماز پنج وقتہ بے گناہ          فعل جو کرتا ہے اس میں پانچ بار          ثقتیں ہیں اس سے معافی اس طرح          یہ نماز پنج وقتہ ہے حمید          ترک کر دی جس نے عذابِ نماز          اس کے بارے یہ آئی ہے خبر          ہر نازی کے ڈنچ روکشن کی آہ          کافروں کے ساتھ ہو گا بے نصرت          فرحق کا تارک سزا پا جائے گا          فضل پڑھنے والے دے پائیں گے          کوشش سے باجماعت ترسدا</p>
---	---

# مقالات

ثبوت بیعت طریقت  
 خصوصیات فقہ حنفی  
 فقہ حنفی کی امتیازی شان  
 امام اعظم کے مختصر حالات  
 طریق تعلیم درجات عربیہ



انسان کے دل میں خدا کا خوف کھٹ جاتا ہے وہ فری احکام کو بھٹے حاکم رکھ کر ہر بات  
 جسے کہہ کر رکھتے ہیں جہاں عرصے سے رہتا جا رہا تھا کہ وہاں مل باحیث اور ان کی غیر متعین ہفتہ  
 کو ترک و جہل اور طاریتین کو ترک و جاہل بتا ہے ہیں۔ یہ ہے کہ  
 جو خدا خواہد کہہ کہ وہ کس درد  
 میلش اندر دھنہ پاکان زندہ

کیا غیر متعین کی پناہ ملی یا یہ یاد نہیں رہا ہم بتائیں گے تو بھٹے قدر میں کی شکست ہو گئی اس لئے ہم  
 لے جہاں لہجہ صلیبی حسن غلام صاحب رحمہ اللہ و احمد ذہب غیر متعین اور طاریتین کی زبانی کہ  
 کرتے ہیں، نوب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

فقد نبقت في هذا الزمان طوقه ذات مصعة ورياع تدعى لألفها  
 علم الحديث والعقائد والعلم بالعقائد في كل شأن مع انها ليست  
 في شئ من اهل العلم والعقائد - (الطريق)

یعنی اس زمانہ میں ایک نیا فرقہ ارسا پیدا ہو رہا ہے جو بہت پسند و ریاکار ہے اور باوجود ہر قسم کی کلمے  
 وہ اپنے لئے حدیث و قرآن کے علم کا دھندلار اور ان دونوں پر عمل کا بھی ملتا ہے۔ درحقیقت اسے اصل علم اور



الہی مل اور اہل عرفان سے کچھ حصہ بھی نہیں ملے سکیں فرماتے ہیں:

ان اصحاب الظلم والفساد من علی الشریعة (حکات شافعیہ ص ۱۴۱)

یعنی غیر متقدمین شریعت کے علماء سے نہیں ایسا کسی شہادہ ہے کہ طریق تزکیہ باطنی و بیعت عرفیہ کو بدعت کہہ کر وحید معادیت اولیاء کی پروا نہ کر کے ہوئے اولیاء کرم و صوفیہ کے نظام سے حرام کو بدعت بنا کر میں ناکام سہی کہ جاری ہے اسلئے اس کے خلاف ہی گویں اتنا کہ دنیا کا نیک تھا۔

کار پا کاں را قیاس از خود گیر  
گرچہ ماند در روشنی شیر و شیر

مگر اہم مزید اہل ان کے لئے قرآن و حدیث سے بیعت و طاعت کا اہم ثبوت دکھاتے ہیں۔ نیز یہ اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ قرآن اور حدیث میں بیعت کا ثبوت بکثرت پایا جاتا ہے مگر بعض اہل ظاہر کو غلطی ہو گئی کہ انہوں نے اس کو بیعت و حکومت میں منحصر کر رکھا ہے۔ دراصل یہ ان کی غم کی غلطی ہے

سمن شناس مذکر افغانجاست

خبر کیجئے سرکار ذو علم صلی اللہ علیہ وسلم میں دونوں منصب تھے حکومت و شہنشاہی (ہذا آپ کا دونوں عہد سے بیعت لینا ثابت ہے۔ بحیثیت حکومت آپ سمیع و جلال و عزت و جہاد و فیرو بیعت فرمادیتے تھے اس بیعت کی اقتداء میں خلفاء اسلیمہ کامل در آمد پلا آئی ہے اور بحیثیت شہنشاہ آپ مقامات سلوک متعلقہ تزکیہ ظاہر و باطن کے ساتھ بیعت فرمادیتے تھے اس منت بخیر کی ابتداء حضرت صوفیاء کرم اور شیخ نظام میں بدستور جاری ہے اس کا ثبوت قرآن مجید کی آیت کریمہ اور متعدد احادیث بخیر سے ہے۔

یا ایہا النبی اذا جئاک المؤمنات یمالینک علی ان لا یشرکن بالله شئیاً ولا

یسرقن ولا یرتبن ولا یقتلن اولادھن ولا یتبن بہمستان یفتقرنہ بن ایدہن

وارجلھن ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

یعنی بے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم جب مسلمان ہو تو آپ کے پاس آویں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گی اور نہ چڑی کریں گے اور نہ بیکاری کریں گے اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لادیں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان نہ لایوں اور نہ شرم نہ

میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی قرآن کی بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے  
بیشک اللہ تعالیٰ مغفور رحیم ہے۔

(مشابہ) اس آیت میں تو لوگوں کی بیعت کا تخصیص ہے مردوں کی بیعت نہ ثابت ہوئی۔  
(جواب) اس کا یہ ہے کہ اس آیت میں جو امر اور نواہی مذکور ہیں، ان میں مرد اور عورت کا کوئی  
فرق نہیں چنانچہ ہدایت عبادة بن الصامت مروی ہے۔

ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تبايعوني على ما يابى عليه النساء (مسلم شریف ص ۱۱)  
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے فرمایا، اگر کیا تم مجھ سے دو بیعت نہیں کرتے ہو جو عورتوں  
نے کیا ہے۔ رد المحتار کی خصوصیت سے مذکورہ سو اس کی اصل وجہ قصور و اقصاء ہے یعنی وہ اقصر ہے یا یا  
میں تھا کہ عورتوں نے اگر درخواست بیعت کی تھی وہ علم سیکے لئے نام ہے۔

۱۱۔ عن عبادة بن الصامت، رفعه، تبايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا  
ولا تزفوا ولا تغفلوا النفس التي حرم الله الا بالحق. للشيخين (مجموع الفتاوى ص ۱۱)  
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم مجھ سے بیعت کرو ان امور پر کہ تم نہ سرق  
کرنا اور نہ چوری کرنا اور نہ زنا کرنا اور نہ ناحق کسی کا خون کرنا۔

۱۲۔ عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعة اوثان في اوسمة فقال: الا  
تبايعوني رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت حديث عهد ببيعة فقلنا: قد بايعناك  
يا رسول الله فبسطنا ايدينا وقلنا: قد بايعناك يا رسول الله فقلنا: بايعناك  
قال: ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وتصلوا الصلوات الخمس وتسبحوا  
واطيعوا وامنتم كلمة خفية ولا تستلوا الناس شيئا۔

(مسلم داہل داؤد و ابن ماجہ) (مجمع الفتاوى ص ۱۱)

یعنی ابن عباس کہتے ہیں کہ تم لوگ آٹھ یا سات آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاں تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ خدا کے رسول سے بیعت نہیں کرتے ہو جو تم کو ہمیں بیعت کئے ہوئے  
تھوڑی دیر ہو تھا اس لئے ہاتھ بھیل گئے ہوئے ہم نے عرض کیا کہ ہم بیعت تو ہو چکے اب کس امر پر  
بیعت کریں تو آپ نے فرمایا کہ ان باتوں پر بیعت کرو کہ خدا کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز

کو شریک نہیں کرو گے۔ پانچ نازری پڑھتے رہو گے اور سونگے اور احامت کرو گے اور لوگوں سے کمر  
بیز کا سوال نہیں کرو گے۔

۴۔ محمد بن علی بن حسین سے مروی ہے ————— ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بایم الحسن والحسین و عبد اللہ بن عباس فعید اللہ بن جعفر و حمزہ و ثار لعلہ و یحییٰ  
والم یبایع من غیرہ الا انما ملکہ و (جمع الغوامد ص ۱۵۱)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن حسین عبادہ بن عباس عبد اللہ بن جعفر کو ان کا امام  
کی حالت میں بیعت فرمایا اور اہلبیت کے سوائے کسی نابالغ کو بیعت نہیں فرمایا :

۵۔ (عن جابر بن عبد اللہ) اما بعد فان اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت ابایعک  
قلی لا سلام فشرط علی والنعم لکل مسلم فبایعت علی ہذا (صحیح بخاری ص ۲۲)

یعنی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا  
یا رسول اللہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں اسلام پر آپ نے مجھ پر شرط لگائی کہ ہر ایک مسلمان سے بغیر خود ہی کرنا۔ لہذا میں  
نے اس شرط پر آپ سے بیعت کی۔

دیکھئے ان انصاف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بیعت فرمنا، اگر ایسے امور پر بیعت ہونے کا  
امر فرماتا کہ جن امور پر واضح طور پر بیعت لینے کا دستور جاری ہے۔ تو صحابہ کرام سے لے کر

قال را بگذارا مرد حال شو

پیش مرد کاٹھے پامال شو



اسے نہایت فساد و فحشاء میں جہاں اور بہت سے بے گناہ علم و تہذیب کا شکار ہو رہے ہیں وہیں مفتی اور حضرت امام ابو منیف رحمۃ اللہ علیہ بھی سوسط میں وہاں قرار دیتے باچکے ہیں اس لئے ہم ان کی صحبت میں مفتی کی مشق تخلص میں کہنا چاہتے ہیں تاکہ ہر علم و دانش باوجود اختلاف سے سرسبز ہو کر شہرہ انصاف و توسط ہو گا۔

ہر یکس بڑا نئے اور پھر نئے۔

مفتی کے اصول و فروع کا مددگار حضرت امام ابو منیف کے اصول و فتاویٰ ہیں۔

امام کے اصول و فتاویٰ کا مددگار حضرت امام جبریل علیہ السلام کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصول و فتاویٰ ہیں۔ استاد امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تضایع۔ و: مسلم مذہبم فتاویٰ عبد اللہ بن مسعود و فتاویٰ علی و فتاویٰ و فتاویٰ  
شریع وغیرہ من فتاویٰ الحکوفۃ فجمع ما یسرہ اللہ شرع فی اللہ ہر (ابن ماجہ)  
یعنی ابراہیم نخعی نے اپنے مذہب کی بنیاد عبداللہ بن مسعود اور علی رضی اللہ عنہما کی فتاویٰ پر رکھی اور  
نبیوں پر تو تم کی اور انہیں سے ہر ایک بڑا ہوا سائل کو علیؑ کی مانند تعجب!۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت علی رضی اللہ عنہما تمام صحابہ کرام کے علوم قرآن و سنت کے لئے جامع و کامل  
تھے۔ مگر ابن قیم فرماتے ہیں قال مسروق شاستہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
فوجدت علمہم انتہی الاستقامۃ الی علی و عبد اللہ بن مسعود و عمر بن  
الخطاب و زید بن ثابت و ابی الدرداء و ابی بکر کعبہ شریعتہ من السنۃ فوجدت  
علمہم انتہی الی علی و عبد اللہ (مجموع المرقیین)

یعنی مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے تمام صحابہ کرام میں جو صحابہ میں بابا۔ علیؑ۔ عبداللہ بن مسعودؓ  
عمر بن الخطابؓ۔ زید بن ثابتؓ۔ ابی الدرداءؓ۔ ابی بکرؓ۔ ان میں کچھ کلام ان اہل صحابہ میں دیکھا۔  
علیؑ بن ابی طالب۔ عبد اللہ بن مسعودؓ۔

مذکورہ بالا بیان سے ظہور اس قدر پختہ ہوتا ہے کہ کعب تمام صحابہ کرام و سنت کے علم میں حضرت  
علیؑ اور عبداللہ بن مسعودؓ میں اصحاب دوسرے کی حضرت علیؑ کا علمی خزانہ مفضولہ زہد۔ مگر وہی جو رسالت امہ  
عبداللہ بن مسعودؓ مفضولہ ہے۔ عن الغدیرۃ قال لم یکن یصدق علیؑ فی الحدیث  
عند الامم اصحاب عبد اللہ بن مسعود۔ (صحیح مسلم)

اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے علم کے صحیح و درست ہونا حضرت امام ابو حنیفہؒ کی توفیق تھی یا شک اللہ  
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی فکر و تدبیر و تحقیق کے بعد سے ہیں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے حکم  
بعید ابن ام عیاد (رضی اللہ عنہ) میں تم لوگ ایک مسعود کے سوا کسی دوسرے کو طب تکلیف سے نکل کر۔

قال البقی صلی اللہ علیہ وسلم رضیت لاصفی ما رضی لہا ابن ام عیاد  
و سخطت لہا ما سخط لہا ابن ام عیاد

اور کراہی، یعنی عبداللہ بن مسعودؓ میری اُمت کے لئے جس بخیر اور احکام و ساری کو پسند کریں یہی احکام  
پسند کریں اور میں کو اپنی سمجھنا پسند کریں یہی پسند کریں:



## فقہ حنفی کی خصوصیات !

فقہ حنفی یوں تو یہ شمار خصوصیات کی حامل ہے یہاں پر ہند ایک بعد و شمال پریشاں ہمالی ہیں ،

۱۔ اسکی تدوین کسی ایک دور نے نہیں کیا بلکہ عملی تحقیق کی ایک غیر مہم جہات کے انھوں نے یہ شمال ، تاریکی کا تاریکی کا پہنچا ، ہمارے حضرت امام ائمہ نے اپنے ایک بزرگ شاگردوں کے گلیے میں سے تم حضرت کا انتخاب فرمایا جو سب کے سب اپنے وقت کے بابر جہادی ٹھہر جوتے تھے اور یہ پانچویں حضرت تو دتے جو باقاعدہ تدوین فقہ کے کام میں آئے اور درجہ پانچ تھے جن کے علاوہ دوسرے محدثین و فقہاء حضرت کی اکثر مدنی و فقہی جہات میں رہے ، اور اپنی اپنی حمایت کے موافق اپنے منہ سے کہا اپنی دیکھتے تھے ، ہر قسم پرکھتے کہاؤں کے بعد حضرت امام صاحب نے فرما دیا کہ سب حضرت ناموس ہی سے ملنے اور تحقیق جو کچھ ہو سے ضعیف کر دیا جائے تھا ۔

۲۔ فقہ حنفی کے کارہزار خاص یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فریق حلی کا قیام میں تھا جسے طرانی نے اسطورہ بروایت حضرت علیؓ نقل کیا ہے ، ”قلت یا رسول اللہ انہ یقولون بنا ایسویں خیر بیان اسروا لانہم فیما تاسروا قال فاشادوا بالحق والصلوٰۃ والصدقۃ والعدلۃ والحق خاصۃ “

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی ایسا امر شیخ بیان کرے جس میں اسروا یعنی منصوص نہ لے تو میں کیا کرتا ہوں ؟

ارشاد فرمایا : — فقہاء و فاضلین سے مشورہ کرو اور کسی ایک کے لئے دست چلو : یہی وجہ ہے کہ مذہب حنفی جو دراصل ایک شراعتی مذہب تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد شریف ”ید الله حل الخلق“ سے نوبہ تھا ہر زمانہ میں مقبول خاص و عام رہا ۔

۳۔ یہ پانچویں حضرت کا تحقیق یہ کہ انور باری شریعہ رسالتی ہند و شمال میں رکھا جا سکا ہے ۔









# اہم الامتہ سراج الامتہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات

نفس تقلید پر مفضل کام کے بعد امام اویث بن حنیہ رضی اللہ عنہ سے فقہ میں سہ ماہی نذر چاہی امت کے علاوہ اسے  
بہتین و کبار فقہاء کے اقوال سے تقلید نفسی کا ثبوت و وجوب بھی دانیجی و انکی کی روشنی میں ذکر کیا ہے اور یہ  
بہت سہرت شاعر علی اللہ صاحب بحث و حوی رکنہ الشریعہ ایسا خطہ اور حقیقی جہاں مائی، شافعی، حنبلی مذاہب کے  
ملا کر اسے اپنی کتب میں شریعت کی جوں جیسے پسند و ناک یا اور اسے اہل حق کا علاقہ تو وہاں پر حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک  
کی تقلید واجب ہوگی۔ (انصاف صفحہ ۱۰) اس ناصت سے حضرت امام اعظم کا مختصر تذکرہ یہ قدرتی کام ہے۔

وِلادَتُ وفات | آپ کی ولادت ششم اور وفات ششم میں ہوئی۔ امام مبارک نے بھی یہ ثابت  
اور کثرت ابوحنیفہ تھی۔

مقام علم اور محدثانہ شان | کان ابوحنیفہ من کبار حفاظ الحديث و اعيانہم۔  
امام ابوحنیفہ عظیم الشان و شہرہ منہ قدسیت میں تھے۔  
(مفتوا بکمال از تائب، کتب صفحہ ۱۰)

ویدل علی اندس بکلی المحدثین فی  
علم الحديث، اعتقاد مذهب پیغمبر و التعلی  
طیہ و اعتبارہ رد و قبولاً  
(مفتوا بکمال از تائب، صفحہ ۱۰)

امام ابوحنیفہ کے علم حدیث میں کبار محدثین سے  
ہوئے روایں، چہ کر ان کے مذہب کو لوگوں  
کا اعتماد حاصل تھا اور کسی بھی مسئلہ کے رد یا قبول  
کرنے کا اسے ہی معیار بنایا گیا تھا۔

لان الامام رضی اللہ عنہ مجتہد اجماعاً  
من اکابر المجتہدین لم یکنکف ذلک احد

امام ابوحنیفہ باجماع مجتہد ہیں، بلکہ اگر مجتہدین  
میں سے ہیں، سلف و خلف میں سے کسی نے اس کا

انکار نہیں کیا — اور کوئی شخص مجتہد نہیں  
 کہتا، و فقیر طوطی قرآن، حدیث، آثار، تاریخ، لغت  
 اور قیاس میں اسے مہذب کا درجہ حاصل نہ ہو جیسا کہ تعلیم  
 و ہدایت اصول نے اس کی تصریح کیا کی ہے — بس  
 اس کے بعد بھی امام غفرلہ کی عظیم منت ہوئے گا  
 انکار کا سفور کم عقل ہی ہو سکتا ہے۔  
 قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے  
 بڑھ کر تفسیر حدیث کا کوئی عالم نہیں دیکھا وہ حدیث  
 صحیح کی بصیرت مجھ سے زیادہ رکھتے تھے۔

ابن جریر فرماتے ہیں کہ اس وہم صحیح کے دہکار امام  
 ابو حنیفہؒ کو بڑے حد تک علمی واقفیت سے محروم  
 تھی۔ ماثلاً بشر تو یہ کہ امام موسویؒ علوم فرعیہ  
 تفسیر و حدیث اور علوم کلیہ ادبیہ و فروعیہ میں اہل زمانہ  
 تھے ان کا مقابلہ ممکن نہ تھا اور یہ وہ مسلم تھے اور  
 اس کے خلاف آپ کے بعض شیوخ نے جملہ کہا ہے کہ  
 مستحق حد کے ہوا کہ نہیں اس کا سبب قاضی کے پاس جھوٹی  
 شہادت تھی پہلے سامعین پر ہے جانتی کے سوا کوئی  
 دلیل ہو نہیں سکتی۔

ابن ابی امام فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے مشہر  
 کی تمام مشہر صحیح فرمائی تھیں۔  
 حضرت امام غفرلہ کی مشہور نشان کہ یہ چند حوالے بطور نمونہ اور خواہے دیکھ گئے ہیں۔

سلفاؤ لا خلفاؤ والرجل لا یکن مجتہداً  
 الا بعد ان یتبحر ماہرا بالقرآن والحدیث  
 والافتا والتاریخ واللغة والقیاس کما  
 صرح بہ ائمة الاصول قدیماً وحديثاً وبعد  
 فذلک انکار امامت الامام فی الحدیث بس  
 الاستیفاء — ر مقدمہ اور جرم ۱۳۳۱  
 قال ابو یوسف ما رأیت اعلو من فی الحدیث  
 منہ وکان ابصر بالحدیث الصمیم منی ام  
 (ایضاً ص ۱۱۱)

قال ابن حنبل ان توفهم ان ابی  
 حنیفہ لم یکن لمخبر تمامہ بغیر اللغة  
 حاشا ینو کان فی العلوم الشریعیۃ من النبی  
 والحدیث والعلوم الا لایلاویۃ وغیرھا  
 والقیاس الملکیۃ بجز الایجاز  
 و احوال الامیری وقول بعض اعدائہ  
 فیہ خلاف ذلک منشاؤا الحسد و حیت  
 الترفع علی الاقران و رشیم بالزور =  
 (ایضاً)

وقال یحییٰ بن آدم کان النعمان جمع حدیث  
 بلدہ کلہ ام (م ط ۱)

### تابعیۃ لایما الی حنیفہ

والحن الذي يرشد اليه ملاحظون كتب الرجال  
وافته الرجاء والوصول الى الجنت بعد اهل الفن  
على فروع من بستان الرقبة او باعتبار لفظاً  
والجنتان خلد عند الترحيلين هو هاتان  
اللان في دور اهل الرجال على شجرة .

قله بن جبر . لك الشافعي كقله الذهبي  
فعلنا في الفن بن ملل وهو صنف  
وقد مدنية وافته سرا وكان يخطب بالمرأة

فن رجال اور تاريخ واصل کے مطالعہ سے حقیقت  
کھل کر سامنے آتی ہے کہ انہیں دو قسم میں ایک مذہب  
کے لائق سے اور دوسرے روایت کے لائق سے ملتا  
کے نزدیک باعتبار کئی نام اور متعلقہ ایسی برتے ہی  
اختلاف ہے۔ البتہ کئی قول کے لائق سے عبور کرنے  
رجال کے نزدیک آپ کا نام ہی برتاؤات اور رسم ہے  
ان جرح کی شاعری فرماتے ہیں کہ آپ نے بھی یہ جرح  
انہیں ایک ہی اللہ تعالیٰ نہ کر دیا ہے۔

ایک روایت میں ہے میں نے امام شافعی نے اس کو بار بار کہا آپ "اوصی کو شرف رکھتے تھے۔

شیخ الاسلام ابن حجر کے قادیانی ہے کہ آپ کو  
میں مصائب کی ایک جامع کتاب ہے اور آپ  
ساری نگاروں کی ایک باعث لے لی اور لکھا ہے کہ  
آپ نے حضرت انس کے علاوہ متعدد صحابہ کرام سے  
حدیث لکھائی ہے ان میں سے بعض حضرات کے ساتھ  
۱۱۷۱ اور اطفال مکرر اور التوفیق مشہور ہے کہ  
سیرت شریف سعد التوفیق مشہور ۱۱۷۱ مآب بن عبد اللہ  
مشہور ۱۱۷۱ مآب بن عبد اللہ مشہور ۱۱۷۱ مآب  
بن ہريرة التوفیق مشہور ۱۱۷۱ مکرر بن عبد اللہ التوفیق مشہور  
و غیر ہم جنہ اللہ تعالیٰ ہمہ ہمیں ۱۱۷۱ مشہور میں حدیث  
نام ائمہ ابو حنیفہ لکھنے والے ہمارے کے ہمارے ایک  
پس ان مذکورہ حضرات صحابہ سے آپ کی حدیث کن  
ایسی بات نہیں جس کا انکا جائزہ ہے۔

وقت شریف شیخ الاسلام ابن حجر اللہ  
اور کے جامع من الصیابة کا نواب النکوة  
و ذکر جامع من صنف فی الشافعی وغیر  
اللہ سمع ایضا من جامع من الصیابة غیر الزہد  
مشہور ابو الطیف عمر بن حارث و مشہور  
التوفیق مشہور بکت و مشہور سہل بن سعد  
التوفیق مشہور و قبل ہذا و مشہور ہاشم  
بن حکیم التوفیق مشہور و مشہور المسامی  
بن یزید التوفیق مشہور و مشہور صاف  
بن یسار التوفیق مشہور و مشہور محمد بن ابی  
التوفیق مشہور و غیر ہذا و قد جمیع البوحین  
مع ابیہ سندت و تبیین خلفاء  
مشہور عملا بکتور (م مشہور)

(الزمر) حضرت امام ابوحنیفہؒ روایت کے اعتبار سے لڑکا خائف جلیل القدر ہے جس میں اور روایات کے اعتبار سے روایات ائمہ کے قول پر پائے جاتے ہیں۔

## شانِ انفق

امام غفرلہ کو کتنے ہی کام میں انفق و نفقہ میں مسلم تھے

نیز فرماتے ہیں کہ ان کے کاموں کو چاہیے کہ امام ابوحنیفہؒ  
اس کے کاموں کو نہ کرے کہ امام ابوحنیفہؒ کے کاموں کو نہ کرے کہ امام ابوحنیفہؒ کے کاموں کو نہ کرے۔  
خیر میں امام ابوحنیفہؒ کے کاموں کو نہ کرے۔

قال الشافعي: كان ابو حنيفة وقولا في  
النفق مسلما فيه (الاعلاء ۱)  
وقال ايضا: من اراد ان يعرف الحق فليزم  
ابا حنيفة ورواياته فان الناس كلهم خيال عليه  
والنفق (۱) ورواياته (۲) ورواياته (۳)

## عبادت و روح

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے پچیس برس تک مشائخ کے دعوے پر کبھی ناپاکی نہیں کی۔  
رمضان المبارک میں روزانہ پندرہ روزہ رکعتیں کرتے تھے کہ اس کا عمل نہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ  
کے بڑے شاگردوں میں ایک شخص روزانہ رکعتیں کرتے تھے۔ پندرہ روزہ رکعتیں کرتے تھے۔ ایک عیب دار اور گناہگار  
کو بتاتے تھے کہ وہ روزانہ رکعتیں کرتے تھے۔ آپ نے تمام نعمتیں سدا کر دیں۔  
ایک دفعہ کوثر میں ایک عجمی چوری ہو گئی موسم کرنے پر بتایا گیا کہ ایک عجمی عورت سات سال تک زندہ رہی ہے  
آپ نے سات سال تک کوثر میں چوری کا گوشت کھا کر زندہ رہا۔

کسی مفروضہ سے فرض و عمل کرنے کا شہرہ لینے لگے اور دروازے پر دھوپ بھی می کھڑے  
رہے کسی نے کہا دروازے کے سامنے کھڑے ہو جائیے۔ فرمایا: دروازے سے مفروضہ لینا ہے۔ کل فرض چتر نقض  
فہودینا کے اصول سے مفروضہ کی دروازے کے سامنے لینا بھی درست نہیں۔ جس پر قلعہ نے غور کیا  
وہ پہچانے آپ نے گھر کے باہر نہ گھبرا کر اپنے بیٹے اعتماد کو روایت فرمائی کہ وہ آپ کو بتاتا ہے کہ آپ نے فقہ ربنا  
فہودینا کے اصول سے مفروضہ لینا ہے کہ اس وقت بھی نصیب ہوئے۔ جہاں آپ نے کھڑے  
نہ تھے پھر ان کے پاس سے نکلا۔ غرض کہ یہ معاملہ اقل ہے کہ یہاں تک نصیب حضرت ابوحنیفہؒ کے پاس سے نکلا  
یہ معاملہ ان کے پاس ہے۔ (۱) حضرت عثمانؓ (۲) حضرت نوحؓ (۳) حضرت سیدنا محمدؐ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ  
میں سے حضرت عثمانؓ (۱) حضرت نوحؓ (۲) حضرت سیدنا محمدؐ (۳) ان کا کہنا ہے کہ یہ (۱) حضرت سیدنا محمدؐ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ  
دوسرے دروازے لگائے جاتے تھے۔ (۲) ان کے پاس سے نکلا۔ غرض کہ یہ معاملہ اقل ہے کہ یہاں تک نصیب حضرت ابوحنیفہؒ کے پاس سے نکلا

# اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں چند معروضات اور طریق تعلیم درجات عربیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْرَاقُ الْوَسْطَانِ الْمُسْتَقِيمِ

یہ نامہ حضور شاہ ہے کہ عذابِ تعمیر میں نواہدِ تعمیر تبدیل کرنا اس دورِ مفید میں جس دورِ علمِ تعلیم تبدیل کرنا مفید ہے۔ اور اساتذہ کو خود ملی غرض بنا اور جس کے اطلاق و احوال کی تربیت و اس طرح کی جانب توجہ فرماتا تو مفید تر ہے۔ اساتذہ گرام کی خدمت میں چند معروضات اور بعض امور متعلقہ طریقِ تعلیم عرض کئے جاتے ہیں۔ اگر ان پر ملاحظہ فرمائیگا تو ان شاء اللہ قریٰ امید ہے کہ عہد کو علوم و فنون اور کتابوں سے بہت جلد مہارت اور استعداد پیدا ہو جائے گی۔ نیز ان کی عملی اور فنی حالت میں ترجمہ کر لئے گی کہ بھی تعلیم کا اصل مقصد ہے۔

۱۔ دینی تعلیم میں اپنے جہاد کے جہاد و علامت ہے اور اس کا فرق آخرت میں اچھا تعلیم ہے۔

ہذا ہم اس تہذیب و عادت اور طاقت اور جبر و قہر اب ہی کی نیت سے دینی تعلیم کو اپنا فریضہ سمجھیں اور سماجی ضروریات تنخواہ و جزوہ کو اس کے مصلیٰ کا وسیلہ و ذریعہ خیال فرمائیں۔

(۱۲) اس تہذیب و تعلیم و تدریس کے طے شدہ طریقہ کی دیہی داری اور احوال و ماحول کی نظرانی کو بھی اپنا فرض سمجھیں اور سب ضرورت ہر المعروف و نامعلوم میں ہلکے کا فرض بھی ادا کریں۔ اور وقت و فرصت زور و توجہ سے بھی کام لیا کریں خصوصاً ذاتی صلہ و غرض و مصلحت، اعتبار، باسلام اور جوابدہائی کی خود بھی پابندی کر لیں اور طلبہ سے بھی پابندی کرائیں۔ ہاڑھی منڈانا یا کنگڑو، ناگہریزی و منہ کے بال رکھنا اور لباس پہنا، سگریٹ نوشی و غیرہ عکرات و معرکات کو قطعاً دانا نہ لکھیں جو طلبہ اس سے باز نہ آئیں ان کو فوراً حکم سے خارج کر دیں۔ اس طرح فاسد اسلوب طالب علم کا وجود بھی مدرسے سے صاف معز ہے۔ اگر انہماک و تہذیب کے باوجود ہار دے کر اس کو بھی مدرسے سے نکال دیں۔

(۱۳) اس تہذیب و تہذیب کے وقت اپنے ذہنی دوسرے ہر شخص کی ایسی ترتیب قائم کر لیا کریں جس سے طلبہ کے ذہنی بکساتی قبول و ضبط کر سکیں اور پڑھانے وقت وضاحت اور جہالت کا خاص طور پر غور رکھا کریں۔ ان ہی محاب کے بعد تحقیق جواب بھی مزید دیا کریں۔

(۱۴) اگر طالب علم کوئی معقول بات کہے اس کو سن لیں اگرچہ اپنی تحقیق یا تقریر کے خلاف کیوں ہو۔ خواہ تنخواہ اپنی بات کی بجائے کیا کریں۔

(۱۵) کم محنت اور بد محنت طلبہ سے محنت کھانے اور یاد کرانے کا بھی ایسا ہی طریق اختیار کریں تاکہ طالب علم محنت کا عادی اور تحصیل علم میں سرگام بن جائے۔

(۱۶) ہر کتاب کے شروع میں اس فن کی مبادی ثلاثہ (تہذیب و تہذیب و عادت) اور ترجمہ و تفسیر و تلامذہ کی خصوصیات اور حر و تحریر بھی طلبہ کے ذہنی نشیں کرادیا کریں۔

## طریقہ تعلیم درجات عربیہ

تعلیمی حیثیت سے کتب درسیہ کے تین طبقے قرار دیئے گئے ہیں۔ اولیٰ، وسطیٰ، و ثانی۔  
 اولیٰ: میزان الصرف سے کانر تک۔ وسطیٰ: شرح جامی سے ہایہ اولین تک۔  
 ثانی: تفسیر جامی سے دورہ حدیث شریف تک۔ ہر طبقہ سے متعلق طریقہ تعلیم درج ذیل ہے۔

### طریقہ تعلیم طبقہ اولیٰ

۱۔ اس طبقہ میں صرف ترمذی، نسائی اور مصنف غیز، لغز بر مختصر اور ذہن نشین، انعام و بیان  
 سادہ اور پہل تعلیم مضمون، آسان الفاظ میں ہونی چاہیے۔ نفس سداہاب علم کے ذہنی نہیں کرانے  
 کے بعد اس کی زبان سے اعادہ بھی کرانا چاہیے۔ سبق سے غارت ہونے کے بعد طلبہ کو اپنی نظر  
 کے سامنے جھلا کر اس سبق کو یاد کرایا جائے۔ دوسرے دن پچاس کس کو الحاق سبق پڑھایا جائے  
 اور روزانہ حسب حال زبانی اور تحریری سوالات کر کے جوابات دینے کی بھرت مشق کرائی جائے  
 تاکہ خصوصاً استعداد پیدا ہو سکے۔

۲۔ میزان الصرف کو خوب اچھی طرح سمجھ کر تھوڑا تھوڑا با ترجمہ پڑھایا جائے اور اس کے  
 ساتھ ملہ صرفت حصہ اول، مستغنیہ، نہایت آسان احمد ہر تعادلی سبقتاً یاد کر لیا جائے اس  
 طرح کہ میزان الصرف کی ترتیب کے موافق مضمون اور گردانوں کے نام خوب یاد ہو جائیں۔  
 اہم ظرف، اہم تفضیل، مذکر و مؤنث میں تفسیر کے جیسے پڑھائیے جائیں اور بحث اہم آثار میں  
 بہر صغریٰ، وسطیٰ و کبریٰ کے جیسے اجواب الصرف کی ترتیب کے موافق یاد کرانے جائیں۔  
 صحیح ادب کے جیسے نالانے اور نہانے کی خوب مشق کرائی جائے۔ اس مشق کے لئے تترتیباً  
 دیکھ بھول کر دے دی جائے۔

۳۔ منتخب میں سے صرف ۲۲ باب روٹھا کر مجدد ۴۸ کافئ مزید ۴۲ راجحی مجدد و مزید فیہ ۱۰



کی صرف صغیر جدید یا مادہ تیسیر الابواب جدید سے نامہ ملاست باب خوب یاد کرائی جلتے یا بجائے  
 منتخب کے تیسیر الابواب ہی کو خوب یاد کر کے شق کوادی جلتے یہ بھی کافی ہے۔ بعد ازاں <sup>۱۱</sup>  
 العرف کی ترتیب پر صرف کبیر سے ترجمہ یاد کرائی جلتے اور عربی صفحۃ المصادر کی مدد سے صحیح  
 ابواب کی صرف صغیر و کبیر گردانوں کی خوب شق کرائی جائے۔ اسی لئے سرمایہ اول میں صرف  
 ایک کتاب میزان و منتخب نصاب میں رکھی گئی ہے۔

۲۔ علم العرف حصہ سوم میں ہفت اقسام کی صرف صغیر و کبیر یا ترجمہ عربی صفحۃ المصادر کی  
 مدد سے نیز تعلیمات کی خوب اچھی تسلسلہ شق کرائی جائے۔ صرف میراد و علم الصغیر میں بھی اس  
 شق کو جاری رکھا جائے۔

تنبیہ۔ صرف کے تمام اسباق ایک ہی استاد کے پاس ہونے چاہئیں۔ جو  
 اپنے شق اور آزمودہ کار ہو۔ نو اسف مذکور کے یہ کام ہرگز نہ سپرد کرنا چاہیے۔  
 ۵۔ کو میر میں مساکی زبان یاد کرانے کے ساتھ ساتھ ہر ہر جلد کی ترکیب بھی کرائی جلتے نیز کتب  
 کی مثالوں پر لکھا ہرگز نہ کیا جائے بلکہ قرآن و حدیث نیز دیگر کتب ادب سے بحث شایس دی  
 جائیں اور ترکیبیں کرائی جائیں کہ عجیز اشہ اس باب میں بچہ مفید ہے۔ ذوالجوارب کو خصوصاً  
 خوب ہی یاد کرایا جائے۔ اور عروال انوار منظم فارسی حفظ کرا دی جائے۔

(۶) شرح مائتہ عامل میں ایک ایسی صرف عبارت سے ترجمہ و مطلب پڑھائی جائے۔ دوسرے  
 ہی ترکیب کرائی جائے اس طرح کہ نوچہ اول کتب اولہ چھوٹی ترکیب ہو یا نیا ہی کی بڑی ترکیب  
 ہو۔ نوچہ اول سے نوچہ ثانی تک صرف بڑی ترکیب ہو اور نوچہ ثانی سے آخر تک صرف چھوٹی  
 ترکیب ہاں انٹایں گاہے گاہے بڑی ترکیب کا بھی امتحان لیتے رہیں۔

(۷) روشنۃ الادب میں یا کسی بھی اس کی اولی کتاب میں ترجمتین اور صغیروں کی شق کے  
 ساتھ ساتھ ترکیب بخوبی بھی کرائے رہیں اور عربی تخریر و جملہ حال کی بھی شق کرائی جائے۔

(۸) ہدایۃ الخیر اور مرآت میں اصطلاحی الفاظ کی تعریفات اصل عربی میں یاد کرائی جائیں۔

اور مسائل اردو زبان میں خوف حفظ کرائے جائیں اور شب و روز کی گفتگو میں مسائلِ عقلی؛ اس طرح اجمار کرنا چاہئے کہ طلبہ محسوس کریں کہ ہم سب منطقی ہیں اور رات دن منطقی سے کام لیتے ہیں تاکہ منطقی ان کے لئے ذہنی پیسہ نہ لے۔

۹۔ قواعد لطیفہ اور قدوری میں مسائلِ جزئیہ آسان الفاظ میں طلبہ کے ذہن نشین کرنے سوال و جواب کے طرز پر ان سے ماخذ کرایا جائے اور سبقتاً سمجھاتا جائے۔

۱۰۔ تہذیب کو اس طرح وضاحت اور سادگی سے پڑھایا جائے کہ بغیر کسی پیچیدگی اور دشواری کے شرح تہذیب کے تمام مباحث آجائیں اور اس کے پڑھنے کی ضرورت نہ پڑے۔

### ظریقہ تعلیم طبقہ وسطیٰ

جارت بعد از مفردات ایک ایک مسئلہ کی پڑھوائی جائے عقلی اور اعرابی تعلیموں پر متنبہ کیا جائے لفظ یا اعراب غلط پڑھنے کی وجہ سے مطلب اور معنی میں جو نقص یا اجمال پیدا ہوتا ہے اس کو خوب واضح کیا جائے تاکہ طلبہ کو جارت غلط پڑھنے کی قیامت و ضلالت کا احساس ہو۔ حتیٰ الامکان طالب علم سے خود غلط یا اعراب صحیح پڑھوایا جائے جب طالب علم صحیح سے عاجز ہو جائے تو استاد عقلی اور اس کی وجہ سمجھائے اور جارت صحیح کرائے جو طالب علم بہتر پڑھ رہا ہے دوسرے طلبہ سے کہا جائے کہ جہاں یہ غلط یا اعراب غلط پڑھے تم تو کو اور جارت کی تصحیح کرو ورنہ نہ ایک ہی طالب علم سے جارت نہ پڑھوائی جائے اور نہ باری مقرر کی جائے بلکہ خود استاد جس طالب کو مناسب ہے جارت پڑھنے کے لئے کہے۔ کمزور طلبہ سے زیادہ جارت پڑھوائی جائے۔ اسی طرح جو طلبہ جارت پڑھنے سے کہتے ہیں ان سے ضرور جارت پڑھوائی جائے۔ یہ اور اس کے علاوہ جو بھی مناسب تدبیریں طلبہ کو مطالعہ دیکھنے اور جارت صحیح پڑھنے کا عادی بنانے کی ہو سکتی ہیں اختیار کی جائیں۔ جارت میں صرف دو نحو سے متعلق جو عقلی مسائل ہیں ان کو سمجھا کر ان کا حل پوری وضاحت کے ساتھ بتا دیا جائے۔ "دفع دخل مقدمہ" کی تعلیم

کو کے کتاب کے جواب کو دافع الفاظ میں منطبق کیا جائے۔ اس طرح مسئلہ کی تفریر کر کے بتا کر  
 کہ توجہ اور مسئلہ کا انصاف خود طالب علم سے کرایا جائے اور ایسے طرز پر مطالعہ دیکھنے کی تاکید  
 کی جائے کہ طلبہ خود مطالعہ میں ان امور کے حل کرنے کے عادی ہو جائیں۔ اگرچہ اس طریق پر  
 پڑھانے سے سبق کی مقدار کچھ کم ہوگی مگر یہ چند روز کی بات ہے اس کے بعد خود طلبہ عادی ہو  
 جائیں گے اور علمی استعداد بڑھتے ہو جائے گی اور ٹھکانا مافات ہو سکے گی۔ آغاز سال میں تو کم از  
 کم یہ طریق ضرور اختیار کیا جائے۔ کبھی کبھی گزشتہ سبق کے متعلق بھی اہمک سوال کو سب  
 کریں۔ تاکہ طلبہ پڑھے ہوئے سبق کے اعادہ اور تکرار پر مجبور ہوں۔

اس طریقہ میں طلبہ کو مطالعہ کی طرح تکرار کا عادی بنانا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کی  
 تدبیر یہ ہے کہ استاد طلبہ کو بتلائے کہ ہم اسے بزرگوں نے سبق کے اعادہ کے لئے تکرار کا طریقہ  
 اس لئے جاری کیا ہے کہ طالب علم میں علمی استعداد کے ساتھ ساتھ تفہیم و تدریس کی صلاحیت  
 بھی آہستہ آہستہ نشو و نما پاتی ہے۔ با الفاظ دیگر یہ تکرار، حقیقت مدرسہ کی تربیت  
 ہے چنانچہ مشاہدہ ہے کہ جو طلبہ طالب علمی کے زمانے میں تکرار کرانے کے عادی ہوتے ہیں وہ  
 فارغ ہونے کے بعد نہایت آسانی سے نہ صرف مدرسہ بلکہ کامیاب مدرسہ بن سکتے ہیں۔ تکرار  
 کی اس افادیت کو سن کر ان شاء اللہ تعالیٰ طلبہ میں تکرار کرنے کرنے کا شوق ضرور پیدا ہوگا۔  
 ہر استاد اپنے سبق کے طلبہ کو دو دو یا تین تین جہاتوں پر تقسیم کرے اور باری باری ہر  
 طالب علم کو تکرار کرنے کی تاکید کرے تاکہ تکرار کا فائدہ تمام طلبہ کو یکساں طور پر پہنچے۔  
 نیز استاد خود تکرار کے اوقات مقرر کرے اور گاہ گاہ ان اوقات میں خود جا کر نگرانی بھی  
 کرے تاکہ طلبہ تکرار کی بجائے محض بازی میں وقت ضائع نہ کریں۔

۷۔ کسر اللفظی، اصول اللفظی و غیرہ فنی کتابوں میں فنی کی اصطلاحات اور لفظ  
 اصطلاح کی تعریفات تو اصل عربی الفاظ میں یاد کرائی جائیں اور مسائل کو اس طرح ذہنی نشانی  
 یاد کرایا جائے کہ اصل فنی سے مناسبت پیدا ہو جائے۔

۴۔ ترجمہ قرآنِ عظیم میں علوم و معارفِ قرآن کی کہلئے عربیت پر زیادہ توجہ کی جائے ضروری، لغوی امور کا لحاظ رکھتے ہوئے پہلے مفردات کے لغوی اور مرادی معنی اور کل اعراب کو مستلذا جاننے پھر سادہ اور مطلب غیر فنی ترجمہ کرایا جائے۔ شاہین نزول اور بیان و احکامات و قصص میں تعدد ضروری پر اکتفا کیا جائے۔ رابطہ آیات پر مفرد توجہ کرنی چاہیے اور سادہ مطلب غیر توجہ کو خوب ہی رہنایا جائے۔

۵۔ جدید ادب میں کوئی تحقیق و تدقیق و عرق ریزی کے ساتھ اس طرح پر محایا جانے کا اصل ہر مسئلہ اور اس کی دلیل عقلی کا مفہوم حاصل کھد میں سے ہر طالب علم کے ذہن نشین کرایا جائے پھر اس پر مسئلہ کو متفرع کیا جائے تاکہ طالب علم کے فہم اصل کی معلوم کرنے اور اس پر مسئلہ کو متفرع کرنے کا حکم پیدا ہو۔

۶۔ علوم و فنونِ عقلیہ میں ہر علم و فن کی اصطلاحات کو بجا رہتا یا دکرایا جائے اور اس کی بنیادی اصول و مفروضے سے آگاہ کر کے مسائل کو اس طرح ذہن نشین کرایا جائے کہ اس علم و فن سے مناسبت اور استخراج مسائل کا حکم پیدا ہو جائے۔

## طریقہ تعلیم طبقہ علیا

(از انجمن دفتاری باجائز صدر محترم مدظلہ)

۱۔ اس طبقہ کی بیشتر کتابیں علوم و فنیہ کی آخری اور منہجی کتابیں ہیں۔ بسا اوقات طلبہ کو اس کے بعد کی کتابیں پڑھنے کا موقع بھی نہیں ملتا۔ اس لئے اساتذہ کو پوری محنت و کوشش کے ساتھ نہ صرف کتاب کا بلکہ اس کے مستند حواشی و شروحات نیز اس علم و فن کی دیگر معتد بہ رسائل کتابوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے اور پڑھاتے وقت صرف کتاب کے حل پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بلکہ اپنے طریق و عمل یعنی مطالعہ میں سے فن کی ضروری اصلاحات و تحقیقات و مسائل پر بھی نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں روشنی ڈالنی چاہئے تاکہ ایک طرف کتاب بھی پوری ہو جائے اور

دوسری طرف طالب علم کے کافی فی کی اہم اور ضروری تحقیقات سے بھی آشنا ہو جائیں اور مستند کتابوں کے نام بھی اسے معلوم ہو جائیں تاکہ تاریخ جوڑنے کے بعد جب وہ خود اس فی یا اس کے مسائل کو پڑھائے بغیر کسی یا کوئی استاد یا مفسر نہ ملنے کا قصد کریں تو ان کا فہم کی مراجعت کر سکیں۔ نیز جہد حاضر کے دینی مسائل پر بھی ضرور تبصرہ فرمائیں تاکہ طبع کو فہم تاریخ جوڑنے کے بعد جب ان مسائل سے سابقہ پڑے تو وہ خالی الذہبی اور بے خبر نہ ہوں۔ اور مسئلہ کے بتائے ہوئے کا فہم کی مراجعت کر کے ان کی جواب دہی کر سکیں۔ مثلاً ۱۔

۲۔ تفسیر جلالین پڑھانے کے وقت کتاب کے حل کرنے کے لئے تو ماستیہ جل یا کم از کم صداوی کا اور ربط آیات و دیگر علوم و معارف قرآن کے لئے تفسیر بیان، تقرآن اور سبق الثانیات کا اور اصول تفسیر سے آگاہ کرنے کے لئے الغزالی، طبرسی اور تفسیر القرآن کا اور تفسیر قرآن کے سلسلہ میں احادیث و مسائل فقہیہ کی تحقیق کے لئے تفسیر مظہری کا مسب ضرورت مطالعہ کرنے والا کریں۔

۳۔ علم اصول حدیث، حدیث کا اہم ترین موقوف طریقہ ہے اور تضارب میں صرف مقدمہ۔ مشکوٰۃ اور شرح نخبہ یا تیسرے اصول کو رکھا گیا ہے۔ حضرت ابن کثیر کا بیچے کہ وہ ان کتابوں میں سے تو مصطلحات حدیث کو خوب حفظ کر لیں مگر خود مقدمہ ابن صلاح یا تدرب الراوی کا مطالعہ کریں اور حسب ضرورت و موقعہ فی کے اہم مسائل پر ان کتابوں کی مدد سے سیر حاصل تبصرہ کریں۔

۴۔ مشکوٰۃ خیرات پڑھانے وقت ماہ اور مطلب نیز حدیث کا ترجمہ کرانے کے بعد ہر حدیث سے مستنبط فقہی مسئلہ میں اگر مجتہدین کے اقوال و مذاہب سے آواز کو نہایت انحصار کے ساتھ اور اختلافی مذاہب اور اس کے دلائل ذرا تفصیل و تحقیق کے ساتھ بیان کریں اور اگر حدیث بظاہر مذہب جنس کے خلاف ہو تو اس کا کفری اور تحقیقی جواب بصورت ترجیح یا تطبیق یا توجیہ و تاویل ضرور بیان کریں۔ اس سلسلہ میں یہی کوشش کے ہادیہ اجتہاد سے مدد لیں

اور لمعات شرح مشکوٰۃ یا تہذیب البصیح کا بالائزہام مطالعہ کریں ۔

۵۔ دورۂ حدیث شریف کی کتب مشرورہ بالخصوص بخاری شریف پڑھانے کے وقت فیض ہدیہ معینی درجہ حاشی حضرت مولانا احمد علی محدث سہارن پوریؒ اور فیض الہادی کا اور تراجم بخاری کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کے تراجم بخاری کا درد کم اور کم حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ کے الابواب والائزہ اسم کا بالائزہام مطالعہ کریں ۔ اور جامع ترمذی پڑھانے کے وقت معارف السنن ڈاکٹر ابوالکوکب الدردی کا اور سنن ابی داؤد پڑھانے کے وقت بذلہ الخیر کا علیٰ ہذا النقیس باقی کتب مشرورہ پڑھانے کے وقت ان کے حواشی و شرح کا ضرور مطالعہ کریں مگر ان طویل و عریض شروحات میں سے اہم ترین مباحث نہایت اختصار کے ساتھ بیان کریں ۔ تاکہ کتاب بھی ختم ہو سکے ۔ اور جس کتاب حدیث کو بھی شروع کریں اول بطور مقدمہ تاریخ تدوین حدیث ، بحیث حدیث ، اصحاب صحاح و سنن کے تراجم اور ان کے شرائط و مراتب اور خصوصیات کتب مشرورہ سے بجا آواز اور زیر و کس کتاب اور مصنف سے متعلق امور مذکورہ پر تفصیلاً متفقہاً تبصرہ کریں اس کے بعد کتاب شروع کریں ، اور نہایت محتاط و دور اندیش اور ادب و احترام کے ساتھ ایک ایک باب و حدیث کے لفظی و معنوی مل مطلب امور اور اس سے مستنبط احکام و مسائل پر سیر حاصل تقریر کریں اور مختلف فیہ مسائل میں ائمہ مجتہدین کے اقوال و مذاہب اور ان کے مستندات نہایت عزت و احترام کے ساتھ بیان کر کے مذہب حنفی اور اس کے دلائل پر انتہائی متفقہاً مگر منصفانہ بحث کریں اور وجوہ ترجیح بیان کریں ۔ مناظرانہ اور محاورہ طرز ہرگز نہ اختیار کریں اور اختلاف کو حتی الامکان ختم یا کم کرنے کی کوشش کریں ذکر پڑھانے کی ، نیز مذہب کو حدیث کے مطابق کرنے کی سعی کریں نہ کہ حدیث کو مذہب کے مطابق کرنے کی کہ اصل حدیث ہے اور مذہب اس سے اخذ و مستنبط ، حدیث میں تاویل اور صرف من الظاہر کرنے کے بجائے رجال سند پر متفقہاً کلام کرنا زیادہ مفید اور بہتر ہے اس لحاظ سے امام حمادیؒ کی مشرور

صحابی اکابر خفیہ کلمے نعت غیر مترقبہ ہے اختلافی مسائل پر کلام کر کے وقت اس کو اور مؤطاہم کلمہ کو پیش نظر رکھنا خفیہ کے لئے ازہیں ضروری ہے ۔

تہم فرق نائفہ اور نائفہ کمال کے فرق باطل کی تصفہ نہ تردید کریں اور اعلیٰ کلمہ اپنی کافر میں لاد کریں ۔ اسی کے ساتھ ساتھ جلد کو تصحیح عقائد و نیات اور تزکیہ اخلاق و اعمال کی بھی ترفیب دلائیں ۔ باکر تعلیم کے ساتھ تربیت کافر میں بھی لاد ہو ۔ اس باب میں خود دستہ ذکر ورج و لغو نے اور خوف و خشیت : اپنی کمالی غور نہ بنا ازہیں ضروری ہے اور محدث کے شایان شان بھی ہے وفتنا اللہ تعالیٰ اجمعین ۔

نیز اپنی بحث و تحقیق کو متعارف اختلافی مسائل و مسائل تک محدود نہ رکھیں بلکہ علوم معارف حدیث علیٰ صاحبہا الخیرۃ تسلیم کر اسی تحقیق و وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں کہ جلد کے دھڑوں میں حدیث کی شایان شان اہمیت اور دین میں اس کا حقیقی مرتبہ و مقام کاسخ ہو چکے تاکہ وہ ہمد حاضر کے عظیم تر لادنی خفہ : انکار حدیث کی جواب دی اور پنج کلمے پر پورے طور سے قیاد ہو جائیں ۔

ماہ طور پر حدیث پڑھنے والے اساتذہ سال کا بیشتر حصہ صرف ارکان الہیہ کے مسائل اختلافیہ کی بحث و تحقیق پر صرف کر دیتے ہیں اور بخر میں صرف کتاب کی کاوت رہ جاتی ہے ، اور اس کے باوجود بھی بیشتر کتابیں ختم نہیں ہوتیں ۔ یہ طریقہ سنت معزز اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاسق ادا کرنے کے باب میں تفصیر کے مراد ہے اعادنا اللہ منہ اس لئے استاد کو دوزخ اول سے کتاب کے ختم کرانے کی پیش نظر رکھنا چاہیے خود ہیبت کچھ دیکھنا اور مطالعہ کرنا چاہیے اور جلد کے سامنے کلمے سے کم مگر بے حد ضروری اداہم باتیں علی و جالبصیرہ بیان کرنی چاہئیں ۔

۱۔ حدیث کی طرح اس طبقہ کے بقیہ علوم و فنون کے اساتذہ کو بھی اسی طریق کار کے مطابق چنانچہ مطالعہ زیر ہو کہ کتاب تک محدود نہ رکھنا چاہیے شلاً ہا یا یا طریقہ پر پڑھائے وقت فتح اللہ

اور حاشیہ مولانا محمد حسینی نے درج کردہ احادیث کا اور شرح مفاد پر حلالے وقت اشارات المرام علیہما فی درجہ کردہ مسائل اور المرام فی مفاد الاسلام مصنف مولانا عبدالمعز پر باروتی کا اور حاشیہ پر حلالے وقت اس کی شرح فیضی دہری نے درج کردہ احادیث کا حاشیہ مولانا عبدالمعز از علی رحمانی کا اور حاشیہ پر حلالے وقت شرح برقوقی درجہ حاشیہ مولانا عبدالمعز از علی ضرور زبیر مطالعہ رہنا چاہیے ۔

۴۔ سیرت و تاریخ وہ جدید علوم ہیں جو اسی سال وفاق نے نصاب تعلیم میں اضافہ کئے ہیں۔ ان کے اساتذہ کو دینی کتابیں شروع کرنے سے پہلے ہر دو علموں کی دسین معلومات کا ذخیرہ مہیا کر لینا چاہیے۔ تاکہ ہر حلالے وقت ہر دو علموں کے اہم ترین مباحث کی طلبہ کو نشان دہی کر سکیں اور یاد کر سکیں۔ ہر دو علموں پر مدرسہ اور اردو دونوں زبانوں میں مستند مصنفین کی تصانیف موجود اور دستیاب ہیں مثلاً سیرت مغلطائیؒ کے ساتھ سیرت ابن ہشامؒ، نور الباقینؒ، تمام الوفا کا اور تاریخ ابوالفضلؒ کے ساتھ مہضرات خضریٰ و عبد بنو امیہ و بنو عباسؒ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اردو میں ادجن اسیرؒ تاریخ خلافت راشدہ مصنف مولانا عبدالحکیمؒ، اور خضریٰ کی کامرأت کا اردو ترجمہ اور اس کے علاوہ جو بھی کتابیں تاریخ و سیرت کی میسر آئیں ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

تاریخ و سیرت کے استاذ کے لئے ہندو رسالت، ہندو خلافت، راشدہ، عبد بنو امیہ، عبد بنو عباس اور عبد جعفر کے اسلامی ممالک کے جغرافیہ خواہ عربی میں ہوں خواہ اردو میں جس طرح ممکن ہو حاصل کر کے اس میں بصیرت حاصل کر لینی چاہئے اس لئے کہ وفاق کے مجوزہ نصاب میں تاریخ کے ساتھ جغرافیہ بھی لازمی مضمون ہے۔ مدرسہ کو اس سلسلہ میں مدرس کی پوری امداد کرنی چاہئے کہ اس کے بغیر مدرس ان لئے علموں کو نہ کا حقہ پڑھا سکتا ہے اور نہ امتحان کی تیاری کر سکتا ہے۔

۵۔ علم کلام جدید اور علم اخلاق بھی جدید علوم ہیں۔ ان کے پڑھانے والے استاذ



کچھ شیعہ کتاب شروع کرانے سے قبل ہم اخلاق میں امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کا درنہ کم از کم بھیانے سعادت کا، اور علم کلام جدید میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی بحیرۃ الاسرار، انتصار الاسلام، قبلہ نما کا اور حکیم الامتہ حضرت مولانا اشرف علی رحمہ اللہ کی تصانیف کا مطالعہ ازہیں ضروری ہے۔

## نوٹ

اس طبقہ کے استاد کو چار سے زیادہ اسباق ہرگز نہ دینے جائیں ورنہ وہ کتاب اور حق کا حق ہرگز نہ ادا کر سکے گا۔ اور طلبہ شدہ کام اور ادھوئے رہ جائیں گے اور مدرس کا اس میں کچھ تصور نہ ہوگا۔ خصوصاً علوم جدیدہ کہ ان سے تو عموماً مدار سب عربیہ کے ساتھ خود بخود آشنا ہیں۔ درحقیقت استاد کو پہلے خود پڑھنا پڑے گا پھر پڑھانے کے گا۔ اور اس پر غور یہ ہے کہ ان کتابوں کے عائشی اور شریعی بھی نہیں ستر کتابیں ہوتی ہیں۔ بدروسہ کو اس کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔

وَالْخَيْرُ عَوْنًا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



# مواعظ

رمضان المبارک کی برکات  
 اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ  
 دنیا دار بھابھہ اور آخرت دار شاہدہ

## رمضان المبارک کی برکات

**اللہ تعالیٰ** نے یہ مبارک مہینہ ہم کو عطاء فرمایا ہے اس واسطے کہ مسلمانوں پر اس کا شکر واجب ہے۔ بہت خوش قسمت وہی وہ لوگ کہ جن کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آئے اور وہ اس کے آداب اور حقوق ادا کریں جو اس کے حقوق ادا کرنے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ شاید دوسرا مہینہ آئے یا نہ آئے اس واسطے اس کی جتنی قدر ہو سکے کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کا نام رمضان رکھا ہے۔ رمضان مشتق ہے رمضان سے اور رمضان کے معنی ہیں بھوکے پیٹے والا۔ گو یا یہ مہینہ مسلمانوں کے تمام گناہوں کو بخود دیتا ہے۔ اللہ یہ مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس واسطے معز کیا ہے کہ انسان مختلف کام کرتا رہتا ہے۔ سب قہر ہی کچھ ناجائز اور بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ تو جو بڑے کام اور گناہ جوئے ہیں اس سے دل پر سیاہ نقطہ لگ جاتے ہیں جب آدمی کوئی ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے اگر وہ کچھ توبہ کر لیتا ہے وہ دھوا جاتا ہے ورنہ لگا رہتا ہے اور اگر دوسرا مرتبہ لگا کر تباہ تو دوسرا نقطہ لگ جاتا ہے حتیٰ کہ جو گناہ نہ چھوڑے تو اسکو اتنے نقطے ملتے ہیں کہ اس سے دل کو گھیر لیتے ہیں یا بالکل کالا ہو جاتا ہے اس واسطے اس نقطہ کو توبہ سے دھوا پھر مرتے وقت اسکو توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے اسکی مغفرت کے لئے یہ مہینہ معز کیا۔ اسیس دوزخ کے دروازے سب بند کر دیئے جاتے ہیں اللہ بہشتوں کے سب کھول دیتا ہے۔ سرکش شہ پرے شہ میں قید کر لئے جاتے ہیں۔ اور لوگوں میں اللہ بے عرف سے فرشتے ندا

کرتے ہیں سالے مکی کو چہرہ ہر روز اسے اور مکان پر تباہی الخیر اقبل و بیا  
 تباہی الخیر اقبل۔ علیہ نیکی کے طلب کر نیلے تو متوجہ ہو جب اور لے جائی کے طلب  
 کر نیلے تو رک جا۔ اللہ کے بندے جن کے دل صاف ہیں وہ اس کو سمجھتے ہیں اور رات کو جاگتے  
 ہیں بلکہ فرشتوں کا ایک حلقہ ہے وہ گلیوں میں گھڑا ہوتا ہے وہ سفارش کرتے ہیں کہ اللہ جو  
 اس وقت جاگتے ہیں قرآن کو بخش دے وہ سفارش کرتے ہیں اس سیاح کو دھونے کے لئے جو  
 گیارہ بیٹوں میں جتنی ہے گیارہ بیٹوں کے بعد ہر ایک ہینز تو بکے لئے ہے۔ اس پہنچے میں اجر و ثواب کا  
 بڑھا دیا جاتا ہے نظروں کا ثواب باقی بیٹوں کے فرض کے برابر اور اس پہنچے کے فرض باقی بیٹوں کے  
 ستر فرضوں کے برابر۔ اس واسطے انسان کو چاہیے کہ اسکی خلعت نہ کرے۔ ہمیں تجانی بھی ہو سکے  
 نیکی کرے۔ اس واسطے اس کو رمضان کہتے ہیں۔ رمضان اتنا ٹھیک ہے کہ حق تعالیٰ نے اسکی امتحان  
 نسبت کیا ہے۔ شفق اللہ۔ (اللہ تعالیٰ کا ہینز) سلام ہوتا ہے کہ اس پہنچے کو بڑی خصوصیت  
 ہے جیسے کہتے ہیں بھائی یہ چیز سترکاری ہے یہ قدری سترکاری ہے۔ اسکی خلعت ہوتی ہے۔  
 تین مشرے ہیں اس پہنچے میں آؤ لے رشتہ۔ قَا آفِ سَطَطَ بَغْبِغَةً قَا بَغْبِغَةً  
 بَغْبِغَةً وَنَ الْمَسَارِ

پہلے مشرے میں رحمت برستی ہے دن میں بھی اور رات میں بھی۔ جو آدمی روزہ کا حق ادا کرے کھتی  
 دے لے لیتی کریں۔ نوکری دے نوکری کرتے ہیں نہ کام ہر کام جہات ہو جاتا ہے اس واسطے انسان کو  
 چاہیے کہ اس کے حقوق ادا کرے روزے کے حقوق کو ادا کرنا چاہیے روزے کے حقوق یہ ہیں۔  
 اقول زبان کی مخالفت ہے جو ٹوٹ نہ برے چٹھوڑی ذکر سے نہایت نہ کرے۔ بدگئی بدکاری  
 بھگڑا وغیرہ سب چیزیں اس میں داخل ہیں روزہ عمار کو چاہیے کہ زبان کی تمام بڑی باتیں مخالفت  
 کرے۔ دوسرے اند کو محفوظ رکھے چھدی نہ کرے ناجائز چیز کو نہ چھوٹے تیسرے پیروں سے  
 ناجائز کاموں کی طرف نہ چلے۔ سبنا، تاشا، ناجر، خاسق، غبار کی مجلس کی طرف نہ لگا دے پہلے  
 تو سکر پڑھنے کے لئے عمار کے پاس جائے۔ ذالذین کی خدمت کرے اسی طرح اور نیک لوگوں  
 کی طرف چلے جو تھے دل میں بڑے خیالات دلائے کہیں جہات کا فوج ہے، کہیں غار کا فوج ہے  
 تو یہی مشرے میں بارش کی طرح اللہ کی رحمت برستی ہے۔ اب بارش کے قطرے نہیں بشارت کہ

سکتے اسی طرح سہ ہزاروں طرف سے آخری رحمت برکتی ہے۔ دوسرا مشرور جو ہے اس کا نام ہے مشرور مغفرت، جو گناہ ہوتے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں، بیسویں دن سب معاف ہو جاتا ہے، البتہ حقوق العباد نہیں معاف ہوتے اس کی صورت یہ ہے کہ اس آدمی کے سامنے جا کے معافی مانگے کہ میں نے تیرا ظلم نقصان کیا ہے تو معاف کر دے اگر معاف نہ کرے تو رقم ادا کر دے غازی ہوئی ہے تو اس کو قضا کر دے اور دوزخ لے لے ہوئے ہیں تو ان کو بھی قضا کر دے باقی جو گناہ کر لئے ہیں بد نظری، بُرائی، کڑائی ہے اس کا بدلہ یہ ہے تو یہ کر لئے تنہائی میں روئے سب معاف ہو جائیں گے ہاتھ اٹھائے دھنسی نہیں جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لے بندے جس وقت قرا تھ اٹھا ہے تیرے لئے گناہ ہیں جن سے آسمان اور زمین کے درمیان جو فاصلہ ہے یہ بھی بھر جائے لئے گناہ ہیں تو میں ان کو بھی معاف کر دیتا ہوں مجھے شرم آتی ہے ہاتھ واپس کرتے ہوئے۔ دوسرا حقیق من النار جو گناہ گار ہوتے ہیں رمضان کی برکت سے ان کو معافی ہو جاتی ہے اور دوزخ سے رانی ہو جاتی ہے پھر وہ مستحق جنت ہو جاتے ہیں۔ حقیق من النار کیا ہے جو کھا تا پینا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت یہ ہے کہ دُنیا کے بچنے کا کام ہیں سب کو عبادت میں داخل کر لے گا ایک مسئلہ ہے کہ رات کو بیٹ بھر کے کھا پینا ہے تو اللہ کے نزدیک کھانے میں شمار ہے تو یہ طاقو اور اللہ تعالیٰ کے مشابہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ رات کو یہ اس واسطے کھا ہے کہ دن کو نہیں کھاؤں گا تو یہ کھا کر کھانے کے برابر ہے جیسا کہ دیکھو کہ رمضان کے پہینے میں دانا دلا سلام بنا پہلے دانا کھو تھا آپ ستر میں ایک پہلو مرو کرنے پہلے تشریف لے جاتے ہیں آپ دُیڑھ ہزار آدمی لہجاتے ہیں کنگے کھانا کاش کر ہے وہ کہتے ہیں کرم آپ کو کنگے نہیں آنے دیتے — ہوتے ہوتے قہر لہا ہے پھر صلح ہو گئی بظاہر بہت بگڑا ہوا فیصلہ ہوا کہ آپ اس دفعہ دینے واپس جائیں اور آئندہ سال بھی صرف تین دن کے لئے آئیں اور فوراً واپس چلے جائیں تو ان بیانیوں میں بند ہو ایک شرط یہ بھی تھی کہ کافر ملک میں سے جو شخص اسلام لائے اور ہجرت کرے مسلمان اُس کو عتق واپس کر دیں اور مسلمانوں سے خدا خواستہ اگر کوئی شخص مُغرر ہو کر چلا گئے تو وہ واپس نہ کیا جائے اور دوسری شرط بھی ملتی صلح نام ہو گئی اور پھر آپ واپس ہو گئے راستہ میں آیت نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا — (بیشک ہم نے آپ کو فتح کھلی دی اعلان ہو کہ فتح نہیں فتح دوسری)

بدری ہوئی کڑکٹ میں فوج بھاگ کر اترنے لگا۔ اس کا نام فوج رکھا ہے۔ اس خطے کو منصور علی اثر علیہ السلام نے صلح واسطی کی تھی کہ اترتے تو اس سے کئے فوج کو لے گا تو یہی طرح ہے کہ آواز کھانے کی نیت سے جوتا ہے لہذا یہ بھی نہ کھانا ہوا۔ اس واسطے مشاہیر جو جاتا ہے تو بڑا دلچسپ ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ

عریض میں آگاہ ہے و نصفہ فیہ مرقۃ الشیاطین

کہ ایسے سرکش شیاطین قید کر دیئے جلتے ہیں پھر اس کے وجود لوگ برائی زادہ کاری، چوری کیوں کرتے ہیں علماء نے جواب دیا ہے اور بڑا سنجیدہ دیا ہے کہ غرض خفا کہتے ہیں سرکش شیاطین کو تو وہ قید کر لئے جاتے ہیں پھولے چھوٹے جوتے پہنا جاتے ہیں وہ دوسرے ڈالتے ہیں اور بڑے خیالات ڈالتے ہیں۔

جواب شاہ اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ درجے ہوتے ہیں ایک شیاطین کی درجے سے بالا حوالے سے بھاگ جاتا ہے۔ اذان سے بھاگتا ہے کماست سے بھاگتا ہے شبیں بڑا دشمن ہونے کے ساتھ کمر اور بھی ڈا ہے۔ دوسری چیز ہے نفس ہر وقت موجود رہتا ہے۔ احوال و غیر سے بھاگتا نہیں، ہر وقت انسان کو رہت دیتا ہے۔ ہوس کو اس کی درجے سے گناہ ہوتے ہیں پھر اثر تعالیٰ کی دین یہ ہے کہ روزِ داغ کے روزانہ بند کر دیئے تاکہ لوگ نیکی کریں اور روزِ رخ سے بچیں۔ جب ہم روزہ کھولتے ہیں تو اس وقت اثر تعالیٰ ملت آگاہ گناہگاروں کو معاف کرتے ہیں۔ روزہ داروں کے روزہ کھولنے کی خوشی میں، جو کہ دین نے غناہگاروں کو معاف کرنے میں جتنے ہفتہ میں ملے معاف ہوتے تھے اور رمضان المبارک کے آخری دن لٹنے لوگوں کو بخشنے میں جتنے برس دن میں اور ہر برس جو میں، جیسا کہ یہاں مجھ کو ظاہر ہے دنیا میں بھی جوتا ہے جب کوئی بادشاہ جاتا ہے تو بہت سے قیدیوں کو رہا کر دیتا ہے۔ کس آخری دن میں رضا، الہی نصیب ہوتا ہے وہ رضوان "من الله" ہے۔ یعنی قصودی سی رضامندی بھی اثر کی بہت بڑی چیز ہے ہم تو کہتے ہیں کہ اصل اثر کے جوتوں میں بھی بھگوان جلتے تو بہت بڑی دولت ہے۔ حدیث شریف

لے کہ تمام شیاطین بھی مقید ہو جائیں تو کیا وہ ایک ایسے تیش کے باعث ایک ماہ میں شیطان اثر کے پانی بولنے کی درجے گناہوں کا سدور جوتا رہتا ہے۔ (انہر)

آپ کہ جس کو سب سے آخر میں صاف کریں گے وہ علماء انبیاء کی صفائش سے صاف کریں گے اور پھر میں گے کہ اللہ تو کوئی نہیں دیتا۔ علماء انبیاء کہیں گے کہ نہیں اللہ کوئی نہیں دے گا اور میں گے میری فطرت میں اللہ بھی ہیں ایک سچی بھرتی گے اور ہزاروں گناہگاروں کو کھال دیں گے بندوں کی طرح سچی مت بکھو اور کہیں گے مانگ کر اپنے من سے جو مانگنا ہے غرضیکہ آنا مانگے گا یعنی دنیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے بخش گا زیادہ دیدار یہ احسان ہو گا سب ہیاریت بھولنے کے درجہ کے جنتی پر۔ اور جو بڑے درجہ کے جنتی ہوں تو ان کا کیا کہنا جب پہلے صراط سے گزریں گے تو پہلے درجہ شہید کی جماعت ہوگی جو ٹھٹھ دیکھنے کی کھڑ کا اگر سلطان ہوا اور ٹھٹھ پاس ہوا کھڑ کا اگر گز رہائے گا حدیث وہیں کٹ کر گر جائے گا۔ دوسری جماعت نماز کا ٹھٹھ دیکھنے کی اگر ٹھٹھ ہوا تو اس کے گزرنے دیں گے حدیث نہیں اس کی طرح سب چیزیں دیکھیں گے اللہ کمال مومن ہوا کی طرح سے وہاں سے گزریں گے (ایک مومن) کہے گا کہ نبی مراد کو دیکھ لیں یہ کیلئے کہ وہ مومن ہوں مراد کو دیکھنے کیلئے کھڑا ہو جائے گا تو معذرت بیکار اٹھے گی اسکو زبان مٹا ہوگی۔

بُخْرُ يَا مَوْمِنُ فَإِنَّ خُورًا يَلْعَنُكَ نَارُ عَم

اے مومن جلدی یہاں سے چلا جا، کھڑا نہ ہو کوئی تیرا اور میری نار کو بٹھا رہا ہے کہ جلدی کر دے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ مومن کی کوئی عطا فرمائے۔ (آمین !)

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



# اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا طریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
”قَدْ اِنْتُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یُحَدِّثُ عَنْ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ  
قَوْلَهُ لَوْ لَمْ یَكُنْ رِیَاضُ اللّٰهِ لَمْ یَكُنْ رِیَاضُ الْاَعْمَالِ“

اگرچہ دیکھئے اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اللہ سے جنت رکھنے ہو تو میرا اتباع کرو  
اور اگر تم سے جنت کر چکے اور تمہارے گناہوں کو صاف نہ کر دیں گے — اللہ  
اللہ تعالیٰ بخشے والے اللہ دھرم کو نبی اے ہی،

اس آیت میں تعلق سے اللہ کا طریقہ بیان کیا گیا ہے جب اللہ تعالیٰ سے بندہ کا صحیح تعلق  
قائم ہو جاتا ہے تو بندہ جو کچھ زبان سے کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکو پورا فرمائیے ہیں، حدیث شریفہ میں  
آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اسکی حفاظت کرتے ہیں۔

ابن المقارین نقشبندی نامہ ان کے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں جب ان کی وفات کا  
وقت قریب آیا تو آپھوں جنس میں آپ کے سامنے کر دی گئیں۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فوراً منہ  
بھیر لیا اور چونکہ آپ ٹھوہی تھے اس لئے فوراً ایک شہر چلائے

اِنْ هَاجَرَ مَسْکُوْرًا لِّیَنْقِیَ اِلَیَّ الْمَلَبَّ وَیَسْتَدَکِّرُ  
مَا شَهِدَ رَاٰیَتْ لَقَدْ ضَلَّیْتُ اِیْمَانِی

اگر میری جنت کا یہ مقام اور فرسہ جو میں دیکھ رہا ہوں تو میں نے اپنی عمر کو بھٹی ضائع کیا۔

اس پر حق تعالیٰ نے ان آنھوں جنتوں کو چھاپ دیا اور اپنی خاص جگہی کا غور فرمایا، جہنمی کا ظاہر ہونا

تھا کہ آپ کی روح پیدا ہو گئی، جب اللہ تعالیٰ سے صبح سویرے تعلق قائم ہو جاتا ہے تو خود بخود غیر اللہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، جیسا کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا واقعہ ہے کہ شاہچین نے آپ کو دیر میں ایک شیشہ بھیجا۔ آپ نے اس کو اپنے گھڑیوں دکھوا دیا جب آپ گھڑیوں داخل ہوئے تو خود بخود شیشہ کی طرف نظر پڑتی، حالانکہ آپ کو شیشہ دیکھنے کا شوق نہ تھا، لیکن بہانے تو جو مع اللہ کے فیشہ کی طرف نظر پڑنے سے اپنی شکل و صورت نظر آتی، اس طرح تو خیرالہ اللہ میں ایک طرح کا فرق پڑتا اور وہ آپ کی شان گزرتا تھا، اتفاق سے ایک مٹا وہ شیشہ آپ کے غم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا، اُسے خام و بہت گھبرا کر آپ ناراض ہو گئے، جب آپ تشریف لے گئے تو اس نے ڈستے ہوئے کہا۔

**اَز قِیْلَةِ اَمِیْنِہِ بَیْنِیْ وَکَلِیْتِ**

آپ پر سکریت غرض ہوئے کہ چونکہ اتنی دیر اللہ کی طرف سے دھیان پڑا رہا تھا میں کس قدر غلطی نے خود کو اختتام کر دیا۔ آپ نے قضا فرمایا۔

**خَوْبٌ خَدَّ اَسْبَابِ خَوْدِیْ بَیْنِیْ وَکَلِیْتِ**

میں بہت اچھا ہوا کہ خود بینی کے اسباب ٹوٹ گئے۔

پس تعلق مع اللہ بڑی دولت ہے، مقصود علم تعلق مع اللہ ہی ہے، جب جب اللہ تعالیٰ سے صبح سویرے میں تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو نظریہ اُمت پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ کے سوا پھر اُسے کچھ آئینہ نہیں ہوتا اُسے پھر جان و مال کی بھی پُدا نہیں ہوتی۔ اسی تعلق کو جوڑنے کیلئے انبیاء کرام دنیا میں تشریف لائے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اکرام تمام ہوا، تاکہ تعلق مع اللہ کا سلسلہ قائم رہے اور یہ تعلق مع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا نام تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عالم چار ہیں، عالم ادراج، عالم ازل، عالم نیا، اور عالم ہر ذرخ، سب پہلے دسویں عالم ادراج میں تھیں اور اللہ تعالیٰ کو یکجہتی تھیں مگر ان کا یہ دیکھنا غیر امتیازی تھا، جیسے تصویرنگی ہوئی ہو تو پانی میں خود نظر آتی ہے، اسی طرح رُوح کا دیدار تھا۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے سوال کیا کہ اَللّٰهُنَّیْ بِرَبِّکُمْ کُذِّبَ، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے اتفاقاً جواب دیا۔ قَالُوْا بَلٰی، کیوں نہیں، مفسرین نے کہا ہے کہ یہاں سب کا جواب ایک ساتھ تھا، یہود نصاریٰ کی رُوحوں نے تو جواب ہی نہیں دیا اور جو آدھے دلوں میں

سب سے پہلے حضور مکی الشہید وسلم کی توحید ہمارے جواب دیا۔ اگر حضور مکی الشہید وسلم کی توحید کے  
جواب دینے کو کوئی بھی جواب دیتا۔ آپ کے بعد دیکھو نبیاً علیہم السلام کی توحید کے جواب دیا۔ اس  
کے بعد درجہ بدرجہ قطب عالم دین کی توحید کے جواب دیا، اگر کیا عالم انداز میں آپ تمام لوگوں کے  
راہبر ہوئے اور آپ کا جواب سب کے لئے باعث تقلید بنا، اور آپ کے تشریف لے گئے سے پہلے نبیاً  
علیہم السلام کو بھیجا گیا جیسے بادشاہ کے لئے کی تاریخ مقرر ہوتی ہے تو چھوٹے چھوٹے اہل کاروں کا  
اختلاف ہوتا ہے شاید رنگ دیا جاتا ہے، فرشتہ بھیلا جاتا ہے، اور پھر ان تمام انتظام کو دیکھنے کیلئے  
مختلف اوقات میں اس لئے ہیں، آیات و خطبات بادشاہ کے وقت میں ہیں، ٹھیک اسی طرح سرمد نبیاً  
کی تشریف آوری سے قبل اس کے کامیابانہ لگائی گئی، زمین کا فرش کچا یا لی، سورج اور چاند کی تدریس کو  
کی گئیں۔ اور سب انبیاء علیہم السلام آتے رہے۔ اور شاید سورہ اہم اور جب تک ایک آدمی بھی کر تو میر پر  
ایمان لائے وہاں اہل صالح کو دے دیا رہے گا تو شاید بھی اس وقت تک رہے گا اور جب سید عالم ختم ہو جائے  
گا تو چاند اور سورج بھی بے نور ہو جائیں گے اور قیامت آجائے گی اور دنیا ختم ہو جائے گی، شاید ابھی نہ  
رہے گا کیونکہ اس وقت شاید کوئی ضرورت ہی نہ ہوگی، اور غالباً یہی حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی ہی قسم کھائی ہے اور کسی کی عمر کی قسم نہیں کھائی، چنانچہ اور شاہ ہے  
لَقَدْ خَلَقْنَاكَ أَشْهَدُ لَكَ أَنْتَ شَكْرًا شَيْخًا مُنْهَدًا

فرشتہ دنیا میں سرمد نبیاء کی تشریف کے وقت اس کی ایسے ہی انتظام کئے گئے جیسے بادشاہ کی آمد کے  
وقت کئے جاتے ہیں۔ سراج کا سفر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شان کا دوسرا رخ ہے۔  
گویا شہنشاہ کا نکلتے اپنے نام گورنر کو جہان کا شرف بخشنے کے لئے اس کا تہذیب و جاہلوس شان  
سے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رکاب تھا، ابراق پر سوار زمین سے گندے، زمین و آسمان کے  
درمیان ابراق کی رفتار کا عالم یہ تھا کہ جب تک ٹھہراتی تھی اس کا ایک قدم ہوا تھا، اٹھنا سفر میں ایک  
سوق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو موسیٰ بلوان، حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا یہ جنت  
کی خوشبو ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا یہ جنت بہت قریب ہے مگر یہ تو اللہ ہی خوشبو ہے  
جس کا وہاں طرح ہے کہ فرشتوں کی ایک جگہ تھیں وہ لکھی کر رہی تھیں لیکن لکھی ان کے ہاتھ سے گر  
گئی تھیں ہمارے اس کے ہاتھ سے کہ توحید کو لکھی گیا، لکھی نے جا کر فرشتوں سے کہہ دیا۔ فرشتوں نے بے جا کر پوچھا

کر لیا تو نے یہ کمر بڑھادے تو لڑکائے کہا ہیں اس خدا کو مانتی ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ۱۰ اس پر فرعون نے اس کے ہاتھ پاؤں کا دیئے، اس کے دو بچے تھے ایک شیر خوار، دوسرا تین چار سال کا۔ فرعون نے بیٹے کو زنج کر کے کی دھکی دی۔ ماں براہ رُئی رہی، فرعون لے بڑے بیٹے کو دبا کر دیا اور چھوٹے بیٹے کو بھی ماں کے سینہ پر رکھ کر زنج کو لپٹا پایا۔ ماں گھبرائی ۱۱ اس پر اللہ تعالیٰ شیر خوار بچے کو زبان دی کہ میرا بھائی جنت میں میرا اور آپ کا انتقام کر رہا ہے۔ ظالم نے ماں اور بیٹے دونوں کو زنج کر دیا۔ آج اس کی قبر سے خوشبو اُڑ رہی ہے جو ساتریں آسمان تک پہنچی ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساتریں آسمان پر پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ ساتھ نہیں ہیں۔ اس سے آگے جانے پر جبریل علیہ السلام کہے کہ پہل جاتے تھے کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ کی ذات کی تہیقات پڑتی ہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو سینہ میں وہ حجت دہی تھی جو آگے جا سکے حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں میں سب افضل ہیں اور یہاں آپ کی فضیلت حضرت جبریل علیہ السلام سے بڑی کر ثابت ہوئی۔ آپ نے جنت اہل بیت کو دیکھا، جب ایک آدمی بادشاہ یا اپنے بچے پاس جاتا ہے تو سوغات دیکر جاتا ہے چنانچہ آپ بھی ایک سوغات لے کر گئے اور وہ سوغات تھی تھکد کے انتقام التعلیات یعنی قول جبارت کہ زبان سے اللہ تعالیٰ کی ہی جبارت ہوگی اور زبان سے ہر جملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کیطاعت ہی کیلئے گا۔ التعلیلات یعنی فعلی مبادت کہ سر سے ہر ایک کی مبادی اللہ تعالیٰ کیلئے ہو کر اپنے نفس کے لئے کہ نہ ہوگا۔ قبروں پر سجدہ نہ ہوگا بلکہ اللہ کیلئے ہوگا۔

موصوفہ برپائے درزی ندش      چہ شیر خندی نہیں بر سرش  
امید و ہراسش بناسد نہ کس      ہمیں است بنیاد توحید بس

واقعیات یعنی ماں جبارت کہ کمال کی کمال پیش کی کسی کی جہاد کی کمال نہ ہوگی خرچ میں بھی دفنا، اچھی ہوگی، ادارہ ساری اسلامی کی اصلاح ہوگی دیگر نیکو کاموں میں صرف ہوگی۔ بارگاہِ خداوندی میں آپ کا یہ تحفہ قبول ہوا اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کے لئے اور آپ کی اُمت کے لئے ناز کا تحفہ مطلق دیا آپ واپس آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عطا ہوئی انھوں نے واپس کیا پانچ نمازیں کم ہوئیں، اسی طرح لوط علیہ السلام کو ملے، اسلئے عادیث میں جو درش یا جنس کا ذکر آتا ہے وہ دو یا چار کو جمع کر لیا ہے، جب پانچ باقی رہ گئیں تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری اُمت پر تین نمازیں فرض نہیں انھوں نے وہ درپڑ میں۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو مجھے شرم آتی ہے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی عادت

مسلم ہو جائے اگر باغ میں صاف ہو جائیں تو امت کیلئے کیا سوغات یا تحفے لے جاتے۔ یہ اللہ کا تحفہ ہے جس طرح اس کیلئے لوگ اپنے دوست کو شادی میں تحفہ بھیجتے ہیں۔ اب اگر کوئی تحفہ واپس کر دے یا اس کو ناقص کر کے تو تحفہ دینے والے کو کس قدر ناگوار کر دے گا اسی طرح ہمسکرمہ نماز پڑھنے میں تحفہ کی ناقص ہے تو سوچو کہ اللہ تعالیٰ کو کتنا خفتہ آئے گا۔ آج کل لوگ بہت کم نمازیں پڑھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے لئے نماز تجویز نہ دے دے گی ہے۔ باتی انبیاء کی نمازیں اپنی تجویز تھیں، اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی بندہ کی تجویز اور خدا کی تجویز میں فرق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضور کریمؐ پر انکار نماز تجویز فرمایا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے گندم کا دانہ کھالیا تھا۔ جب اُن کی توبہ قبول ہوئی تو صبح صادق کا وقت تھا اس طرح انہی امت پر بلکہ نماز فرض ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے منی میں تشریف لے گئے۔ جب آپ کی قرعہ قبول ہوئی تو زوال کا وقت تھا آپ نے شکر میں چار رکعت نماز پڑھی اس طرح ظہر کی نماز فرض ہوئی۔ حضرت حزر علیہ السلام ایک سال بعد جب مکہ کے تو دن و محل چکا تھا آپ نے چار رکعت نماز پڑھی اس لئے ان پر عصر کی نماز فرض ہوئی۔ جب حضرت داؤد علیہ السلام کا امتحان ہوا تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے چار رکعت کی نیت باذی اللہ میں لیکن بھول گئے تھے کہ کت نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انہی امت پر فجر فرض ہوئی، شاہ کی نماز خاص حضور ابراہیمؑ کی امت پر فرض ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ سب سے افضل انبیاء علیہ السلام ہیں۔ اور سب سے افضل جبرئیل علیہ السلام ہیں اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے افضل ہیں۔ انبیاء علیہ السلام اپنی تہذیب میں زندہ ہیں۔ چنانچہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر جا کر آپ پر دُعا و سلام بھیجے تو آپ سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے وسیلہ اپنی رضا عطا فرمائے ہم چاہتی ہیں ہم وسیلہ کے خالق ہیں سب وسیلہ کے قائل ہیں۔ ہمارے حضرت مولا حسنؑ مشہور صاحبِ خیر نے وسیلہ پر ایک مثنوی رسلہ لکھا ہے جسے حضرات شافعیہ و مالکیہ کے قائل نہیں۔ وہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں۔ حضرت تھانویؒ نے وسیلہ پر ایک رسالہ لکھا ہے اور ایک رسالہ وسیلہ کے خالق ہیں نے بھی لکھا ہے جو غیر اہل اسلام میں موجود ہے قیامت کے دن شفاعت کریں گی آپ ہی کیلئے خاص ہے۔ آپ کے وسیلہ سے ہی سب کی نجات ہوگی دیکھو انبیاء علیہم السلام آپ کی گاہوں سے مصروع ہیں لیکن وہ قدر کریں گے۔ کیونکہ انہیں بتایا نہیں گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیکھا تھا فرمایا۔

کی خبر دی گئی تاکہ آپ بھی کہیں کلاں بندگی سے غدد نہ کریں۔ بھاری شریف میں ہے کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں سجدہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے ایسی دعائیں سکھائیں گے جو کسی کو دسکھان ہی نہ ملے گی۔ ارشاد ہوگا اُمّہ کا اہم مقام ہے مالک۔ ملائکہ قسطنطنیہ لکھتے ہیں کہ زمین کا وہ حضور جو حضور علیہ السلام کے جسمِ اہم ہے بلا ہوا ہے وعرش سے جس افضل ہے کسی جو حضور کا اتباع کرے گا اس کا تعلق اللہ سے قائم ہوگا مگر فرق وہی ہوگا جو عاдам اور آقائیں ہوتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يَحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔ خواہ اپنے آپ کے زباں سے محبوب کہے یا نہ کہے (اور اکثر اہل اللہ زبان سے اپنے آپ کو اللہ کا محبوب نہیں کہتے) كَتَبْنَا لَكَ ذُنُوْبَكَ وَاللّٰهُ مَعْنُوْنٌ حَنِیْنٌ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع کی برکت سے گناہ معاف کر دیں گے۔ پھر حضرت مولانا نے اُطهر الماں کو اللہ تعالیٰ پر بات سے پچائے اور اتباعِ سنت کی توفیق بخشے۔ اور اپنی رضا و قرب نصیب فرمائے۔ آمین !

# دُنْیَا دَارِ مُجَاهَدٍ — اور — آخِرَتِ دَارِ مُشَاهِدِہ

**خطبہ ماثورہ** | اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ  
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ يٰ اَيُّهَا النَّاسُ بَعْدُ مَا وَدَّعْتُمُ الْاَهْلِيَّةَ وَنِسْتُمُ  
مُسْلِمًا قَرَانًا اللّٰهُ تَعَالٰی الْعَسِيْبِيْنَ ۔

اور جنہوں نے محنت کی جگہ واسطے ہم دکھا دی گئی تھیں اور ایک اندازہ سادہ ہے  
نیک والوں کے جو اللہ کو راہی کرنے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں۔ ایک ہے مجاہدہ اور ایک ہے مشاہدہ  
یہ سارا عالم دنیا مجاہدہ ہے اس میں ہم نے انسان پیدا کیا کہ بیکار زندگی نہ گزارے مجاہدہ کر لے۔  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَشْفَدُ الدِّينِ بَلَاءًا لَا تَنْتَبِهُ شَرُّهُ الْاَمْنَةُ فَاَلَا  
مَنْشَلُ (سب سے زیادہ لوگوں میں سے آزمائش کے لحاظ سے دنیا، عظیم اسلام ہیں پھر جو ان جیسے ہیں  
پھر جو ان جیسے ہیں) انبیاء کو خلوت میں خلوت میں آگنی مشقت کرنی پڑتی ہے کہ آگنی کسی کو نہیں ہی واسطے  
جن کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ سب زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بخدا پر تو وہ بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ لوگ سب  
محنت کرتے ہیں مگر وہ اللہ کو راہی کرنے کے لئے نہیں محنت کرتے تو یہ عالم ہے عالم مجاہدہ اس کے بعد  
جو گام مشاہدہ یہ قیامت میں ہوگا یعنی جو اس نے دنیا میں کیا ہے اس کا ویسا ہی پھل دے گا اس کی  
مثال کہتی گئی ہے یہاں جو لوگ آخرت میں دیکھ کالے گاہرٹ میں ہے اَلدُّنْيَا مَرْزُوقَةٌ  
الْاٰخِرَةُ (دنیا آخرت کی کہتی کہ جگہ ہے) تو دنیا جو ہے اور مجاہدہ ہے، اور آخرت دارِ مشاہدہ  
ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْاَمْنَةُ مِنْ بَعْدِ الْغَنَةِ (بڑا جامہ وہ ہے

جو اپنے نفس سے جہاد کرے اسی واسطے سب بزرگوں نے محنت کی صرف اس واسطے کہ اللہ ربی ہو جائے  
اس میں نفس کو خضوع کرنا ہوتا ہے ہر جگہ شریعت کو دیکھ کر شریعت کیا جانتا ہے اس وقت شریعت پر چلنا  
بہا ہوتا ہے حضرت علی کریمؑ وہ جب ایک کافر کے قتل کرنے کے واسطے اس کے بچنے پر مجبور ہو جائے اس نے  
سز پر متحکم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھوٹا دیا تو گوشت نے دھڑکی تو خدا کا خشک ہونے کے بعد اس متحکم  
میں میرے نفس کی آبرائش ہو گئی تھی ماسیٰ رضا ندویؒ کی حضرت ابو اسحاقؒ نے فوری رخصت کر دیا ایک بزرگ میں ہونا  
نے دیکھا کہ اس کے شرب کے بادشاہ کے واسطے گئے ہیں تو نوٹ لکھے تو اپنے ایک جھوٹا دیا سوال اس واسطے  
دے تو خدا کہ اس میں نفس کی آبرائش ہو گئی تھی دوسری پر خیاں ہو گیا تھا کہ لوگ کہیں گے کہ اس نے رسول کے دس  
ٹکے تو لے لئے اور حضرت ابی بکرؓ کو کئی دن سے قتل تھا ایک شخص لکھا ابا تو دور سے صورت کی نظر  
اس کی نے پر چڑی دل میں خیال کیا کہ میرے واسطے اور ہے جب وہ لکھا آپ اس نے یا تو قبل نہ فرمایا کہا کہ  
آخر میں نظر ہو گیا تھا وہ شخص بڑا کھنڈا تھا اس وقت تو کھانے لیا تھوڑی دیر کے بعد دوسری جانب دیکھے  
ہے آکر ملنے لگا کہ وہ دیکھا کہ اب تو اثرات نظر نہیں ہے کہ حضرت نے قبول فرمایا تو ان حضرات نے بہا ہونا  
ہر پر قدم پر شریعت کو دیکھا اگر آدمی ہر کام اللہ کی رضا کے لئے کرے تو ہر کام عبادت ہے حتیٰ کہ چاند  
کنا بھی عبادت ہو جائے جب اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی تو سو وقت ستر ہزار سالانہ عبادت میں بغیر  
حساب و کتاب کے جائیں گے اور ستر ہزار کافر و مشرک میں بغیر حساب کتاب کے جائیں گے بعض مسلمان کہلا گئے  
بول گئے اللہ تعالیٰ اسے پوچھیں گے کہ تم نے یہ کیا کئے تھے وہ اقرار کریں گے اللہ ہی سے خوش ہو گا اور  
سعادت کرے گا اور بعض انکار کریں گے تو اس وقت اَلْیَوْمَ غَنَیْتُ عَنْکُمْ اَعْمٰلَیْہِمْ وَ تَوَسَّلَیْتُ لَکُمْ  
اَبَیْہِمْ وَ تَسْتَغْفِرُ لَکُمْ اَعْمٰلَہُمْ بِمَا کَانُوْا یُکْسِبُوْنَ اَتَمَّ ہِمَّ ہِیَ کے موزوں ہر ہر نگاہوں کے  
ادراں کے اللہ ہم سے کام کرے گا اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے ہر حضور  
صلی اللہ علیہ وسلمؑ کے لئے ان کے وہ عرصہ کرے گا وَقَالَ اللّٰہُ مَسْکُوْنٌ فِیْہِ اِنْ قَسُوْہِ  
اَتَمَّذَ وَ اَعْلٰہُ اَعْمٰلَہُمْ اَنْ تَحْمِلُوْا اور رسولؐ کہیں گے کہ میرے بعد وہ گارڈ برتن قوم نے اس قرآن کو مائل  
نظر مائل کر لیا تھا اس آیت کے نیچے تفسیر لکھی میں ہے کہ اس وقت انسان اس حالت میں ہوں گے اور  
ہر ایک اس حالت پر ہے گا جو اس کی عبادت و نیاس میں تھی ایک آیت آئی ہے یَوْمَ یُغْفِرُ فِی الْعَشْرِ  
اَتَمَّذَ اَفْوَاجًا یعنی جس دن صریح جہاد کا جادے گا ہر تم لوگ کہ گروہ پر کہ کوئی حضرت مسلمان



رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں فوج آریں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو آگئے اور فرمایا کہ لوگ حق سورتوں پڑھیں گے و تشام ہند کی شکل میں نمیر اور غیبت میں فرق ہے غیبت یہ ہے کہ یوں کہے: سلطان یوں کرتا ہے ظالم یوں کرتا ہے اسکی قرآن میں بڑی خدمت آئی ہے اَنْجَبْتُ اَخْذُكَ اَوْ اِيَّاكَ اَنْ تَحْتَلَّ لِحَنَةِ اَخِيهِ مَنِيْثًا فَتَكْرَهُتُمْ .

کیا تم میں کوئی ایسی بات کہ پسند کر کہے کہ اپنے مرنے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم بڑا کچھ ہو دو کہہ دو کہ کسی بھائی کی غیبت بھی اسی کے مشابہہ اس کی غیبت کہ ہے یا تو دنیا میں اس سے معافی لے لیسے یا آخرت میں اس کی نیکیاں اس کو دی جائیں گی سب نیکیاں فرق ہو جاویں گی۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو بھی غیبت کرتے نہیں دیکھا۔ امام کا شانے فرمایا کہ غیبت کرتی ہوئی تو اپنی اس کی غیبت کرنا اگر میری نیکیاں میں تو اس کو تو متیں ہے

مشہدیم کو در روز امید ویم

بدان لہ بہ نیکان بہ جشد کریم

ایمان نے سنا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بڑوں کو نیکیوں کے طویل بنائیں گے اور نمیر کو کچھتے ہیں کہ انکی چٹلی اس کے پاس اور اس کی چٹلی اس کے پاس کرنا یہ تمام قیامت کے دن ہندو کی شکل میں ہوگا و بعض سورتوں کی شکل میں ہوں گے یہ مسلمان کھانے والے ہوں گے و بعض کے پیٹ میں تو رہوگا اس میں آگ بھری جائے گی یہ خود خود ہوگا و جب کہنے والا اگر نکاہیز ہوگا یہ صاحب جب اللہ کا فضل کہیں نہیں کہیں ہر جگہ اپنی خوبی بکھتے و عالم بے عمل کی زبان سے ہے بھل کہ پیٹ تک جائے گی اور پیٹ سے اٹھا کر حراؤ پر تک جائے گی اور اس سے بڑی بد بونگے گی سب نفرت کریں گے و جو حکام بالا کے پاس جاکے تھے دلوں کی شکایتیں کہتے ہیں ان کو سولی دی جائے گی و شہوت پرستوں کا بدن بد بودار ہوگا و منکر کر آگ کا باس پہنایا جائے گا و ظالم کو اندھا کر کے اٹھا یا جائے گا و ہسائیوں کو جو تعظیم پہنچے والے ہیں ان کے اٹھ پاؤں لٹکے ہوئے ہوں گے بھر جھڑ سے گزرا ہوگا حق یَسْتَكْمِلُ اِلَیْہِ وَاِنْ دُخِلَ اِلَیْہِ اَنْ تَبْلُغَ حَتْمًا مُتَّصِفًا و اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا نمبر گزرد ہو یہ آپ کے دیکھنے کے اعتبار سے لازم ہے جو چوں کہ کہے گا ہرگز نا بگلیسے کہ جس سے ہرگز نا بگلیسے ہوتی ہے وہ ہر سٹ و گلیسے ہے گزرنے کے وقت انفسیر نماز میں اٹھایا

کرات پولیس میں ہوں گی ایک پولیس کمر پوچھے گی دوسری نماز کو تیسری دکانہ کو چھٹی روزہ کا پانچویں  
 چ کو اچھی چیز دے گا دوسری بھی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے مجھے اس کی  
 کوئی پروا نہیں، یعنی جس نے حج نہ کیا، اچھی پولیس حقوق العباد کو پوچھے گی، اس سے گزرا کر بعض جنت میں  
 جائیں گے اور بعض دوزخ میں جنت اور دوزخ کے درجعات ہوں گے جنت کے آٹھ درجعات اور دوزخ  
 کے سات۔ ہمیں معلوم کیا ہے انسان کے سات بوڑھیں یہ جنت میں بھی لے جائیں گے اور بہتر میں بھی۔  
 اس واسطے اللہ کے سات درجعات ہوں گے اور ایک درجہ جنت کا فائدہ اللہ کے فضل سے ہوگا۔ اب اللہ  
 پر تہا ہے کہ نیکی کو دفعین سب تیار ہیں نیکی کی ضرورت ہے۔ ایک ہمدی تھا سو یا ہوا تھا ایک  
 اس کے منہ کے پاس پڑا ہوا تھا اٹھا کے منہ میں نہیں ڈالا پڑا رکھ دے بعد ایک سوار گھوڑے کو تیز  
 دوڑاتے ہوئے آ رہا تھا جب اس کے پاس سے گزرا تو اس کو انازدی اس نے سوچا کرتے نہیں کیا بات  
 ہے چلو اس کی بات سُنی وجہ اس کے پاس گیا تو کہا کہ یہ میرا اٹھا کے میرے منہ میں ڈال دو اس نے  
 اس کے چوتھے پر ہنڑ مارا اور چلا گیا اس کے بعد ہے **فَتَقَبَّلَ يَسَّعُهُمْ شَبَابًا** ارم ان کو سترہ سترہ  
 لیتے ہیں اس کی واسطے بزرگوں کو دل میں جنت نظر آئے ہے صابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے **الْبَيْتَةُ نُحُوتُ**  
**ظِلِّ الْإِسْتِخْوَفِ** (جنت تلواروں کے سامنے کے نیچے ہے) **عَرَاثُ آتَةِ فَتَحِ الْخُطْبَيْنِ** ۔  
 (اور جبکہ نہ نیکی کو نوا اللہ کے ساتھ ہے) یہ جواب ہے سوال تھرا کا سوال یہ پچھا ہوتا ہے کہ اللہ  
 دربار اور ہے اور بندہ بہت بہت استغاثہ لے جہی بے تہمتا اور بندہ کے لئے بہت ہی جانتا  
 تو اس کا کچھ تعلق ہو سکتا ہے اللہ کے ساتھ کو جواب دیا **وَأَنَّ اللَّهَ فَتَحَ الْخُطْبَيْنِ** (جبکہ اللہ  
 ساتھ ہے نیکی والوں کے اس کی مثال یوں سمجھو جیسے ایک دفتر ایک بادشاہ فوت ہو گیا اس کی بادشاہی  
 اس کے لڑکے کو منتی تھی مگر اس لڑکے کے چہانے کہا ہم اس کے جھگڑا ہوا لوگوں نے کہا مالگیر بادشاہ  
 کے پاس بیٹھوے جو مالگیر اس وقت حاکم رہتے تھے یہ جو لڑکے تو لڑکے کو انھوں سے بڑ کر حوس  
 میں کھلا دیا لڑکا ہنسنے لگا بادشاہ کو جانتے ہو کر لڑکا ہنسا کیوں ہے اس وقت تو اس کو نگر ہونا چاہیے  
 تھا اور مذا چاہیے تھا اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا میں ہنستا اس واسطے تھا کہ میرا والد تو بادشاہ کے اہل  
 ہے جو کریم ہے اور کریم لوگ جو ہنستے ہیں کوئی ڈوبنا بھی ہو تو بھائیے ہیں مالگیر بادشاہ ہر خوش ہوا اور  
 فیصلہ اس کے حق میں کر دیا۔ — تو ہر طرح اللہ کی مدد اللہ کو پڑا ہے مندریں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

دہیچے ہیں۔ مسند کے مونی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساکن، آسمانوں کا سراج کے کھنڈ تو ابلیسیت  
 کے برجے کا کھنڈ ہمارا تھا یہ کیا ہنسیوں کرا دیا گیا۔  
 اب زہاکر وہ خنڈ لیا ملے کہ تو حق ہے، اکینہ، بحر و مسید المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم و محمد صلی علیہ  
 وسلم۔

تاریخچه و سیر تحول و تکامل و تغییرات  
 و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات  
 و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات  
 و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات

و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات  
 و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات  
 و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات  
 و تحولات و تحولات و تحولات و تحولات

# متعلقات نماز

نماز حقی  
النجیر وائی جبری

استاذ الفقه

چند سالہ محنت کے بعد ان کی کتاب "The Great Indian War" (1965) شائع ہوئی۔ اس کتاب میں انھوں نے انگریزوں کی طرف سے ہندوستان پر کیے گئے مظالم اور ان کی سرکوبی کی تاریخ بیان کی ہے۔ ان کی دوسری کتاب "The History of the Indian People" (1972) بھی ان کی محنت کا ثمر ہے۔ ان کی کتابوں نے ان کی قوم پرست فکریات کو مزید تقویت دی ہے۔ ان کی کتابوں کی مدد سے ان کی قوم پرست فکریات کو مزید تقویت دی ہے۔ ان کی کتابوں کی مدد سے ان کی قوم پرست فکریات کو مزید تقویت دی ہے۔

الرشا والفساد مجموعہ

[illegible]

۱۰۰۔ انور شیعہ مذہبی اور پناہ گزینوں کے لیے قربت کے لیے، شیخ الاسلام سید ابوالحسن علی Nadwi نے ایک کتاب لکھی، جس کا عنوان ہے "تاریخ و تفسیر قرآن"۔ یہ کتاب قرآن مجید کے بارے میں ایک جامع اور مفصل کتاب ہے، جس میں قرآن مجید کے بارے میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

الما فیہ من انوار کلامہ

والله اعلم بالصواب

پھر نے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام سلاماں کے لئے

معارف

سائل و فضائل غازی، اگر اوست حق، چھ کے بہترین دوستوں،  
خوبنیکوں و خیر خواہوں پر یہ خط ان کے دل پر گرنے، مثال میں۔

حضرت علامہ شیخ محمد رفیع قادری صاحب مدظلہ العالی











عَنْدَا وَ اَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا  
 اَنْتَ تَطْلُفُ اَعْنِي ذِيكَ مِنْ شَيْءٍ خَاصَّتْ  
 كَمَا نَحْنُ نَحْنُ اَعْنِي ذِيكَ مِنْ شَيْءٍ خَاصَّتْ  
 اَلَيْسَ ذَاكَ بِمَنْتَلِكٍ عَلِيٍّ وَ اَلَيْسَ ذَاكَ بِمَنْتَلِكٍ  
 عَلِيٍّ  
 فَالْغُفْرَانِي قَرَانَهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ  
 فَفَضِّلْتَ كَلِمَةً وَ اَقْرَبَ  
 اَللّهُمَّ اِنِّي اُخَوِّدُكَ مِنْ اَنْ اُطْعِمَكَ بِكَ كَيْفَا  
 وَ اَنَا اَعْمَلُ بِهِ وَ اَنْتَ تَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْمَلُ  
 بِهِ شَيْئًا عَنْكَ وَ تَبْرَأُ مِنْ الْكَفْرِ وَ  
 الشُّرْكِ وَ الْحِذْبِ وَ الْفُتْيَانِ وَ الْبُذْءِ عَلَيَّ  
 صَلَوَاتُكَ عَلَيَّ

[illegible]













وَفَتْيَا السَّحَابِ وَالْمَسَارِبِ هَذَا الْقَوْمُ إِلَى الْخَطْرِ بَارِكْ	وَفَتْيَا السَّحَابِ وَالْمَسَارِبِ هَذَا الْقَوْمُ إِلَى الْخَطْرِ بَارِكْ
مِنْ السَّالِكِينَ وَالْمَغْرُورِ بِمَنْجَنَةِ	مِنْ السَّالِكِينَ وَالْمَغْرُورِ بِمَنْجَنَةِ
تَسْلِمُ	تَسْلِمُ
أَلَسْ كَارُ عَلَيْكُمْ وَكَمْ مَحْصَنَاتُ اللَّهِ	أَلَسْ كَارُ عَلَيْكُمْ وَكَمْ مَحْصَنَاتُ اللَّهِ
الْقَوْمُ أَمَّا السَّيِّئُونَ فَهُمْ لَيْسَ لَهُمْ	الْقَوْمُ أَمَّا السَّيِّئُونَ فَهُمْ لَيْسَ لَهُمْ
دُعَاءُ قُرُونٍ	دُعَاءُ قُرُونٍ
وَلَوْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَسَّلَ عَلَيْكَ وَ	وَلَوْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَسَّلَ عَلَيْكَ وَ
لَقَدْ عَلِمْتَ عَلَى الْخَيْرِ وَنَشْكُرُكَ وَلَا	لَقَدْ عَلِمْتَ عَلَى الْخَيْرِ وَنَشْكُرُكَ وَلَا
تُكْفِرُكَ وَنُحْمًا وَنُكْرًا مِنْ تَقْصِيرِكَ	تُكْفِرُكَ وَنُحْمًا وَنُكْرًا مِنْ تَقْصِيرِكَ
إِنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ وَأَنَّكَ تَهْتَدِي وَنَسْجِدُ	إِنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ وَأَنَّكَ تَهْتَدِي وَنَسْجِدُ
لَكَ الْهَيْهَاتَ وَنَسْجِدُ لَكَ الْهَيْهَاتَ وَنَسْجِدُ	لَكَ الْهَيْهَاتَ وَنَسْجِدُ لَكَ الْهَيْهَاتَ وَنَسْجِدُ
إِلَيْكَ نَسْجِدُ وَنَسْجِدُ وَنَسْجِدُ وَنَسْجِدُ	إِلَيْكَ نَسْجِدُ وَنَسْجِدُ وَنَسْجِدُ وَنَسْجِدُ
عَذَابُكَ إِنَّكَ عَذَابُكَ بِالْكَفَّارِ مُلْجِعٌ	عَذَابُكَ إِنَّكَ عَذَابُكَ بِالْكَفَّارِ مُلْجِعٌ

[illegible]



۵۱	اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حِرَامَاتِكَ	اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حِرَامَاتِكَ
۵۲	وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ عَنْ مَنِّ سِوَاكَ	وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ عَنْ مَنِّ سِوَاكَ
۵۳	اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ تَحِيٍّ مَا سَأَلْنَاكَ	اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ تَحِيٍّ مَا سَأَلْنَاكَ
۵۴	وَمِنْ عَيْبِكَ وَنَيْبِكَ مُعْتَمِدًا صَلَّى اللَّهُ	وَمِنْ عَيْبِكَ وَنَيْبِكَ مُعْتَمِدًا صَلَّى اللَّهُ
۵۵	عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَكَعُودِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ	عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَكَعُودِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
۵۶	وَمِنْ عَيْبِكَ وَنَيْبِكَ مُعْتَمِدًا صَلَّى اللَّهُ	وَمِنْ عَيْبِكَ وَنَيْبِكَ مُعْتَمِدًا صَلَّى اللَّهُ
۵۷	عَلَيْكَ وَسَلَّمَ	عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
۵۸	وَعَادِ كَرْتِ وَتَقْتِ	وَعَادِ كَرْتِ وَتَقْتِ
۵۹	صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ خَيْرَ	صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ خَيْرَ
۶۰	خَلْقِهِ مُعْتَمِدًا إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ أَهْلُ بَيْتِهِ	خَلْقِهِ مُعْتَمِدًا إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ أَهْلُ بَيْتِهِ
۶۱	بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ	بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
۶۲	اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ تَحِيٍّ مَا سَأَلْنَاكَ	اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ تَحِيٍّ مَا سَأَلْنَاكَ

۶۳	وَلِيْزِيدَ نَارِ نَارِ وَخَيْرَ	وَلِيْزِيدَ نَارِ نَارِ وَخَيْرَ
۶۴	سُبْحَانَكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ سُبْحَانَكَ اللَّهُ	سُبْحَانَكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ سُبْحَانَكَ اللَّهُ
۶۵	أَجْزَلِي مِنْ الْكَافِرِ	أَجْزَلِي مِنْ الْكَافِرِ
۶۶	آيَةُ الْكَوْنِ	آيَةُ الْكَوْنِ
۶۷	تَاخُذُهَا بَسْمَةٌ وَلَا تَرُدُّهَا مَلَكُ الْتَمَنُّوتِ وَ	تَاخُذُهَا بَسْمَةٌ وَلَا تَرُدُّهَا مَلَكُ الْتَمَنُّوتِ وَ
۶۸	مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَآلِيٍّ يَشْفَعُ عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِكَ	مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَآلِيٍّ يَشْفَعُ عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِكَ
۶۹	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا	يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَلَا
۷۰	يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا مَا شَاءَ وَ وَسِعَ	يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا مَا شَاءَ وَ وَسِعَ
۷۱	كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ لَا يَئُودُهُ	كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ لَا يَئُودُهُ
۷۲	حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ	حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
۷۳	وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ	وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ          بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ          بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ</p>	<p>نَمَازُ خُزَاةٍ كَابِرِيَاةٍ</p>
<p>سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ          سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ</p>	<p>سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ          سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ</p>
<p>وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ          وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ</p>	<p>وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ          وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ</p>
<p>وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ</p>	<p>وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>

<p>لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ          لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ          لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ          لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ</p>	<p>آیت کریمہ</p>
<p>سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ          سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ</p>	<p>سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ          سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ</p>
<p>وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ          وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ</p>	<p>وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ          وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ</p>
<p>وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ</p>	<p>وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>
<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>	<p>بِخَيْرِ الْبَرِّينَ</p>











خطیر علاج  
ہر دوسو اللہ اُختارو، مگر فرما کر

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِالْإِسْلَامِ  
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمْنُوا شَيْئًا إِلَّا وَآخِذُوا  
بِحُكْمِهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ الْفُطُورُ بِكُمْ الدِّينُ  
عَلَيْكُمْ تَرَى الْقِسْمَ وَاجِبَةً وَتَعْلَقُ مِنْهَا رُؤُوسَهَا  
وَبَنَى مِنْهَا رِجْلَهَا لَا تَكْثُرُونَ أَوْ تَنْتَابُونَ وَ الْقُلُوبُ اللَّهُ  
الَّذِي تَسْكُنُونَ بِهِ وَ الْأَرْحَامُ رَأَى اللَّهُ كَانَ  
عَلَيْكُمْ رُؤُوسًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

وَقَوْلِي أَمْ لَمْ يُضْلِعْ كَافُّهُ أَفْعَالُكُمْ  
يَغْفِرُ الْكَثِيرَ ثُمَّ يَكْتُمُ ۖ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَدْ جَاهَزَ عَدُوَّهُ ۚ تَعْنِي بَيِّنَةٌ

3

فِي الْخَلْقِ وَالْأَمْرِ وَفَقَدْ أَكَّ سَهْدًا مَا وَصَّ (لَكَ)  
 وَفَقَدْ أَنْ كَلَامَ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَفَعَلَهُ لَا تَهْرِيكُ لَكُمْ  
 تَكْوِينًا الْعُقَابِ أَلَيْسَ الْعَدَابُ عَزْمًا تَعَزُّوهُ الْمُلُوكُ  
 بِحُجُبِ الدُّعَاءِ عَمْدًا الْإِحْسَانِ سِرْمًا لِحِصَابِ  
 كَثِيرٍ الْخُفْرَانِ جَنِينِ الثَّقَابِ وَجَزْبِ السَّكَاةِ  
 قَدِيمِ الْأَسْمَةِ عَزْمًا الْعِلْمِ وَتَسْوِيَةِ الْعِلْمِ  
 تَرْفِيعِ الدِّكْرِ مُكَافَ الْأَمْرِ حَلِي الْبُزْجَانِ  
 سَبْعِي التَّسَاتِ كَثِيرِ الثَّقَانِ وَتَوَلِيهِ الْقَدْرِ  
 بِمَوَاطِنِ الْعَمَلِ لِلْيَوْمِ الَّذِي تَعْلِيهِ الْعَصَا



فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ  
 خطبة عیسیٰ الخضر  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَهُ الْعِزَّةُ ، الْحَمْدُ لَهُ الشُّعْرُ  
 الْمُخْشِعُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ، فِي الْقُدْرَةِ وَالْجَبَرِ  
 الْأَخْصَانِ ، فِي الْكِبَرِ وَالْعِزَّةِ وَالْإِغْثَا  
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَهُ الْعِزَّةُ ، وَلَهُ الْإِلَهِيَّةُ  
 وَهُوَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَكَفَى أَنْ يَسْتَعِينَا  
 مَوْلَانَا مُسْتَعِينًا لَهُ وَرَسُولُهُ النَّبِيُّ الْأَرْسَلُ  
 عِزِّي شَاخِ الْكُفْرَ فِي الْبِلَادِ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِمَا تَمَّتْ الْقُرْآنُ وَتَمَّتْ كَلِمَاتُ  
 السُّكُونِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلَهُ الْعِزَّةُ ، آمَنَّا بِعِزِّهِ  
 فَاعْتَصِمُوا بِأَيِّ يَوْمٍ مَغْفِرَةً لَكُمْ مِنْ عِزِّهِ يَوْمَ عِلِّيُّكُمْ  
 فِيمَا عَوَّاهُ الْإِحْسَانِ وَرَبِّهَا تَهْلِي الدُّهُورِ  
 وَالْعَفْوِ وَالْعَفْوَ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 وَلَهُ الْعِزَّةُ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُحْكَمُ قَوْمٌ عِندَ  
 وَهْدٍ عِندَ اللَّهِ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 وَلَهُ الْعِزَّةُ .  
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَدْ كَانَ مِنْ مَرْغِبِي فِيهِ يَعْنِي يَوْمَ مَرْغِبِيهِمْ  
 بَابِي يَوْمَ مَرْغِبِيهِمْ فَقَالَ يَا مَلِكِي كَيْفَ مَا جَاءُوا

اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَبْقَى الْعِزُّ لَهُ

الْأَوَّلَى قَالَ عَلَيْهِ الْعِزُّ لَهَا وَالتَّكْلَامُ  
مِنْ صَامِرٍ رَافِعَاتٍ ثُمَّ أَتَيْتُكُمْ بِسُؤَالٍ مِنْ

مَوَالِي كَانَ كَهَيْئَةِ الرَّدِّ هُيْءَ

الْقَائِيَةِ كَانَ الْكَبِيرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ يُكَلِّمُ بَيْنَ الْخِصَامِ الْخُطْبَةَ يُحْكِمُ

الْخُطْبَةَ فِي خُطْبَةِ الْوَيْدَانِ . اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ كَرَامَةِ إِلَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

وَيَبْقَى الْعِزُّ لَهُ

نَحْنُ يَا اللَّهُ مِنَ الْفَظِيلِينَ الرَّحِيمِينَ

كُنْ أَفْضَلَهُ مِنْ تَرْكِي ○ وَوَكِّرْ أَسْرَ

رَبِّهِ فَحَسْبُ ○

أُجِبْتُ فِي عَمَلِهِ قَالُوا رَبُّنَا يَجْزِيهِ أَنْ يُؤْتِيَ

أَجْرَهُ قَالَ مَلِكِي يَكْفِي عَيْدِي وَرَأْسِي قَهْلًا

كَيْفَ يَكْفِي عَيْدِي ثُمَّ تَوَضَّعُوا لِعَبِيدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

وَجِزِّي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَرِثَاكِي

مَخَالِي لِأَجْنِبِهِمْ فَيَعُونَ أَمْرِي وَنَحْنُ كُنْ عَفْوِي

لَكُمْ وَبَدَأَتْ سَيِّئًا يَكْرَهُ حَسَنَاتٍ قَالَ فَتَبِعُونِي

مُسْتَقِيمًا أَلْهَمَ اللَّهُ الْكَلِمَةَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَرَامَةِ إِلَا اللَّهُ وَاللَّهُ

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَبْقَى الْعِزُّ لَهُ

وَهَذَا الْبَيْتُ ذِكْرٌ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ كَانَ فَصْلُهُ

وَأَمَّا الْحُكْمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ الْفُطْرَةِ وَالْعَمَلِ وَ

الْخُطْبَةِ كُنْ كُنْتُمْ هَاهُنَا فِي الْخُطْبَةِ الَّتِي تَقْرَأُ

تَعْرِ بَعْدِي الْمُسْتَلَكِينَ تَمْدُكُ فَهَذَا الْآنَ . اللَّهُ

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

### خطیریت الاهی

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِلَّهِ الْخَبْرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَسْبُ

الْحَسْبُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

لَيْسَ كَمِثْقَلِ ذَرَّةٍ مِنْ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

الْأَنصَارُ وَالْعُرُشُ الْوُجُوهُ وَأَمْرٌ بِالْإِنْسَانِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَسْبُ

وَلَقَدْ هَمَمْنَا أَنْ نَسْفِكَكَ وَنُؤْتِيَكَ لَكَ

رَسُولُهُ الَّذِي هَدَانَا إِلَى دَابِرِ السَّكْرَةِ لِلَّهِ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

وَلِلَّهِ الْحَسْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ

الَّذِينَ تَمَنَّوْا بِهَا فَاسَافُوا الْأَحْكَامَ وَبَدَلُوا الْأَنْفُسَ

وَأَمَّا الْعَمَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَا لَكُمْ مِنْ كَرَامَةٍ وَكَرَامَةٍ

سَبِيحَاتُ الْبَيْتِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِلَّهِ الْخَبْرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَسْبُ

أَتَتَّبِعُ كَمَا عَلَّمْتُ أَنْ تَوْفَّقُوا لِمَا تَوْفَّقُوا بِهِ

لَكُمْ فَيَوْمَ نَمُوتُ نَمُوتُ أَعْمَالُ الْخَيْرِ فِي الْحَقِيقَةِ تَجَلَّى

هَذِهِ الْأَمْشُورَةُ بِأَخْصَرِ الْأَخْصَرِ وَبِأَخْصَرِ الْخَيْرِ

وَبَيْنَ كَيْفِيَّةٍ وَصِفِيَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوْفَّقُوا

وَفَقَّاهُمَا وَوَدَّ عَلَمًا أَتَمَّتْهُ مِنْ سُلَيْمٍ فِي كِتَابِ

الْفَقِيهِ وَمَا بَلَّغَهَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَسْبُ

فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّكْرَةُ مَا عَمِلَ

إِنْ أَوْ مِمَّنْ عَمِلَ يَوْمَ النَّجْوَى أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ

سَمِعَ أَنَّهُ يُقَدِّسُ لَكَ وَيُخْرِجُ قَلْبًا يَخْضَعُ مَعَكَ إِلَى  
 اللَّهِ أَصْغَرَ اللَّهِ أَصْغَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَصْغَرَ وَيَبْهُرُ السَّمْعُ .

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّضَا بْنُ يَزِيدَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَذَا  
 الْكُفَى وَكَانَ يَحْنُ وَيُسَلِّهُ وَهَذَا الْبَعْضُ مِنْ  
 الْقَضَائِي وَكَانُوا مِنْ الْعُلَمَاءِ الْمُسْتَأْذِنِينَ .  
 أَخْبَرَنِي بِأَنَّهُ مِنْ الشَّيْخَيْنِ الرَّضَا وَابْنِ عَبَّاسٍ  
 اللَّهُ أَصْغَرُ وَلَا دَعَاءَ كَمَا وَكَانَ يَتْلُوهُ الْغُلَامُ وَيَتْلُو  
 كَذَلِكَ سَمِعْتُ كَمَا الْكُفَى يُحْكِمُ وَاللَّهُ عَلَى مَا كَانَ يَكُونُ

وَيُبْهِرُ السَّمْعَيْنِ هـ

### دوسر خطبہ

أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْهُ دَا وَاسْتَعِينَهُ وَاسْتَعِينُوا وَاسْتَعِينُوا

إِسْرَاقِ الدَّجْرِ وَرَأَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْقِيَامَةَ بِمَنْزِلِهَا  
 وَ الْمَسَارِعَ حَا وَالْحُلُمَاتِ وَرَأَيْتُ الدَّجْرَ يَكْتُمُ مِنَ الْمَوْتِ  
 يَتَحَكَّمُ لَمَّا أَنْ يَقُولُ بِالْأَكْبَرِ وَاسْمُكَ يَا اللَّهُ الْكَلَامُ  
 أَصْغَرَ اللَّهُ أَصْغَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 اللَّهُ أَصْغَرَ وَيَبْهُرُ السَّمْعُ .

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَسَنٍ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ضَمَّنَا وَالْأَحْمَدُ بْنُ قَالٍ  
 مِنْهُ أَيُّكُمْ يَزِيدُ حَقِيَّةً عَلَيْهِ الشَّكْرُ قَالَوا الْقَدَمَانِ  
 فَيَحْكُمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَحْكُمُ شَيْئًا وَحَسْبُهُ قَالُوا  
 فَأَلْفُ مَوْفٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَحْكُمُ شَيْئًا وَحَسْبُهُ قَالُوا  
 الصُّنُوفِ حَسْبُهُ اللَّهُ أَصْغَرَ اللَّهُ أَصْغَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَبْهُرُ السَّمْعُ  
 وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَجَدَ



## حفظ المؤمنین بیان حسن و عسلی

صفت عبادت بیب و کمالی و کمالی کی کہ عبادت  
در اسلام کہ عبادت عبادت عبادت عبادت

### بیان جامع بنابر اسلام

ایہ طریقت اسلام کہ عبادت عبادت عبادت  
کہ عبادت عبادت عبادت عبادت عبادت

### بیان صفت اسلام

بیب رسول و عبادت عبادت عبادت عبادت  
تشریح عبادت عبادت عبادت عبادت

الْمُسْكِرُ وَالْجَاهِلُ بِمَنْ يَكْفُرُ لَمْ يَكْفُرْ سَدَّ كُفْرُ مَنْ  
قَدْ كُفِرَ وَاللَّهُ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ تَقَاتِي  
أَعْلَى وَاجْتِلَى وَأَكْثَرُ وَأَكْثَرُ

## کتابت قرآن کی دعا

۱۔ اَللّٰهُمَّ اَصْفِنِيْ بِحَسَنَاتِكَ وَتَحَنَّنْ خَوَاتِمَكَ  
وَأَعِزَّنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ يَسْأَلُكَ  
۲۔ لَا تَحْزَنْ وَلَا تَقْهَرْ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَمْلِكْ  
۳۔ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُجِيبُ  
۴۔ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُجِيبُ



## بیان حکم شریع

(۸۱)

پھر فرض ہے کہ جب تک نماز صلاۃ نہ ہو جائے  
تو عکسہ اور جہاد و قتال کے شرعی بارے میں

## بیان گناہ کبیرہ

(۸۲)

کھڑے ہو کر زنا اور خونی چوری اور قتل  
رکعت نماز کو ترک کرنا یا بیک وقت  
گناہ کمالیہ و دہائیہ سمیٹ کر کرنا  
وہ کسی بوجہ سے کہ اس نے مال یا عیال یا

## بیان فرائض وضو

(۸۳)

پہلے ہر روز وضو کرنا کہی پھر فرض نماز کے پہلے  
وضو نہ کرنا مکمل پتھال شرعاً اس کے پیچھے

## بیان سنت وضو

(۸۴)

استحبابیت بہ نسبت وضو کے نہ جیسا کہ  
شرع کے عمل کی تکمیل کے لئے بہ نسبت

## بیان وضو توڑنے والی چیزیں

(۸۵)

محل نماز یا خود پاک نہ بننے توڑے  
پیشانی یا ہاتھ یا سر یا شستن یا نہ وضو نہ چھوئے

## بیان فرض تحیض

(۸۶)

ہائی کو یا قہر رت لائی یا بہرست بیماری

۳ وضو غسل و سہ فرض تحیض کرنا فرض لگائی  
وہ فرض تحریم اندر نہایت کم ہے کہ نہ زانیہ ہے  
بلکہ دوبارہ سے نہ نہان ٹھیک شرع کے

## بیان قرض نماز و صلا و نماز

پڑا بن رہتا پاک کہہ چکا وقت ارادہ  
مجھے قرآن قیام کر کے رکھوے آخرت

## بیان بربط

قرآن سے سورت احیاء قوتِ شلاہ سب  
نے توڑ بہت قصہ پہا بچہ سیرے لکھ لکھ

دوسری پہا قوتِ آن ترور و کھل کی  
زبد کی پڑے نہ رہے خامہ شکر پرستندگی

## بیان سفت نماز

رفیقِ یمن آموز شاخِ سفت بہم لکھ  
رہنا آئین سچ کن درود دعا سچ لکھ

## بیان خوب خیال اور قرض غفل

دانش سر زان شاخِ علی یا جگر نماز سرت مالے  
کارِ غفل غفل بے سادہ بچے نہ کت بالی ہے

## بیان جتنی غفلت

قنداقی یاد رکھ دن بک کر سے نہ غفلت نہ لکے  
نے کھن بکھن پال مذہب صفا س غفلے

## بیان کمزور چیت غفلت

دیکھو سے پڑے قرآن نہ سمجھت نہ لکھ لکھ  
نماز صاف تے روئے کھن لکے بچے کار

## بیان نماز صاحبِ خد

جہ فرض تو یہی دوسرے نمبر پر کیا گیا ہے کہ  
تاک ذخیرہ وقتوں اور فرض نفل پڑھانے

## بیان نماز مسافر

وہ مسافر کو کہ اگر اوپر کے شرطوں سے پہلے

تاکہ فرض صلوٰۃ ایسے وقتوں اور گاہوں پڑھے مسافر

## بیان نمائے انبیاء

یہودی یا مسلمان یا عیسائی یا ہندوستانی  
سب کے سب کہ وہاں نماز پڑھنے کا طریقہ

## بیان نماز توڑنے اور نفل پڑھنے

نفل پڑھنے کے لئے روئے نہ کرنا

دل نہ دینے یا نفل پڑھنے کے بعد کھانا

پانی یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے کے بعد کھانا

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے یا دوسرے چیزیں پینے

نفل پڑھنے

## بیان شرط جمعہ (۱۶)

صبح سامانوں فرض ہر پچھلے شرط ہے مطلقاً  
فناؤ شہر ہائے غلبہ وقت ٹھہرتے نام لڑن ہے

## بیان نماز جنازہ

جنازہ وحی عجیبہ اس پار بڑھتی فرض کہاں  
سُنّتات، اذانوں، اذانوں، اذانوں پر منی منت بہنوں

## آخری نصیحت

حقی بنو، نہ بدعتی بن کے قبریں پہن جاؤ  
نہ غیر مقلد بن کے دل لاماں بُرے بناؤ

—————

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ قٰلِمِينَ



# انخیر دائمی جنتی

مع مسائل ضروریہ

مستحبہ

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب مولانا تھانوی

## مقدمہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

- ۱۔ دینی میں نماز کی اہمیت صحیح بیان نہیں، حضرات سلف صالحین نماز اللہ اس سے متعلقہ امور کا سب سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ ارشادات ربانی اور احادیث نبویہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نماز کو ہر طرح سے اہمیت و اہلیت دی جائے، اللہ تعالیٰ نے کامل نماز کو نلاج و کامیابی کا ذریعہ بنایا ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰتِہِمْ خَاشِعُوْنَ لَا یَذَرُوْنَ
- نماز کی شرط میں سے ایک اہم شرط وقت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پرچا گیا کہ افضل الاعمال کن سا عمل ہے ؟ تو فرمایا اَلْقَلُوْۃُ یَوْزِنُہَا یعنی نماز کو اس کے وقت پر ماکرنا بہترین عمل ہے۔
- ۲۔ اسناد الطہار عارف ربانی حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ غفرلہ نماز حضرت حکیم الامت قدس سرہ، ربانی خیر الدار اس مقام پر اس سلسلہ میں بہت زیادہ اہتمام فرمایا کرتے تھے مختلف دینی جہتوں میں آپ کے پیش نظر رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنی تحقیق بھی جاری رکھتے تھے۔ مقام اور اس کے گرد و نواح و ممالک کا خوش قسمتی ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس علاقہ کے لئے اپنے دست مبارک سے ایک دینی جہت سے مرتب فرمائی، حضرت داکس کے صحیح ہونے پر کامل اہتمام تھا اور اس سے آپ بیعتات عظام و الصلوۃ مرتب فرمایا کرتے تھے۔ اسناد اسلام حضرت مولانا محمد شریف صاحب مدظلہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بطور ح کے حقیقی بانی ہیں آپ نے افادۂ علوم اس کی عطا مت کی اجازت دی ہے۔ جزاء اللہ خیر العزیز اور دفعۃ اللہ لیجب و برحق۔
- ۳۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ ہر کتاب "خیر الکلام" ماقول و دان کا بہترین مصداق ہے۔ اصول حدیث میں "وسائل خیر الاحوال" بہت سے مدارس کے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔ بہت سی کتب متعدد و مرتب شائع ہو چکی ہیں اور جو دی ہیں۔ کچھ ایسی باتیں ہیں جو مغرب

پیش کی جائیں گی۔ مدرسہ خیر المدارس حضرت ہکی زندگی کا سب سے بڑا کامیاب ذکر کا نام ہے مدرسہ کے فروعی برکات اہل علم سے پوشیدہ نہیں، پاکستان کے گوشہ گوشہ میں خیر المدارس کے فارغ التحصیل حضرات مصروف خدمت ہیں بعض مدارس کا پورا اہل علم ہی خیر المدارس سے منسوب ہے اور یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے کہ آج بھی ان کے جانشین کی نگرانی میں مدرسہ اسی پنج پر چل رہا ہے۔ اس دور میں ایسے مدارس کا وجود بہت غنیمت ہے جن کا سطح نظر صرف دینی تعلیم ہو۔ خیر المدارس کے بہرہ حضرت ہکی سب سے بڑی دینی خدمت اور رہائے حیات صحیح بخاری کی عربی شرح ہے۔ حضرت نے اپنی تدریسی زندگی کے کثیر حصہ میں بخاری شریف کا درس دیا ہے اور حقیقت قویہ ہے کہ حضرت نے نہ نام شروع بخاری کا سفر علامہ مرتب فرمایا ہے۔ اہل علم اعداد اقصاء فی طبع ہونے پر اس کی قدر و قیمت معلوم کریں گے۔ ارادہ یہ ہے کہ شرح بخاری کی طباعت سے پہلے مدرسہ کا فادائی شاخ کیا جائے جو کہ ماہ المسلمین کی ایک اہم ضرورت ہے۔

خیر المدارس کا شعبہ افکار ملک میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ دام اعتدال، تحقیق و تدقیق اس شعبہ کا خصوصی ستیذ ہے۔ نئی سالانہ جاری ہونے والے فادائی سے ایک منتخب مجموعہ ”خیر الفوائد“ کے نام سے ترتیب دیا گیا ہے۔ مکتوب کلام سے گزرتا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس کی طباعت و اشاعت کی سعادت نصیب فرمادیں۔ آمین ثم آمین۔

فیض محمد انور رضا اللہ عز

دارالافتاء خیر المدارس لندن ۱۲۰۲ھ بحسب ۱۴۰۰ھ

## چند اہم مسائل

حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی

فائدہ، اہم مسائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كَمَا بَا مَوْضُوْعًا،

ترجمہ: ایک نماز مومن پر فرض ہے وقت پر۔

نماز فرض ہے اور اس کے لئے وقت کا پہنانا بھی فرض ہے۔ تعلیم ادعات کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام دو روز تک تشریف لائے تھے۔ پہلے روز انہی ادعات کی تعلیم فرمائی اور دوسرے روز آخری ادعات کی۔ گویا کہ دو دنوں میں دس مرتبہ صرف اسی علم کے لئے پہنچے۔ و حدیث الامام جبرائیل رضی اللہ عنہ (الترغی) اس سے اشارہ کیا کہ نزدیک ادعات نماز کی اہمیت کا پتہ چلا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اہتمام سے ایک سال کو اس کی تعلیم فرمائی۔ (ابوداؤد) پس اہل اسلام پر لازم ہے کہ ادعات نماز کا خوب اہتمام رکھیں۔

۱۔ وقت داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں، تاہم انہیں جوگی اس طرح وقت سے پہلے نماز دینا بھی شرعاً مجزئ نہیں ایسی صورت میں دوبارہ ادائیگی کی ضرورت ہوگی۔ کافی التعلیۃ و لیاذنی الوقت۔ ص ۱۰۹، ۱۱۰

۲۔ بعض مساجد میں ادائیگی صلاہ و وضو ملنے کی ادائیگی میں تاخیر کی جاتی ہے جس سے احتیاط سے بچنا چاہئے۔ ورنہ وضو الیہ تک میں سب اہل علم ادائیگی کے ثواب سے محروم رہیں گے۔

۳۔ نماز فجر میں مسند داخل ہے۔ چنانچہ کہ علی رضی اللہ عنہ نے علم فرماتے ہیں اسفروا بالافجر فانما اعظم بالافجر (دعا دعا ہے) یعنی نماز فجر خوب دشمنی میں پڑھو کہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ اسی طرح نماز عصر میں بھی تاخیر سے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے۔ نماز عصر و شام میں ہمیشہ تاخیر اور نماز مغرب میں جلدی مستحب و جائز ہے (۱۱)

۴۔ اگر کوئی صلاہ و وضو میں تاخیر ادائیگی نماز میں تاخیر سے ہے۔ (جواب)

۵۔ اشراق کا وقت سورج نکلنے کے بعد چاند منٹ بعد پڑھنا چاہئے کہ وقت نماز اس کے بعد پڑھنا

یکم۔ چار یا آٹھ رکعت پڑھ لیں۔ وقتها السنۃblogspot.com





ہے۔ ہر حال میں اس سے فکر، اہتمام کے ساتھ بھائی ناز پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر اگر لڑکیاں جانتے تو خیر نہیں ہی تھیں۔  
ناز تو کیا محبت میں قصاص نہیں ہوتی جب کہ ساتھی بھی نازی ہوں۔

۱۱۳۔ لڑکی میں مکر ہے کہ وہ جلد ناز پر عمل کرے اور چاہئے کہ ناز کے لئے جو کچھ ہے وہی وہ چاہئے۔ اگلے ناز کے لئے  
نزدیکی۔

۱۱۴۔ اگر محبت کا وقت مقرر ہے تو اہم صاحب اور مقتدرین پر لازم ہے کہ اس وقت کی پابندی کریں کہ اگر یہ ایک قسم کا سہنہ  
ہے اور جینے کے لئے ضروری ہے کسی قسم کے وجہ سے کچھ کھد کھول یا خیر ہو جائے تو خیر دوسری بات ہے۔

۱۱۵۔ وقت ہو جائے کہ بعد کسی دوسری لڑکی کا اشتہاد کرنا چاہئے۔ (درمختار)

۱۱۶۔ اسی سفر میں نازی ہی بہت سنی کرتی ہیں خصوصاً نئی دہلی تو وہیں نازی شرم دیا گیا وجہ سے چھوڑ دینا چاہا  
تھی کبھی ہیں۔ مگر یہ ہیں یا سفری شرم یا شرم دیا گیا۔ سفر پر یا سفری شرم کو چاہئے کہ ٹھیک وقت  
پر شروع و ختم ہونے سے ناز ادا کیا کریں۔

۱۱۷۔ ناز کی نیت کا سبب یا دل کا ناز ہے۔ نیت ناز سے کہنے کا نام نہیں مگر یہ دل کا فعل ہے۔ بعض اوقات ناز  
پر تو نیت کے لئے جوئے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں لیکن دل دوسری طرف مڑ جاتا ہے اس وقت میں ناز نہ ہوگی۔ یہ  
فعلیہ ہے کہ نیت کے الفاظ دل سے ادا کئے جاتے ہیں جب تک دل سے یہ صوفیوں کا نام نہیں لیا جاتا۔

۱۱۸۔ بعض لوگ غیر تحریر کئے کے بعد زبان سے جوشن کو جاتے ہیں دل میں ناز، سورہ اور سببیت ادا کرتے  
ہیں۔ یا دیکھئے سفر یا اہم ہونے کی صحت میں یہ لوگوں کی ناز نہ ہوگی۔ نام کی نہ ہوتی تو نیت میں کی نہیں نہ ہوگی اس لئے  
اس محبت کو ترک کر کے خوب دیکھیں کہ الفاظ ناز کا تلفظ زبان سے ادا کرنے کے لئے کس کی سبب سے ناز نہ ہوگی۔  
۱۱۹۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی ناز کو خفا کرے گا بعد میں پڑے گا پھر بھی اپنے وقت  
پر نہ پڑے گا۔ جب سے ایک عجب چیز میں ہے گا۔ اور عجب تھی جس کا ہر کام ہے۔ نیز اس میں کہ ہر ایک دل چاہا کہ  
کا ہو گا۔ کوئی الجھن (خفا کی ناز)۔

۱۲۰۔ بائیں معلوم ہوتی ہے کہ ناز نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ تو یہ استفادہ بھی کرے کہ آئندہ جیسا  
دیکھن گا اگر ناز پاک اس طریق پر مشہور ہوئی عذاب سے نجات عنایت فرما دیں۔

۲۰۰۰	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۹	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۸	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۷	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۶	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۵	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۴	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۳	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۲	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۱	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۹۰	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۸۹	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۸۸	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۸۷	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر
۱۹۸۶	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر	دکتر

۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰
۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰
۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰
۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰
۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰
۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰
۱۹۸۶	۱۹۸۵	۱۹۸۴	۱۹۸۳	۱۹۸۲	۱۹۸۱	۱۹۸۰

۲۹	۲۲	۱۵	۸	۱	۲۹	۲۲	۱۵	۸	۱
۳۰	۲۳	۱۶	۹	۲	۳۰	۲۳	۱۶	۹	۲
۳۱	۲۴	۱۷	۱۰	۳	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰	۳
	۲۵	۱۸	۱۱	۴		۲۵	۱۸	۱۱	۴
	۲۶	۱۹	۱۲	۵		۲۶	۱۹	۱۲	۵
	۲۷	۲۰	۱۳	۶		۲۷	۲۰	۱۳	۶
	۲۸	۲۱	۱۴	۷		۲۸	۲۱	۱۴	۷

نوٹ: ۱۔ ایسے ہر ۲ سے کہ اس کے ساتھ صفر بیڑا لکھیں۔ ۲۔

	جندی	فریاد	لاریج	پایلی	کلی	مجان	کولائی	نگت	نمبر	اکتوبر	زیر	دبر
۱	سوار	جسوت	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود	جس	بسته	سوار	جسوت	بسته
۲	مکلی	جس	جس	سوار	جس	بسته	سوار	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود
۳	جس	بسته	بسته	مکلی	جسوت	آلود	مکلی	جس	سوار	جس	بسته	سوار
۴	جسوت	آلود	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جسوت	آلود	جس	سوار	جس	بسته
۵	بسته	مکلی	مکلی	جس	آلود	جس	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جسوت	بسته
۶	آلود	جس	جس	بسته	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جس	آلود	جس	جس
۷	سوار	جسوت	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود	جس	بسته	سوار	جسوت	بسته
۸	مکلی	جس	بسته	مکلی	جسوت	آلود	مکلی	جس	سوار	جس	بسته	سوار
۹	جسوت	آلود	آلود	جس	جس	سوار	جس	بسته	مکلی	جسوت	آلود	مکلی
۱۰	جس	سوار	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جسوت	آلود	جس	سوار	جس	بسته
۱۱	بسته	مکلی	مکلی	جس	آلود	جس	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جسوت	بسته
۱۲	آلود	جس	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود	جس	بسته	سوار	جسوت	بسته
۱۳	مکلی	جس	جس	سوار	جس	بسته	سوار	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود
۱۴	جس	بسته	بسته	مکلی	جسوت	آلود	مکلی	جس	سوار	جس	بسته	سوار
۱۵	جسوت	آلود	آلود	جس	جس	سوار	جس	بسته	مکلی	جسوت	آلود	مکلی
۱۶	جس	سوار	مکلی	جس	آلود	جس	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جسوت	بسته
۱۷	آلود	جس	جس	بسته	سوار	جسوت	بسته	مکلی	جس	آلود	جس	جس
۱۸	سوار	جسوت	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود	جس	بسته	سوار	جسوت	بسته
۱۹	مکلی	جس	جس	سوار	جس	بسته	سوار	جسوت	آلود	مکلی	جس	آلود
۲۰	جس	بسته	آلود	جس	جس	سوار	جس	بسته	مکلی	جسوت	آلود	مکلی

	جمادی	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۲۱	جمعہ	سہوار	سہوار	جمعرات	ہفتہ	منگل	جمعرات	اتوار	بدھ	جمعہ	سہوار	بدھ
۲۲	ہفتہ	منگل	منگل	جمعہ	اتوار	بدھ	جمعہ	سہوار	جمعرات	ہفتہ	منگل	جمعرات
۲۳	اتوار	بدھ	بدھ	ہفتہ	سہوار	جمعرات	ہفتہ	منگل	جمعہ	اتوار	بدھ	جمعہ
۲۴	سہوار	جمعرات	جمعہ	سہوار	بدھ	ہفتہ	سہوار	جمعرات	اتوار	منگل	جمعہ	اتوار
۲۵	بدھ	ہفتہ	ہفتہ	منگل	جمعرات	اتوار	منگل	جمعہ	سہوار	بدھ	ہفتہ	سہوار
۲۶	جمعرات	اتوار	اتوار	بدھ	جمعہ	سہوار	بدھ	ہفتہ	منگل	جمعرات	اتوار	منگل
۲۷	جمعہ	سہوار	سہوار	جمعرات	ہفتہ	منگل	جمعرات	اتوار	بدھ	جمعہ	سہوار	بدھ
۲۸	ہفتہ	منگل	بدھ	ہفتہ	سہوار	جمعرات	ہفتہ	منگل	جمعہ	اتوار	بدھ	جمعہ

جذابی میں کہہ دیجئے کہ ہفتہ کی صحت میں اور  
اگر چہ وہ ۱۰۰ سے زائد ہے یا ۱۹۰ سے ۲۰۰ تو قوت کی کمی اس کے بعد جلد میں سوز، ہیمنٹ میں دیکھیں اس کی ایک  
تاریخ معلوم ہو جائے گی۔ یہ کہ سال پر ملک کی صحت میں بھی یہ واقعہ رہے گا۔

### مقام سے دوسرے شہروں کا فرق

کابل پر	مقام سے	منظر کلیہ
سیالکوٹ	۱	پشاور
ساہیوال	۵	بنوں
سرگودھا	۵	ہالہ
فیصل آباد	۶	پشاور
راولپنڈی	۵	پشاور
کوہ پری	۴	پشاور
میرات	۸	پشاور
سیالکوٹ	۸	پشاور
گوجرانو	۹	پشاور
لاہور	۱۱	پشاور
شعبہ	۱۲	پشاور

















[illegible]











